

کالاحبادو

جستہ ازل

● مؤلف: سید حسن البہاشمی (انڈیا)

ترتیب و تشکیل
قادی محمد عبدالرشید قاسمی

775587 3750

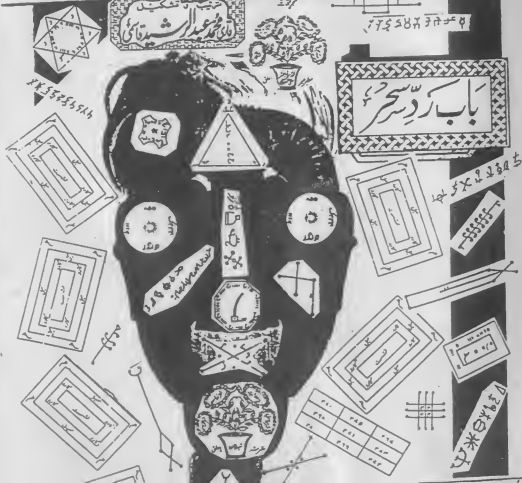
باب کردِ سحر

45X22325



4*0463A

φ_1	φ_2	φ_3
φ_4	φ_5	φ_6
φ_7	φ_8	φ_9



کیا اور کہاں



باب رد سحر و جادو تاریخی و تطبیقی

۱۱

حقیقتِ جادو اور اسکے اقسام ۶۶

لوگوں کی مختلف ضروریات ۱۱۰

عربوں کا کالا جادو ۱۳۱

یونان کا کالا جادو ۱۳۹

مصر کا کالا جادو ۱۵۳

سحر کیا ہے؟ ۱۷۷

آپ بڑی ۲۰۹

عمر ہزار ۲۲۰

جیرتناک شعبہ ۲۳۶

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت ۵۱

تشریحات سورہ ناس ۷۰

کالمے جادو پر سری نخیز معلومات ۱۱۹

زندہ طلسمات ۱۴۴

لوحِ سلیمانی ۱۵۰

بنگال کا کالا جادو ۱۵۵

حقائقِ سحر ۱۷۹

دشمن مالوں کے چند خطرناک اعمال

انسان اور شیطان کی کشمکش ۲۲۱

تشخیصِ سحر بذریعہ علم الاعداد ۲۳۷

علمِ سحر و جادو کی تاریخ پر ایک نظر

۶۳

سحر کی تشخیص کے طلسماتی عملیات

۱۰۶

ایران کی جادوگری ۱۳۹

عربوں کا کالا علم ۱۴۵

کالدی کا ہنوں کا کالا جادو ۱۵۱

تشریحاتِ سورہ فلق ۱۵۹

روحانی ڈاک ۲۰۳

چند روایتی تحفے ۲۱۹

سچی باتیں ۲۴۹

دُعا

سُغلی عمل اور جادو ٹوٹنے کی آفت و نحوست گھر گھر
میں پھیلی ہوئی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں
کہ اے پروردگار عالم! ظلمتِ مافیٰ اُکسائی کے
تمام قارئین کو اور اپنے تمام بندوں کو جادو ٹوٹنے
کی نحوست سے اور جادو گروں کی خباثتوں سے محفوظ رکھ۔
(امین)





نورِ ہدایت

اور جب پہنچا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کر لیا
اس کتاب کی جو ان کے پاس ہے۔ تو بھینک دیا ایک جماعت نے اہل کتاب
میں سے کتاب اللہ کو اپنی پشت کے پیچھے گویا کہ وہ اس کی قدر و منزلت سے
واقف ہی نہیں۔ اور پیچھے ہوئے اُس علم کے جو پڑھنے سے شاطینِ ملعون
کی بادشاہت کے وقت اور کفر نہیں کیا مسلمان نے لیکن کفر کیا شیطانوں
نے کہ وہ سکھاتے تھے لوگوں کو جاودا اور اس علم کے پیچھے ہوئے جو انہیں
تقاد فرشتوں پر شہرِ بابل میں دُعا فرشتوں کا نام تھا باروت ماروت۔
اور فرشتے نہیں سکھاتے تھے جنگ یہ کہہ دینے کہ ہم نوادہ رماش کیلئے ہیں۔
تو اہل لوگ کافر نہ بھران سے وہ سیکھتے تھے جاودہ جس کے در پڑ بھائی
دانتے تھے مہیاں بڑی کے در میان اور وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے
تھے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر۔ اور ایسے لوگ سیکھتے ہیں وہ چیز
جو انہیں فائدہ پہنچا کر نقصان پہنچاتی ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہیں کہ
جس نے جاودہ اختیار کیا۔ نہیں ہے اس کیلئے آخرت جس کے کوئی حصہ۔
(سورۃ بقرہ آیت ۱۰۷ سہارہ علیٰ)



کے پھول



منہ کتے پھول

● برجزیرہ کے ثواب کا اندازہ ہے مگر ممبر کے ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

برکت ہی برکت

نصف - مہینہ باقی ہے۔ وقت سے وقت جس فورے فورے

بڑے آدمی میں جو خوبیاں ہوتی ہیں وہ بچہ خوبیاں
جیسے آدمیوں میں بھی ہوتی ہیں۔ لہذا بچے کے جو
لوگوں میں وہ خوبیاں جیساں طور پر ہوتی ہیں۔ اور بڑے
لوگوں میں وہ خوبیاں گہرائی تک ہوتی ہیں۔ جیسے لوگ
اپنی خوبوں سے خوفدار نہ ہوتے تھے۔ ہیں۔ اور بڑے آدمی
کی خوبوں سے ایک عام شخصیت بڑا ہے۔

حُسن و جمال

اگر اس شخص کے نکاح میں اس وقت نہ ہو تو یہ نہیں تو یہ نکاح جائز ہے۔

عورت کی بات سن کر آنکھوں میں اشک اتر گیا وہ اپنے
 رونے لگے۔ وہ گھبرا گئی اور اس نے پوچھا کہ کیا میں اس
 صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟

مرسلہ: سیدہ آندوناز - ہزاری باغ،

محبت کے رُخ

تیری ادا بھی پسند آتی ہے۔

اگر ملک پر حملے ہوئے گا

نرا وزیر اعلیٰ

ترے خیال سے پہلے کئی خیال آئے
کوئی خیال نہ آتا ترے خیال کے بعد

باب ردِ سحر



منہ خانہ عملیات کا سولہواں باب "ردِ سحر" ایک اہم ترین باب ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس باب کے ذریعہ ہم اس کتاب کے ناظرین کو اپنے سوطریقے عنایت کریں گے جن کا ہمارا الیکر جادو کے برے اثرات پر قابو پایا جاسکتا ہے اور سفلی اور گندھے مسلم کے سنگین حملوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

یہ بات مسلم اور ملے شدہ ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی فارمولہ اور کوئی بھی طریقہ اس وقت تک کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتا جب تک مالک کون و مکان کی مرضی شامل حال نہ ہو۔ تعویذات ہوں یا وظائف ہوں یا عملیات کے ذریعے ہوں سب بے روح اور بے جان قرار پاتے ہیں۔ اگر مالک کون و مکان کی رضا و قضا سے یہ محروم ہوں۔ تعویذ کی نفسہ مؤثر نہیں ہے۔ تعویذ کی حیثیت اگر اللہ جل جلالہ کی مرضی شامل نہ ہو تو فقط کاغذ کے ایک ٹکڑے کی سی ہے۔ لیکن صرف ایک تعویذ ہی نہیں۔ بلکہ دنیا کے ہر ہر طریقہ علاج کی بعینہ یہی حیثیت ہے۔ اگر اللہ جل جلالہ اس میں مرضیات کو داخل نہ کرے گی ٹیلیٹ اور کیسپول، چائلیٹ اور جبکہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر حق جل جلالہ مریض کو شفا دینے کا ارادہ نہ فرمائیں آج کی دنیا کے مادہ پرست لوگوں نے یا ان کو رہے جاہلوں نے جو اسلامی عقائد کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہیں۔ تعویذات کے خلاف قویہ تے دے دیے اور ان کی تاثیرات کے خلاف بہت ہنگامے چلے گئے ہیں۔ لیکن ان ہی حضرات علیٰ نے دواؤں اور خیروں کو علانیً نفسہ مؤثر مانا ہے۔ گویا ان سے وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں۔ لیکن ان کے اقوال و احوال سے صاف طور پر یہ شرح ہوتا ہے کہ جنہوں نے اور حیرہ مرادید اور ڈیکسا اور ٹیرا کیسپول وغیرہ کو وہ ذاتہ مؤثر خیال کرتے ہیں اور ان پر ایمان لاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کی تمام دواؤں کی بھی وہی پوزیشن ہے۔ جو ان راہ عقیدہ تعویذات کی ہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر اگر مرد و عورت بے حیثیت ہیں تو اللہ کی مرضی کے بغیر میڈیسن اور جڑی بوٹیاں بھی قطعاً بیخ اور لاشی ہیں۔ حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ دوا حلق میں جالتے وقت اپنے رجبے سرگوشی کرتے ہوئے یہ کہتی ہے کہ میں اس مریض کے مرض کو بڑھاؤں یا گھٹاؤں یا اسی حال پر رہنے دوں؟ اور پھر جو فیصلہ حق تعالیٰ کا ہوتا ہے اسی نوعیت کا ارادہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ دوا کبھی فائدہ بھی کرتی ہے اور کبھی نقصان بھی پہنچاتی ہے۔ عرف عام میں اس کو ریشم کہتے ہیں۔ شریعت نے گویا کو دارالاسباب اپنے ہونے امراض سے نپٹنے کیلئے علاج کی اجازت دی ہے اور علاج ہر شے کی سنت بھی رہا ہے۔ لیکن شریعت نے کسی وسیلہ مداخلت اور کسی طریقہ علاج کو محبوب قرار نہیں دیا ہے۔ از روئے شرع صرف ان طریقوں کو تردد و بتایا گیا ہے جن میں غیر اللہ سے استعانت طلب کیجاتی ہو یا جن پر پھر دوسرے سے زیادہ کر لیا جاتا ہو یعنی اس انداز میں کر لیا جاتا ہو جسے کہ یہ طریقہ مؤثر بالذات ہیں اور اپنی تاثیرات کے خود ہی خالق ہیں۔ و شریعت اسلامیہ میں علاج کا کوئی بھی طریقہ مغضوب نہیں ہے جس طریقے سے انسان کو شفا نصیب ہوئے گا اس مکان ہو اس طریقہ کو برائے علاج اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یونانی علاج ہو یا ایڈیٹھک یا ہومیو پتھک یہ سب ہی جائز ہیں اسی طرح جو علاج مختلف اعداء کے ذریعہ کیے جاتے ہوں۔ وہ بھی سب کے سب جائز ہیں اور ان پر بھی شریعت کسی بھی طرح کی کوئی قدغن نہیں لگاتی۔ البتہ شریعت اس بات کی متقاضی

ہر جگہ نظر آتی ہے کہ ہر زندہ ہر طرح کے علاج و معالجے سے فائدہ اٹھاتے وقت اس یقین کو پامال نہ ہونے دے کہ بیماری کے بعد شفا اور صحت عطا کر نیوالی اصل ذات خالق کائنات کی ہے اور آفتوں کے بعد راحتیں اور طوفانوں کے بعد سکون عطا کرنے والی ذات بھی خالقیت کائنات ہی کی ہے۔ یہ ذات گرامی اگر کسی کو زندگی دینے کا فیصلہ کر چکی ہو تو ہر بلا مل بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور یہ ذات گرامی کسی کو موت دینے کا ارادہ کر بیٹھی ہو تو تریاق بھی اسے زندگی عطا نہیں کر سکتا۔ یہ یقین کہ کرنے اور عطا کر نیوالی ذات الشریک اور صرف الشریک ہے۔ اگر دل کی گہرائی میں جاگزین ہو تو پھر علاج و دوا سے ہر جڑی بوٹی سے ہوا یا حرف اور اعداد سے ہو، عقل سے ہو یا مشینوں سے ہر انسان کے عقیدے کو مجروح نہیں کرتا۔ اور اسے گنہگار نہیں بناتا۔

اس رنگ پر بھی دنیا میں جہاں بیشمار ادرار و اعتداد حقائق پیدا کیے ہیں۔ وہاں محرک بھی ایک حقیقت پیدا کی گئی ہے۔ لیکن بیشمار لوگ اس دنیا میں آج بھی ایسے ہیں جو جادو کی حقیقت کو تسلیم نہیں کرتے۔ جو لوگ تہذیب زدہ ہیں ان کا ذکر تو چھوڑ دیے لیکن انفس و تکلیفات تو یہ ہے کہ وہ لوگ جو خود کو صاحب عقیدہ سمجھتے ہیں وہ بھی جادو کی حقیقت کو جھٹلاتے ہیں۔ جب کہ جادو کا تذکرہ الشریک آخری کتاب قرآن مجید میں جگہ جگہ آیا ہے۔ اگر جادو سے حقیقت ہر توفیق و ناکامی میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کو بے حقیقت بتایا جاتا۔ لیکن قرآن نے کسی جگہ جادو کو بے اثر اور بے حقیقت قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ مختلف انداز سے اس کی حقیقت کو تسلیم کیلئے جس طرح بندوبست کی گئی اور دنیا کی دھار اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے اور یہ اثر الشریک کا پیدا کردہ اثر ہے۔ اسی طرح جادو کو ناجی اپنے اندر تاثیر رکھتا ہے۔ لیکن لاریب یہ تاثیر ازین خداوندی کی بالکل اسی طرح محتاج ہے جس طرح دنیا کی ہر اثر انگیز چیز اپنا اثر دکھانے میں اذن خداوندی کی محتاج ہے سحر اور جادو کے سلسلے میں ہر سہا برس تک علماء اور عقلا کے درمیان بحث ہوتی رہی ہے کوئی اس کی حقیقت کو ماننا رہا۔ کوئی منکر رہا۔ لیکن اکثر علمائے حق کی رائے یہ ہے کہ سحر ایک حقیقت ہے اور یہ سحر حضرت رساں بھی ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ نے اپنی مکت اور مصلحت کا مل کے پیش نظر اس میں اسی طرح کے مضمرات پیدا کر دیے ہیں جس طرح دوسری اشیا میں موجود ہیں۔ مثلاً زہر انسان کی زندگی کو نقصان پہنچاتا ہے اور تریاق انسان کو حیات نو بخشتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حکم خداوندی ہی سے ہوتا ہے۔ اگر الشریک حکم اور استیذان نہ ہو تو نہ کسی کو مار نہیں سکتا اور تریاق کسی کو جلا نہیں سکتا۔ آگ بلاشبہ جلانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ لیکن یہی آگ کسی کیلئے ٹھنڈا رکھ دیتی ہے۔ پانی ڈوبنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ لیکن یہی پانی کسی کیلئے پتھر کی طرح جامد بھی بن جاتا ہے۔ وہ دریا ہی تو تھا جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بارہ راستے بن گئے تھے۔ اور وہ بھی دریا ہی تھا جس نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کر دیا تھا اور موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو پار کرادو۔ جیسا خدا کا حکم ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کائنات کی ہر شے پر چر اپنا اثر دکھاتی ہے۔

جو لوگ جادو کو مותר بالذات سمجھتے ہیں وہ کافر ہیں۔ لیکن جادو میں حکم خداوندی سے ایک اثر نہیں ہے اور اس حقیقت کو تمام علماء اہل سنت و الجماعت نے تسلیم کیلئے۔ البتہ جادو کی تعلیم حاصل کرنا یا کسی کو جادو کی تعلیم دینا دونوں ہی باتیں غمخیز کفر ہیں۔ اور شریعت نے جادو کو شرک قرار دیا ہے۔ البتہ ایسے فنون سیکھنا جن سے جادو جیسے مضر چیزوں پر قابو پایا جاسکے ضروری ہے۔

جادو کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ اور کچھ حد بندیوں کے ساتھ اس کی تعلیم زمانہ قدیم کے مسلمانوں نے بھی حاصل کی ہے پھر رفتہ رفتہ جب ایک برگ و بار پر کفر و شرک کے پھل پھول آنے لگے تو اسلامی شریعت نے ان چیزوں سے کنارہ کش ہونے کی تاکید کی۔ اور پھر مثبت و عملی الشریعہ و سلم کے بعد جادو کا فن رفتہ رفتہ قریب الختم ہو گیا کیوں کہ مسلمانوں نے خود اس کی بیخ کنی کرنے کی جدوجہد کی۔

حضرت مولانا حفظہ الرحمن صاحب اپنی تصنیف ”موزنہ قطعات“ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

”زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علم ہجری طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے۔ وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر فوقیت دیتے تھے۔ کلدانیوں، شریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبتاً زیادہ کمال حاصل تھا۔ دراصل ان ہی قوموں نے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن حکیم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں سحر کا ہی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو مہیوت کر ڈالتے تھے۔ بعض مالک میں تو لوگ ان کی ہولناک حرکتوں سے اس قدر عاجز آ گئے تھے کہ ان کیلئے سلاسی کے ساتھ زندہ رہنا مشکل ہو گیا تھا۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر بھی ان کو سزائے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیرے کو دہ بڑ کر دیا گیا۔ تاہم کچھ نہ کچھ علم باقی رہ گیا۔ سب کا سب ضائع نہ ہو سکا۔ عظیم مورخ ابن خلدون لکھتے ہیں۔

”مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجے میں مختلف ممالک کے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دے دیا تھا اور ساحروں کیلئے سخت ترین عذاب کی بات کہی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کو شدید نفرت و حقارت کی نگاہوں سے دیکھا اور یونانی علوم کے تراجم کرنے وقت بالقصد اس علم کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو غیر مرتب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا۔ یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں نے ہی نہیں دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجے میں پھر بھی باقی رہ گیا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔“

بہر حال جادو کی حقیقت کو تمام علمائے قدیم نے تسلیم کیا ہے اور یہ بات بھی تسلیم کی ہے کہ ذخیرہ سحر بڑی حد تک تلف ہو جائے۔ کہ باوجود سلسلہ علم سحر سینہ بہ سینہ کسی نہ کسی درجے میں باقی رہا۔ اور آج تک باقی ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ جادو صرف شہدے بازی اور نظربندی کو کہتے ہیں۔ اس سے زیادہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔ جب کہ جادو ایک ایسی حقیقت کا نام ہے کہ جس کا سہارا لیکر حقائق کو مستحضر کر دیا جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ جنس بھی بدل دی جاتی ہے۔ علاوہ ان میں اور بھی بہت سے نفع اس کے ذریعہ ظہور میں آ جاتے ہیں۔ جو عوام خلق خدا کے لئے ضرر رساں بنے ہیں۔ اسی لئے جادو کو شرعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں حضرت کعبہؓ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہودی میرے ایمان لانے سے بہت جبراع پا ہوئے۔ اور اگر میں ایک عزیمت کو اپنے درد میں نہ رکھتا تو وہ مجھے جادو کے زور سے گدھا بنا دیتے۔ لیکن میں عزیمت کا ورد کرنے کی وجہ سے ان کی سازش سے محفوظ رہا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جادو کے زور سے انسان کو گدھا بھی بنایا جاسکتا ہے۔

بے شمار واقعات اور شواہد سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ بذریعہ جادو میاں بیوی کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات طلاق تک بھی فوج پہنچ جاتی ہے۔ بعض گھر میں یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں اور پھر لڑ چانک رہتا ہے کہ ایک دوسرے کی صورتوں سے سیزا رہ جاتے ہیں۔ یہ دراصل کسی کرکوت کی بنا پر ہوتا ہے۔

جادو کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتوں کی بندش کر دی جاتی ہے۔ اسکے بعد قابل قبول لڑکیوں کے بھی پنہامات آنے بند ہو جاتے ہیں بلکہ

لگے لگائے رشتے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور رشتے داروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ جادو جانوروں پر بھی کیا جاتا ہے۔ اور جادو سے متاثر ہو نیکے بعد نکائے، بھینس، بکریاں جو دودھ دینے میں بے مثال ہوتی ہیں۔ اپنا مک دودھ سے بھاگ جاتی ہیں اور انکے تھنوں میں دودھ سوکھ جاتا ہے۔ فاسق و فاجر لوگ کس کچوں پر بھی حشر کر دیتے ہیں۔ اس طرح بچے حشر کی لپیٹ میں آکر سوکھ کر مر جاتے ہیں۔ جادو کے ذریعہ عورتوں کی کوکھ ہندی کر دی جاتی ہے۔ کوکھ بندھ جائیکے بعد حمل قرار نہیں پاتا۔ جادو کے ذریعہ ”عقد فرج“ کر دیا جاتی ہے۔ اور اسکے بعد مرد عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اسکی تجریت اور مردانگی تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔ جادو کے ذریعہ روزگار کی بندش کر دیا جاتی ہے انسان جہاں بھی جاتا ہے اسے ناکامی ہوتی ہے۔ اور اگر روزگار ملگ جاتا ہے تو اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ جادو کے ذریعہ خاندان کی نسلان نہاد و برباد کر دیئے جاتے ہیں گھروں کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔ باہمی تعلقات نفرت اور عداوت میں بدل جاتے ہیں۔ زندگیاں ناسو و بنکر رہ جاتی ہیں۔ ہر وقت غلطیوں اور کٹ گشتی کا ماحول بنا رہتا ہے۔

جادو کے ذریعہ چہرے بھی بگڑا دیئے جاتے ہیں۔ اور قدرتی حسن کو ہال کر دیا جاتا ہے۔ اور بہت نقصان دہ جادو کے ذریعہ بشر کے بندوں کو پہنچائے جاتے ہیں۔ اور ان کی زندگیوں میں زہر گھول دیا جاتا ہے۔ اور یہ ظلم و ستم کسی ایک علاقے کی کہانی نہیں ہے بلکہ کسی جگہ بھی پلے جائیں آپ کو سختی مل اور جادو ڈونے اور چڑیاں اور بانڈیاں چھوڑنے کے واقعات سننے کو مل جائیں گے۔ جادو کے ذریعہ کسی کو قتل کرنا کسی کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنا کسی کی ترقی میں رکاوٹ ڈالنا کسی کو اسکے جائز مقام سے محروم کرنا یا کسی کو بیماری میں مبتلا کر دینا وغیرہ جیسے تمام کام کبیرہ گناہ میں شامل ہیں۔ بلکہ ان کا تعلق کسی نہ کسی درجے میں کفر و شرک سے جڑا ہوا ہے۔ جادو کرنا یا کرنا نفاقاً و حلاً ہیں۔ اور ایسے لوگ آخرت میں اللہ کی باز پرس سے نہیں بچ سکتے۔ زنا، چوری، دہشت، شراب نوشی، ہونہواری، ماں باپ کی نافرمانی کرنا جیسے قبیح کاموں سے بھی بدتر ہے کسی پر جادو کرنا یا کرنا۔ جبکہ خوفِ خداوندی اور نیکو احتساب آخرت کا جو ہر سہل انوس عقاب ہوا ہے۔ یہ کبھی ایسی نازیبا حرکتیں اور اس طرح کے کالے کالے قوت دل کھوکھو ہونے لگے ہیں۔ اور اس طرح ظلم و ستم کا سلسلہ پورے معاشرے میں آندھی اور طوفان کی طرح پھیل گیا ہے۔ جادو کی ستم نازیبوں اور مغربی عمل کی چوروں کیستوں سے منسلک کیلئے اور جادو ڈونے کے اثرات کو رفع کرنے کیلئے ہم نے ”باب دوم“ قائم کر کے شرایع طریقہ منتخب کر کے اپنے ناظرین کیلئے نقل کئے ہیں کہ جن کو ”منہاۃ علیات“ کا خاص و اخص سرمایہ کہا جاسکتا ہے۔ ان روحانی فارمولوں میں بعض فارمولے تو ایسے ہیں جو آپ کی نظروں سے پہلے بھی گزرے ہونگے بعض فارمولے ایسے ہیں جنہیں آپ پہلی بار پڑھیں گے اور بعض فارمولے ایسے بھی ہیں جنہیں کوئی عامل لاکھوں روپے بھی بیکری بھٹکارنے کیلئے تیار نہ ہوتا لیکن ہم نے خدمتِ خلق کے ارادے اور وصولِ رضاۃِ خداوندی کی نیت سے ہر بدیہ ناظرین کو دیتے ہیں۔ درخواست یہ ہے کہ پڑھنے والے ان گرفتار روحانی نازبولوں سے فائدہ اٹھاتے وقت راقم الحروف کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اللہ کے بندوں کو جادو ڈونے کی اذیت ناک آفتوں سے نجات کی مومنانہ جدوجہد کریں گے۔ انہیں اکثر فارمولے تو وہ ہیں جو ان مالمین کیلئے پیش کئے گئے ہیں جو روحانی علیات کے ذریعہ خلق کی خدمت میں مصروف ہوں اور انہیں بعض فارمولے ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذریعہ ہر ہر پڑھنے والا اپنا اور اپنے گھروالوں کا علاج کر سکتا ہے یا گھریں کر اجازت کسی باضابطہ عامل سے اس وقت یعنی ضروری ہے جب یہ کام بحیثیت عامل دوسروں کیلئے انسان کرنے کا ارادہ کرے اگر صرف اپنی ذات یا اپنے گھر کی دہلیز کے اندر رہنے والے افراد کیلئے کسی عمل کو کرنے کی ضرورت پڑے تو اجازت یعنی ضروری نہیں ہے۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ جن علیات کی اجازت عام نہ ہو۔ انہیں کرنے سے پہلے آپ کسی روحانی رہنمے رجوع کر لیں اور اپنی جان و خلق میں نہ زلزلں لیجئے آپ ان طریقوں پر نظر ڈالیں جو آپ کیلئے سوئے چاندی کی دولت سے کہیں زیادہ قیمتی ہیں۔

طریقہ ۱

اگر کسی پر جادو کر دیا جائے تو اس کو دفع کرنے کیلئے مقررہ روزانہ سورہ فلق اور شتوبار روزانہ سورہ ناس پڑھے۔ لگاتار چالیس دن تک یہ دونوں سورتیں قرآن حکیم کی آخری سورتیں ہیں اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھیں جب ایک یہودی نے فخر و عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اور آپ اس جادو کے اثر سے متاثر ہو کر بیمار ہو گئے تھے۔ اس وقت فرشتوں نے اگر صحیح رہنمائی کی اور باذن اللہ اس جادو کا توڑ بتایا۔ اور بتایا کہ اس جادو کی چیزیں کس کنوئیں میں ڈالی گئی ہیں اگر روز پڑھنا مشکل ہو تو پھر ان دونوں سورتوں کو تین سو تین سو مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیا جائے اور چالیس دن تک یہ پانی صبح و شام جادو زدہ کو پلایا جائے۔ ان سورتوں کے نقش اکابرین سے دونوں طرح منقول ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ لفظی بھی اور عددی بھی۔

لفظی نقش یہ ہیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔

نقش سورہ ناس

نقش سورہ فلق

۷۸۶

۷۸۶

قل اعوذ بربنا	ملك الناس	اللہ الناس	من شوالوسواس
ملك الناس	اللہ الناس	من شوالوسواس	الذی یوسوس
اللہ الناس	من شوالوسواس	الذی یوسوس	فی صدور الناس
من شوالوسواس	الذی یوسوس	فی صدور الناس	الخنفساء

قل اعوذ	رب الفلق	من شوالوسواس	ومن شر
غاسق	اذا	وقب	ومن
شر	النقش	فی العقد	ومن
شر	حاسد	اذا	حسد

عددی نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۲۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۳	۲۱۶۶	۲۱۷۱

جادو زدہ انسان کیلئے ان میں سے کوئی بھی لفظی یا عددی نقش بنا کر دائیں یا بائیں بازو پر باندھیں اور ان دونوں نقش کا بھی نقش بنا کر ریٹھ کے گلے میں ڈال دیں۔ اور یہ تینوں نقش ہر جمعے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں۔ اور در در بھی کالہ ہی اسے تعالیٰ کرائیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔

دونوں کا عددی نقش یہ ہے۔

۳۳۸۵	۳۳۹۹	۳۳۹۶	۳۳۹۳
۳۳۹۷	۳۳۹۲	۳۳۸۶	۳۳۹۸
۳۳۹۱	۳۳۹۴	۳۵۰۱	۳۳۸۷
۳۵۰۰	۳۳۸۸	۳۳۹۰	۳۳۹۵

طریقہ ۲

قرآن حکیم کی آخری دو دنوں سو رتیں گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کر کے جادو روزہ انسان کی آنکھوں
نکازوں، ناک اور بیسوں ناخنوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ اسی دن میں جادو کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

ان دو دنوں سو رتوں کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اثر انگیزی میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ دو دنوں ہی سو رتوں کو چالیس مرتبہ روزانہ ۴۱ دن تک پڑھیں۔ پہلے دن ادراکتا لیو سے دن روزہ رکھیں اور
۴۱ ویں دن ۳ غزبوں کو کھانا اپنے ساتھ افطار کے وقت کھلائیں۔ ان تینوں غزبوں سے اپنا خونی رشتہ نہیں ہونا چاہیے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ
ہوگی اور پھر حسب ضرورت یہ سو رتیں برائے سحر پڑھی جائیں گی تو فوراً ان کا اثر سامنے آئے گا۔

طریقہ ۳

جادو آثار نے کا طریقہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منقول ہے اور بے حد مؤثر اور تیر بہتر ہے۔
ایک کورے گھڑے میں سات کنوؤں کا تازہ پانی بھر کر اس پر قرآن حکیم کی آیات گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو
اس سے گیارہ دن تک غسل کرائیں۔ انشاء اللہ سحر کا اثر نازل ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔ اگر سات کنوؤں کا پانی دستیاب نہ ہو تو مشکل
ہو تو سات مسجدوں کا پانی بشرطیکہ مسجدیں حوض دالی ہوں یا برے دالی ہوں لے لیں۔ یہ بھی مشکل ہو تو چھ مسجدوں کا پانی لیکر اس میں ایک
کنوئیں کا پانی بھی شامل کر لیں تب بھی انشاء اللہ مفید رہے گا۔

آیات قرآنی یہ ہیں۔ فَلَمَّا اتَّخَذُوا آلَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السَّحِرَ إِنَّ اللَّهَ سَبَّطُ لِمَآزِئَاتِ اللَّهِ لَا تَصْلُحُ لِعَمَلِ الْمُسِيذِينَ مَا تَخِفُّ
اللَّهُ الْحَقَّ يَصْلُحُ لِعَمَلِ الْمُجْرِمِينَ۔ (سورہ یوسف آیت ۸۴، ۸۵) سہارہ ملا۔ فَوَرَنَ الْحَقَّ وَفُضِّلَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ فَعَلُوا هَٰؤُلَاءِ وَأَنفَعُوا
صَعِيدِينَ وَأَلْفَى السَّحْرَ التَّجْدِيدِ مِنْ مَا كَانُوا آمَنُوا بِوَيْتِ الْعَلِيِّينَ دَبَّتْ مُوسَىٰ وَهَٰؤُلَاءِ سَوْرَةُ اعراف آیت ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲ سہارہ
اور مسدود لکھیں۔ سَاحِرٌ قَدْ أَتَىٰ النَّارَ وَتَجَلَّىٰ لَهَا جِئْتُمْ بِآلِی۔ (سورہ طہ آیت ۷۶ سہارہ ملا)

مریض کو غسل کراتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پانی نالی میں نہ جائے بہتر ہے۔ کچی زمین میں گڑھا کھود کر اس میں غسل دیں نیز نہریت
بجیا کر اس پر غسل دیں اور پھر اس ریت کو سکھا کر کسی تالاب، نہر یا کنوئیں میں پھینک دیں۔ یا کہیں جنگل میں دبا دیں۔ دھلانے کے مالے
میں ہمیشہ یہ اصول یاد رکھیں۔ کیوں کہ اس اصول کو ہم اس کتاب میں بار بار بیان نہیں کریں گے،

طریقہ ۴

ان ہی آیات کے عمل کا ایک اور طریقہ اکابرین سے دوسرے انداز سے منقول ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ بے حد مؤثر ثابت ہوتا
اس میں بجائے کنوؤں کے پانی کے مندرجہ ذیل تفصیل ذہن میں رکھیں۔

ایک گھڑ بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش ہوتے ہوئے کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

ایک گھڑ پانی ایسے کنوئیں کا جس کا پانی کوئی ڈول سے نہ نکالتا ہو۔

جو کے دن ایسے، درختوں کے پتے توڑ کر لائیں جن پر کھانے والے پھل نہ آتے ہوں۔

دو دن پانی ایک جگہ کر کے ان میں یہ سب پتے ڈال دیں۔ اور طریقہ ۳ میں بیان کردہ تینوں آیات قرآنی کو کسی کاغذ پر کالی خوشنائی
سے لکھ کر اس میں گھول دیں گھولنے وقت تین تین مرتبہ ان آیات کو پڑھیں۔ ضرورت سمجھیں تو پانی کو گرم کر لیں۔ ورنہ ٹھنڈے ہی پانی سے غسل
دیں۔ اور اس طریقے میں غسل کسی تالاب کے کنارے پر دیں۔ غسل دیتے وقت ۳ آدیوں سے زیادہ مریض کے پاس نہ ہو۔ غسل کے وقت مریض
کا سر ڈھلچے رکھیں۔ اور مریض کو دوران غسل کھڑا رکھیں۔ اس صورت میں صرف، دن تک غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہوگا۔

طریقہ ۵: قرآن حکیم کی اس آیت کو اور عزیمت کو گلاب زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر گلابا رسات دن تک مریض کو پلانا ہے۔

کرم کرے رحمان موجود اس کا کرم موجود بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا در کھلا رہے۔ چلہ نہ کرے جو جادو کرے سو مرے۔ یہ عمل بھی بے حد مجرب ہے۔

اگر کسی مکان پر سحر کا شبہ ہو۔ تو اس مکان میں یہ نقش لکھ کر کسی فریم میں لگا کر دیوار پر آویزاں کر دیں انشاء اللہ گھر سے سحر کے اثرات ختم ہو جائیں گے۔

طریقہ ۹

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۵	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

جادو ملوی ہو یا سفلی اس عزیمت کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور کنوئیں کے پانی پر ۲۱ مرتبہ اسی عزیمت کے پڑھکر دم کر دیں پھر اس پانی کو ۲۱ روز تک مریض کو صبح و شام پلاتے رہیں۔ اور اسی عزیمت کو ۲۱ مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رات کو مریض کے پورے بدن کی مالش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ مریض کو شفا ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔

موتی دھارون کی لاشی ٹوٹنا کرنے والے کی ٹوٹے پانی۔ ساحر بڑے موت کی کھائی کعبہ کی نظر بیکار ہو جادو کا اثر بسم اللہ الشراکبر لاجول دلا قوۃ الہا اللہ العلی العظیم۔

اس نقش کو لکھ کر اگر کسی جادو زدہ کے جسم پر مندرجہ ذیل نقش کو آگ میں جلا دیں اور لگاتار ۷ دن تک اسی طرح سات نقش جلائیں تو انشاء اللہ مریض سحر کے اثرات سے نجات پائے گا۔

نقش یہ ہے۔ اور یہ نقش

۷۸۶

۳۵	۳۹	۳۷
۳۶	۳۳	۳۱
۳۰	۳۸	۳۳

اگر کسی شخص پر کسی نے زبردست جادو کر دیا ہو۔ یا سفلی عمل کے ذریعہ سے بالکل مفلوج کر دیا ہو۔ یا ایسی گڑب گڑ کر دی ہو کہ جس کی نشاندہی نہ ہو پار ہی ہو اور اس وجہ سے وہ شخص اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو اس کے ایک ایک بے حد مجرب عمل یہ ہے۔ انشاء اللہ اس عمل کے ذریعہ اس پر کئے ہوئے جادو گندے علم اور گڑب گڑ وغیرہ کی مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور چالیس دن میں مریض جادو کی لپیٹ سے انشاء اللہ پوری طرح نجات پالے گا۔

طریقہ ۱۲

سب سے پہلے رائی اور اجون تقریباً ڈھائی سو گرام لیکرائس اس میں دو سو گرام اجون ہو اور ۵ گرام رائی۔ پھر ان دونوں کو ملا لیں۔ اور اس پر سات مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر دم کر دیں۔

جَبَلُوتَ، اَبِلُوتَ، بَرْدُوتَ، حَبِیْبُوتَ، سَمُوْعُوتَ، مَیْمُوْتِیَّتَ، یَاذُ دُیْمُوْتِیَّتَ، قَدْ دَیْمَا حُوتَ۔

اس کے سفیر کاغذ پر چار نقش لکھیں۔ اور ان کے قیلے بنائیں پھر چار چراغوں میں جو اس سے پہلے استعمال نہ ہوتے ہوں۔ تلوں کا تیل ڈالیں اور ان میں ان قیلوں کو روٹی میں بجی بنا کر مریض کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے جلائیں۔ جب تک ان کی بقیان پوری طرح جل نہ جائیں۔ چراغ کو بجھنے نہ دیں۔ کچھ جائے تو فوراً ہی دوبارہ جلا دیں۔ چراغوں کے جلنے کے دوران۔ ایک انگلی کو تلے دھکا کر مریض کے سامنے رکھ لیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اجون اور رائی اس میں ڈالتے رہیں۔ اگر اجون اور رائی چراغ بجھنے سے پہلے ختم ہو جائے تو انگلی بجا دیں۔ یوں گرام سے زیادہ ان رائی اور اجون کا استعمال نہ کریں۔

وہ چاروں نقش یہ ہیں۔ ان نقشوں میں فلاں کی جگہ مریض اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔

۴۸۶

دوسرے ح ل د ل دی دس دلی			
۲	۹	۳	
۷	۵	۳	
۶	۱	۸	

فلاں ابن فلاں ہر قسم کے کمر سے محفوظ ہو جائے

اس نقش کو
مریض کے
دائیں طرف
جلائیں۔

۴۸۶

۱۱۱ ۵۵۵ + ۱۱ ۱۱۱			
۸	۱	۶	
۳	۵	۷	
۴	۹	۲	

فلاں ابن فلاں ہر قسم کے کمر سے محفوظ ہو جائے

اس نقش کو
مریض کے
دائیں طرف
جلائیں۔

۴۸۶

۱۱۱ ۵۵۵ + ۱۱ ۱۱۱			
۲	۷	۶	
۹	۵	۱	
۴	۳	۸	

فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے

۴۸۶

۱۱۱ ۵۵۵ + ۱۱ ۱۱۱			
۸	۳	۴	
۱	۵	۹	
۶	۷	۲	

فلاں ابن فلاں آفات سے محفوظ ہو جائے۔

اس نقش کو
مریض کے
دائیں طرف
جلائیں

پہلے صرف ایک دن کرنا ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش چالیس عدد بنائے جائیں۔ اور اس نقش کو روزانہ فجر کی نماز کے بعد ایک گلاس پانی میں ڈال دیں۔ اگر نقش مٹی کے پیالے یا لوٹے میں گھولیں۔ زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔ اور اس پانی کو صبح اور شام کے درمیان مریض کو پلا دیں۔ نقش کاغذ کسی کیاری یا گیلے میں یا کسی درخت کی جڑ میں دبا دیں۔ انشاء اللہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی مریض کی حالت سدھرنی شروع ہو جائے گی۔ اور ہر قسم کے علوی اور سفلی جادو سے

۴۸۶

۱۰۳۲	۱۰۳۹	۱۰۳۲
۱۰۳۷	۱۰۳۵	۱۰۳۷
۱۰۳۸	۱۰۳۱	۱۰۳۶

یا الہی اس مرد کو جادو سے نجات دے

نجات نصیب ہوگی۔ وہ نقش جو چالیس عدد لکھ کر چالیس دن پلانا ہے۔ وہ یہ ہے۔ نیچے کی سطر میں اگر مریض عورت ہو تو مرد کے بجائے عورت لکھیں۔ پلانے نقش میں نام کی ضرورت نہیں ہے۔

طریقہ ۱۳

سات نمازیوں کے وضو کا پانی رچوتھ وقتہ نمازی ہوں ایک بوتل میں جمع کر لیں اور اس پر دوسو مرتبہ سورہ یسین کی آیت سَلَامٌ قَوْلًا تَقِيَتْ رَبِّ السَّحَابِ پڑھ کر دم کر دیں۔ سات چھوڑے لیں اور ان میں سے ہر چھوڑے پر بھی آیت ۳۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ بریض کو عصر اور مغرب کے درمیان ایک چھوڑہ کھلا کر بوتل کا پانی پلائیں۔ صرف سات دن کا علاج ہے سات دن پورے ہو جانے پر اسی آیت کا نقش مثلث بریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۲۸۳	۲۴۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۴	۲۸۲

طریقہ ۱۴

سوز، دیکھنے، طریقہ علاج بھی کافی سودمند ثابت ہوا ہے طریقہ علاج یہ ہے کہ ۲۱ رتھوں کے پتے جو تعداد میں کل ۳۰۳ ہوں۔ نو نو کر لائیں۔ اور ہر ایک پتے پر سات مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر تعداد بڑھائی کی کہیں۔ اور کیس مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین شہستوں میں مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکے میں اور سرزدہ کو اس پانی سے غسل کرائیں۔ لگاتار سات دن تک اس عمل کو ہر راتیں۔ اور روزانہ پتے نو نو کر لائیں انشاء اللہ سات دن میں مکمل کاٹ ہو جائے گی۔ اور کہنا بھی سخت جادو ہو گا اگر جانے لگا۔ اس کے بعد ایک نقش لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کا سرریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر ۲۱ مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پڑھ کر دم کر کے رکھ دیں۔ اور اس پانی کو ۲۱ روز تک صبح و شام پلائیں۔ اور سرسوں کے تیل پر بھی ۲۱ مرتبہ دم کر کے رکھ دیں۔ اور ۲۱ روز تک تیل کی مالش کرائیں۔ انشاء اللہ مکمل صحت نصیب ہوگی۔

نقش جو گلے میں ڈلے گا وہ یہ ہے۔

۳۴۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۴۱
۳۸۳	۳۴۲	۳۴۴	۳۸۳
۳۴۳	۳۸۴	۳۸۰	۳۴۶
۳۸۱	۳۴۵	۳۴۳	۳۸۶

طریقہ ۱۵

اگر کسی انسان پر زبردست جادو ہو اور کسی بھی طرح جادو کے اثرات، سحر، جادو، دلتی ہو تو "ہفت سلام" کے نقشوں کے ذریعہ روحانی علاج کرنے سے جادو کے اثرات سے نجات مل جاتی ہے۔ اور انسان پوری طرح بحال ہو جاتا ہے۔ اور درج ذیل تفصیل کے ساتھ نقش پلانے چاہئیں۔ ۲۸ دن کا علاج ہے۔
نقش چار مرتبہ پلانے ہے۔
وہ ساتوں نقش جو ہفتے کے سات دنوں میں پلانے میں ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

سَلَامٌ عَلَى رَسُولِ فِي الْعَالَمِينَ			
۳۲۲	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۱۱۴
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۳۲۰
۱۱۵	۳۱۹	۱۳۳	۱۱۱

جمرات کے دن پینے والا نقش

جد کے دن پینے والا نقش۔

ہفتے کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَىٰ آلِ يُسُفَی			
۱۳۱	۱۱۰	۳۱	۷۰
۳۲	۶۹	۱۳۲	۱۰۹
۶۸	۲۹	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۶۷	۳۰

سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَآلِ هَارُونَ			
۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۲۶۸
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۳	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۲۶۵	۱۱۵

آوار کے دن پینے والا نقش۔

پیر کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَىٰ مَنْ تَبَعَ الْهُدَىٰ			
۱۳۱	۱۱۰	۵۶۳	۵۰
۵۶۳	۳۹	۱۳۲	۱۰۹
۳۸	۵۶۱	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۳	۳۷	۵۶۳

سَلَامٌ قَوْلًا تَنْزِيلًا عَلَىٰ رَسُولِ الْكَرِيمِ			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۳	۲۸۶	۲۹۱

منگل کے دن پینے والا نقش۔

بدھ کے دن پینے والا نقش۔

سَلَامٌ عَلَىٰ مَنْ تَبَعَ الْفُجُورِ			
۱۳۱	۲۳۳	۱۳۹	۳۱۴
۱۵۰	۳۱۳	۱۳۲	۲۳۲
۳۱۲	۱۳۷	۲۳۵	۱۳۳
۲۳۴	۱۳۳	۳۱۱	۱۳۸

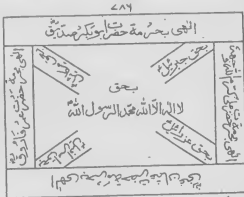
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْنًا فَاَدْخُلُوا خَلِيدًا			
۱۳۱	۱۷۰	۳۵۱	۱۳۲۲
۳۵۲	۱۳۲۱	۱۳۲	۱۶۹
۱۳۲۰	۳۴۹	۱۷۲	۱۳۳
۱۷۱	۱۳۳	۱۳۱۹	۳۵۰

”سَلَامٌ قَوْلًا تَنْزِيلًا عَلَىٰ رَسُولِ الْكَرِيمِ“ والا نقش گلے میں ڈال دینا چاہیے۔ اشارۃً کیسا بھی جاو ہو گا علوی یا سفلی پوری طرح اس نجات مل جائے گی۔ اور ۲۸ دن میں مریض صحتیاب ہو جائے گا قاعدہ یہ ہے کہ ہر نقش چار کی تعداد میں بنائے چاہئیں اور اد پر دی ہوئی ہدایت کے مطابق انہیں استعمال کرنا چاہئے۔ پھر دیکھئے کہ ان ہفتہ سلام ”کا کرشمہ کیا ہے۔“

سحر کا اثر اگر معمولی ہو اور بالخصوص مبعاد کے دوران عامل کو خدمت کا موقع مل جائے تو عامل کو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل نقش ہر کان پر دستانی سے لکھ کر دم جلے کے بعد اسکو کالے رنگ کے کپڑے اور کالے ہی رنگ کے ڈور سے میں کسکے مریض کے گلے میں ڈال دے۔ یہ نقش جمعرات کے دن سورج نکلنے سے پہلے پہلے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تو افضل ہے۔ دیر نہ جب بھی موقع ہو ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے ہندردن کے اندر نجات مل جائے گی۔ اور مریض بفضلِ ربِّ العالمین رو بہ صحت ہو گا۔

طریقہ ۱۶

نقش یہ ہے۔



طریقہ ۱۷ سخت سے سخت جادو کیلئے یہ طریقہ بھی مؤثر ثابت ہوا ہے۔ اکثر اکابرین جادو نے اس طریقے کو استعمال کرتے تھے۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یسین کی تلاوت کریں۔ پھر یسین میں ۲۷ بین ہیں۔ ہر بین پر مرکب کر سورہ یسین کی آیت "سَلَامٌ قَوْلًا تَرْتِلُ السَّحْمِ" ۳۱ مرتبہ پڑھیں اور بوتل پر دم کر دیں۔ اس طرح ساتوں بین پر مرکب کر ۳۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور ہر مرتبہ بوتل پر دم کرتے رہیں۔ ختم سورہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بوتل پر دم کر دیں اور ہر پانی صبح و شام۔ صبح کو نہار منہ اور شام کو مغرب سے پہلے اور عصر کے بعد میں کو پلائیں اور مندرجہ ذیل نقش کا لے کپڑے میں بیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالوا دیں۔ انشاء اللہ شہرتِ نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

طریقہ ۱۸ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جو حیرا گیا ہے وہ سحر کرانے والے کی طرف لوٹ جائے تو سورہ کوثر روزانہ ۱۰۰ مرتبہ بلادرود شریف پڑھا کرے اور یہ نقش جو سورہ کوثر کا نقش ہے۔ کا لے کپڑے میں بیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ شہرتِ دل کے اندر اس پر چڑھا ہوا جادو کرانے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۳	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

طریقہ ۱۹ اگر کوئی شخص مغلی جادو کے اثرات میں مبتلا ہو اور اس کی وجہ سے جسم میں مختلف امراض پیدا ہو گئے ہوں۔ اور کاروبار وغیرہ کی بندش ہو کر رہ گئی ہو تو سورہ فاتحہ کے اس نقش کے ذریعہ اس کا علاج کریں۔ اس نقش کو

طريقه ۲۹

سحر کو دفع کرنے کیلئے سورہ یٰسین کی درج ذیل آیت روزِ آخر ۳۶۰ مرتبہ پڑھ کر ۷ روز تک دم کریں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات
 رفع ہوں گے۔ آیت یہ ہے۔ **طریقہ ۲۹** اِنَّا جَعَلْنَاهُ اَعْلٰی فِیْہِمْ اَعْلٰی لَاۤ اَنْفِیْ اِلٰی الْاُذْقَانَ فَهُمْ مَقْمَعُوْنَ ؕ وَ جَعَلْنٰہُمْ
 اٰیٰتِہُمْ سِّنًا وَّاَوْسُنَ حَلِیْفَہُمْ سِنًا اِنَّا عٰیْنُہُمْ فَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ؕ اِیٰ آیت کو لکھ کر مریض کی کمر بن باندھیں کہ تعویذِ نبوت پر رہے۔ اور
 گواہ آگے بیٹ پر۔

طریقہ نمبر ۳

سورۃ طہ اسکا ہر حرف کی تلاوت بھی جادو کے دفعیہ کیلئے تیر بہد ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت مریض کے پاس بیٹھ کر
کی جائے اور تلاوت کے بعد مریض پر دم کرویں۔ اور سورۃ طہ کا نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ تلاوت ۱۱ روز تک

۷۸۶

(نفاذ کرکے نقش یہ ہے۔)

99A20	99A21	99A22	99A23
99A24	99A25	99A26	99A27
99A28	99A29	99A30	99A31
99A32	99A33	99A34	99A35

طریقہ ۳۱

طریقہ ۳۔ مندرجہ ذیل دونوں نقش جینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر سرخور کو ملائے جائیں۔ نقش صبح کو پلایا جائے۔ نقش شام کو پلایا جائے۔

نقش یہ ہے۔

فَمَا أَلْفَوْا آلَ مُوسَىٰ فَاغْتُوبَ الْيَحْرَ

٢٢٨٣	٢٢٨٤	٢٢٩١	٢٢٤٤
٢٢٩٠	٢٢٤٨	٢٢٨٣	٢٢٨٨
٢٢٤٩	٢٢٩٣	٢٢٨٥	٢٢٨٢
٢٢٨٦	٢٢٨١	٢٢٨٠	٢٢٩٢

عزافِ انفس پر ہے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَآئِرُ الْأَشْيَاءِ فِيكَ حَرْقًا أَلَمْ تُؤْمَرْ أَنْ تَنْبِئِي الْمَلَأِينَ
فَلَمَّا أَتَوْا قَالُوا طَائِفًا مِّنْهُمْ مُّوسَىٰ مَا جَاءَهُمْ بِالتَّحْوِيلِ ۚ

٨٢٣٠	٨٢٣٥	٨٢٤٠	٨٢٣٩
٨٢٣٦	٨٢٣٣	٨٢٣٦	٨٢٣٩
٨٢٣٤	٨٢٣٨	٨٢٣٤	٨٢٣٢
٨٢٥١	٨٢٣٨	٨٢٣١	٨٢٣٢

طس مَقْدًا: اگر کوئی شخص اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد درود کرے گا اگر کسی شخص نے اس پر جادو کیا ہو گا

تو کرنے والے پر لوث جائے گا اور تمام جنات شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ عمل قادر پر سلسلہ کا ہے اور بے حد مؤثر ہے۔
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَدَدِیْ اِخْوَاةَ الْاُحِبِّ وَالْاِیْسِ وَالْشَّیْطَانِیْنَ وَالْبَشَرِیَّةَ دِلَالًا بِالسَّیْمَةِ مِنَ الْاُحِبِّ
 وَالْاِیْسِ وَالْشَّیْطَانِیْنَ وَتِلْكَ بِحَوْلِیَا اللّٰهِ الْقَرِیْبِ بِالْاَعْزَا اللّٰهِ الْکَبِیْرِ الْاُکْبَرِ بِخَفِیْقِ بِالْاَحْزَمِ الرَّاسِخِیْنِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِیْهِ
 قَصْبِہِمْ اَجْمَعِیْنِ۔

طریقہ ۳۳ ایک کاغذ پر ساعت عطار دیں جب چاند پڑھ رہا ہو اور برج عقرب سے محفوظ ہو لکھ کر مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل
 عزیمت ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو باطل ہو جائے گا۔ یہ عمل علامہ سیوطی سے منسوب ہے۔
 اَبْلُوْهُ اَبْلُوْهُ اَخْرَجُوْهُ اَخْرَجُوْهُ اَخْرَجُوْهُ اَخْرَجُوْهُ اَفْعُوْهُ شَرًّا هَبْا بَعِیْرَةً اللّٰهُ یُرْضِلْهُ بَقُوْةَ اللّٰهِ یُرْضِلْهُ
 نَابِیْ وَبَقُوْةَ اللّٰهِ یَحْلُکْ عَنْ مَّعْقُوْدٍ مَّعْ اِبْلِیْمَ ۱۰۱ ۱۱۱ ۱۱۱ ۲۱۱۔

طریقہ ۳۴ سوزہ کیلئے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا طریقہ علاج یہ تھا کہ مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل آیات قرآنی
 لکھ کر ڈال کر دیتے تھے۔ آیات یہ ہیں۔ مَذَاقُ الْفَوَاقِلِ مَوْحِی مَا جُشِیْبَةِ السَّخْرِ سَبْطُکَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِلُّ عَنِ الْمَسْکِ
 وَیُجِیْئُ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتٍ وَتُوْکِیْمَةِ الْخُرُؤِیْنِ (سورہ یونس سبارہ ۱۱) اور پوری سورہ نفل اور پوری سورہ ناس۔ اور ان ہی آیات
 اور سورتوں کو پانی پر دم کر کے مریض کو نہلایا کرتے تھے اور مریض بحکم الہی شفا یاب ہو جاتا تھا۔

طریقہ ۳۵ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس کے گلے میں قرآن حکیم کی یہ
 آیات لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کو شفا ہوگی۔

آیات یہ ہیں۔ یَا نَحْنُ اَوْ مَخِذٌ فَاذْفَنْتُکُمْ عِنْدَ حَقِّ مَسْجِدٍ وَکَلَّوْا اَشْرَیْمًا اَوْ لَاشْرَیْمًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُجِبُّ الْمُشْرِیْمِ
 قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةً اللّٰہِ الَّتِیْ اُخْرِجَ لِبَعَادَہٗ وَالطَّیِّبَاتِ مِنَ الرِّیْءِ مَا عَلِمَ اِلٰہِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیْوَةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یُّوْمَ
 النِّقَاطِ مَا کَانَ لِذٰلِکَ نَفِیْسٍ الْاٰیَاتِ لِقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ قُلْ اِنَّمَا اَحْزَنَ رَدِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنْهَا وَنَفِیْسًا وَمَا بَظُنُّ وَالْاِثْمُ وَانْتَبِیْ بِعَبْرِ
 الْحَقِّ وَاَنْ تَنْسَیْ کُوْا اِیَّا اللّٰہَ مَا لَعْنَتْ لَکُمْ سُلْطٰنًا وَاَنْ تَعْقُوْا اَعْلٰی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سپارہ ۱۵ رکوع ۱۱)

طریقہ ۳۶ مہینہ کی صاف ششری یا بیٹ پر کالی رو دشنائی سے مندرجہ ذیل آیت لکھیں پھر اس پر اصلی گلی لگائے گا لگا کر اسے
 شادیں اور پھر مریض کو کھجور و شام چٹائیں۔ ایک ہفتے لگانا یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

(سپارہ ۱۵ رکوع ۱۱)

طریقہ ۳۷ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب نے جادو کے علاج کیلئے اسم محمد کے اعداد تجویز کئے ہیں۔ اور موصوف کے
 تجویز تجربات کی کسوٹی پر پوری اُترتی ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اسم محمد کا نقش مربع مریض کے گلے میں
 ڈالیں اور نقش مثلث لکھ کر دروازہ ایک نقش عمود و مغرب کے
 درمیان پانی میں گھول کر اس میں قدر سے شکر ڈال کر مریض کو پلائیں۔
 انشاء اللہ ان دن میں مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۳	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

نقش مثلث یہ ہے۔

۳۲	۲۶	۳۴
۳۳	۳۱	۲۸
۳۴	۳۵	۳۰

طریقہ ۳۸ اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کا دل اس کے شوہر کی طرف سے بھیر دیا گیا ہو اور عورت کو اپنے شوہر سے نفرت ہو گئی ہو تو اس صورت میں سورہ یوسف کے ذریعہ علاج کرنا چاہیے۔ اس کیلئے تین طریقوں پر عمل کریں۔ عورت کو سورہ یوسف کا دم کیا چو پانی پلائیں۔ سورہ یوسف پڑھیں اور ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس پانی کو روزانہ رات کو سوتے وقت عورت کو تین گھنٹہ کے بعد پلائیں۔ دوسرے یہ کریں کہ سورہ یوسف روزانہ پڑھ کر عورت کے اوپر دم کریں۔ انشاء اللہ رات ہی روز میں اس کے دل کی کج روی درست ہوگی۔ یہی عمل اُس مرد کے لئے بھی کارآمد ہے جس کا دل بذریعہ سحر اپنی بیوی کی طرف سے بھیر دیا گیا ہو۔

نقش یہ ہے۔

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

طریقہ ۳۹ اگر کسی لڑکی کو بذریعہ سحر باندھ رکھی ہو تو اس کے توط کے لئے اس طرح نقش بنوا کر اس کے گھٹے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر سحر باطل ہو گا اور کہیں سے پیغام موصول ہو گا۔ یہی عمل اُس لڑکے کے لئے بھی مفید ثابت ہو گا۔ جس کے رشتے کو بذریعہ جادو باندھ دیا گیا ہو۔ — دو نقش اس انداز سے بنائیں۔

۵۷۶۷	۵۷۷۰	۵۷۷۳	۵۷۵۹
۵۷۷۲	۵۷۶۰	۵۷۶۶	۵۷۷۱
۵۷۶۱	۵۷۷۵	۵۷۶۸	۵۷۶۵
۵۷۶۹	۵۷۶۴	۵۷۶۲	۵۷۷۳



بحق اھیا اشراھیا

۲۱۷۵۲	۲۱۷۵۶	۲۱۷۵۹	۲۱۷۴۵
۲۱۷۵۸	۲۱۷۴۶	۲۱۷۵۱	۲۱۷۵۷
۲۱۷۴۷	۲۱۷۶۱	۲۱۷۵۳	۲۱۷۵۰
۲۱۷۵۵	۲۱۷۴۹	۲۱۷۴۸	۲۱۷۶۰

طریقہ ۴۰ خوف خدا سے بے پرواہ لوگ سغلی عمل کے ذریعہ بعض عورتوں کی کوکھ باندھ دیتے ہیں۔ نتیجہ ہوتا ہے کہ حمل ٹھہرنا ہی نہیں۔ اور اگر ٹھہرتا بھی جاتا ہے تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اور حمل پورا ہونے کی نوبت نہیں آتی۔ اس لئے اکابرین نے ایسی عورتوں کیلئے ایک طریقہ عمل تجویز کیا ہے۔ وہ یہ کہ سورہ واقعہ کا ایک نقش بنایا جائے اور اُس نقش کے اوپر آیت سحر کو لکھ دیا جائے۔ اس کے بعد یہ نقش عورت کے گھٹے میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک بوتل پانی میں اس پر سورہ واقعہ پڑھ کر دم کریں۔ ۹۹ اسم الہی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اور سحر تیرہ آیت سحر پڑھ کر دم کریں۔ اور یہ پانی ۷ دن تک پلائیں۔ ہر ہفتے اس طرح ایک نیا تیار کریں اور صبح و شام پلا کر ختم کر دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔ واضح رہے کہ پانی پلانے والا حمل ٹھہرنے کے ۲ ماہ بعد کیا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۲۵۷۳۱	۲۵۷۳۲	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۳	۲۵۷۴۰	۲۵۷۳۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۹
۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۸

طریقہ ۱۱

اگر کسی شخص کی قوتِ مردانگی کو باندھ دیا گیا ہو تو اس کیلئے یہ عمل انشاء اللہ مفید ثابت ہو گا۔ یہ عمل قرآنِ حکیم کی ۳ آیات کا ہے۔ آیت: **وَإِنَّمَا تَتَّبِعُوا إِتْلُوا الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مِثْلِ مُلْكِهِ مُلْكًا مِّنْ مَّا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانُ كَانَ كَافِرًا** بَلَعَمْرٍاء النَّاسِ الْيَتِيمِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَازِلَت قَوْمًا هَازِلَت (سورۃ بقرہ سہارا ۷) اس آیت کو ۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے ۱۱ دن تک بریض کو صبح و شام پلائیں۔

دوسری آیت ہے سورہ یسین کی: **سَلَامٌ قَوْلًا قَدْ نُسِبَ الرَّحِيمِ**۔ اس آیت کو دو سو مرتبہ ہر سونے کے تیل پر پڑھ کر رکھ لیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پورے جسم کی مالش کرائیں۔ بریض اگر ہوش و حواس میں ہو تو وہ خود مالش کرے۔ مالش کے بعد پانی پر ۱۱ سو مرتبہ **يَا سَلَامٌ** پڑھ کر دم کر کے بریض کو پہنلا دیں۔

تیسری آیت سورہ اشراہ کی ہے: **وَقُلْ جَاءَ الْغَوْثُ فَذَهَبَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا**۔ (آیت ۷) سہارا ۷: اس آیت کو لکھ کر بریض کے گھلے میں ڈالوا دیں۔ انشاء اللہ اگر بارہ دن میں جادو سے نجات مل جائے گی۔

جادو کو رفع کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش کو چوبنی کے بڑے پیالے میں لکھ کر ۲۲ گھنٹے تک رکھ کر پھر اس میں پانی ڈال دیں۔ پانی ڈالنے کے ایک گھنٹے کے بعد پیالے کو دھو کر بریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ ۳ بار ایسا کرنے سے جادو کے اثرات

طریقہ ۱۲

سے نجات حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ	یا اللہ
یا رحمن	یا کریم	یا اللہ	یا علی	یا رحمن	یا کمال
اھ	بلدہ	علی	علی	علی	علی
ع	ع	مجید	ح	ی	ی
لا الہ الا اللہ	محمد	رسول	اللہ	اھ	اھ
علی	ولد	م	م	م	م

طریقہ ۱۳

یہ عمل شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے منسوب ہے۔ عمل یہ ہے کہ سات کوئوں کے پانی پر مجبوراً ایک ہی کنوئیں کے پانی پر چاروں قُل ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور لگانا ۱۱ دن تک صبح و شام سحر زدہ کو پلائیے۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

طریقہ ۱۴: یہ عمل مولانا احمد رضا خان صاحبؒ سے منسوب ہے۔ حروفِ مقطعات کو لگایا ہو سو مرتبہ پڑھ کر دیا کے پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔

روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب

طریقہ ۴۷

جادوٹے کو لوٹانے کیلئے سورہ عیسٰی اور پارہ ۱۱ کا نقش بھی بے حد موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور ایک بوتل پانی پر سورہ بس ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور صبح و شام مریض کو یہ پانی پلائیں۔ مغرب کے بعد مریض کو سورہ بس تین مرتبہ پڑھنے کی تاکید کریں۔ اگر وہ پڑھنے پر قادر نہ ہو تو تین مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر جادو کے اثرات کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸۲۸	۱۲۸۳۱	۱۲۸۳۳	۱۲۸۳۱
۱۲۸۳۳	۱۲۸۳۲	۱۲۸۲۷	۱۲۸۳۲
۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۶	۱۲۸۲۹	۱۲۸۲۶
۱۲۸۳۰	۱۲۸۲۵	۱۲۸۲۳	۱۲۸۳۵

طریقہ ۴۸

جادو کے اثرات سے حفاظت کیلئے اس نقش کو فریم میں لگا کر گھر میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ اسی اثرات اور نقش یہ ہے۔ یہ نقش سورہ ملکی کا ہے۔

۷۸۶

۵۶۳۵	۵۶۳۸	۵۶۳۱	۵۶۳۷
۵۶۳۰	۵۶۳۸	۵۶۳۳	۵۶۳۹
۵۶۳۹	۵۶۳۳	۵۶۳۶	۵۶۳۲
۵۶۳۷	۵۶۳۲	۵۶۳۰	۵۶۳۲

طریقہ ۴۹

آیت الکرسی کا نقش آسیب و کھینچنے تیرہ دفع ہے۔ اکثر اکابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اگر اس نقش کو شرف مشتری میں چاندی کی تختی پر کندہ کر کر گلے میں ڈالیں تو ہر آفت سے حفاظت رہتے ہیں۔ بحرزدہ انسان کی انگوٹھ پہنے کیلئے دیئے جائیں اور ایک گلے میں ڈال دیا جائے کیسا بھی بحر ہو گا۔ انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۳	۳۵۶۱	۳۵۵۶

طریقہ ۵۰

قرآن حکیم کی آیت ذلِ اللہ عن ربِّہ ذلِ اللہ آیت ۱۱ سورہ ابراہیم پارہ ۱۱ جادو کے اثر کو زائل کرنے میں تیرہ دفع ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ اس آیت کا مربع نقش آتش چال سے بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور رد و ملت نقش آتش چال سے ملت بنا کر دائیں بازو پر باندھیں۔ تینوں نقش کالے کپڑے میں بیک کریں۔ اس کے علاوہ ملت آتش چال سے گیارہ نقش گلاب دوزعفران سے بنا کر روزانہ ایک نقش مریض کو پانی میں گھول کر پلایا جائے۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں جادو کے اثرات

نجات ملے گی۔

نقشِ مرتج یہ ہے۔

نقشِ مثلث یہ ہے۔

284		
289	287	292
291	288	284
285	293	286

2A4			
۲۷۲	۲۷۶	۲۷۹	۲۸۶
۲۷۸	۲۸۷	۲۷۲	۲۷۷
۲۸۸	۲۸۱	۲۷۲	۲۷۱
۲۷۵	۲۷۰	۲۸۹	۲۸۰

طریقہ ۵۱ قرآن مجید کی آیت قد جاءكم من الله ذیقہ کتاب فیہ حذیرات لعلکم تحذرون ﴿۱﴾ آیت ۱ سورہ مائدہ سپارہ ۵۱ آیت بھی جاری کیے گئے ہیں۔ قرآن مجید کے آیتوں میں تیس ہند ہے۔ طریقہ بالکل طریقہ ۵۰ جیسا ہے۔
نقش مرتبہ ہے۔
نقش مثلث ہے۔

نقش مرتجع یہ ہے۔

۳۷۲	۳۷۷	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۱	۳۷۸
۳۷۷	۳۷۵	۳۷۰

244			
222	220	227	221
227	221	224	221
222	220	228	223
229	227	227	227

طریقہ ۵۲

قرآن مجید کی آیت خُتِبَ عَلَيْكُمُ الدِّينُ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ دایم کے اس سورہ بقرہ پارہ ۱، طریقہ بالکل طریقہ
میسلم ہے یہ آیت بھی جہاد کے اثرات زائل کرنے میں تیر ہدف ہے۔
نقش مرتبہ ۷۸۶
فقرن مثلث ہے۔

لفظی موقع پر ہے

۲۳۱	۲۲۶	۲۳۳
۲۳۲	۲۳۰	۲۲۸
۲۲۷	۲۳۴	۲۲۹

122	120	128	140
124	144	121	129
142	120	123	120
123	149	148	129

قرآن مجید کی آیت البُخْبَارِ جَمْعُ ثَمَرٍ الظَّلْمُ إِلَى التَّوْبَةِ رَأْسُ آيَةٍ عَلَامَةُ مَدِيدِ سَبَّارِ عَالَمِ آيَةٍ بَلْغِي سَحَرِ
 اثراتِ نازل کرنے میں مفید و موثر ہے طریقہ علاج پہلے ہی طریقے کے مطابق ہے۔
 نقش مرتب یہاں۔ ۷۸۶ نقش منکث یہاں۔ ۷۸۶

طریقہ ۵۳

۷۸۶۔ نفس مرتع یہاں ہے۔

၁၇၄	၁၇၅	၁၇၆
၁၇၇	၁၇၈	၁၇၉
၁၈၀	၁၈၁	၁၈၂

420	423	424	443
425	443	449	423
445	428	421	448
422	442	444	422

طریقہ ۵۴

قرآن حکیم کی آیت **وَنُفِثَ رُفًا اللَّهُ نَفْسًا غَرِيْبًا** (آیت ۷۵ سورہ فتح پارہ ۲۷) یہ آیت بھی راقم الحروف کے تجربے میں محرکے اثرات کو نازل کرنے میں آئی ہے اور تیرہ ہدف ثابت ہوئی ہے۔ طریقہ علاج وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا

۷۸۶

۲۹۳	۲۸۸	۲۹۶
۲۹۵	۲۹۳	۲۹۰
۲۸۹	۲۹۷	۲۹۲

۷۸۶

۲۱۹	۲۲۲	۲۲۵	۲۱۲
۲۲۲	۲۱۳	۲۱۸	۲۲۳
۲۱۳	۲۲۷	۲۲۰	۲۱۷
۲۲۱	۲۱۶	۲۱۵	۲۲۶

طریقہ ۵۵

قرآن حکیم کی آیت **فَأَوْفُوا بَعْدَ مَا بَلَغْتُمْ إِلَى اللَّهِ آيَاتِهِ** (آیت ۷۵ سورہ موسیٰ پارہ ۲۳) اس کے ذریعہ بھی محرزہ کا علاج راقم الحروف کے تجربے میں آیا ہے اور بیشمار سے نوثر یا بے طریقہ علاج پہلے ہی طریقہ عیسائی

۷۸۶

نقش مثلث بیاض

۵۱۱	۵۰۵	۵۱۳
۵۱۲	۵۱۰	۵۰۷
۵۰۶	۵۱۴	۵۰۹

۷۸۶

نقش مربع بیاض

۳۸۹	۳۹۲	۳۹۶	۳۸۲
۳۹۵	۳۸۳	۳۸۸	۳۹۳
۳۸۳	۳۹۸	۳۹۰	۳۸۷
۳۹۱	۳۸۶	۳۸۵	۳۹۷

طریقہ ۵۶

سات بتاشوں پر مندرجہ ذیل عزیمت سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ ایک بتاشہ عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو کھلائیں۔ انشاء اللہ عرے روز میں مریض کو آرام ملے گا۔ اور محسوس نجات ملے گی۔

عزیمت یہ ہے۔ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** اَیُّهَا اسْتَوْجِبْ لِي بِحَقِّ يَا لَيْسَ بِطَوْبِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَبِحَقِّ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَلَقِ وَبِحَقِّ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ وَبِحَقِّ يَا شَاعِلُوْنِي۔ اگر اس عزیمت کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھ لیا جائے نہ بنیت زکوٰۃ تو اس کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔

طریقہ ۵۷

ایک بیٹی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل آیت نگاہ و زعفران سے لکھ کر سات روز تک مریض کو پلائیں۔ روزانہ تین پلیٹ پر لکھیں اور ایک ساتھ سات پلیٹوں پر لکھوا کر رکھ لیں۔ صبح کو ایک پلیٹ دھو کر پلائیں۔ اور نگاہ کے سات پھولوں پر اس آیت کو

ایک پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس پھول کو مریض کے پورے بدن پر ملیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش محرزہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سات ہی روز میں محسوس نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ **وَأَسْتَغْوِ اٰمٰنًا تَشٰوٰلَا النَّبِیُّیْنِ عَلٰی مَلٰٓئِکَ سَلٰمٍ** وَلٰکِنْ الشَّیْطٰنُ یُفٰسِدُ مَا یُعٰمَلُ النَّاسُ بِیْہِمْ (آیت ۷۵ سورہ بقرہ پارہ ۷)

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۱	۳۵۵	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۰	۳۵۷
۳۵۶	۳۶۴	۳۵۹

طریقہ ۵۸

کیسا بھی جادو ہو ملوی ہو یا سفلی کا لالہ ہو، میلہ سو۔ ہر قسم کے جادو کو نائل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل عزیمت کو زبردنگی کے کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ بارش کے پانی یا ہنہر کے پانی پر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور عرصہ کو صبح و شام گیارہ دن تک پلائیں۔ اور اتنی ہی تعداد میں سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور گیارہ دن تک اس تیل سے مریض کے سر پر مالش کریں۔ انشاء اللہ کیسا بھی جادو ہو گا اتر جائے گا۔ اس عزیمت کو اگر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے گیارہ دن کے درمیان ۳ مرتبہ غسل بھی اگر عرصہ کو کرادیں تو اور بھی جلدی جادو کے اثر سے نجات ملے گی۔

یا اللہ یبطل السحر بحق ادم و یبطل السحر بحق موسیٰ و یبطل السحر بحق عیسیٰ و یبطل السحر بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و یحق اصحاب لوط و یحق اصحاب ہود و یحق جمیع المرسلین و یحق جمیع الاولیاء و یحق جمیع المؤمنین برحمتہ یا اللہ

اس نقش کو عرصہ کو گناہارے دن تک پلائے اور ایک نقش کو گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۸	۲	۱۰
۹	۷	۳
۳	۱۱	۶

بسم اللہ کا یہ نقش بھی جادو سے نجات کیلئے تیرہ ہند ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے۔ ایک نقش تو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ سادہ کتاب دزعفران سے لکھ کر سات دن تک ردنا نہ ایک نقش مریض کو پلائیں اور سات نقش کالے کاغذ پر کچی پینسل سے لکھ کر مریض کے بدن پر مل کر اس کو جلا دیں اور مریض کو غسل کرادیں۔ انشاء اللہ سات دن میں جادو سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۲	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

چار سو چالیس چنے کے دانے لیں۔ ہر ایک چنے پر ایک مرتبہ یا ایک سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر چالیس چنے ابا لکھ ایک دن میں کھلائیں اور لگاتار ادا دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

طریقہ ۵۹

دوسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ ایک بوتل پانی پر آیت کریمہ تین سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ آٹا گوندھنے وقت تھوڑا سا پانی اس بوتل میں سے ڈالیں۔ اس طرح ایک روٹی اس پڑھے ہوئے پانی کی پکا کر مریض کو کھلائیں۔ اس عمل کو بھی ادا دن تک جاری رکھیں۔ تیسرا عمل اس کے ساتھ ساتھ یہ کریں۔ اس آیت کا نقش مثلث بنا کر ۱۱ عدد ردنا نہ ایک نقش ادا دن تک کھلائیں۔ اور ایک نقش اسی آیت کا مربع نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض کو سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۵
۵۹۸	۵۸۶	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۷	۶۰۱	۵۹۴	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۸	۶۰۰

۷۸۶

۷۹۲	۷۸۷	۷۹۳
۷۹۳	۷۹۱	۷۸۹
۷۸۸	۷۹۵	۷۹۰

طریقہ ۶۲

آسیب اور محدودوں کیلئے ایک نادر عمل نقل کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اَللّٰهُمَّ بِكَ اَعُوْذُ ہے۔ یہ آیت ۲۴ بار کے پہلے ہی رکوع کی ہے۔ ایک بوتل یا نصف بوتل پانی پر اس کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس کے بعد ایک سفید مرغ لیں۔ یہ مرغ اذان دینے والا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر آسیب زدہ یا سحر زدہ عورت ہو تو پھر سفید مرغی لینی چاہیئے۔ اور مرغی ایسی ہونی چاہیئے جس نے کم سے کم ایک مرتبہ اُٹا دیا ہو۔ اس مرغی یا مرغی کو ذبح کر لیں۔ اور اس کی دائیں ٹانگ کو جُدا کر دیں۔ اور بائیں بازو کو بھی الگ کر لیں۔ اور پھر اس کو پکالیں۔ اس کو پکاتے وقت ان چیزوں کا استعمال کریں۔

کشنیز، سیاہ مرچ، مرغی کے انڈے کی زردی، سوٹھ، درغن زیتون، درنہ گائے کے اصلی گھی میں پکائیں۔ اُن کے علاوہ ذائقہ پیدا کرنے کیلئے حسبِ خواہش کچھ اور بھی ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ چیزیں ضروری ہیں۔ اور ان کی مقدار حسبِ خواہش رکھنی چاہیئے۔ نمبر ایک ایسا شخص جس کی ماں بھوپا نہ ہو، نمبر دو ایسا شخص جس کا باپ ہوماں نہ ہو، نمبر تین ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں نہ ہوں، نمبر چار ایسا شخص جس کے ماں باپ دونوں موجود ہوں۔ کھانا کھلانے کے بعد ان چاروں حضرات کے ہاتھ اسی بالٹی میں دھلوائیں جس بالٹی میں مریض کے ہاتھ دھلوائے تھے۔ اس کے بعد ایک چینی کی پلیٹ پر سورہ کافرون کا نقش گلاب و زعفران سے لکھیں اور دوسری پلیٹ پر سورہ قمر کا نقش لکھیں۔ پھر ان دونوں پلیٹوں کو دھو کر اُدھا پانی مریض کو پلا دیں۔ اور اُدھا پانی اُس بالٹی میں ڈال دیں جس میں مریض کے اور چاروں حضرات کے ہاتھ دھلوائے گئے تھے۔ اس کے بعد اس پانی کو نیم گرم کر کے اگر سردی ہو تو تیز گرم کر کے مریض کو نہلا دیں۔ اور اس کے بعد مریض کے گلے میں اَللّٰهُمَّ بِكَ اَعُوْذُ کا نقش لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸	۹۱	۹۵	۸۱
۵۴	۸۲	۸۷	۹۲
۸۳	۹۷	۸۹	۸۶
۹۰	۸۵	۸۴	۹۶

سورہ کافرون کا نقش جو چینی کی پلیٹ پر لکھنا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴۵	۹۴۰	۹۴۷
۹۴۶	۹۴۳	۹۴۲
۹۴۱	۹۴۸	۹۴۳

یا صمدًا یا احدًا یا ضرًا بوجہ تنہا یا اھم الشیء اجنبی۔ روزِ زبر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، انشاء اللہ اس طریقہ علاج سے کتنا بھی خطرناک جادو یا جن کا اثر ہوگا۔ سات دن میں زائل ہو جائے گا۔ احتیاطاً ۲۱ روز تک مزید دوسرا پانی جس کی دھواحت کر دی گئی ہے۔ سکتے وقت مریض کو پلاتے رہیں۔

طریقہ ۴۴ محروا سبب حفاظت کیلئے اور اگر ان میں سے کسی بھی آفت کا شکار ہو جائے تو اس کو دفع کرنے کیلئے آیت الکرسی کا نقش بے حد مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو پر باندھ لیا جائے تو محروا سبب حفاظت رہتی ہے۔ اگر اس نقش کو فریم کر کر گھر میں آویزاں کریں یا تنویدی شکل میں گھر میں لٹکائیں تو دہائی امراض اور آفات ارضی و سماوی سے حفاظت ہوتی ہے اور جس گھر میں آیت الکرسی کا نقش ہو وہ محروا سبب کی ہجاستوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۵۸	۳۵۵۳	۳۵۶۰
۳۵۵۹	۳۵۵۷	۳۵۵۵
۳۵۵۴	۳۵۶۱	۳۵۵۶

طریقہ ۴۵ آج کے چرچن دور میں جب کہ حسد اور جلن عام اور جادو ٹوٹا عام در عام ہو کر رہ گیا ہے اور کسی بھی شخص کی جان یا مال اور عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ہر شخص پہلے ہی اپنی حفاظت کی فکر کرے۔ نماز کی پابندی رکھے اور ہر فرس نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھے یا معمول بنائے۔ رات کو سونے سے پہلے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اذہم کر کے سوئے۔ اور اپنے گھر میں حروف مقطعات کے اس نقش کو فریم کر کر آویزاں کر لے۔ انشاء اللہ پورے جادوؤں سے محفوظ رہے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۱۱۹	۱۱۲۶	۱۱۲۲	۱
۱۱۲۷	۱۱۲۸	۲	۸	۱۱۲۰
۳	۹	۱۱۳۱	۱۱۲۳	۱۱۲۹
۱۱۱۷	۱۱۲۴	۱۱۳۰	۴	۱۰
۱۱۳۱	۵	۶	۱۱۱۸	۱۱۲۵

طریقہ ۴۶ حروفِ نورانی کا نقش بھی محروا سبب حفاظت کرنے میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو گلے میں ڈالنے سے جو کہ اشاعت ربح ہو جاتے ہیں۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۷	۲۳۴
۲۳۳	۲۳۱	۲۲۹
۲۲۸	۲۳۵	۲۳۰

طریقہ ۶۷

سغلی اور کالے جادو کی کاٹ بعض اکابر اس وقت کے ذریعہ بھی کیا کرتے تھے طریقہ یہ ہے کہ اس ام کو ہزار مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے جادو زدہ کو پلائیں اور اس پر دم بھی کریں۔ اگر کوئی شخص خود ہی محرک لپیٹ میں ہو تو پانی خود پڑھ کر پی لے اور خود ہی اپنے اوپر دم کر لے۔ اس عمل کو سات روز تک جاری رکھے اگر عوارض شروع کرے تو افضل ہے انشاء سات روز ہی میں جادو سے نجات ملے گی۔ اور صحت عطا ہوگی۔ عمل کے شروع اور اخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں۔ اگر جادو زدہ کے گلے میں تذکرہ عمل کے ساتھ ساتھ یہ نقش بھی ڈالیں تو تاثیر عمل اور بھی بڑھ جائے گی اور فائدہ سے کئی اسکانات اور زیادہ ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۵
۱۲۷	۱۱۶	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۰	۱۳۰	۱۳۳	۱۲۰
۱۲۹	۱۱۹	۱۱۸	۱۲۹

طریقہ ۶۸

اسم "یا قہار" کا در بھی جادو کے اثرات کو زائل کرنے میں بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے طریقہ یہ ہے کہ گیارہ مرتبہ اس پر دم کریں اس کے بعد ۸۳۶ مرتبہ "یا قہار" پڑھیں۔ آخر میں گیارہ مرتبہ قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھیں اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ اس عمل کو بعد کے دن شروع کر کے گیارہ دن تک لگا دیا جائے رکھیں۔ انشاء اللہ کیسا بھی سخت سخت اور دھرم سے مضر جادو ہو گا۔ رفع ہو جائے گا۔ اور مریض کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت حاصل ہوگی۔

طریقہ ۶۹

آج کل یہ خباثت عام ہو گئی ہے کہ فتنہ پرور اور حاسد قسم کے لوگ چلتے چلتے کاروبار کو سغلی عمل کے ذریعہ باندھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اچھا خاصا کاروبار تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور انسان کا ہاتھ تنگ ہو جاتا ہے۔ قرض بڑھنے لگتا ہے۔ گھر میں شامی تنگی شروع ہو جاتی ہے اور انسان کی عزت و ادب پر تنگ جانی ہے جو شخص یہ محسوس کرے کہ اس کی اور اس کے کاروبار کی بندش کر دی گئی ہے۔ وہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یا منتقم" ۴۹ مرتبہ پڑھے گا۔ آگے سمجھے درود شریف سات سات مرتبہ پڑھے۔ اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اور ایک نقش دوکان میں لٹکائے۔ انشاء اللہ ۲ دن کے اندر بندش کھل جائے گی اور برے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸	۱۶۵
۱۶۷	۱۶۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۶۰	۱۸۰	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۹	۱۶۹	۱۶۸	۱۶۹

طریقہ ۷۰

اسم ذات کے ذریعہ بھی اکابرین محرزہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش ۲۱ عدد لکھ کر محرزہ کو چپے کیلئے دیے جائیں اور عصر و فجر کے درمیان روزانہ ایک نقش مریض کو پلایا جائے اور ایک نقش مرتب مریض کے گلے میں ڈالا جائے۔

پلانے والا نقش یہ ہے

محلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۲۲	۱۸	۲۵
۲۲	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

274			
^	11	24	1
20	2	2	12
3	2^	9	4
10	0	2	22

طریقہ ۷ اگر کوئی ہلکے قسم کے جادو میں مبتلا ہو اور کسی طور نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو چہل کاف کے ذریعہ اس کا علاج کیا جائے۔ انشاء اللہ جادو سے نجات ملے گی۔ طریقہ سلاج یہ ہے کہ چہل کاف ۳۱ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے مریض کو ۷ روز تک صبح و شام پلائے اور ۲۱ مرتبہ سسوں کے تیل پر دم کر کے مریض کے پورے بدن کی مالش بھی ۷ روز تک کرانے لیں۔ ۳۱ مرتبہ پڑھ کر سسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سو سے دقت مالش کر لیں۔ اور ساتویں دن مریض کو نہلا لیں۔ انشاء اللہ رستہ ہی روزیں نجات مل جائے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پیلے یں دن مریض کے گلے میں ڈالیں۔

[illegible]

9914	9919	9922	99-2
9921	9910	9915	9920
9911	9923	9916	9918
9918	9913	9912	9923

طریقہ ۲۷ بعض عاصد یا مخالف قسم کے لوگ لڑکوں کے رشتوں کی بندش کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بیانات آئے بند ہو جاتے ہیں اور ان کی شادی کی عمر ہی نکل جاتی ہے۔ اگر کسی لڑکی کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ اس کے رشتوں کی بندش کر دی گئی ہے اور اس کے بیانات موصوں نہیں ہو رہے ہوں یا موصول ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہوں تو جمعہ کے دن ساعت نہ پڑیں مندرجہ ذیل نقشے عدد لکھ کر رکھ لیں اور روزانہ گیارہ بجے دن میں لڑکی اس نقشے غسل کر ایں طریقہ غسل یہ ہے کہ اس نقش کو پانی میں ڈال کر پانی کھولیں۔ اس کے بعد اس کی گری اور مدت جب کچھ کہ ہو جاتے تو اس پانی سے لڑکی کو غسل کر دیں۔ آٹھوے دن تازہ میں پھر وہ نقش لکھ کر ایک کسی پھلدار درخت پر باندھیں اور ایک لڑکے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جلد ہی کسی جگہ بات کی جائے گی۔

ط ||| حاضر ||| ۱۹ ||| ||| ۹ ||| ۵ ح

نویذ یہ ہے۔

ط ۱۱۱ حاضر ۱۱۱ ۱۱۹ ۱۱ ۱۱۱ ۱۱ ۹ ۱۱۱ ح

4 || 118 || ع 111 111 111 ||

طرح بقعہ ۴۳ :- حزب البحر کا نقش بھی جادو کا اثر زائل کرنے میں تیرہ ہدف ثابت ہوتا ہے یہ نقش لکھے جائیں تین نقش کا لی مرثانی

هو المليون

الله لا اله الا هو الحق القوي لا تأخذه لاسنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض من الذي ينفذ عند الا
بذية يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء وسع علم السموات والارض ولا يؤلف
وهو الحق العظيم لا اله الا في الدين قد تبين الرشدين الحق فمن كفر بالطاعة فويل من الله قد استعك بالشر
الوفا لا انصاف لهاء والله جميع عليه الله في الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور والذين كفروا اولياءهم
الطاغوت يخرجهم من النور الى الظلمات اولئك اخب الناس هوانا خلد دن

الله ما في السموات وما في الارض وان تدينوا ما في انفسكم افرحوا بحسبكم الله في تغييره ينشأ ويعد
من ينشأ والله على كل شئ قدير امن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون الا من بالله وكذبته فكتبها
ورسلها فغير في بن احد من مسلميه وقالوا سمعنا اطعنا انك ربنا انيك الصبر لا يحلف الله نفس الا وسعها لها
ما كنت فعلها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان اخطانا انك ربنا ولا تحمل علينا امرنا كما حملت على الذين من
نداه ربنا ولا تحملا ما لا طاقه لنا به واعف عنا وعاف لنا وعاف لنا وعافنا انت مولانا وقد افعلنا ما كنا
ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشى
الليل النهار بطولها حينئذ لا الشمس والنفس والجود مسخرات بامره اولم الخلق والامر تبارك الله رب
اعز ربكم نفسا وخفيته وانما لا يجب المتدين ولا تفسد في الارض بعد صلاحها اذ عود خوفها وطعاما است
رحمة الله في رب المؤمنين اذ مولاه اذ اذ هو الرحمن ايا ما تدعوا فله الاسماء الحسنى ولا تجهر بصلاته
ولا تدين بها فانبع بين ذلك سبيلا

وقل الحمد لله الذي لم ينجح ولد اقره بكن له شريك في الملك ولو يكن له ولي من الدل فكذلك تليها
والصديق مقامه قال اجرب من جبراهة فالتبني وكذا ان الهكم واحد رب السموات والارض
وما بينهما فرب الشافي انا ربنا السماء الدنيا ابرزت الكواكب وحفظت من كل سلطان ما ريد لا يعمون الى
اللا اعلى وقعدت من على جانب دحور اذ هو عبد اب واصب الا من خلط الخطة فاستع بها نافع فاستع
فما شئت خلقنا امن خلقنا انا خلقنا هم من طين لا ريب
يا نفس الجية والانس اب استطعت ان تفقد ذن افعال السموات والارض فانقد والاشهد ان لا اله الا الله
ما في الآخرة فليكن ذكرنا بربكم على ما شئنا من تارة ونحاس فلا يتصور
لو انزلنا هذا القرآن على جبل لراى منه خائفا ممتدعا من خشية الله فذلك الامثال نصير بها للناس لتعلم
بما كنتم تعملون

هو الله الذي لا اله الا هو العليم والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو الملك
القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر ما يعباد الله عما يشاء هو الله الخالق البارئ المصور
لا اله الا هو الحسي يستج له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم

قُلْ اُدْعِیْ اِلَیْ مَا اُنْعَمَ عَلَیْكَ مِنْ رَبِّكَ فَقُلْ اِنَّا اَتَّعِظْنَا وَكُنَّا بِهٖ حَیْ اِلَی الرَّشِدِ فَانْتَابْنَا وَهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا
اَحَدًا اِلَّا قَاتَلْنَا عَلَیْهِ جُنْدًا مِّنَّا مَا نَحْنُ صَاحِبُوْهُ وَلَا وِلَدٌ اِلَّا قَاتَلْنَا مَا كَانَ یَقُوْلُ سُبْحٰنَا عَلٰی اللّٰهِ سُبْحٰنَا

طریقہ ۱۴

علامہ شیخ ابوالحسن احمد ابن علی ہونے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کے چار اسماء کا نقش آنسی پال سے محکوم کرنے میں
بے حد مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ آنسی پال سے ان اسماء کا نقش چار طریقوں سے تیار کیا جائے
ایک نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ ایک نقش دائیں بازو پر ایک نقش بائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش جہاں مریض لیٹا ہے وہاں لٹکادیں۔
انشاء اللہ دس دن کے اندر اندر مریض کو سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

وہ اسماء ایسی یہ ہیں۔ اللہ۔ رحمن۔ رحیم۔ یکریم۔

نقش اس طرح بنائیں۔

بحق یا مہیت بحق یا مستقر بحق یا منتقم

الرحمن	اللہ	الکریم	الرحیم
الکریم	الرحمن	اللہ	الرحیم
الرحمن	الکریم	اللہ	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	الکریم

اللہ	الکریم	الرحیم	الرحمن
الرحیم	الرحمن	اللہ	الکریم
الرحمن	الرحیم	الکریم	اللہ
الکریم	اللہ	الرحمن	الرحیم

بحق یا مہیت بحق یا منتقم بحق یا فقہار

بحق یا مہیت بحق یا فقہار بحق یا منتقم

الکریم	الرحیم	الرحمن	اللہ
الرحمن	اللہ	الکریم	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	الکریم
الرحیم	الکریم	اللہ	الرحمن

الرحیم	الرحمن	اللہ	الکریم
اللہ	الکریم	الرحیم	الرحمن
الکریم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحمن	الکریم	اللہ

بحق یا مہیت بحق یا منتقم بحق یا فقہار

یہ عمل طلالی اور جمالی اسماء الہی کا مرکب اور شریک عمل ہے اور ہر رزاق کے مریض کو اس آلہ ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی چارویں مبتلا ہو
تو اس عمل کے ذریعہ علاج کر کے فائدہ اٹھائیں۔

نقش حروفِ نورانی کے ذریعہ بھی محکوم کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور بفضلِ خداوندی موثر ثابت ہوتا ہے۔ ان حروف
کا مزاج مربع نقش گلے میں ڈالنا چاہیے۔

طریقہ ۱۵

مربع نقش یہ ہے۔

۱۶۵	۱۶۹	۱۶۶	۱۶۳
۱۶۷	۱۶۲	۱۶۶	۱۶۸
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۱	۱۶۷
۱۶۰	۱۶۸	۱۶۰	۱۶۵

۷۸۶

۳۳۳	۲۲۷	۳۳۲
۲۲۹	۲۳۱	۳۳۲
۲۳۰	۲۳۵	۲۲۸

اور پتے کیلئے ثلث کے نقش بنا کر روزانہ ایک نقش عصر اور مغرب کے درمیان مریض کو پلاٹیں۔ انشاء اللہ ۹ دن میں سحر سے نجات ملے گی۔
نقش ثلث یہ ہے۔ اس کو گلاب و زعفران سے نکھیں۔

سات سچے موتی ہیں ہر ایک موتی پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے ایک بوتل میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھر دیں۔ یہ پانی مریض کو صبح و شام سات دن تک پلائیں۔ اٹھوے دن موتیوں میں سے ایک موتی کی انگوٹھی بنوا کر مریض کو پہنا دیں اور چھ موتی ۶ انگ انگ کنوڑوں میں ڈال دیں کیوں اس مسجد کا ہو تو بہتر ہے۔ انشاء اللہ جادو کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔
اور آئندہ جب تک یہ انگوٹھی انگوٹھی میں رہے گی۔ جادو نہیں ہو سکے گا۔

ہمت کے ٹکڑے میں حررہ قطعات کندہ کر اگر اُسے کسی جگہ میں ڈال دیں۔ اور پانی بھر لیں پھر یہ پانی صبح و شام سحر زدہ کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۲۹ دن میں سحر سے نجات مل جائے گی۔

ایک نیلے رنگ کی بوتل لیں۔ اس میں پانی بھر دیں۔ پھر اس پر کسی بھی دن نماز فجر کے بعد سورہ زحٰن پڑھ کر دم کر دیں۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر یہ بوتل دھوپ میں رکھ دیں۔ صبح بجے سے شام بجے چھپنے تک اسے دھوپ میں رکھیں۔ یہ پانی سحر، جادو، ڈونے اور یاگل پن کو رفع کرنے میں انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ یہ پانی دن میں تین تین بار پلائیں۔ صبح کو نہار مسند رات کو سونے سے پہلے اور دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد انشاء اللہ ایک ماہ میں پوری طرح سحر کے اثرات اُردن کی کیفیت سے نجات مل جائے گی۔

ایم محمد علی الشریعہ وسلم سے بھی جادو زدہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ طریقہ ہے کہ ایم مبارک کا مریض نقش گلے میں ڈالیں اور ثلث نقش ۹ دن تک لگنا بعد نماز فجر پلائیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات عطا ہوگی۔
نقش مریض یہ ہے۔
نقش ثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۶	۳۳
۳۲	۳۱	۲۸
۲۷	۳۵	۳۰

۷۸۶

۲۲	۲۶	۲۹	۱۵
۲۸	۱۶	۲۱	۲۷
۱۷	۳۱	۲۳	۲۰
۲۵	۱۹	۱۸	۳۰

سورہ یٰسین کی آیت جسے سورہ یٰسین کا دل قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔
راقم الخدوف کا تیس سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جادو خواہ کیسا بھی ہو۔ سفلی ہو یا میلا اس آیت پاک کے ذریعہ اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ بہت ہی مختصر انداز کے ساتھ میں عرض کرتا ہوں کہ اس آیت کریمہ کے نقوش کے ذریعہ میں نے اب تک ٹھ ہزار سے زیادہ جادو زدہ لوگوں کا علاج کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے اکثر لوگوں کو جادو کے اثرات سے نجات مل گئی ہے۔ اس سبب کہ یہ کتاب پوری طرح مستفیض ہونے کیلئے ضروری ہے کہ اس آیت کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ

میں کسی جمرائے زکوٰۃ کی شروعات کی جائے اور ۳۱۲ مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں سوالا لکھ کی تعداد پوری کی جائے۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد روزانہ ۳۱۲ مرتبہ اس آیت کو ورد میں رکھیں۔ آیت یہ ہے۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ لَا تَلُوْنَ رِیْبَ الشَّحْمِ۔

جب کسی جادوزدہ کا علاج کرنا ہو تو سات چھوڑے لکیر چھوڑ گھٹے پر ۲۵ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور سات کنوؤں کا پانی لیں۔ یا سات مسجدوں کے حوضوں کا پانی لیں۔ یا سات ایسی مسجدوں سے پانی لائیں جہاں کنواں یا بڑا ماہو۔ یہ ساتوں پانی ایک تیل کے بقدر ہوں۔ اس ایک بوتل پانی پر دوسو مرتبہ مذکورہ آیت اس طرح پڑھیں کہ سات سات مرتبہ شروع اور آخر میں درود شریف بھی پڑھیں۔ اور پانی پر دم کر دیں۔ یہ پانی سات دن تک ہمارے اندر سونے سے پہلے مریض کو پلائیں۔ چھوڑے عشر کے بعد مریض کو کھلائیں اور اس کے فوراً بعد مذکورہ آیت کا نقش ثلث پانی میں گھول کر پلائیں۔ اس نقش کو پلانے سے ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیں۔

نقش یہ ہے۔

۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۳	۲۸۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۴	۲۸۲

اس طرح کے سات نقش نگاہ دوزخ فران سے لکھے جائیں۔ سات دن میں چھوڑے بھی منٹ جائیں گے۔ اور نقش بھی اور بوتل والا پانی بھی جس دن علاج شروع کریں اسی دن سرسوں کے تیل پر دوسو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر دم کر دیں۔ اور روزانہ سوتے وقت تین کے جسم پر اس تیل کی مالش کریں۔ پرشیدہ مقامات کو چھوڑ کر جسم کے ہر پر حصے پر تیل لگائیں۔ سات راتوں تک ایسا کریں جس دن چھوڑے پانی اور نفوس ختم ہو جائیں۔ اُس دن مریض کو غسل کرا دیں۔ اور غسل کے بعد مذکورہ آیت کا مریض کے گھٹے میں ڈال دیں انشاء اللہ کتنا بھی خطرناک جادو ہو گا ایک گھنٹے میں ختم ہو جائے گا۔ اور مریض بھلا چکا ہو جائے گا۔

۲۱۲	۲۱۵	۲۱۸	۲۰۳
۲۱۴	۲۰۵	۲۱۱	۲۱۶
۲۰۶	۲۲۰	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۳	۲۰۹	۲۰۴	۲۱۹

اگر کسی شخص پر سفلی عمل کرا دیا گیا ہو اور اس کی جان خطرے میں ہو تو بعد نماز مغرب اس کے سامنے بیٹھ کر عامل کو چاہیے کہ حصار قطبی با آواز بلند پڑھے۔ اتنی آواز سے کہ مریض سن سکا ہے اور یہ عمل صرف تین دن تک لگاتار کرے انشاء اللہ جادو توڑنے سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ ۹۱

حصار قطبی یہ ہے۔ سَمِیْعُ اللّٰہِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ یَا مِیْکَائِیلُ یَا مِیْکَائِیلُ یَا مِیْکَائِیلُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ اَمْسِنَا نَعَا سَا اَبْعَثْیْ طَائِفَةً مِنْکُمْ وَطَائِفَةً یَا ذِقْمَا مِیْیْلُ یَا ذِقْمَا مِیْیْلُ وَذَا اَمْسِنَا نَعَا اَنْفُسُھُمْ یَطْلُوْنَ بِاَللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ طَلَّ الْجَاهِلِیَّةُ یَا سِرْطَا مِیْیْلُ یَا سِرْطَا مِیْیْلُ یَقُولُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاٰمْرِ مِنْ شَیْءٍ۔ قُلْ اِنْ اَلَا مَوْحِدٌ لِلّٰہِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِھُمْ مَا لَا یُبْیْنُ وَتِلْکَ طَائِفَةٌ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا نَمْلِکُ لَہُمْ اَمْرًا مِیْیْلُ یَا مِیْکَائِیلُ یَا مِیْکَائِیلُ یَا مِیْکَائِیلُ

ان ہی اسماء مبارکہ کے مشترک نقش ثلث ۴۱ عدد تیار کئے جائیں اور مریض کو سات دن تک صبح و شام دو نقش روزانہ دودھ میں گھول کر پلائیں۔
مشترک نقش ثلث یہ ہے۔

۵۴	۴۸	۵۶
۵۵	۵۳	۵۰
۴۹	۵۷	۵۲

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ کریں کہ ایک پاؤنڈ ایک چمٹا تک نیا لوہا، ایک توڑیل چار کھیتوں میں سے ایک ہی طرح کے اناج گندم جو چنا، باجرہ وغیرہ میں سے، ایک ایک شاخ توڑ لیں۔ پھر ان سب چیزوں کو آدھے میٹر کالے لکڑے میں پوٹی بنا کر مریض کے سر سے ہر ایک طرف مرتبہ اُتار کر جنگل میں دبا دیں۔ اس کے بعد مذکورہ علاج کریں۔ انشاء اللہ جادو کے بڑے اثرات سے نجات ملے گی۔

مریض سے ۴ گوری ہانڈی ڈھکن سمیت منگائیں اور تین پاؤنڈ ثابت منگائیں۔ الگ الگ تھیلی میں ہر ایک پاؤنڈ **طریقہ ۹۴**
سرسات مرتبہ یہ آیت اس انداز سے پڑھ کر دم کریں۔ نَلَّأَ الْقَوَاقِلَ مُؤْمِنِي مَا جُمِعُوا بِهِ التَّحْمِيلَاتُ اِنَّكَ سَيَبْقِيَنَّ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُفْصِلُ بَيْنَ الْعَلِيِّدَيْنِ بِطَلِّ السَّحْرِ بِاَذْنِ اللّٰهِ بِطَلِّ السَّحْرِ بِاَذْنِ اللّٰهِ اور ہر تھیلی میں نقش بھی لکھ کر ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷	۱۱۷۸
۱۱۷۱	۱۱۷۳	۱۱۷۸	۱۱۷۸
۱۱۸۰	۱۱۷۹	۱۱۷۷	۱۱۷۵

اس کے بعد اس ہانڈی کو مریض کے اوپر سے ۳ مرتبہ اُتاریں۔ یا مریض کے ہاتھوں سے اُڑا دے تو نیک ہانڈی میں ڈالائیں۔ ایک دن میں ایک ہانڈی درمیانی آٹھ پر پکائیں۔ ڈھکن ہانڈی کے اوپر رکھ کر اس کے چاروں طرف گندھا ہوا آٹا لگادیں۔ ہانڈی میں اُڑا دے تو نیک کے علاوہ کوئی چیز نہ ڈالیں۔ ۴۵ منٹ پکانے کے بعد ہانڈی چوبے سے اُتار دیں۔ اور جب یہ ٹھنڈی ہو جائے اس کو لیجا کر جنگل میں دفن کریں۔ لگاتار ۳ دن تک یہ عمل کریں۔ پھر سے دن ہانڈی کے دفن ہونے کے بعد بعد مریض کو غسل دیں۔ اور یہ تو نیک اس کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور رفتہ رفتہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۶۸۱	۶۸۴	۶۸۸	۶۷۳
۶۸۷	۶۷۵	۶۸۰	۶۸۵
۶۷۶	۶۹۰	۶۸۲	۶۷۹
۶۸۳	۶۷۸	۶۷۷	۶۸۹

طریقہ ۹۵: ایک بوتل پانی پرسات مرتبہ سورہ فاتحہ سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور مریض کو صبح و شام

پہلی سات دن تک پلائیں۔ سورہ فاتحہ کے چار چالوں سے چار نقش تیار کر کے رکھ لیں۔ نمبر ۱ نقش مریض کے گلے میں ڈالو۔ ۲ گھنٹے کے بعد اس کو تار کر آٹے میں گول بنا کر ڈور سے سمیت پانی میں پھینک دیں۔ پھر نمبر ۲ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو تار کر کہیں جنگل میں دو بار دیں۔ اور نمبر ۳ نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ چوبیس گھنٹے کے بعد اس کو تار کر کسی بیری کے درخت پر باندھ دیں۔ اور چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کو چالیس دن تک کم سے کم باندھ رکھیں۔ اشارۃً سرخ رن ہونے کا تمام نقصان کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر لیں۔

طریقہ ۹۶

”ہفت سلام“ کے ذریعہ بھی ہاؤس کا علاج کیا جاتا ہے۔ یہ سات دن کا علاج ہوتا ہے۔
 پہلے دن **سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحْمٰنِ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 دوسرے دن **سَلَامٌ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 تیسرے دن **سَلَامٌ عَلَىٰ اَبْرَاهِيْمَ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چوتھے دن **سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسٰی وَهَارُوْنَ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 پانچویں دن **سَلَامٌ عَلَىٰ اِلْيَاسَیْنِ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 چھٹے دن **سَلَامٌ عَلَىٰ اِسْرٰیْلَیْنِ** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 ساتویں دن **سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِی الَّذِیْنَ اَصْلَحُوْا** کا نقش پانی میں گھول کر پلائیں۔ عصر اور مغرب کے درمیان۔
 ترتیباً کے نقش یہ ہیں۔ ہفت سلام کا دوسرا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

(۲)

(۱)

۲۰۷	۲۰۲	۲۰۹
۲۰۸	۲۰۶	۲۰۳
۲۰۳	۲۱۰	۲۰۵

۲۸۳	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

(۳)

(۲)

۲۳۷	۲۳۲	۲۳۹
۲۳۸	۲۳۶	۲۳۳
۲۳۳	۲۴۰	۲۳۵

۱۶۵	۱۶۰	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۳	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۸	۱۶۴

(۶)

(۵)

۲۲۱	۲۱۶	۲۲۳
۲۲۲	۲۲۰	۲۱۸
۲۱۷	۲۲۴	۲۱۹

۱۳۳	۱۲۷	۱۳۰
۱۳۴	۱۳۲	۱۲۹
۱۲۸	۱۳۶	۱۳۱

۷۸۶

۱۹۹	۱۹۴	۲۰۱
۲۰۰	۱۹۸	۱۹۶
۱۹۵	۲۰۲	۱۹۷

اس کے بعد ان ساتوں سلام کا مجموعی مرتبہ نقش محرزہ کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔
پلانے والے نقش نگلاب درعفران سے لکھے جائیں۔

مجموعی مرتبہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۴۹	۱۰۶۳	۱۰۶۰	۱۰۵۶
۱۰۶۱	۱۰۵۵	۱۰۵۰	۱۰۶۲
۱۰۵۴	۱۰۵۸	۱۰۶۵	۱۰۵۱
۱۰۶۴	۱۰۵۲	۱۰۵۳	۱۰۵۹

طریقہ ۹۷ سورہ جن کے نقش کے ذریعہ بھی جادو کا علاج کیا جاتا ہے۔ ۱۱ نقش پلیٹ پر لکھ کر پلیٹ کو دھو کر مریض کو سجھا دے اور دس بجے کے درمیان پلائیں۔ اور ایک نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۳	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۲
۲۰۲۰۹	۲۰۲۱۱	۲۰۲۱۳
۲۰۲۱۰	۲۰۲۱۵	۲۰۲۰۸

طریقہ ۹۸ آیت سحر کے ذریعہ علاج کا ایک اور طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ سب سے پہلے بارش کا پانی ایسی جگہ سے لیں جہاں بارش کا پانی جمع ہوتے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو۔

طریقہ جمع کرنے کا یہ ہے کہ جب بارش ہو تو مریض ایسے مقام پر رکھ دیں کہ وہاں کسی کی نظر نہ پڑے۔ کسی ایسے کوئٹے سے پانی نکالیں کہ جو کنواں معطل ہو۔ یا عام طور پر استعمال میں نہ آتا ہو۔ ایسا کنواں نہ ہو تو بھر اس تالاب کا پانی مجبوراً لے لیں جس میں سحر کر پڑے نہ دھوئے ہوں۔ ان دونوں پانیوں کو ایک جگہ کر لیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل نقش خود راصل آیت سحر کا نقش بنے گا۔ روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور اس میں ۳۳ پتے کسی ایسے درخت کے ڈال دیں جس کے پھل کھانے میں نہ آتے ہوں۔ اس کے بعد اس پانی کو چوبیسے پر رکھ دیں۔ جب اس میں کھڑے پڑ جائیں تو پانی کو چوبیسے پر سے اتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد محرزہ انسان کو جنگل لگائیں۔ اور کسی تالاب کے کنارے میں لے جائیں۔ اور اس کو پانی میں کھڑا کر دیں۔ پانی اس کے گھٹنوں تک آجانا چاہیے اس کے سر پر پانی ڈالیں۔ غسل کے بعد گھر اگر اس کے گلے میں یہی نقش کمالی روشنائی سے لکھ کر ڈال دیں۔ اور ایک بوتل پانی پر آیت سحر بخور تہہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اور سات دن تک صبح و شام یہ پانی مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ سرات دن میں مکمل آرام مل جائے گا۔ اور جادو کے اثرات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۹۷۶	۹۷۹	۹۸۳	۹۶۹
۹۸۲	۹۷۰	۹۷۵	۹۸۰
۹۷۱	۹۸۵	۹۷۷	۹۷۳
۹۷۸	۹۷۳	۹۷۲	۹۸۳

ہے۔ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَابُ رَأَىٰ لَهُمْ مُوسَىٰ الْأَقْوَامَ اتَّخَذُوا لِقَائِهِ قَوْمًا مِّنْ ذُلٍّ وَمِنْ دُونِهِمْ طَائِفَةٌ مُّقْبِلَةٌ قُلُوبُهُمْ مُّخْطَطَةٌ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَابُ رَأَىٰ لَهُمْ مُوسَىٰ الْأَقْوَامَ اتَّخَذُوا لِقَائِهِ قَوْمًا مِّنْ ذُلٍّ وَمِنْ دُونِهِمْ طَائِفَةٌ مُّقْبِلَةٌ قُلُوبُهُمْ مُّخْطَطَةٌ

۱۱۱

ط

۹۹

اکابرین سے ایک طریقہ تحریر کو انارے کا منقول ہے کہ اگر بتی لیں۔ ہر ایک اگر بتی پر قیاداً اَبْطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ، یہ رہ نمبر پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ صبح اگر بتی مریض کے سر پر ہوں۔ اور ایک بوتل پانی پر مذکورہ آیت شومر تہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں جس وقت اگر بتی بجائے اس وقت پانی بہ یک دو گھونٹ مریض کو پلا دیں۔ اگر بتی کے نیچے کوئی مٹی کا برتن رکھیں۔ تاکہ راکھ محفوظ کی جاسکے۔ ۳۰ دن میں ختم ہو جائے گی۔ ان سب کی راکھ جمع کر کے رکھ لیں۔ اور ۲۱ دے دن مریض غسل خانہ میں جا کر اس راکھ اپنے ران پر ملے۔ یہ مقامات چھوڑ دے۔ راکھ زیادہ سے زیادہ سینے اور دل پر لگائے۔ چند منٹ کے بعد غسل کر لے انشاء اللہ ثمرات سے بہت طرح نجات مل جائے گی۔

بکریمہ شفقت ہے۔

۷۸۶

۳۶۶	۳۶۹	۳۷۲	۳۵۹
۳۷۱	۳۶۰	۳۶۵	۳۷۰
۳۶۱	۳۷۳	۳۶۷	۳۶۳
۳۶۸	۳۶۳	۳۶۲	۳۷۳

آیت کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کا نقش ہر شکل ہر دشواری اور ہر طرح کے سحر کو دفع کرنے کیلئے اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال دیں اور پانی بھر لیں پھر صبح پانی مریض کو پلائیں۔ ایک نقش کالے کپڑے میں کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد سحر کے اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۳	۵۹۶	۵۹۹	۵۸۶
۵۹۸	۵۸۷	۵۹۲	۵۹۷
۵۸۸	۶۰۱	۵۹۳	۵۹۱
۵۹۵	۵۹۰	۵۸۹	۶۰۰

سحر و جادو کے اثرات کی حقیقت

سید فیض احمد صاحب نقی

یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جادو کا موضوع صرف نقصان پہنچانے ہی نہیں، نقصان کا ازالہ کرنا بھی ہے۔ تہی و بربادی کا پیدا کرنا نہیں، اپنی و ہربانی کا ازالہ بھی چاہئے۔

فصل اول میں ہم اس سلسلہ کے چند ایک اعمال کو درج کر رہے ہیں ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جنہیں اعمال کے ساتھ تعمیری پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کر لیا۔ بلکہ دونوں صورتیں ایک ساتھ موجود نظر آتی ہیں۔ اس مختصر ہی تفصیل کے بعد ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ سحر و جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا سحر و جادو کے کلمات و حروف کے تابع مؤکلات اور اس سلسلہ کی دوسری عقلی قوتیں عامل کے حکم کے تابع ہو کر نقصان اور خیر و شر کے حالات پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بحث زمانہ قدیم سے آج تک جاری ہے اور اس فن کے ماہرین اس سلسلہ میں کوئی کلمات و حروف کے زیر اثر مؤکلات و روحانیات کی قوتوں سے کسی عمل کا سرانجام دے لیا یہ حقیقت تو سمجھ میں آتی ہے لیکن محض عمل کے افعال و حروف کی عبارات کا کسی عمل کے لئے مؤثر ہو، پیچیدہ قسم کی حقیقت ہے جس کا سمجھنا ہم لوگوں کی بجائے خواص تک محدود ہے۔

قاضی برہان الدین بربری شاکل والہ سحر میں رقم طراز ہے کہ جس طرح کسی سفیدے کا اس کی دلکش آواز میں گانا گانوں میں رس مچول دیتا ہے اور کسی تلخ اور بھدی آواز کے مالک شخص کی آواز سے جینی واضطراب پیدا کرتی ہے۔ یا جیسے قرآن حکیم کی آیات مقدسہ کی تلاوت قلوب و اذان میں سکون و راحت پیدا کرتی ہے۔ کیا ان آیات میں کوئی ایسی عقلی قوتیں موجود ہوتی ہیں جو فرحت و اسطفا پیدا کرنے کا سبب بنتی ہیں یا حروف و کلمات کی قوتیں ہی مؤثر

عوام و خواص کے اذہان میں جادو سحر ایک خوفناک اور پریشان حقیقت کے طور پر موجود ہے۔ مدت سے اس فن حقیقت کے حقائق سے ہواقت لوگوں کے ہاں جادو اور سحر کے متعلق جو تئیں مشور ہیں ان کے مطابق یہ سمجھا جاتا ہے کہ جادو اپنے اثرات کے اعتبار سے تہی و بربادی کے سوا کوئی دوسرا فائدہ ہرگز نہیں پہنچاتا یہ نظریہ جو اب ایک اصولی شکل کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا ہے۔ قطعی طور پر غلط ہے جادو کا موضوع اس حقیقت پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ محض اور محض خطرناک اور پریشان کن بنیادوں پر استوار علم ہے۔ یہ تو اس فن کی اہمیت سے ہواقت لیکن خود کو اس فن کے عظیم ماہر و عامل سمجھنے والے نام نہاد حاشین و کالمین کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ جو کسی صورت میں اس فن کے اثرات کے سلسلہ کی تحقیق کرتے وقت کوئی بھی محقق تسلیم نہیں کرتا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ اس غلط الفہم نظریہ کو علمائے حقدین و متاخرین نے ٹھکرا دیا ہے اور سحر و جادو کے اثرات کے باب میں اس سلسلہ کی وضاحت کرتے ہوئے واضح طور پر اس کی تردید کی ہے۔ سرفتر علماء و علما و علما ہر مس اچھی مشور زمانہ تصنیف طسعات ہر قسم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جادو سحر و اتفاقی طور پر دو صورتوں میں اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلی صورت تہی و بربادی اور نقصان کے حقائق پر مشتمل ہے۔ جبکہ دوسری صورت تہی و بربادی اور ہر قسم کے نقصان کے ازالہ اور نفع کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ امام ہر قسم کا یہ نظریہ سحر و جادو کے سلسلہ میں اس کے موضوع کی بنیاد کے طور پر مانا گیا ہے اور باقی علماء و طسعات نے اپنی اپنی کتب مستترہ میں اس نظریہ کو اپنے موضوعات کی بنیاد بنا کر اس کی تفصیل میں بہت کچھ لکھا ہے۔ واضح طور پر

ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں جو بھی کوئی فعل کر سکتا ہے۔ لیکن
ری اور تشریح میں فرق واضح ہے۔ کوئی اور ذرا سی آواز میں فرق کو دور نہیں
کیا جاسکتا۔ جس طرح یہ چیزیں انسانی طبیعت پر خوشگوار یا خوشگوار اثر رکھتی
ہیں یا نہیں اسی طرح سحر یا جادو کی مہارت کے الفاظ و حروف کا اثر تسلیم کیا گیا
ہے۔ لوگوں کے جم غفیر میں ایک ہی یہ اعلان کر دینا کہ سانپ آگیا ہے مجمع کی
پرانیگی اور پڑیٹانی کا سبب بنتا ہے۔۔۔ غصے کے ذہن میں سانپ کے
خطرہ کو دیکھ کر تصور اسے اپنی جان بچانے کی تدابیر کے لئے پڑیٹانی کا پیدا
ہو جانا قدرتی امر ہوتا ہے۔ ایسے ہی جادو اور سحر کا شک بھی پڑیٹانی اور خوف کو
پیدا کرتا ہے۔ چونکہ جادو خود بھی خطرناک اور پڑیٹان کن حقیقت کا دوسرا نام
ہے اس لئے اس کا تصور ہند پریشان کن ہوتا ہے اور اس بات کو ہٹایا نہیں
جاسکتا۔ نقل و نقصان اور خیر و شر کے ہر قسم کے عملیات کے لئے جادو اور سحر
کا تذکرہ جادو یا نوں سور۔ توں میں اثر انداز ہونا ثابت ہے، ضروری معلوم ہوتا
ہے کہ اس سلسلہ کی وحدت کے لئے ایک عمل بطور نمونہ تحریر کر دیا جائے۔
ماخذ فرمایا۔

دشمن کو بیمار کر دینے کے لئے

مثال والفرغ میں دشمن کو بیمار کرنے کے عجیب و غریب حقائق کا
ماں یہ عمل اس حد تک تحریر ہے۔

کہ حامل اگر اپنے دشمن کو بیمار ڈالنے کے لئے جادو کے اثرات کا تکرار
کرتا ہے تو وقت کے روز و رات باوقر میں طلوع آفتاب سے بعد دو ساعت
تک رہے جب کہ کسی ساعت آنے و ٹھہرنا جانوروں میں سے کسی جانور
مرئی یا حیوانیہ کو چکر نہ ڈالنے کے کھاتے و حروف کو کاغذ پر تحریر کر کے پانی
سے دھو کر اس جانور کو چارے تو کھینچے ہی دیکھتے دیکھتے دو یا تین روز کے اندر ہی جانور
مذکور بخت قسم کا بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہو جائے گا۔ ٹھوس ٹھوس فلوکوس
اب آپ اس قریب المرگ جانور کو ذبح کر دیں اور ذبح کرتے وقت

جو لوگ حاضر ہوں اسے کہیں کہیں منہ نہ لیں۔ جانور مذکور کے تمام
جسم و اعضا کو کھو کر زمین میں دفن کر دیں اور مرغ و ذیل کی کسی مشنوں
ساعت میں اس جانور سے خون سے ان ہی الفاظ کو کاغذ پر تحریر کر کے جس
بھی صحت مند، توانا اور تندرست آدمی کو پانی میں گھول کر کسی بھی طریقہ سے

لوہا یا دیس کے ذاتی پیچیدہ اور خطرناک قسم کی بیماریوں اور عوارضات میں
بیکار ہونے کا کہ قسم کا کوئی بھی روحانی و جسمانی علاج اس کے لئے کارگر
نہیں ہو سکے گا اور جب تک وہ حامل اس عمل کے معلوس عمل کی مدد سے
فواہ کا علاج نہ کرے گا کوئی بھی دوسرا عامل خواہ کس قدر بھی عامل و مازق

کیوں نہ ہو اس کے علاج پر قادر نہ ہو سکے گا اور وہ غصے اس عذاب میں مبتلا
تختلف بیماریوں کا شکار ہر طرح پر ہارے گا۔
صاحب شامل طلسمات اس عمل کو بطور نمونہ یمنے کے بعد تحریر کرتا
ہے کہ اس خطرناک سحلی عمل کو طلسماتی زبان میں "سیف الاعداء" کے نام
سے جانا چاہا جاتا ہے۔ جس کا عامل اگر خوف خدا نہ رکھتا ہو تو مطلق خدا تعالیٰ کو
اس کے ظلم و شر سے محفوظ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ امام ہر سن فرماتے ہیں کہ
سحر و جادو کے دور اول کی تصانیف میں علمائے حق میں اس عمل کے ضمن
میں بیان کیا ہے کہ علمائے کالدوسرے نام "سیف الاعداء" کے اس
سحلی عمل کی نسبت ساحر فرعون سامری کی طرف بیان کی ہے جو اس عمل کا
سپاہی عامل تھا۔ کتاب الآیات میں جسے صاحب شامل سامری کی تصنیف قرار دیتا
ہے۔ اس عمل کی اجازت صرف اور صرف دشمن کو بیمار کر دینے کی حد تک
محدود ہے۔ چنانچہ عامل جب دشمن کو چند روز تک جلائے مصائب و آلام
ہوتے ہوئے دیکھ لے تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ کرے ورنہ اس کا
دشمن یعنی طور پر ہلاکت کے کھاتے اثر جائے گا اور اس کے کچھ ہی عرصہ بعد
اس عمل کی قوت و تاثیر سے خود عامل بھی انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ
بیماریوں میں مبتلا ہو کر یقینی طور پر جان بحق ہو جائے گا۔

سحر و جادو کے متاثرہ تذکرہ بالا حالات کے شکار مریض کے علاج کا
طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عامل مذکور کا ہند سحری الفاظ و حروف کے اول
و آخر (ملاوڑ ہیا) کے اضافے کے ساتھ ترتیب دے اور مریض کے خون
فصد سے تحریر کر کے آب باران یا چارہ پانی سے دھو کر اس کو پلائے و تجسم
خدائے تعالیٰ قریب المرگ مریض اس عمل کی خبر و برکت سے متحج و
تندرست ہو جائے گا الفاظ یہ ہیں۔

مانفوقسُ هینا مانفوقسُ هینا مانفوقسُ هینا

کتاب الآیات میں تحریر کیا گیا ہے کہ سحر و جادو کے زیر اثر بیمار ہونے
والے مریض کے دوبارہ علاج کے لئے اس عمل کو بجائے وقت عامل کے
لئے غامبی پاکیزگی محل کے مکان کا پاک و صاف پونا، خوشبو یا ت کا جلا جانور
عمل کو کسی معید ساعت میں سر انجام دینا ضروری ہے۔

عمل کی تفصیل

شامل طلسمات میں مرقوم و مصلوہ ہے کہ دشمن کو بیمار کر دینے کے
اس عمل کی عبارت کے یہ سحری کلمات نریانی نعت میں ہیں۔ پہلا لفظ ٹھوس
ہے جس کا عربی میں تہاول لفظ الفہر ہے۔ علمائے عملیات و طلسمات نے
الفہر کے شتمناہیل۔ ہواہیل اور ہواہیل تین مؤنک بیان کئے ہیں۔ جن

کا۔ بحری قوت و تاثیر کے حامل اس عمل کی دوسری صورت کو بحالہائی کی کوئی تدبیر کارگر نفع نہ آتی ہو تو پھر حامل تیسری صورت سے کہلے۔ شکل طلسمات میں اس تیسری صورت کی عبارت عمل کو دوسری صورت کی عبارت عمل کے الفاظ و حروف کے اول و آخر (اؤ اور شفا) کے اضافہ سے ترتیب دے کر لکھا گیا ہے۔ جس کی صورت یوں ہے۔

اؤ ففؤ منشأ یا ششائیل یا حوالیل یا حوالیل اؤ ففؤ
سشنا یا طوالیل یا حوالیل اؤ ففؤ سشنا یا حوالیل یا حوالیل
- چونکہ اس تیسری صورت میں دشمن کے دور ہونے کی وجہ سے اس نے حال پایا جاسکتا ہے اور نہ ہی عمل سے ترتیب کر دے کسی چیز کو اس کے جسم و جان جاسکتا ہے۔ نہ ہی اس کی راہ گزیر میں دشمن کیا جاسکتا ہے کہ جس پر سے راہ گزر جائے۔ اس کے لئے اس عمل کو پارچہ کاغذ پر نام دشمن مع نام والدہ سے لکھ کر چار سات روز تک سناؤ اس کی خاک کو دشمن کے پیار کو دینے سے ارادہ کے ساتھ دوایں لڑا دیا جاتا ہے۔ اس عمل کے نتیجہ میں دشمن جہاں بھی اور جس قدر بھی دور ہو تا ہے یقینی طور پر اس عمل سے نقصان و اور خرابی اثرات کا شکار ہو جاتا ہے اور سخت قسم کا پیار ہو کر لا ملائی من جاتا ہے۔ پھر جب نام کو اپنے دشمن کے پیار ہونے کی خبر پہنچے تو اس پر فتنہ ہو جاتا ہے کہ فوراً اصحاب احوال کی طرف متوجہ ہو اور تیسرے طریقہ سے ترتیب کر دے صورت عمل کے ہر لفظ کے اول و آخر (قبلا اور سوس) کے الفاظ کا اضافہ کر کے جو عبارت سب سے اس کاغذ پر تحریر کرے اس کے نیچے دشمن اور اس کی بال کا نام لکھے پھر اس تحریر سے آگے دشمن کے لئے اس کی بیماری سے شفا پانے سے الفاظ کا اضافہ کرنے روزانہ اس عمل کو لکھ کر سات روز تک پانا نہ جائے اور خاک کو جاری پانی میں ڈال دیا کرے۔ دشمن صحت یاب ہو جائیگا اور اس پر بحری اثرات کا اثر جاتا رہے گا۔ اس عبارت کی ترتیب یہ ہوگی۔

قبلا اؤ ففؤ سشنا سوسنا یا ششائیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل
اؤ ففؤ سشنا سوسنا یا طوالیل یا حوالیل یا حوالیل اؤ ففؤ سشنا سوسنا
جزائیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل
عالمات فتنہ کے نزدیک سحر و جادو کو اس سے موضوع کے اعتبار سے بیسیوں عنوان پر تقسیم کر کے بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ موضوع اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک ہر گیر اثرات کا مجموعہ ہے بالکل اسی طرح اس کے تباہ کن اور پریشان کن اثرات کا مقابلہ کر کے افسیں دفع کرنے کے لئے رد و سحر و جادو کے جو کلیات ملتے ہیں وہ بھی اپنے حقائق کے اعتبار سے مختلف موضوعات پر تقسیم ہیں۔

فیوض طلسمات کا یہ باب سحر و جادو کے اثرات کے رد و بطلان کے

کا ذخیرہ بیماری اور ہر قسم کے دماغی عوارضات کو پیدا کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ ففوس ہے جس کے لئے عربی میں والغضب کا لفظ موجود ہے۔ لفظ غضب کے طوائیل اور حوالیل دو نمونے لکھے گئے ہیں جو بیماری میں اضافہ کرنے اور اسے بھی نہ ختم ہونے والے اثرات کی چھبگی میں بدل دے ہیں۔ تیسرا لفظ ففوس ہے۔ اس کے لئے عربی میں لفظ والہلاکت ملتا ہے جس کا معنی ذلیل اور ذلیل دو نمونے سے تعلق ہے۔ یہ رد و نمونے پیار کو اس کے انجام یعنی موت تک پہنچانے کے ذخیرہ پر مقرر ہیں۔ صاحب شکل طلسمات تحریر کرتا ہے کہ دشمن کو پیار کرنے کے حقائق پر مشتمل یہ بحری عمل حقیقت میں اسی طرح ترتیب ہے۔

ففوس یا ششائیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل ففوس یا طوالیل
یا حوالیل ففوس یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل
ہر قسم تحریر کرتا ہے کہ چونکہ یہ عمل اپنے موضوع کے اعتبار سے جامع الاممال عمل تسلیم کیا گیا ہے اس لئے اسے عمومی اثرات کا دائرہ بھی عمل کے استعمال کی تین صورتوں پر محیط ہے۔ پہلی صورت اس عمل کو کھانے پلانے سے تعلق رکھتی ہے جس کا رد گزیر چکا ہے۔ دوسری صورت کھانا پانا ممکن العمل ہو تو جادو اور سحر کو ترتیب دے کر دشمن پر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو تیسری صورت میں دشمن کے خیال و تصور کو بنیاد بنا کر عمل کی مدد سے نقصان پہنچا جاتا ہے۔ ہر قسم کتاب ہے کہ اگر دشمن کو کھانا پانا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں تذکرہ بالا صورت کی بحری عبارت کو شرائط و آداب عمل کے مطابق کسی مخصوص ساعت میں دشمن اور اس کی والدہ کے نام کے ساتھ تحریر کر کے پارچہ کاغذ کو چار کس کی جو خاک تیار ہو اسے کسی طریقہ سے دشمن کے جسم پر ڈال دے۔ ایسا ممکن نہ ہونے کی صورت میں دشمن کی رہائش گاہ یا اس کے راست میں دشمن کو روئے تو دشمن حامل کے مقصد کے مطابق پیار پڑ جائے گا۔ اس کے بعد جب اس بحری عمل سے متاثرہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس عبارت عمل کے اول و آخر (یا اور ہوا) کا اضافہ کر کے تحریر کرے۔ ترتیب عبارت اس طرح ہے۔

یا ففوس یا ششائیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل ففوس یا طوالیل یا حوالیل ففوس یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل یا حوالیل
اس عبارت کو کسی معید ساعت میں کاغذ پر تحریر کر کے دشمن کی بیماری کو ختم کر دینے کے ارادہ کے ساتھ عبارت عمل کو پانی میں گھول کر اگر ممکن ہو سکے تو مریض کو پلانے یا اس کے جسم پر چھڑکے یا پھر اس کے راست میں پھینک دے تو دشمن بحری اثرات کے سبب پیدا ہونے والے عوارضات سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اس عمل کے نتیجہ میں جلد ہی صحت یاب ہو جائے

زبان بندی کر دینا جیسے کسی شریر و خبیث عورت و مرد کا قریبی مسایوں کے گھروں میں خوف و ہراس پیدا کر کے انہی کی تسکین کر دینا پھر جیسے ازراہ دینی و محبت کسی طالب کا اپنے مطلوب کی خواب بندی کر دینا یہ اور جس قسم تمام تر تعلیمات جنہیں غیر استقلالی تعلیمات کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تعلیمات داور اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت زیادہ جلد کن نہیں ہوتے، نہ ہی ان کا اثر مستقل اور حقیقی ہوتا ہے اس لئے یہ غیر مستقل اثرات پر مشتمل تعلیمات سحر و جادو کی عمومی حقیقت پر دلالت کرتے ہیں اور اپنے استقلالی اثرات کے اعتبار سے عمومی تعلیمات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ عمومی قسم کے تعلیمات بھی چونکہ اپنے اثرات کے اعتبار سے ایک مدت کے بعد جیل کر نقصان دہ پریشان کن اور چابی و بربادی پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں اس لئے عمومی قسم کے تعلیمات کے اثرات کا مکمل علاج نہ کرنا بھی اکثر حالات میں انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاحمال تحریر کرتا ہے کہ قصائد اناہیو سس میں مذکور و مسموم ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم سے مراد سحر و جادو کا اپنے عمل اور قوی تر اثرات کے اعتبار سے اثر انداز ہونا ہے۔ سحر و جادو کی یہ قسم مستقل اور دیر پا اثرات پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے اس کے اثرات بھی خطرناک، کرناک، لازیت، ناک اور ملک دہرہا دکن ہوتے ہیں۔ سحر و جادو کی اس خصوصی قسم کا عمل اپنے عمل کے زیر اثر چھ قسم کی جتنی و شیطانی قوتوں کو اپنے غلوپے کام کی سرانجام دے کے لیے مقرر کرتا ہے جس کے نتیجہ میں عامل کے قلم و ستم کا نشانہ بننے والا شخص جسمانی اور مالی و معاشی ہر اعتبار سے چابی و بربادی کے گھاٹ اتر جاتا ہے۔

سحر و جادو کی خصوصی قسم کے تعلیمات کے زیر اثر مسکورا افراد درست تفہیم نہ ہونے کے سبب ایسے حالات و مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں جن سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور مرض پر عتاسیا جوں جوں دوا کی۔ کے مصداق ایسے لوگوں کی مشکلات و ریشانیان دن بدن بڑھتی ہی چلی جاتی ہیں۔ صاحب مجمع الاحمال اردو سس بلی کے قصائد اناہیو سس سے سحر و جادو کے خصوصی تعلیمات کے باب میں جن مثالی تعلیمات کو نقل کیا ہے ان میں سے ایک عمل بطور مثال ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اردو سس بلی لکھتا ہے کہ سحر و جادو کی خصوصی قسم کا ایک عمل جس میں دشمن کے کاروبار اور مال و متاع کو ختم کر دینا مطلوب ہوتا ہے وہ کہو اس طرح پر ہے کہ ایک ساحر کے پاس سائل آکر اپنا یہ مقصود بیان کرتا ہے کہ اسے

جن تعلیمات پر مشتمل ہے اس میں سحر و جادو کو اس کے عنوان کے اعتبار سے تفہیم کر کے اس کے بجائے اصولی تعلیمات داوراد کو بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں اگرچہ اس موضوع کے سلسلہ کے تمام تر تعلیمات، اعمال کا منبہ تحریر میں لایا گیا ہے، لیکن نظر آتا ہے۔ تاہم، ہم اپنی کوشش کے مطابق سحر و جادو کے مختلف قسم کے ملے جلے اثرات کو رد کرنے کے سلسلہ کے کوئی پچاس ایک کے قریب تعلیمات کو سامانِ علم و فن کے لئے منبہ تحریر میں لے رہے ہیں۔

سحر و جادو کے اثرات کی مختلف اقسام کا بیان

تیم اناہیو سس اپنے قصائد میں رقمطراز ہے کہ ایک ماہر و مازق روحانی۔ سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ طمانت سے عمل اپنے زیر علاج مریض کے مرض کی سب سے پہلے پڑے، غور و فکر اور کامل احتیاط کے ساتھ تفہیم کرے کہ جب تفہیم کر چکے ہیں کہ۔ حق کی طرف متوجہ ہو۔ تیم فرماتے ہیں کہ آئوکن حال اس قدر قوی سے تغییر ہو، اصول و قواعد سادہ و سادہ نہیں کرتا اور علاج معالجہ کرتے وقت خود کو اصول و قواعد تعلیمات کا بند نہیں سمجھتا وہ بھی بھی تیبہ دہی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے گا۔ ایسا شخص خود بھی مختلف موقع پر ذیل و سوا ہوتا ہے اور اپنے بے اصولی کے سبب ظلم و فتنہ کی بربادی اور خون کا بھی موجب ٹھہرتا ہے۔

تیم کے نزدیک عملاتی معہرت درحقیقت روحانی و ذوالی اثرات کا مجموعہ ہیں جن کے حقائق کو سمجھنے سے نہ ایک سلیمہ دکریم، ذہن کی ضرورت ہے اور ان حقائق سے اعتقاد کے لئے بھی صابر و شاکر، مستقل مزاج اور اصول ہونے کی شرط ہے۔ تیم کی تحقیقات کے مطابق سحر و جادو کے اثرات میں موضوع کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں جن میں سے دو اقسام جن کو عمومی و خصوصی قسم کا نام دیا جاتا ہے، زیادہ تر مشہور مقبول ہیں۔

سحر و جادو کی عمومی قسم کی تعریف

صاحب مجمع الاحمال کے مطابق تیم اناہیو سس کی تحقیقات سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس کے مطابق سحر و جادو کی عمومی قسم سے مراد سحر و جادو کے ایسے اثرات کے حامل افراد و عناصر ہیں جن کا اثر و قوت، معاشی اور معمولی قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے دو دوستوں، میاں و بیوی اور اولاد و والدین کے درمیان نفرت و عداوت کا پیدا کر دینا۔ یا جیسے دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی روکن بندی کر دینا کسی کرور و تاقوان شخص کا اپنے ہر مقابلہ ظالم و جابر دشمن کے شر و فساد سے بچنے کے لئے کسی ساحر و عامل کی مدد سے مطلوبہ شخص کی

چنگا لٹا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر پھر اُگر تا ہے۔

عمل کی تفصیل

تفصیل کے اس عمل کو علامے طلسمات نے تفصیل کے اسرار ہی عملیات میں شہر کیا ہے۔ اس عمل کی صداقت کے لئے اسی قدر ہی کافی ہے کہ علامے فن نے اس عمل کو اپنی اپنی تصانیف میں بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور طلسمات کا عامل بننے کے لئے تفصیل کے متعلق اس جیسے عملیات میں مسرت تامہ حاصل کرنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ قاضی سائد صاحب نایح اطلسمات کے نزدیک تفصیل کا یہ عمل ایک طلسماتی معجزہ ہے جس کے متعلق موصوفہ قطر ازہیں کہ یہ عمل میرے معمولات و تجربیات میں سب سے زیادہ کم فائدہ اور ایک عجیب چیز ہے۔ عمل کی تفسیر کی تفصیل کے سلسلہ میں نایح اطلسمات میں مسطورہ مذکور ہے کہ جو شخص اس عمل سے استفادہ کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کے لئے سب سے پہلے عمل کی تفسیر کا ارادہ کرے جس کی مختصر تفصیل یوں ہے کہ عمل کو ترک حیوانات برائی جلالت کی پابندیوں کے ساتھ ایک چاندی ستر ہزار (۷۰,۰۰۰) کی مقررہ و معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر سدا کرے۔ عمل قابو میں آجائے گا اور عامل اس سے حسب ضرورت و حالات جب چاہے استفادہ کر سکے گا۔ عمل کی تفسیر کے بعد بھی عمل کے اعادہ و کلمات کو عادت کے طور پر عامل جس قدر چاہے ایک تعداد مقرر کر کے روزانہ پڑھتا رہے۔ عادت سے عمل سے عمل کی قوت تاثیر نہ صرف بد قرار رہتی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ میں بفضلہ تعالیٰ خود اس عمل کا عامل ہوں۔ میری طرف سے شائقین حضرات کے لئے اجازت نام ہے کہ وہ جب چاہیں عمل کو تفسیر کر کے طلسمات کے حقائق کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۲۔ سحر و جادو کی تشخیص کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

تشخیص کا یہ عمل جو میراثی طور پر آرمودور و مجرب وہے خفا ہے سحر و جادو کی تشخیص کے حقائق کا ایک ایسا عمل ہے جو نہایت قدیم کے علماء کا بیان کردہ عمل ہے اور اس وقت سے لے کر آج تک قاضی قاسم اور اپنے موضوع کے اعتبار سے مفید و موثر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ سحر و جادو کی تشخیص کے اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے حکیم اہلبوس اپنے افادات میں تحریر کرتا ہے کہ سحر و جادو کی تشخیص کا ایک عمومی طریقہ یہ ہے کہ مریض کی آنکھوں میں غور سے جھانک کر دیکھا جائے تو سموری آنکھیں پھٹی پھٹی خوار سے بھری ہوئی اور خوف کے زیر اثر و ہشت واک دکھائی دیتی ہیں سحر و جادو کے متاثرہ

مریض کی تشخیص کی ایک دوسری عمومی علامت یہ بھی ہے کہ ایسا مریض ہر وقت اداس، پریشان، تھکا مود، مضطرب و بے چین ہو جی، قتل المزاج اور چڑچڑی طبیعت کا مالک بن جاتا ہے۔

تفصیل کی تیسری عمومی صورت کے متعلق حکیم کا تجربہ یہ ہے کہ سحر زدہ مریض کھانے پینے کی اشیاء کے متعلق بڑی تشویش رکھتا ہے۔ اسے ہر وقت یہ سوچ رہتی ہے کہ کس اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں اس کی ہلاکت کے لئے کوئی زہر و غیرہ تو نہیں ملا دیا گیا۔ حکیم فرماتے ہیں کہ ہر سحر زدہ مریض کو مذکورہ بالا علامات کے اعتبار سے شناخت کیا جاسکتا ہے۔ ایک قابل اور ماہر عامل کسی قسم کا کوئی عمل بجالائے بغیر ہی غور و فکر اور تجربہ کی بنیاد پر تشخیص کی ان علامات کو محسوس کر کے سحر زدگی کے متعلق حتمی فیصلہ کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کہ علامات مذکورہ بالا سے سحر زدہ مریض کے سحر و جادو کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ اگر ماہر سحر زدگی کی خصوصی تشخیص کرنا چاہے تو اس کے لئے ذیل سے کلمات کو سات مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور جس مریض کی تشخیص کرنا ہو اسے پڑھائے۔ سحر زدہ ہونے کی صورت میں وہ اپنی سخت قسم کا زہر دیا جائے گا جس کے پینے سے سحر زدہ مریض بخار کرے گا۔ جبکہ کسی پانی مار لوگوں کے لئے کسی قسم کی بواہر و ذائقہ کے بغیر عام پانی کی طرح ہو گا۔ کلمات مہم یوں ہیں۔

لَبَّوْا تَهَوُّوا يَهَوُّوا فَيَهَوُّوا حَيَا حَيَا تَبَا خُزْ بِاللَّسْعَرِ
وَالْوَسْوَاسِ مَهَا طُفُوْتُ فَيَهَوُّوْتُ قَبْهَازْ قَبْهَازْ اِيَا حَيُّوْا الْجِنَّ
وَالشَّيَاطِيْنَ هَرِوْا قَبْهَازْ اِسْرَفْ اَسْرَفْ

عمل نمبر ۳۔ سحر و آسیب کی تشخیص کے لئے

قاضی برجان الی فوجی کتاب التزایات کے حوالے سے ایک تعینات بنیلہ الہیہ اور اس میں سحر و آسیب کی مشرکہ تشخیص کے حقائق کا عامل ایک مسئلہ الہیہ قسم کا عمل جو یہ کہتے ہوئے اس کی تفصیل میں قطر ازہیں کہ مال جس مریض کے متعلق تشخیص کرنا چاہیے کہ اس کے مرض کا سبب سحر و جادو ہے یا نہ پر آسیب و جنات کا قائل ہے۔ اس کے لئے مطلوبہ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر ذیل سے کلمات کو اکیس اکیس مرتبہ تلاوت کر کے اس کے دونوں کانوں میں دایک سے دایک بائیں بائیں پھونکے۔ مریض کے سحری اور جادوی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں مریض پر عمل کے وقت عارضی دو قہر قہر طاری ہونے لگے گی اور اس کی آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں گی۔ اس وقت تک اثر باقی رہے گا۔ جب تک حال تشخیص کے عمل کو جاری رکھے گا۔ مگر اس عمل کے نتیجہ میں مریض خاموشی کے ساتھ ہر

ہوئے ایلافوتی تحریر کرتے ہیں کہ عمل کے کلمات جو محروم آسب کی مشترکہ تفتیش کے لئے مؤثر و مجرب تسلیم کئے جاتے ہیں درحقیقت قوم جنت کے تین معتمد المرتبہ فرماؤں کے نام ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ یہ تین نام طائفہ رحمت کے اسمائے کبریا اور شریف ہیں۔ صہنا صہنا ملک ابرصاحب کا نام ہے، عبرانی لکھ ہے۔ عربی میں اس کے لئے اطمیل آتا ہے۔ فہا صہنا دریاؤں و سمندروں پر مقرر ملک مقرب کا نام ہے، عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو سنو فانیل آتا ہے تیسرا اسم صہنا صہنا ہے۔ عبرانی کے اس لکھ کے مطابق عربی میں سنو فانیل ہے۔ یہ ملک مقرب کیت و کلیمان اور ریاض و گلستان پر مقرر ہے۔ چونکہ قوم جنت کے سرداروں کے اسماء مذکورہ بالا طائفہ کے اسماء موسوم ہیں۔ شاید اسی اعتبار سے جنت کے ان سرداروں کو ابر و پاب، پانی اور باغات وغیرہ کے مقامات و اوقات کے سلسلہ کے جنت کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔

ایلافوتی فرماتے ہیں کہ تفتیش کے اس عمل سے کام لیتا ہو تو اس سلسلہ کی تہذیب کردہ اسماء طائفہ جنت کی مہارت یوں بنتی ہے۔

اَوْصَهَا صَانِئُهَا وَاسْمَعِ بَذَائِهَا اَيَا فَهَا صَانِئُهَا
وَانصُرْ لِرُوحَانِهَا يَا خُصَا صَانِئُهَا وَاسْمَعِ لِبَذَائِهَا وَغَلْبَتُكَ تَخْبِتُ
وَسَلَامُ بَارِكِ اللّٰهُ فَيُخْبِتُكُمْ وَغَلْبَتُكُمْ يَأْمُلَانِ الْغَفُورُونَ بِنُصْرَةِ اللّٰهِ
الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ يَا اَيَا هِيَا فَهَا صَانِئُهَا.

جہاں تک اس عمل کی تفسیر کا تعلق ہے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ عمل اپنی اثر و تفریق سے سب بغیر کسی چلہ و ذلیفہ کے ہی مؤثر ثابت ہوتا ہے میرے نزدیک یہ بات کسی عمل کی واقعی و کمالی حیثیت کو تو واضح کرتی ہے لیکن میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ وہ عمل جو ادائے زکوٰۃ کے بغیر ہی پر اثر تسلیم کیا جاتا ہے اس کے لئے بھی کچھ پابندیاں ہر حال موجود ہیں۔ چنانچہ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاک باطن ہو۔ شریعت مقدسہ و مطہرہ کا حامل ہو۔ قوی و طمات کا پابند ہو اور عملیاتی شرائط میں سے کم از کم ترک حیوانات کا خیال رکھتا ہو۔ مذکورہ خصوصیات کا حامل عامل ہی اس قسم کے عملیات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ ہر حال کس دماغ کے لئے ان عملیات سے مستفید مستفیض ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے۔

میرے معزز قارئین کرام میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عملیات خواہ چلہ کشی پر مشتمل ہوں یا چلہ کشی کی شرائط بغیر ہوں عامل کے لئے ہر حال عملیاتی اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ جب تک کوئی عامل خود اپنی ذات میں عمل و کردار کے اعتبار سے مثالی نہ بن سکے گا کسی بھی عمل سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکے گا۔ جس طرح کچھ عملیاتی اصول و قواعد ہیں بلکہ اسی طرح

سکون بیضا ہے اور ظاہر ہو جائے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی محروم و محروم نہیں ہے تو اس کے لئے کہ کیا اس پر آئینی اثر ہے تو عامل کلمات عمل کو کسی سفید کاندہ پر تحریر کرے اور تعویذ کی صورت میں پلٹ کر سر میں لے کر دے کہ وہ اس تعویذ کو اپنی دائروں کے نیچے رکھ کر پڑھے۔ جو نریض ایسا کرے گا تو اس پر آسب و جتنی غلظت ہونے کی صورت میں اس کا ایذا و بندہ جسم آسب و جن میں سے جو بھی ہو گا قوی طور پر اس پر آماضر ہو گا۔

یاد رہے محروم آسب کی تفتیش کا یہ عمل محروم و محروم کی تفتیش اور محروم و محروم کے ذریعے سلسلہ کردہ آسب و جن کی تفتیش کے لئے ہی ہے۔ قدرتی و مادیاتی طور پر سلسلہ کردہ آسب و جن کی تفتیش کے لئے یہ عمل کارآمد نہیں ہے۔ اگر قدرتی و مادیاتی آسب و جن کی تفتیش کرنی ہو تو اس کے لئے ہم پچھلے اوراق میں ایک نئی تحریر کر چکے ہیں جس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کلمات عمل کو مضبوط تحریر میں لانے سے پہلے ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کرنے سے یہ عرض کر دیا جائے کہ آسب و جن کے کسی شخص پر سلسلہ ہو جانے کی جو وجوہات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو ایک کثیر اوتو وجوہات ہیں۔ جن میں سے پہلی وجہ کسی پر آسب و جن کا قدرتی و مادیاتی طور پر سلسلہ ہو جانا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ کوئی شخص غلطی سے آسب و جن کی جو شہ گزرتا ہو جائے۔ دوسری صورت اس مرتبہ ہے کہ دشمنی سے محروم و محروم کے کلمات کے متعلقہ منکات و جنت کسی پر سلسلہ ہو جائے۔ چونکہ دونوں صورتوں میں ایک واضح فرق موجود ہے۔ اس لئے تفتیش کرتے وقت بھی نوعیت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف طریقہ جات کو بروئے عمل لایا جاتا ہے۔

ظلمات میں اس سلسلہ کا ایک معتمد ذخیرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر تفتیش باریکی و احوال کو ہی کیا کر دیا جائے تو اس کے لئے بھی ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ تفتیش کے سلسلے کے متذکرہ اعداد و عملیات کو درج کرنے کے بعد ہر قسم سے تفتیش امور کے لئے اس قدر ضمانت ہی کافی ہیں۔ مذکورہ بالا عمل کے کلمات درج ذیل ہیں۔

صہنا صہنا فہا صہنا صہنا

یہ عمل بھی میرا آزمودہ و مجرب الحجاب ہے۔ میرے عملیاتی ذخیرہ میں تفتیش کے لئے اس سے زیادہ کوئی دوسرا سہل الحصول عمل موجود نہیں ہے۔

عمل کی تفصیل

التمیز الاسرار میں مندرجہ مذکورہ بالا عمل کی تفصیل بیان کرتے

بدقسمتی ہے کہ عقلی علوم و فنون کو علمائے علم و فن نے مذہب تحریر میں لائے ہوئے صرف رجز و کنایہ کی زبان میں ہی لکھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن اول کے علماء کی سرسود و جاتی مبارکوں پر مشکل عملیاتی ذخیروں سے ان کے بعد آنے والی نسلیں، دلچسپی رکھنے والے حضرات اور ارباب علم و فن بالکل باطلہ رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرن ثانی کے علمائے علم و فن نے اپنے طور پر عقلی علوم و فنون کی ترتیب و تدوین کرتے ہوئے خبر و شر کے عملیات میں کوئی ترتیب نہ رکھی بلکہ رطب و یابس کا ایک ذخیرہ جمع کر دیا۔

چنانچہ قرن ثانی کے عہد کے علمی و فنی ذخیرہ جات و مخطوطات کا مطالعہ کیا جائے تو یہ چلتا ہے کہ اس دور میں جو سحر و عقلی علوم و فنون پر مشتمل عملیات و ادارات ترتیب دینے والے جو ماہرین فن تھے ان میں سے زیادہ تر کا تعلق یسودود بن جود سے رہا ہے۔ ان ماہرین حضرات نے اس علم و فن کو بطور غیر اچھا کیے جس میں شرعاً حد کے طور پر نکھار و حصارف کر لیا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس تھی۔ لیکن گردش روزگار کئے کے استدراذات کے ساتھ ساتھ علم و فن کی شناخت محض حاشی و برہادی اور شروح و حوا کے طور پر ہی ہونے لگی اور تاجران کا اثر آج تک باقی ہے کہ ہر شخص سحر و طلسمات کا نام من کر اپنے ذہن میں جو چلا تصور قائم کر لیتا ہے وہ صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ تحریری صورت ہے جس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔

تاکین کرام اس سلسلہ کی ہم زیادہ تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتے بلکہ صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ کسی طور پر بھی کسی غیر مجرم شخص کو کسی شر کی کوئی ذلت نہ پہنچا جیسے بیمار گردینا یا معاشی طور پر تامل کرنا محسن نہیں ہے۔ کیونکہ کسی عقلی علم و فن کا موضوع ظلم و استعصال نہیں ہے۔ ہم فرض یہ کر رہے تھے کہ سحر و جادو کے باب میں کسی شخص کے ہل و متال کو جتہ بہا کر کے معاشی و سماجی کو ختم کرنے اور اسے اقتصادی طور پر تامل حال کر کے بھوک و افلاس کے اقتادہ سمندروں میں گرا دینے والے مضمون اور ذیلی کی عملیات و وظائف کا ایک بہت بڑا مجموعہ آج بھی موجود ہے۔ اس مجموعہ سے وارث و امین و عالم و عاقبت اندیش لوگ بے بیخوش ہیں جنہیں صرف نبیوں جادو حشم سے فرض ہے۔ آخرت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ یہی لوگ معاشرہ کی تامل حالی اور پریشان حالی کے زیادہ تر ذمہ دار ہیں۔

ارباب علم و فن کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے عملیات جن کا موضوع محض حاشی و نقصان ہی ہے ایک کثیر تعداد میں ہونے کے ساتھ ساتھ سہل الحصول اور کثیر الاثر بھی ہیں۔ چنانچہ الخباہ کی دلچسپی اور ان کی عقلی و فنی مصلحتات میں اضافہ کے لئے ایک عمل کو بطور مثال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل واصل ابن عطاء بغدادی کے مصنف سے نقل

عالم بننے کے لئے بھی اوصاف و کمالات کا ایک باب تجویز کیا گیا ہے۔ جب تک عالم اپنے میں وہ اوصاف و کمالات پیدا نہیں کر لیتا تو وہ عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی اسے عالم کہلائے گا کوئی حق پہنچتا ہے۔ شخصیں کے مذکورہ بالا عمل کو تحریر کرنے کے بعد اب ہم فیوض طلسمات کے دوسرے باب کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ خدا نے تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ باب بھی عملیاتی حقائق کا ایک خاص عین بار تاجرانہ نثر آنے کا جس کو ہم نے کوڑہ کی حد و کے اندر اندر رکھنے کا اجسام کر دیا ہے۔

عمل نمبر ۴۔

سحر و جادو کے ذریعے کا روپار کو باندھ دینے کا عمل سفلی اور سحری عالمین کے ممالک عام اور خصوصاً عمل کے طور پر مشہور و مدوح ہے۔ اس عمل میں مالی اور حاشی پریشانی پیدا کر کے جس شخص کو سحر و جادو کا نشانہ بنایا جاتا ہے اسے جادو پر باد کر کے، ذلیل و سوار کر کے معاشی طور پر اس حد تک مجبور کر دیا جاتا ہے کہ وہ بھیک مانگتے پر اتر آتا ہے۔ رزق کے سارے دروازے اس پر بند کر دئے جاتے ہیں کہ کہیں نہ بھی اس کو سوار نہیں مل سکتا اور اس طرح وہ شخص مالی پریشانی کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مفلوج و کارہ بن جاتا ہے۔ ایسے ہی اثرات کے حامل عملیات و ادارہ سحر و جادو کا موضوع ہیں۔ چونکہ اس قسم کے عملیات کثیر الوتق ہیں جو حسد و بغض کی بنیاد پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ ایسے عملیات کے عواقب و نتائج پر ایک سرسری نغروالی جائے تو یہ دیکھ کر رون انسانی تڑپ اٹھتی ہے کہ محض چھوٹی چھوٹی و دشمنوں کے نتیجہ میں ایک انسان اپنے ہی ایک دوسرے بھائی بند کو کس قدر ذلیل و سوار کرنے پر اترتا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ظالم سفاک قسم کے عالمین و ماہرین حضرات بھی قابل ذمت ہیں۔ انسانیت کے جرم ہیں جو محض معذرت ہی اجرت کے لالچ میں کسی ایک کے کئے پر دوسرے شخص کا مالی و معاشی طور پر ہیز و فرق کر دینے کے لئے ایچھے برے عملیات بجالانے کے لئے ہمہ مستعد اور تیار رہتے ہیں۔

ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہنا چاہتے ہیں کہ عقلی علوم و فنون میں سے کسی بھی علم و فن کا موضوع کسی بھی شخص کو باندھنا طور پر بھگ کرنا اور نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ یہاں تک کہ سحر و جادو جیسے علم و فن کا موضوع بھی محض حسد و انتقام کی بنیاد پر کسی کو نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ یہ علم و فن بھی ایسے موضوعات سے بحث کرتا ہے جس میں صرف دشمن کو جوابی طور پر اس کے ظلم و جبر کے مقابلہ اور بدلہ میں نقصان پہنچا ہوتا ہے۔ تاہم یہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک بہت بڑی

سونے کے کسی برتن میں ڈال کر اس برتن کو سرخ رنگ کے پانی سے باہر
بھرے اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد جس کی ساعت میں اس برتن کو سرخ
کی کروں گے اسے رکے خود روزانہ دو گریبانے کے سامنے بیٹھے نور
و خضوع قلب کے ساتھ اس عمل کے کلمات کو تین سو بار (۳۱۳) بار پڑھیں
متعینہ تعداد کے مطابق پڑھیں۔

عمل پڑھنے کے بعد لوہ کو پیالہ میں سے نکال کر پڑے میں چید
کسی محفوظ جگہ سنبھال کر رکھ دیا کرے۔ عمل کے تیسرے یوم پڑے ہو جانے
کے بعد عامل لوہ کو چندن سرخ کے بخور کے ساتھ دھوپ دے اور
سمرے کاغذ میں لپیٹ کر جس بھی مالی و معاشی طور پر بحر و چارہ کے حساب
ہوئے شخص کو دیکر تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر موجود جاوداں دولت
کا قلع قمع ہو جائے گا۔ خوشیوں کے بادل چھٹ جائیں گے۔ اور دوسرے طور
سے پہلی حالت کی طرف پلٹ آئے گا۔ اس کی پریشانیوں کے دن
ہو جائیں گے اور اس کے اندھ آنے والے دن اسے سکون و آسائش ہوگی۔
دولت کی کثرت کی نوبت سنا کریں گے۔

اربابِ ظلم و ظم و ظلم و ظم میں میری ذاتی رائے کا تحقق ہے۔ اس بات
میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان گردشِ ایام کا شکار بھی ہو جاتا ہے جس سے وہ
آسائش و آرام سے نکل کر غربت و افلاس کی جھوٹی نیند کا شین بن جاتا ہے۔
گردشِ ایام اپنی جگہ پر بجا لیکن میں یہ کہتا چاہتا ہوں کہ غربت و افلاس
دور دور ہو۔ مالی و معاشی پریشانیوں مسئلہ آجکل ہوں، شکہ حتیٰ ہے کہ اس
وئے ہوں تو اس کو محض فلکیاتی یا قدرتی گردش کا نام دے کر خاموش رہیں اور
برضا ہو جاہ میرے نزدیک کوئی احسن نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب کچھ
آپ قدرتی گردش سمجھ رہے ہوں وہ قدرتی گردش نہ ہو۔ حری و جانی
ہو تو ایسی عمل میں حری اثرات کے حملہ کی گھڑی کا رد و حقیقت اپنے
کو گردش کا پتہ قرار دے کر پریشانی کی مدت کو لمبا کرنا ہے اور اس طرح
مدت کے بعد جمل کر جب حری دینی کا زمانہ آجائے تو پھر اس طرف توجہ
کہ یہ شاید بحر و جاود کا اثر ہے۔ اپنے آپ کو فریب، بنا اور مشکلات کو
کرنے کے مترادف ہے۔ عقلمندی اسی کا نام ہے کہ جس پریشانی کا ذکر
سالہا سال بعد چل کر کہے اسے ابتداء میں ہی سمجھ لیا جائے اور اس پر
کر کے جلد سے جلد تر گھو خلاصی کرا لی جائے۔

جہاں تک متذکرۃ العذر عمل کا تحقق ہے اس صحت و وسعت کے
واصل ابن عطاء بغدادی جیسے مہترِ عالم و عالمِ طہارت کا ہم ہی کہانی ہے
مصنف بغدادی کے علاوہ متذکرۃ العذر عمل کا ذکر فلکیاتی مسئلے کی صورت
کتابوں میں کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔ چنانچہ رسائلِ مایہ میں تو اس عمل

ہے۔ چنانچہ مصنف بغدادی کے مصنف کی تحقیقات کے مطابق اکابرِ علمائے
قن نے تخریب کے مذکورہ بالا عمل کو ممالکات کے اسامہ کے اضافہ کے ساتھ
تیسری عمل کے طور پر جس طرح ترتیب دیا ہے اس کی مندرجہ صورت
حسب ذیل ہے۔

اینا آجائو سنا لیل اینا دھاؤ زنبیل اینا فائو دافیل لعلیل اینا
هن قذ خطم لیل اینا سنوزا تابل اینا دینا لیل اینا بلانفا احنا لیل
اینا داولیل اینا جوطا لیل اینا غوجیل اینا غوجیل اینا غوجیل
اینا طومواز طابل اینا کینا لیل اینا دھا تابل اینا تابل
اینا طومواز لیل سنو خلاصام ملاشو۔

مصنف بغدادی کے مطابق اس عمل سے کام لینے کا طریقہ یہ ہے کہ
عامل مروجہ ماہ کے کسی نوچندے دن سونے یا سرخ تانبے کی ایک اس قدر لوہ
تیار کرے کہ جس پر عمل کی مشکوٰۃ عبارت کے کلمات و حروف آسانی کے
ساتھ لکے جاسکیں۔ یا درہے کہ لوہ کو جس کی ساعت میں ہی تیار کیا جائے اور
اسے سوینے سے صاف کر کے اس مذکورہ ساعت کے دوران ہی عمل مذکورہ
بالا کو نوادی قلم کے ساتھ تحریر کر لیا جائے۔ اس عمل کو بھالائے وقت عامل
کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو طہارت ظاہری و باطنی کی
پابندی کے ساتھ بھالائے۔ عمل بھالائے وقت عمل کے مکان میں
خوشبو یا و بخورات کا ساکا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔

بغدادی کہتے ہیں کہ اس عمل کے عامل کے لئے یہ بھی ضروری
قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کو تیار کرتے وقت سب سے پہلے غسل کرے
پاک و پاکیزہ لباس پہنے، جسم و لباس کو خوشبو یا و سے معطر کرے۔ اس کے
بعد عمل کی تیاری کی طرف متوجہ ہونے سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ ہر
قسم کی بڑاؤں سے امن میں رہے۔ حصار کے اختیار کرنے کی شرط کے ضمن
میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ عمل مشکوٰۃ ایک زبردست قسم کے تخریب
عمل کا تیسری جواب ہے جس کی بنیاد پر یہ ممکن خیال کیا گیا ہے کہ کہیں کسی کو
سچی کی وجہ سے اس کا عامل کسی رجعت کا شکار نہ ہو جائے۔ حصار کا اختیار کرنا
ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ قیض آئندہ مشکلات و عوارضات سے محفوظ رہا
جاسکے۔

مصنف بغدادی میں مندرجہ تفصیلی کی ترکیب کے مطابق مذکورہ
شرائط کی پابندی کے ساتھ عمل کی لوہ کو تیار کر کے عامل جس قدر اس کی
استطاعت میں ہو صدقہ و خیرات کرے۔ خوشیوں سے محفوظ رہنے کے لئے
بارگاہِ ابھرت میں دعا گو ہو۔ اس عمل کے بعد اس لوہ پر تیرہ (۱۳) یوم
تک تمکین و در کرنا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل اس لوہ کو تانبے یا

بجھل ، یونان ، ریمسٹر

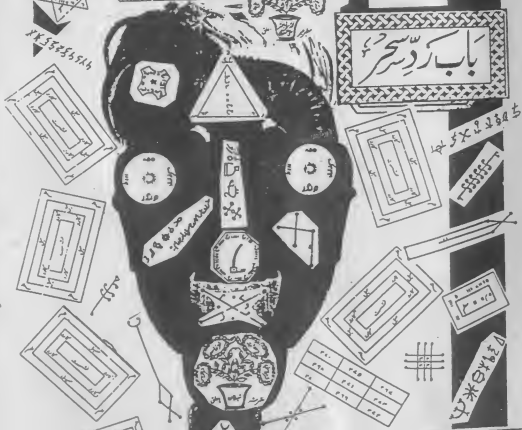
برائیل

کالاجادو

نزلت: حید حسن الباشی (انڈیا)

حیدر محمد عبدالرشید قاسمی

باب کردِ سحر



۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶
۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲

ہوتا۔ ایسے عالمین حضرات جو اصول و قواعد کی پابندیوں سے بے نیاز ہو کر عملیات سے بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں وہ ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں اور انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ جہاں گوہر مقصود کے حصول میں ناکام رہتے ہیں وہاں روحانی و فلکیاتی علوم کی بدنامی و رسوائی کا سبب بھی بنتے رہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ باشرائط عمل کو بجالائیں گے تو یقینی طور پر اس کے فوائد سے مستمع ہو سکیں گے۔ اگر اس عمل کا بجالانا آپ کے لئے مشکل امر ہو تو اس کے لئے یہ احقر اس عمل کا عامل ہونے کے اعتبار سے آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

اصلی کیمیا گری

ظہیر الکیمیاء

ایک نہایت قدیم و نایاب کتاب کا فوٹو سنٹیٹ مجید عمل و تجربہ کی ایک تفصیلی کتاب، احوال قدرت (نہج) علم کیمیا کا تاریخی حال، اصطلاحات کیمیا اور جہتوں کا بیان، دوازدہ صناعات کیمیا، تقطیر، تصویل، تعلیم، تسویر، تصدیق، استنزاع، تصدیق، تثبیت، تکلیس، تحلیل، تعقید، تشیع کا اظہار، فلزاتِ سبع کی تفصیل کے علاوہ پارہ کے اعمالِ اکسیری، قیامِ تکلیس وغیرہ، اکسیرِ اعظم، بزرگوں جو گیوں، سنیا سوں کے مجرب اعمال و تجربات، ہینکڑوں قدیم کتابوں کا پچوڑ، ہزاروں تجربات، وحائق اور جواہرات کے کرشمے، الوپ، انجن، طلسمات اور نظروں سے غائب ہونے کا ایک قدیم طلسم، خزانِ ارض، مشاہدہ غیوبِ اسرار، دیدارِ عالمِ غیبِ پریاں، علمِ اکسیر و طوبی و دعوت و اعمالِ کیمیا و عمل ملاقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام وغیرہ۔

مخل لوج پر کندہ کر کے ہی بڑی تعریف کے ساتھ پراثر عمل کے طور پر تحریر کیا گیا ہے۔ رسائل ہلایہ کے مطابق اس عمل کے لئے عمل تنجیم کوئی ضروری عمل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ دوسری شرائط کو بھی شرائط ضروریہ کے طور پر تحریر نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف اس قدر لکھا گیا ہے کہ مذکورہ عمل کی معکوس عبارت کو شمس کی ساعت میں لوج مستی پر نقش کر کے اپنے پاس رکھ لیں تو ہر اعتبار سے اثر آفریں ثابت ہوگا۔

قارئین کرام رسائل ہلایہ میں مندرجہ ترکیب پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بلاشبہ یہ ترکیب بھی اپنے طور پر مؤثر ہی ہوگی کہ جسے رسائل ہلایہ جیسی عظیم کتاب میں تحریر کیا گیا ہے۔ تاہم مجھے اس سلسلے میں اس ترکیب کو کام میں لانے کا کوئی موقع نہیں ملا ہے اس لئے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا۔ البتہ اس عمل معکوس کی پہلی ترکیب کے مطابق جو باشرائط بیان کی گئی ہے میں اب تک بیسیوں بار اس عمل کو آزما چکا ہوں۔ چنانچہ میرے اخذ کردہ نتائج کے اعتبار سے یہ عمل سحری و جادوئی اثرات کے سبب پیدا ہونے والی پریشانی کو بھی دور کر دینے کے لئے ایک مفید ترین روحانی و طلسماتی عمل ہے وہاں قدرتی و فلکیاتی طور پر بھی پیدا ہو جانے والی معاشی پریشانیوں کے تدارک کے لئے یہ عمل اپنی مثال آپ ہوا ہے۔

اس عمل کی ایک دوسری ترکیب جسے صاحب رسائل سر مکتوم و شالین نے بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ معکوس عمل کی عبارت کو طلوع و غروب آفتاب کے اوقات میں آب باراں یا آب حلال پر پڑھ کر سحری طور پر متاثرہ شخص صبح و شام پیتا رہے اور اپنی رہائش گاہ و دوکان میں چھڑکتا رہے تو سحر و جادو کا اثر زائل ہو جائے گا۔ راقم السطور عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس عمل سے کام لینے کی مختلف قسم کی جن تراکیب کا ذکر ملتا ہے وہ اپنے طور پر سب مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے ایک عامل و ماہر اپنے طور پر بھی اس بات کی اجازت رکھتا ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق جس ترکیب کو اپنے لئے آسان سمجھتا ہو اسے عمل میں لاسکتا ہے۔

یقیناً کامل ہے کہ عالمین حضرات اپنی ذوق طبع کے مطابق جو بھی طریقہ پسند کر کے اس پر عمل پیرا ہوں گے اس سے ہی مستفید و مستفیض ہو سکیں گے۔ خود مجھے ذاتی طور پر بھی اس عمل کی مختلف تراکیب کو مختلف مواقع پر آزمانے کا موقع ملا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے کامیابی ملی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میں نے ہر ترکیب کو آزمانے ہوئے شرائط سے کبھی پہلوچی نہیں کی ہے اور یہی بات میں آپ کے لئے بھی تجویز کرتا ہوں کہ آپ جس بھی عمل کو آزمانا چاہیں اسے اس کی متعلقہ شرائط کی پابندیوں کے ساتھ بجالائیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی عمل بھی بلا شرائط مؤثر نہیں

علم سحر اور علم نجوم وغیرہ کی قدیم تاریخ پر ایک نظر

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قادی

ہوتا ہے کہ یہ جہات اور چادرگوں کی محض کمائیاں نہیں ہیں بلکہ تاریخی دور سے پہلے لوگوں کے علمی و عملی وضعی ارتقاء کی یادگار باتیں ہیں جو اشد لازماً ان کے ساتھ ساتھ کمائیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

ہر کمال راز و احوال

واقعہ یہ ہے کہ انسانوں نے اپنی فطری صلاحیتوں کی بدولت ہر دور میں ترقی کی ہے۔ اس کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ لیکن جب ارتقاء کی آخری منزلوں پر پہنچے اور انھوں نے انسانی حدود کو پار کر چاہا۔ خود کو بھلا کر خود بن بیٹھے۔ ان کی سرکشی اور تمرد حد سے زیادہ بڑھ گیا تو قدرت نے انہیں ہلاک کر ڈالا۔ کہیں شدید آندہ صیول کے ذریعہ کہیں خوفناک زلزلوں سے ذریعہ اور کہیں سمندروں کی مضطرب لہروں کے ذریعہ۔ وہ قومیں اپنی مسلسل سرکشیوں کے نتیجہ میں عموماً فنا ہو گئیں۔ ان کی تہذیب فنا ہو گئی۔ اور ان کے تمام ترقیاتی عوامل و مظاہر سمندر کھا گیا یا زمین نگس گئی۔ اور ان کے عظیم احوال کمالات اور علوم و فنون صرف کماندوں کی شکل میں باقی رہ گئے۔ قرآن عظیم نے ایسی قوموں کی تباہیوں کی طرف قُلْ سَبِّحُوا اَفِی الْاَضْحَانِ فَاطْلُبُوا کُنُفَیْ کَثَانَ عَاقِبَةُ الْفٰسِقِیْنَ، جیسی آیتوں میں اشارات کئے ہیں۔ اُنہاں ہمارے دور کا انسان بھی ترقی کی انتہائی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اُس نے اپنے اور خدا کے مقام کو نہ پہچان لیا اس کے مطابق زندگی میں تہذیبیانہ پیدا کیوں یہ بھی اپنی تمام تر ترقیات کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اور اُن کا آنے والی سلسلے موجودہ ترقیاتی مظاہر کو اپنے بزرگوں سے سن کر کماندوں کی درجہ دے سکیں گی۔

قدیم زمانہ میں دروی، پارسی، اور یونانی اقوام، حکمت و فلسفہ اور انہی اور طب وغیرہ علوم میں بہت آگے بڑھ گئی تھیں۔ انھوں نے مہابیات کے سلسلے میں جو نظریات قائم کئے اور جو اصول مرتب کئے ان میں بہت سے نیا

قوموں کے عروج و زوال اور ان کے علوم و فنون کے متعلق تاریخی مکمل طور پر بیماری پر بنیائیں نہیں کرتی۔ جن ادوار کی رہنمائی کرتی ہے ان کی مدت زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار سال ہے اس سے پہلے روئے زمین پر آباد لوگ کیا کرتے رہے۔ ان کے فکری و عملی، تمدنی و اخلاقی اور سماجی حالات کیا تھے۔ اور انھوں نے ارتقاء کی کتنی منزلیں طے کر لی تھیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا، تاریخ خاموش ہے۔ نہ ہی کتابوں میں بھی کہیں کہیں صرف اشارات ملتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اب اگر ہم باہم باہم تاریخ کے حالات معلوم کر چاہیں تو ہمارے پاس اس کا کوئی حتمی ذریعہ نہیں ہے۔ سائنسی کمپیوٹ کے نتیجہ میں جو چند برس سائنس آری ہیں مثلاً ہڈیا، موہن جو دڑو، یخسلہ، میناسٹی وغیرہ۔ یہ وہ قدیم شہر ہیں جو مٹی کے تودوں میں دبے ہوئے تھے اور جنہیں کھود کر نکالا گیا ہے۔ لیکن ان تہذیبوں کے جو دستاویزات تختیوں اور پتھروں پر کتبوں کی شکل میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ان سے بھی باہم تاریخ کے حالات و واقعات کی طرف نشاندہی نہیں ہوتی ان کا زمانہ بھی تین چار ہزار سال سے زیادہ کا نہیں ہے۔ اسی طرح بعض پہاڑوں کی کھودوں سے یا ان کی چوٹیوں پر سے جو عجیب و غریب مردہ جانور یا ان کے ڈھانچے ملے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا تو درست ہو سکتا ہے کہ اب ان کی نسل کا کوئی جانور زمین پر موجود نہیں۔ مگر یہ کہنا کہ یہ جانور آدھ ہزار سال یا چند ہزار سال پہلے کے ہیں۔ قیاس آرائی سے زیادہ ہیئت نہیں رکھتے۔

اب ہمارے پاس باہم باہم تاریخ کے سلسلے میں تھوڑی بہت معلومات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ بھی کمزور سا اور یہ ذریعہ وہ روایات ہیں جو کماندوں کی صورت میں یکساں طور پر ساری دنیا میں مشہور ہیں اور متواتر سینہ پہ سینہ چلی آ رہی ہیں۔ مثال کے طور پر دیود کے قصے، جہات کے ہولناک قصے اور چادرگوں کی حیرت ناک سحر کاریوں کی عجیب عجیب باتیں۔ موجودہ دور کی بہت جلدی اور عظیم صنعتی ترقیات کو دیکھتے ہوئے اندازہ

سے کے گئے ہیں۔

مسلمانوں نے صرف کتابوں کے تراجم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ان پر غور و فکر بھی کیا ہے اور حد جواز کی پوری رعایت کے ساتھ مستفاد کیا ہیں بھی تعریف کی ہیں۔ جابر ابن حیان نے حروف واعداد پر لکھی کتابیں لکھی ہیں۔ مسلمہ ابن احمد الجلیلی نے جو اپنے دور میں علم ریاضی کا ماہر تھا۔ ریاضی سے متعلق اہم مسائل کا خلاصہ کیا اور غایت اعلیٰ کتاب لکھی۔ جس کی افادیت کو ہر دور میں محسوس کیا گیا امام فخر الدین رازی کی اس سلسلے میں ”مکتوم“ نامی کتاب موجود ہے۔ غلات علیہ۔ یہ علم نباتات کی ایک ضخیم اور اہم کتاب تھی۔ اس میں جہاں نباتات کی روئیدگی، نشو و نما، ان کی بیماریوں کے علاج اور بیجوں کے سلسلے میں مفید ترین ہمیشیں تھیں۔ وہیں محرم سے متعلق چند ابواب بھی تھے، کہتے ہیں کہ ان ابواب میں محر کرنے کے طریقے، بارزقات اور اس کو زیادہ سے زیادہ زود اثر بنانے کی ترکیب درج تھیں۔ مسلم علماء نے ان ابواب کا ترجمہ نہیں کیا بلکہ چھوڑ دیا۔

خرق عادت قوتیں اور حضرات صوفیاء

حضرات صوفیاء کا دور شروع ہوا تو انھوں نے حصول معرفت اور خرق عادت قوتیں حاصل کرنے کی کوششیں کیں۔ اس مقصد سے نئے سخت ترین دیاضیں کی تھیں۔ نفسانی خواہشات کو ترک کر کے روحانی کمالات حاصل کئے۔ اور شعور و حواس کے تجلیات سے باز رہا، جو کہ عجیب و غریب اور سرخ الاشرافیتیں حاصل کیں۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ حضرات حروف واعداد کے اسرار اور موزوں آگاہ ہوئے جن کا سبب ہو گئے۔

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بوئی (وفات ۶۲۷ھ) کی اس فن میں تقریباً پچاس کتابیں ہیں۔ شمس العارف اور لطائف الاشارات وغیرہ ہر کیف حروف کے اسرار اور موزوں دریافت کرنے کی جو کوششیں کی گئی ہیں۔ ان کا حاصل یہ ہے کہ ادراج لفظی اور طبعی کو بھی منظرِ قدرت ہیں۔ جن کے پیچھے خداوند قدوس کی مضیم خفیتیں کار فرما ہیں۔ اسرار حروف تمام اسمائے الٰہی اور کلمات الہیہ کے ذریعہ جن میں ہر اسرار حروف متعلقہ بھی شامل ہیں۔ عالم طبعیت میں تصرف کرنے میں کمال حاصل کیا۔ اور اپنی روحانی قوتوں سے کام لے کر حروف کی ان پوشیدہ طاقتوں کا سراغ نکالا جو دراصل حروف کے باہمی استعراج، عناصر اور اثرات لفظی سے بظاہر عالم ارضی میں اتصالی اور انفصالی تصرف پیدا کرتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ تصرف محض حروف کی طبائع کے مہربون منت ہے یا اس کا سبب کچھ اور ہے؟ اس سلسلہ میں ایک قول تو یہ ہے کہ حروف اپنی

بہی اپنے دائروں میں معیار قرار دے جاتے ہیں۔ زمین اور چاند کا قطر، ان کا باہمی فاصلہ، ستاروں کی گردش اور ان کا آپس تعلق درجہ کے بارے میں ان لوگوں نے جو معلومات فراہم کی تھیں اور جن نتائج پر وہ پہنچے تھے، آج بھی انھیں تسلیم کیا جاتا ہے۔

زمانہ قدیم میں علم نجوم وغیرہ

زمانہ قدیم میں علم نجوم اور علم سحر کی طرف لوگوں کا عام رجحان رہا ہے وہ ان علوم کو دوسرے علوم پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے، ترجیحی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کھدائفوں، سریانیوں اور قبطیوں کو ان علوم میں نسبت زیادہ کمال حاصل تھا دراصل سنی قوموں سے یہ علوم و فنون یونانیوں اور پارسیوں وغیرہ نے حاصل کئے تھے۔ قرآن کریم میں بھی کچھ ایسے واقعات پر روشنی موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے زمانہ میں علم سحر کافی عروج پر تھا۔ بڑے بڑے ساحر جگہ جگہ موجود تھے جو اپنی فنکارانہ اور علمی مہارتوں کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو بہت لڑاتے تھے۔ بعض ممالک میں تو وہ ان کی ہونا تک حرکتوں سے ان قدر مہاجر تھے کہ ان کے لئے سڑستی کے ساتھ زخروں کا ہنگامہ بن گیا تو کھٹک آہ، جگہ آہ، پھر یہ ہوا کہ پریشان حال لوگوں نے منصوبہ بند طریقوں سے ساحروں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ خود سنی مسیح پر بھی ان لوگوں سے موت دی گئی اور ان کے علمی ذخیروں کو دیر برد کر دیا گیا۔ چنانچہ کچھ نہ کچھ باقی رہ گیا، سب کا سب ضائع نہیں کیا جاسکا، ضخیم مورخ ابن خلدون لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کو فتوحات کے نتیجہ میں مختلف ممالک سے اہم نوادرات کے علاوہ فلسفہ و حکمت، ریاضی اور سحری علوم کا ذخیرہ ملا ہے۔ مگر چونکہ شریعت اسلامی نے خاص طور پر علم سحر کو حرام قرار دیا تھا اور ساحروں کے لئے سخت ترین عذاب کی بات کی تھی۔ اس لئے مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی بلکہ اس کو شدید نفرت و دھمکت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یونانی علوم کے تراجم کرتے وقت بالقصد اس علم کو نظر انداز کر دیا۔ اسی لئے وہ ذخیرہ بھی جو بغیر سب صورت میں حاصل ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ ضائع ہو گیا یا ضائع کر دیا گیا۔ صرف مسلمانوں ہی نے نہیں، دوسرے لوگوں نے بھی سحری علوم کو ختم کر ڈالنے کی کوششیں کی۔ لیکن اس کے باوجود یہ علم کسی نہ کسی درجہ میں باقی رہا۔ اور آج تک سینہ بہ سینہ چلا آ رہا ہے۔

مسلمانوں نے سحر کو چھوڑ کر باقی بہت سے علوم و فنون پر کبھی مکی لوگوں کے تراجم کئے ہیں۔ جیسے مصاحف و کتاب سیدہ اور مفسرین ہندی وغیرہ۔ نجوم علم ریاضی اور حروف واعداد پر مشتمل کتابوں کے تراجم تو کافی اہتمام

عصری طبائع کے ذریعہ ہی کام کرتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ حروف جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ نسبت عددی کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اس قول کے مطابق نسبت عددی مؤثر و متصرف ہے۔

حقیقت یہی ہے جو بھی ہو بہر حال حروف و اعداد کا باہمی ایک زبردست تعلق ہے۔ بالکل ایسا ہی تعلق جیسا جسم و روح میں پایا جاتا ہے۔

اسی لئے حروف کی قوتیں اور ان کے اثرات معلوم کرنے کی کوششیں کی گئی اور پھر ان کو زیادہ سرلیج جانے کے لئے اعداد کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ چنانچہ ابجد کے اصول کو سامنے رکھ کر حیرت انگیز طور پر کام لئے گئے۔ اور اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا گیا۔

یہی بنیادیں ہیں جن پر علم جفر اور تعویذات کا سلسلہ قائم ہے۔

حقیقت سحر اور اس کے اقسام

حکیم حافظ جمیل احمد صاحب

سحر بعض صورتوں میں کفر ہے اور بعض صورتوں میں حرام اور بعض صورتوں میں گناہ کبیرہ ہے۔ ہر حال سحر کا سیکنا نہ سکنا، کفر و حرام ہے اللہم حفظنا منہ سے جلاء سحر کو مانند سحرہ سمجھتے ہیں مگر علماء و صلحاء کرام و بزرگان دین نے اس خیالِ باطل کو رد کیا اور سحر اور سحرہ کے فرق کو صاف صاف بیان کیا ہے فقہائے اہل سنت کی تصریح کی ہے کہ سحرہ براہ راست خداوند تعالیٰ کا فعل ہے جو بغیر اسباب کے ایک صادق نبی کی صداقت کے لئے عالم وجود میں آتا ہے اور اس کا کوئی اصول اور قاعدہ قانون نہیں ہوتا بلکہ جب خدا چاہتا ہے یا اس کا نبی پارگاہ خدا میں رجوع کرتا ہے تب سحرہ کا ظہور ہوتا ہے۔ سحر اور جادو ایک فن ہے جسکواس کے مقررہ اصول اور قوانین کی پابندی کے ساتھ استاد فن سحر اپنے فن کا بروقت مظاہرہ کر سکتا ہے مگر اس کے اسباب و نغروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔

اور حقیقت سحر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے توسل کو چھوڑ کر خفیہ اسباب و علل کے ذریعہ خلاف عادت افعال عجیبہ پر قدرت کا نام سحر ہے۔ دنیا میں مختلف الانوع و اقسام کے مروجہ لائقہ و طریقہ ہیں "خفیہ اسباب" کہ جن کے ذریعہ امور خرق عادت تصور میں آتے ہیں۔ کچھ "روحانیات" سے متعلق ہیں۔ جیسے روحانیات کو اکاب، الفناک اور عناصر کی روحانیات جزیہ ہیں۔ مثال کے طور پر روحانیات امر یا مضی یا جنات و شیاطین، یا وہ ارواح جو جسم سے الگ ہو چکی ہیں اور ان کو مسخر و تفسیر کر کے ان کو مختلف کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یا، تاثیرات جسمانیہ ہیں جو اپنی مخصوص ترائیک یا مختلف کمالات کے اجتماع یا صورت نوعدہ کے خواص کی بناء پر عمل میں آتی ہیں۔

روحانیت سے مناسبت یا تعلق پیدا کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ کبھی ان کا نام لیکر مقررہ طریقے سے التجاد فریاد کی جاتی ہے یا م مخصوص صورتیں ترتیب دیکر مخصوص کام پڑھا جاتا ہے۔ دوسریوں پر سحر پایا جاتا ہے اول طریقہ کھدائیوں کا ہے دوسرا طریقہ اہل باطل کا ہے۔ دوسرے طریقہ

سحر کے معنی لغت میں امر غنی و پوشیدہ چیز کے ہیں اور علمی اصطلاح میں ایسے عجیب و غریب امور کا نام ہے جن کے وجود میں آنے کے اسباب و علل سحر سے پوشیدہ ہوں۔

امام ربذی صاحب کے بقول ان سحر اصطلاح شریعت میں ایسے امور کے لئے مخصوص ہے جس کا سبب غنی ہو اور وہ اصل حقیقت کے خلاف تصور خیال میں آتے ہیں۔ علماء اہل سنت کی رائے میں سحر واقعی حقیقت ہے اور مسخرت رسال بھی ہے۔ حق تعالیٰ نے حکمت اور مصلحت کاملہ کے پیش نظر اس میں اس طرح معجزات پیدا کر دیئے ہیں جیسے دوسری چیزیں مثلاً زیر اور نقصان رسا روایات میں موجود ہیں۔

یہ بات نہیں کہ سحر جادو بذات خود قدرت الہی سے بے نیاز ہو کر مؤثر ہوتا ہے۔ سحر کو مؤثر بذات سمجھنا کفر خالص کفر ہے۔

علامہ ہمام الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ فقہائے اسلام نے سحر کے متعلق تصریح کی ہے کہ جن اعمال میں شیاطین اور ارواح فیر اور غیر اللہ سے استعانت طلب کی جائے اور انکو حاجت روا قرار دیکر مسخروں کے ذریعہ ان کی تفسیر کی جائے اور ان سے کام لیا جائے تو شرک کے مترادف ہے اور اس کا عامل کافر ہے اور جب اعمال میں ان کے علاوہ دوسرے طریقے استعمال کریں اور ان سے مخلوق خدا کو نقصان پہونچایا جاوے اور طرح طرح کی "ہیبتوں" میں ڈالا جاوے اس قسم کے امور کا سحر کفر حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

اور جناب آقا نے ہمارے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشد فرمایا ہے کہ "اجتنبوا البعوث بقات الشربک با اللہ و المستحرج" (بخاری شریف) بجز مرسلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ علامہ نووی نے فرمایا کہ عمل سحر حرام ہے اور بالمرعہ گناہ کبیرہ ہے۔ آقا نے ہمارے سیدنا ابراہیم نجفی رحمہم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کو سات مرسلک چیزوں میں شمار کیا ہے۔

ذرا بھی بد عقیدہ کی پیدا ہو گئی تو سارا کام مٹا بیٹھا گیا۔

روحانیات کو اکب کی تفسیر میں سب سے پہلا طریقہ عمل تفسیر قر کا ہے اور تفسیر قر کی دعوت میں جو کام پڑھا جاتا ہے وہ کفر ہے اس لئے اس کا تحریر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اصول اسلام کے خلاف اور توہین کے ستانی ہے۔

اہل بائبل ہاروت و ہاروت کی تعظیم کے مطابق تفسیر روحانیات طویہ سفلیہ و جسمانیہ وغیرہ کرتے تھے اور اہل یونان تفسیر روحانیات طویہ پر لکھ کر تھے ان کا خیال تھا کہ روحانیات طویہ کی تفسیر کے بعد روحانیات مطہ کی تفسیر کی ضرورت نہیں ہے۔ زمانہ قدیم میں ہندوستان میں بھی عمر ال بائبل کا رواج خاص تھا میں ہندوستانی روحانیات پر زور دیا کرتے تھے۔

محرکی دوسری قسم جن و شیاطین کو تفسیر کرنے کی ہے یہ بھی کلم سے سل اور آسان ہے ہندوستان میں محرکی یہ دوسری قسم بکثرت رائج ہے اس دوسری قسم کے محرکین یونانی، ہونان، کالی، بمبیروں، لونا ہادی اور مختلف دیوی، دیوتاؤں کی۔ بیانوں دیکر ان کے جانے تو وہ پر خوش ہو جا کر دعویٰ دیکر، ہیئت چلا کر کام لگیا جاتا رہا اور لیا جا رہا ہے یہ دوسری قسم محرکی حرام و فحش ہے۔

تیسری قسم محرکی تفسیر ارواح خبیثہ ہے اس میں کسی قوی بیگن قوی البیہ، شخص کی روح کو کام میں لایا جاتا ہے کہ تفسیر کرتے ہیں اور اپنے تابع کرتے ہیں اور ان سے مثل لوگ کر کے کام لیتے ہیں اس قسم کے محرکین آخر ہم کلم سے ارواح خبیثہ سے ہی کام لیا جاتا ہے اس لئے شرعیہ بھی ممنوع و حرام ہے جو حقیقی قسم محرکی ہے کہ اس قسم میں معمول کی قوت دابر کو بعض ارواح خبیثہ یا جنات کے ذریعہ خراب کر دی جاتی ہے یعنی معمول کو سامنے کی چیز نظر نہیں آتی اگر نکر آتی ہے تو وہ لٹاک صورت میں دکھائی دیتی ہے۔ فرعون کے جادو گروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں قسم کے محرک سے بنائے ہوئے سانپ پھونڈے تھے اسی قسم کے جادو گروں جادو بھی لگایا جاتا ہے جو فرعون کا سب سے بڑا جادوگر تھا۔ اس قسم کی ارواح خبیثہ سے مدد لی جاتی ہے اور شیطان کے ناموں کی دہائی دہائی کے طور سے زبردوان کی تعظیم کی جاتی ہے۔ یہ بھی کفر ہے۔

پانچویں قسم محرکی یہ ہے کہ اس میں عجیب غریب نغمہ لگا کر دھکے کھائے جاتے ہیں۔

یوں تو اگر محرکی قسموں کو بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ بس اتنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں شائقین عالمین کی معلومات میں لانا کیلئے اتنی ہی کافی ہے۔ اب آگے وہ معضرات بیان کرتا ہوں جو محرک سے پیدا

کا آقا زہارت ہاروت سے ہوا ہے۔

معتبر تاریخوں کے مطابق سے پتہ چلتا ہے کہ کلدانی، مصر کے بڑے ماہر ہوتے تھے اور مردو کے زمانہ میں علانہ بائبل نے چھ عظیم ایسے تیار کئے تھے جو کہ عقل و فہم سے بڑھتے۔

۱:- کلدانیوں نے تانبے کی "تبل" بنائی تھی اس کی خصوصیت یہ تھی کہ جب کوئی چور یا جاسوس شہر کی چار دیواری میں داخل ہوتا تھا تو یہ تبل خود بولنے لگتی تھی تو لوگ سمجھ جاتے تھے کہ شہر میں کوئی جاسوس یا چور داخل ہوا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں لگ جاتے تھے اور اس کو گرفتار کر لیا جاتا تھا۔

۲:- ایک عجیب نغمہ تیار کیا تھا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ اگر کسی شخص کا مال ورنہ یا اور کوئی شے غم ہو جاتی تھی تو وہ شخص نغمہ بجاتا تھا تو اس سے آواز آتی تھی کہ تمہاری گمشدہ شے فلاں جگہ فلاں کے پاس ہے۔

۳:- ایک ایسا خوش ترتیب دیا تھا کہ کسی شخص کے موحد پر لوگ اس کے کنارے جمع ہو جاتے تھے اور مختلف قسم کے شربت اس میں ڈال دیتے تھے اور جس وقت ان کو ضرورت ہوتی وہی ان کا مطلوبہ شربت اس شخص کو مل جاتا تھا۔

۴:- ایک ایسا آئینہ تیار کیا تھا جو غائب کا حال بتاتا تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

۵:- ایک ایسا تالاب بنایا تھا کہ جس سے مختلف قسم کے مسائل حل کئے جاتے تھے مثلاً کسی ایک چیز کے دو شخص دعویدار ہیں کہ میری ہے دوسرا کہتا ہے میری ہے تو ان دونوں کو تالاب میں اتارا جاتا تھا۔ جو حق ہوتا تھا تو تالاب کا پانی ہف تک آتا تھا اور جو جھوٹ ہوتا تھا تو شخص اس تالاب میں فرق ہو جاتا تھا۔

۶:- ایک ایسا درخت مردو کے محل کے دروازہ کے سامنے لگایا تھا جس کا سایہ آدمیوں کی تعداد کے مطابق گھنٹا اور بڑھتا تھا یہ سب طلسمات مردو کے دارالسلطنت شہر بائبل میں موجود تھے۔

فنِ محرک کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ محرک لائقِ مہمت ہی مشکل ہے اس کے حاسن کرنے میں سخت سے سخت محنت و مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اس علم کا عامل اپنے علمی کمالات سے دودھ کمالات اور امور خوارق و عادات لوگوں کو دکھاتا ہے جن کو عقل و فہم بھی سمجھنے سے قاصر ہیں اس جادو میں تمام ارواح کی تفسیر ہوتی ہے۔ جس مریش کو طبیب میمنوں کے علاج سے صحت یاب نہیں کر پاتا اس جادو کا جائزہ دانا لوگوں میں تندرست کر سکتا ہے اس قسم کا محرک بلاشبہ کفر ہے۔

اس محرکی پندرہ شرطیں ہیں جن میں چند شرطیں یہ ہیں۔

ارواح کو دلوں کے حالات پر مطلع ہونے کا یقین۔ ارواح کے خلاف

تہ ہیں۔ ان معمرات کو پڑھئے۔

معمرات سحر

معمرات سحر علامات سحر کی پہچان کے قواعد و طرائق پہلا حصہ۔
آفتاب غلیات بطریق ابجد اداوی میں بیان ہو چکا ہے۔ حصہ اول دیکھیں۔
دوسرے شناخت سریش کے بیان میں حصہ دوم آفتاب غلیات میں منسلک
ذکر گذر چکا ہے۔ حصہ دوم دیکھیں پھر بھی مختصر پہچان سحر کی بیان کرتا ہوں تا
کہ شائقین غلیات کو بجائے دشواری کے آسانی ہونے۔

اول علامت سحر یہ ہے کہ دو مہیاں بیوی آپس میں محبت والہت سے زندگی
گذار رہے ہیں۔ یکایک مرد و عورت میں خاذہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور
ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائے۔

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے
اس کو برکشتہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ شوہر کی شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔
تیسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے
میں سختی بلکہ رات دن شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سطلی سحر کے ذریعہ
اس کو بد ظن، خنزہر کر دیا جاتا ہے اور اس کو شوہر کی شکل کشے اور خنزیر کے
ظہر آنے لگتی ہے۔

چوتھی علامت یہ ہے کہ کسی بھی نوجوان حسین خوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود
بردشتہ والے لڑکی والے دلچہ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور دشتہ سے انکار کر
دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گذر جاتا ہے۔

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے دشتہ آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر
دیکھی ہوئی لوگ بد ظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت اور اچاٹ پن دونوں
میں ہونے لگتا ہے۔

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر
سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت و بغض کرنے لگتا ہے اور سمجھنا والا بنی دشمن
لگتا ہے۔

ساتویں علامت یہ ہے۔ یہ بھیڑ، بکریوں، گائیوں، اور بھیڑیوں پر یعنی دودھ
دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے۔ اس کے راست میں والدیت ہے جس ان
جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے پھر مر جاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہو جاتے
ہیں۔

آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے جو کہ چڑیاؤں کیلئے مخصوص ہے اس سحر کے
کرنے سے جانوروں کے جوڑوں میں درد ہو جاتا ہے اور وہ جانور کھاس کھانا
پھوڑ دیتے ہیں اگر بر وقت علاج نہ ہو تو مر جاتے ہیں۔

نویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں
پر کیا جاتا ہے، خود جانوروں یا عورتیں اس کے کرنے کے بعد بچہ پھٹ سے
بے وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

دسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر کے ذریعہ غاس کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی
نو مولود اور شیر خواہ بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور بچے سوکھ کر مر جاتے ہیں۔
گیارہویں قسم سحر کی یہ ہے طالع سنبلہ میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پتہ
عطار کا ٹکڑا راستے میں والدیت ہے جس وہ پتلا جس عورت کے جگر میں
آجایا اس عورت کے یہاں لڑکیاں پیدا ہوں گی، لڑکانہ ہوگا۔

بارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کو بت کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد مجسری
کے قابل نہیں رہتا۔

تیرہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے بت کیا ہے
اس کے ساتھ مجسری سے نفرت ہو جاتی ہے۔

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاسل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا
جاتا ہے۔ اور مرد بیمار ہو جاتا ہے۔

پندرہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں اور سر میں پانی پیدا ہو جاتا
ہے۔

سولہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی
ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تہلی رو نما ہوتی ہے اور شکل و صورت بے یک ہو
جاتی ہے۔

سترہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیدہ
(بانجھ) ہو جاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقر ارجل نہیں ہوتا ہے۔
اٹھارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کا روزگار
باندھ دیا جاتا ہے۔ اور سحر زدہ کمال و اسباب تلف ہو جاتا ہے سوئی سر جاتے

ہیں آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ دشتہ ازدواجی منقطع کر دیا
جاتا ہے اور مرد و عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ سے کسی گھر کو دیوانہ و بیمار
کر دیا جاتا ہے اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے۔ محبت والہت جاتی رہتی ہے
ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا رہتا ہے۔

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ اپنے مطلوب شخص کو خواہ مرد
ہو یا عورت شدید بیماری میں مبتلا کر دیا جاتا ہے اور کسی صورت تھکاب نہیں ہو
پاتے۔

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو مرد

عورت کو ذلیل کر دیا جاتا ہے ہر کوئی ان سے بلا وجہ نفرت کرتے لگتا ہے۔ کوئی اعتبار نہیں کرتا ہے۔

تینیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی انفر یا حاکم یا غلام کو نوکری سے، یا انفر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ سحر زدہ ہونے پر نوکری و عہدہ سے معطل ہو جاتا ہے۔

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امیر کو، رئیس کو، تہجد کو، وزیر کو عہدہ سے کر دیا جاتا ہے اور فقیر و کنگال بنا دیا جاتا ہے

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر سے عورتوں کو اجازت کر دیا جاتا ہے یعنی طلاق و لادہ جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفعہ نہ ہو گا تو کتنے ہی نکاح کر لئے جائیں سب منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

چھبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ حاکم کو قتل و پرہنجوا دیا جاتا ہے اور شر سے دور کر دیا جاتا ہے۔

ستائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خوبصورت حسین عورت کے حسن و جمال کو خراب کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے دواپنے پر ایوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

اٹھائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہر ترقی کو مسدود کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجازت دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا ہے بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

سحر کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں جس اتنی ہی علامتوں پر اکتفاء کرتا ہوں تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے۔

اور قسم راز کو پردہ راز میں اس لئے رکھا ہے تاکہ عوام ہنس اور خاص کر شایعین عالمین کے سامنے آنے پر کسی بھی روز کسی طریقہ قسم سحر کے اخذ کر کے کوئی عمل کر لیا تو ایمان کا ہڈیاں ہے اس لئے ان سفل سحر کو تحریر نہیں کیا کہ عالمین مغرت و سانی سے، کنزوری ایمانی سے محفوظ رہیں اور گناہ کبیرہ کے مرتکب نہ ہونے پائیں۔

عالمین جہان مخلوق کی حفاظت اور بہتری و فلاح و بہبود کیلئے کوشش کرتا ہے اول اپنی حفاظت کرتا بھی ضروری ہے یعنی اکل حلال، صدق مقال اور پابندی شریعت و پابندی، صوم و صلوات کا اہتمام رکھنا از حد ضروری ہے جمعی مخلوق خدا کی صبح معنوں میں خدمت انجام دے سکتا ہے اور ثواب دارین حاصل کر سکتا ہے وہیات اور لغویات سے، کذب و دروغ گوئی سے اور خرافات و اہیات سے دور رہنا چاہئے۔ اسراض کا علاج اور معائنہ کی اصلاح کرنی چاہئے تاکہ اپنا بھی اور دوسروں کا بھی ایمان محفوظ و سلامت رہے۔

تشریحاتِ سورۃ ناس

مولانا محمد طاہر قاسمی

برادرِ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

جاتا ہے۔ اسی لئے عالمِ اجسام میں جب شیطان انسان کے مقابلہ میں حیوانوں اور انسانوں کا کہیں بھر کر گیا تو اس کے بچ جانے کے لئے انسان کے پرورش کرنے والے خدا نے صرف ربِ العلق کا زور ان تیار مرحت فرمایا یعنی شیطان کو انسان نے اس کا اپنی قیلم دیدیا کہ اگر تو نے اس کے بعد اپنے شرور و مکارم سے مجھ پر حملہ کیا تو یا ر کچھ میرا خدا وہ ہے جو رات کی تاریکیوں سے صبح کا نور ظاہر کرنے والا اور شرور کا کائنات کی اندھیرے میں سے حق و رسالت کا آفتاب و مہتاب چمکانے والا ہے اور شیخت کے راستوں کو مسدود فرما کر انقلابِ مہیبت کر دینے والا ہے

عالمِ ارواح میں شیطان کا حملہ اور اس کا تدارک

اور جب شیطان عالمِ ارواح میں برلاوہ راست انسان کے جوہر ملکیت و انسانیت کو معدوم کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوا اور پلچائے حدیث ان الشیطان بحری من الانفسان مجری الدم۔ جب کہ وہ جسمِ انسانی میں داخل ہو کر اس کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑنے لگا تو اس پر دردِ عامہ عالم نے جس نے انسان کو کرمتِ عقل کا تاج پہنا کر اور خاصہ کائنات بنا کر عظیم الشان مٹائی ہے اپنی ربوبیت و ملکیت والوہیت کی تجلیاتِ عیشہ کا کبھی غروب نہ ہونے والا آفتاب و مہتاب، ارواحِ انسانی، ہر طالع فرمایا اور اپنی صفاتِ نورانیہ میں سے انسان کو ایسے تین نور مرحت فرمائے جن کے توسل اور توسط کے بعد شیخت کا یہ عقلی اور کارنی حملہ انسان کے لئے مسعرتِ رسال نہ ہو۔

آفتابِ عالمِ اجسام و آفتابِ عالمِ ارواح

کائناتِ عالم کو منور کرنے والے آفتاب کی فہام پائی تو اس طرح پر ہے کہ وہ طالع ہو کر بڑھتا اور نصف النہار پر آکر ذوالِ پندرہ بھی ہو جاتا ہے اور

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّهِ النَّاسِ ۝ اَبْلَكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهَ النَّاسِ ۝ اَمِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَفِیِّ ۝ اَلَّذِیْ یُؤَسْسُوْا فِیْ سُدُوْدِ النَّاسِ ۝ اَمِنْ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ تو کہ پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی، لوگوں کے بادشاہ کی، لوگوں کے معبود کی، بدی سے اُس کی جو پھیلادے اور چھپ جاتے، وہ جو خیال: اللہ ہے لوگوں کے دل میں جنوں میں اور یہ کو میوں میں۔

سورہ قلن میں انسان کو ان چار آفتوں اور شیطانی معزرتوں سے پناہ دے کر عالمِ اجسام میں انسان کے لئے ضرر و رساں تھیں اور جو خلعت و شیخت انسان کو عالمِ اجسام میں مطمئن نہ رہنے دیتی تھی۔ چنانچہ، آخرین کرام پڑھتے ہیں کہ خلعت و شر کا ظہور عالمِ اجسام میں کبھی ”معلق“ کی صورت میں ہوا ہے اور کبھی ”خارجِ اقواب“ کی ہیئت میں کبھی شر شیطان ”عقبتی“ اور ”عقبتی“ کی شکل میں اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی ”حامد الاُحد“ کہ لہاں میں۔ ان غرض عالمِ اجسام میں شیطان کی ایذا رسانی اصولاً انہی چار شکلوں سے ہوتی ہے۔ اب سورہ ناس میں پروردگار عالم نے شیطان کے اس ضررِ شدید اور شرِ عظیم سے انسان کو خبردار کر کے اپنی پناہ میں لایا ہے جو عالمِ ارواح میں برادرست اُس سے جوہرِ انسانیت پر شیطان کی طرف سے اثر انداز ہوتا تھا اور اس کی ملکیت کو چھوڑنا جان کرنے کی سعی کرتا تھا۔ اور تھوڑے جسم میں فسادِ ذال کہ شیطان برودِ ماحول میں روحِ انسانی کے لئے خسرانِ دہائی کے اسباب مہیا کرتا تھا۔

ہر دشمن کے موافق اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے

یہ ایک اقتضائے غفرت ہے کہ جس قدر بڑا دشمن ہوتا ہے اسی قدر اس کے مقابلہ میں تیزی کی جاتی ہے۔ سانپ اور چھو انسان کے دشمن ہیں تو ان کے مارنے کے لئے لاٹھی اور جوڑا کافی ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دشمن نیروتنگ سے مقابلہ میں آئے تو اس کا مقابلہ توپ اور ہوائی جہاز سے کیا

اپنے آئینہ قلب کو خدا کی طرف کر لے گا اور اپنی روحانیت کو ملکوتی رخاں قیام
الہیہ کی طرف کرے جت عبادت کو مسموہ حقیقی کے ساتھ سمجھ کر لے گا
ممكن ہے کہ اس کے آئینہ میں شیطنت کی تاریکی دھل پاکے اور قیام قیامت
کے قالب میں رقت و کرامت کا آفتاب جلوہ گر نہ ہو کما قال الرسول
عليه السلام من تواضع لله رفعه الله (اندریت) اسی مضمون
طرف قرآن عزیز میں یوں اشارہ فرمایا گیا ہے انی وجہت وجہی للذ
فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین
میں نے متوجہ کر لیا اپنے چہرہ کو اسی کی طرف جسے بنائے آہستہ
زمین سب سے یکسو ہو کر اور میں نہیں ہوں شرک کرنے والا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے فاقم وجہک للدين حنیفاً فطرة الله للذ
فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق الله ذلك الدين القیم
توسید حدیث کہ اپنا منہ دین پر ایک طرف کا ہو کہ وہی تراش دینا کی جگہ
پر تراشاؤ گویا کہ نہ انہیں اللہ کے بنائے ہوئے گو

سعی شیطان

شیطان کی سعی پیش یہ ہوتی ہے کہ انسان کے اس ملکوتی جت بزم
خدا و ہر عالم نے اپنی صفات حمد کی حرف رجوع کرنا سکھایا ہے ان قیمت
کے انوار سے متعجب نہ ہونے دے بعد انسان کے علم و ارادہ، انفعالات و
رغ سبب حقیقی سے ہٹا کر عالم اسباب کی طرف مائل کر دے تاکہ بیکہ
غلبہ ہو کر حکمت فنا ہو جائے اور ان اسباب کے پتھروں میں بھروسہ
سے انسان غافل ہو جائے جس طرح وہ کا شکار اور کسان جو ملک کی ترس
سیکڑوں میل کے فاصلہ پر رہنے کے باوجود اپنی قیمتی باڑی کو سرسبز میناب
نے کی آرزو کرتا ہے تو اس کے لئے یہی صورت ہے کہ وہ اپنی سعی کے تہ
گنگا کی شاخ سے ایک چھوٹی سی ہی کاٹ کر اپنے حکمت میں ملا دے تو تھوڑے
میل کی بعید مسافت، آکسپ نفیغ، دو برس آب کے لئے ہرگز نفع نہیں
سکتی۔ اور اس کے حامد و دشمن، چاہے سختی سعی اس کی کیوں نہ کرے۔
کسان کے حکمت میں خشکی سے دیہاتی آپاے تر نہیں آسکتی۔ اسی طرح جو
کھنیں، چشمہ ہائے علوم نبوت و الوہیت، سے اپنے چستان قلبی میں

و آکسپ کی ہلایاں کاٹ کر لائے ہیں اور جنہوں نے اپنے دلوں کی بزم
مقدس حوض کوثر سے پہنچ لیا ہے ان کے قلوب میں بھی شیطنت کی تاریکی
جہالت و غفلت کی خشک ہرگز دھل نہیں پاسکتی البتہ بندہ کا کام یہ ضرور ہے
مصلح صالح کسب محمود کو ہاتھ سے نہ چھوڑے اور جو انسان اپنے قلوب سے
دبیہ سے کام لے لے اسکی مثال اور حالت تو بیکہ اس کا شکار کی جگہ

مغرب کے وقت تک ہماری نظروں سے غائب ہو کر چوٹی نورانیت لاتا ہے
وہ اپنے ہی ساتھ لے جاتا ہے لیکن عالم ارواح میں ان تجلیات حمد کا آفتاب نیا
پاش اور اس کے انوار برکات تو کسی وقت اور کسی آن بھی غروب نہیں
ہوتے۔ بلکہ ہر آن نئی شان اور نئی دھج سے انسان کی تربیت و حفاظت، ہند
ارتقا، میں سرگرم عمل رہتے ہیں اور شیطنت کی تاریکیوں سے انسان کو ہٹا کر
صرافہ نور پر چلائے کے لئے ہر دم مستعد ہیں اور قلب انسانی میں ان تجلیات
حمد کی جلوہ بازی جت و مکان سے منور ہونے کے باوجود بیکہ وہی شکل رکھتی
ہے جیسے آفتاب کا نور تمام عالم کو محیط ہونے کے باوجود جو آئینہ میں آجائے
جیسے آفتاب غالب اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتا مگر آئینہ میں جلوہ افروز ہو
جاتا ہے اور یوں کہہ سکتے ہیں کہ آفتاب آئینہ میں نہ سانسکے کے باوجود آئینہ میں
ہے ایسے ہی ان صفات حمد کی جلوہ افروزی باوجود جت و مکان سے منور ہونے
کے آفتاب انسانی میں قرار پکڑ لیتی ہے عیسٰی سے خدا و ہر عالم کا شرک، سے بھی
زیادہ ہم سے قریب ہو بھی یا بلند ہند وشن ہو گیا کیوں کہ جس طرح انسان
مطلق ہر انسان متعین میں پلا جاتا ہے یہی حال موجود اصل کا موجودات عالم کے
ساتھ ہے لیکن اس قربت و جلوہ افروزی کے ساتھ بھی اگر کوئی اندہ مری روح
اپنے ارادہ و اختیار سے ان تجلیات حمد کے فیوض و برکات سے مستفید نہ ہو
چاہے نور شیطنت کے جال سے بگنے کی آرزوی نہ کرے بلکہ اس کے دام تو دیر
میں پھنس جائے ہی کو اپنی کامیابی اور ترقی سمجھے تو اس میں ان تجلیات ربانیہ کا
کیا تصور ہو سکتا ہے۔ جیسے آفتاب غالب، اس عالم میں روزانہ تجلیاں ہوتا ہے
اور آکسپ نفیغ کے لئے ہر ایک کو مصلائے عام دیتا ہے مگر اس پر بھی جو اس
کے انوار تجلیات سے مستحق و مستفید نہ ہو اور تاریکی ہی میں رہتا پند کرے تو
آفتاب کا اس میں کچھ تصور نہیں بلکہ اسی کو تاج نظر کا تصور ہے اسی طرح جو
کو تاج عقل ربوبیت، "حکمت والوہیت" کے انوار تجلیات سے آکسپ نور ہی نہ
کرے تو آکسپ اس کا کوئی تصور نہ ہو گا بلکہ عقل انسان کے علاوہ مجاز ہونے کی
وجہ سے سراسر تصور اسی کا سمجھا جائیگا اور یہی انوار تجلیات و صفات ربانی یوم
حساب میں اس پر جت کر دی جاوے گی۔

گر نہ جہنہ بدو شہرہ چشم چشم آفتاب را چہ مباد

آئینہ قلب میں جلوہ خداوندی کب ضیاء ریز ہو تلبے

جس طرح آئینہ کارخ جب آفتاب غالب کے ٹھیک مقابلہ پر آجاتا
ہے تو آئینہ میں پورا عکس آفتاب مندرج ہو جاتا ہے اور چاہے انسان سختی ہی
اس کی کوشش کیوں نہ کر کہ عکس آفتاب آئینہ میں نہ آئے یا حموزی بست
تاریکی کو آئینہ قبول کر لے مگر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح انسان جب

کے تھے کہ اس کی شکل صورت کیا ہے اسی طرح ہر کوہم ہر کسے میں مگر نہیں
 کہہ سکتے کہ اسکی صورت کیا ہے۔ جس طرح نور آفتاب کو اسکی اختیالی لطافت
 کی وجہ سے زمین قبول کرنے پر مجبور ہے اور اپنی کثافت و شکل والی کی بنا پر
 فیض آفتاب و مستاب کو خواہی خواہی لینے پر مجبور و مجبور ہے۔ اسی طرح چونکہ
 شیطان ملک کا مادہ خلقت بھی زمین سے لطیف ہے اس لئے ان کا جسام انسانی
 میں داخل ہوا اور انسان کا شیطان ملک کو اپنے جسم میں داخل ہونے سے نہ
 روک سکتا بھی بالبدنہ ظاہر ہے۔ رہا شیطان ملک کے وجود کا مسئلہ سو یہ ایک
 کلی ہوئی چیز ہے جس طرح مدبر الامر کے حکم حکم کا تعلق جب مضر فحائی
 سے ہوا تو اس سے حیوان و انسان شجرہ و حجر و غیرہ پیدا ہوئے اسی طرح جب اس
 کے امر کا تعلق نور و بار سے ہوا تو اس سے شیطان ملک پیدا ہوئے لیکن اگر وہ
 غیر مضر کی چیز تو اس سے انکار وجود لازم نہیں آتا اور نہ تو پھر روح کے وجود سے
 بھی انکار کا پڑے گا اور یہ ہمارا استدلال عقلی کچھ انداز اعتراض ہی نہیں ہے
 بلکہ احادیث صحیحہ و تفسیر معتبرہ میں اسکی اصل بھی موجود ہے چنانچہ حدیث
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں ہے ان الشیطان لعة الخ۔ جس کا حاصل یہ
 ہے کہ ابن آدم کے دل پر شیطان کا بھی گذر ہوتا ہے اور ملک کا بھی۔ شیطان
 کے گذرنے سے شر پر آمادگی ہوتی ہے اور انسان حق کی تکذیب کرتا ہے اور
 فرشتوں کے گذرنے سے انسان کو نیک کام کی توفیق ہوتی ہے اور حق کی
 تعمیدین کرتا ہے لہذا جس کو نیک کی توفیق میرا آئے اس کو نہ کہ شر اور اگر یہ
 چاہئے اور جس کے دل میں شیطان کی طرف سے بدی کی تحریک ہو اسکو
 خدا سے پناہ مانگنی چاہئے۔ الغرض فرشتے اور شیاطین جسم غیر محسوس رکھتے ہیں
 اس لئے ان کا مجاری دم میں داخل و اغفلت کہ باکچھ مشکل نہیں یہی وجہ ہے کہ انسان
 کے دل پر دریا کی طرح خیر و شر کی موجیں اٹھا کرتی ہیں اور اسکی بعید ایسی ہی
 صورت ہوتی ہے جیسے کسی تالاب میں کوئی پتھر یا ڈھیلہ بیٹھا جائے تو پانی
 لہریں لینے لگتا ہے اور موجیں سطح آب پر ہر مرتبہ ایک نیا لباس پہن لیتی ہیں
 اسی طرح جب انسان کے دریاے قلب میں فرشتے اور شیطان غوطہ زن ہوتے
 ہیں تو اسکے قوائے فکری و دینی میں بھی ایک قسم کا تھوڑا پیدا ہوتا ہے۔ اور
 خیر و شر کی یہ لہریں انسان کے اعمال و افعال میں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

شیطان کا وجود اور اسکا اثبات عقلی

جیسے دریا میں حرکت خود بخود پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ کوئی
 محرک اسکی تھوڑے پید کرے اور دریا کی سطح پر لہریں اس وقت تک نمودار
 نہیں ہو سکتیں جب تک دریا کی میں کوئی غوطہ نہ لگائے اسی لئے موتی بھی
 باہر جب ہی آتا ہے جب کہ مایمان دریا کی دریا میں اجمال پیدا کرتی ہیں اور پچھ

کے گھر میں لٹے ہوئے کھانا بھرا رکھا ہوا ہے اور قدرت کی فیاضیوں سے پانی اور
 زمین بھی اس کے پاس موجود ہے مگر نہ وہ زمین کو جتا ہے نہ اسے پانی دیتا ہے
 نہ دائرہ زمین میں ڈالتا ہے ہاں مگر قدرت سے امید و ادراہی کا ہے کہ میرا ادراہی
 مراد بھی انمیں کا شکار دل کی طرح بھر جائے جنہوں نے سخت سے سخت لودہ
 کے اندر جتنی ہوئی زمینوں میں قدرت کی فیاضیوں پر اعتماد کرتے ہوئے دائرہ کو
 ہر خاک کیا تھا اور ہر قسم کے تب و مشقت سے جان نہ چرائی تھی تو یہ اعتماد
 اس کسان کے لئے موجب نقصان ہے اور سرسرا دانی ہے اور نہ ممکن ہے کہ
 قدرت کی فیاضی اس کے گھر میں غلہ کا ذخیرہ لگائے اسی طرح جو انسان اپنی
 قوت معیہ کو انجرتی پر یہو چکار کمال انسانیت حاصل کر چاہتے ہیں ان کے
 لئے ضرورت ہے کہ تعلیمات ربانی و ہدایات آسمانی کے مطابق لولا اپنے دل کی
 زمین میں ٹھہرے طیب کا حکم معید و ایس اور پھر زندگی کی اس کھتی کو توجہ و رسالت
 انانیت سے آلائشات شیطان سے پاک و صاف بنائیں اور جو ذرا اجمال حسد
 کی شکست اور موافقت و مددوست سے شجر ایمان کو بڑھائیں اور پھیلائیں اور
 دل کی زمین کی پیدلوار کو رجسحق کی بارش سے آگاہیں اور پکائیں

قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلواتهم خاشعون
 والذین هم عن اللغو معرضون والذین هم للزکوۃ فاعلون
 والذین هم لغربهم حافظون۔

کام نکال لیا ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں جھنجھٹے والے ہیں اور جو صحت
 بات سے اعراض کرنے والے ہیں اور جو زکوۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی
 شہوت کی جگہ کو تھامنے والے ہیں

الغرض اس کی ضرورت تھی کہ جس طرح عالم اجسام میں شیطان
 کے راستے مسدود رکھے تھے اسی طرح جب وہ مجاری دم میں گھسے اور عالم
 ادراہی میں قلب انسانی پر اس کا گذر ہو تو اس کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف
 کوئی بندش بتلائی جاوے۔

شیطان و ملک کا گذر قلب انسانی پر اور اسکا اثبات عقلی

بظاہر حدیث ان الشیطان یجری من الانسان مجری
 الدم کا یہ معنوں کہ "شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے"
 غائب غلط معلوم ہوتا ہے لیکن مترجم سلیم اس پر شاہد ہے کہ روح انسانی کا
 مادی لباس جس طرح کثیف اور دزدی ہے اسی طرح شیطان ملک کا مادہ خلقی
 لطیف اور سرلیغ غوطہ بھی ہے اور ہر شکل و صورت کے قبول کرنے کی اہلیت
 و ملاجیت رکھتے ہیں کون نہیں جانتا کہ نور و دہر دونوں دوسو جسمانی شکل و
 صورت سے بے نیاز ہیں نور آفتاب کو نور آفتاب تو ہم کہتے ہیں لیکن نہیں تلا

نہیں رہ سکتی۔ غرض یہ ہے کہ حواسِ خہر، بحیرات کا تھاراک نہیں کر سکتے جب بھی ادراک کرتے ہیں تو مرکب وجودی کا ادراک کر سکتے ہیں لیکن جیسے ہر مرکب اپنے وجود سے مفرد کا پتہ دیتا ہے اور ہر مجموعہ اپنے وجود سے اپنے اجزاء پر شاہد ہے اور نسل بنی آدم میں دوسرے تیسرے کی پیدائش ہوتا رہی ہے کہ یہ تیسرا جب ہی معرض وجود میں آیا جب کہ ایک حلقوں کی پشت میں رہا اور ایک کے جنم میں۔ اسی طرح خیر و شر کا یہ مجموعہ اور خیر و شر کی یہ نوع مرکب بھی بتا رہی ہے کہ انسان کی نوع اگر فرشتوں کی حلقوں سے نکلے ہے تو اسے شیطان و جن کی جنم میں بھی جنم لیا ہے اور دونوں نکل دیگی حلقوں کا تہا جہاد اور وجود یعنی اور ضروری ہے جس طرح ایک تخت اپنے مجموعہ سے اس پر شاہد ہے کہ اس میں کھڑی بھی ہے اور لوہا بھی اور ان کے جدا جدا ذخیرے اور کائناتیں عالم میں باقین موجود ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ تخت بدن کھڑی اور لوہے کے ذخیرے کے معرض وجود میں آجائے۔ اسی طرح خیر و شر سے مرکب یہ انسانی حلقوں بتا رہی ہے کہ جدا جدا وجود جسم کی داری و نوری حلقوں بھی عالم میں پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ وہ ہم کو مثل خدا بر عالم کے دکھائی نہ دیں یا جیسے ہر بیٹے کا پورا کس مال پر جانے کے بعد نوکوں کو نظر نہ آئیں۔

ارواحِ اجل یافتہ بھی انسان کے

خیر و شر میں ممد و معاون ہوتی ہیں

علاوہ ازیں جو ارواح جن دامنِ اہل مقررہ پر یو پلچر موت کا زائد چمک چکی ہیں اور اپنا لباس خلقی عطا کنندہ ماضی کو اپنوں سے نکلی ہیں اور اعمالِ خیر و شر کا رنگ ان پر ایسی ہی طرح چھ چکا ہے۔ جیسے ایک کپڑے پر ایک رنگ پختہ طور پر دے دیا جائے تو کبھی حق تعالیٰ ایسی ارواح مسعود و فحیدہ کو عالمی تدبیر کے لئے یا کو عالمی سطح میں محبوس و معذب فرمانے کے لئے عالم نسل میں رکھتے ہیں جو اپنے اثرات داری و نوری سے انسان پر مسلط ہو کر ان کی طرح انسان کے قوائے مسعیہ و دبیبہ میں حلا و تموج پیدا کر دیتی ہیں جہاں قدرتی بجلی مصنوعی بجلی پر گر کر اس میں ایک غیر معمولی تیزی و قوت اور چمک پیدا کر دیتی ہے۔ ہر حال یہ امر حقیق و متعجب و پکا ہے کہ شیطان و ملک کا وجود ہے اور وہ جسم انسانی میں داخل ہو کر روح پر اپنے اثرات ایسی ہی طرح ظاہری کر دیتے ہیں جیسے ایک مقررہ اپنے کام کے اثرات سے قلب انسانی کو متاثر کر رہتا ہے اور شیطان انسان کے علم و ارادہ، انفعال و اعمال، مکار و عالم کا ہوت سے عالمِ ہوسات کی طرف بھیرا جاتا ہے اور اکثر ایسے تجلیاتِ حیدہ خداوندی کی نعماتِ ابدی سے انسان کو محروم کر دیتا ہے اور انسان از خروان کے دھنکے کی

بھی ماوراءِ حم سے جب ہی باہر آتا ہے جب اس کے پید کرنے والے کی طرف سے اس کے لئے حکم اخراج صادر ہو جاتا ہے۔ غرض ہر خلقی وجود جب ہی سر کی ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ظاہر اجل ممد کا حکم تھا اور اس سے متصل ہو جائے اسی طرح انسان کے قوائے مسعیہ و دبیبہ میں بھی حکمِ عالمِ اسی وقت تسلیم کیا جاسکتا ہے جب کہ ایک ایسی حلقوں کا وجود مانا جائے جو غیر سر کی و غیر محسوس ہو اور قلب انسانی اسکی تائید و تحریک کی اہلیت رکھتا ہو چنانچہ ایسے ہی غیر سر کی و غیر محسوس داری حلقوں کو شرعاً اسلامی جن و شیطان کہتے ہیں اور نوری حلقوں کو ملک سے تعبیر فرماتی ہے۔ جس طرح کارخانہ وجود کا موجود ہو جاتا بدون کسی قادر مطلق کے تسلیم کے ممکن نہیں اور عناصرِ اربعہ کی قوتوں کا خود بخود ہر فعل و صورت کو قبول کر لینا اور اسکو تسلیم کر لینا صرف انہی کا کام ہے جنکی سطحتیں مسخ ہو چکی ہیں۔ اسی طرح شایطین اور ملائکہ کے وجود سے بھی انکار کرنا اور صرف انسانی قوت کو شیطان سے تعبیر کر دینا انہی کا وہ فخر اور نیریت کی تیاری میں گرفتار ہونے والوں کا کام ہو سکتا ہے جنکی نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلامِ بلاغت نظام تک نہیں پہنچتی اور تجربہ صادق کے مشاہداتِ غیب کا جنہیں اقرار نہیں ہے

منکرین وجود شیطانی اور ان کی غلط فہمی

گو جناب سرسید اور ان کے ہم ذیادہ جہاد بر این سادہ و دلائل واضحہ کے پھر بھی اس کے قائل ہیں کہ شیطان و ملک کا وجود مستغنی شکل و صورت میں نہیں بلکہ صرف نفس کی قوت کا تسلیم شیطان ہے اور ان کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز آئندہ سے دکھائی نہ دے اور کان سے سنائی نہ دے اور زبان سے کہی نہ جائے تاکہ سے سوجھتا نہ جائے باتحواں سے چھوئی نہ جائے اس کا وجود ہو ہی نہیں سکتا لیکن کوئی ان مادہ پرستی میں سرشار ہونے والوں سے پوچھے کہ آخر پھر اپنی روح کے کس طرح قائل ہو چاہئے کہ اپنے وجود اور اپنی روح سے بھی انکار کر دیکوں کہ آج تک حواسِ غرہ ظاہری نے کسی انسان کی روح کو بھی نہیں دیکھا اور نہ دیکھنے کے باوجود کسی نے انکار کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حواسِ غرہ ظاہری صرف انہی اشیاء کو محسوس و ادراک کر سکتے ہیں جو جزی جسم ہوں اور مادہ اور روح دونوں سے مرکب ہوں تمام روح کو یہ نوابِ غرہ ظاہری ہرگز ادراک نہیں کر سکتے وچہ اسکی یہ ہے کہ یہ حواسِ ظاہری فی الحقیقت دیکھنے والے اور سننے والے، چمکنے والے اور سوجھنے والے نہیں بلکہ وہ قلبِ مدوک ہے جو ان حواسِ غرہ سے سب عالم کی اشیاء کو دیکھتے سنتے ہے اگر اس کی حس باقی رہے یا انسان کا دل مر جائے تو پھر یہ حواسِ غرہ کوئی فعل بھی سمجھ طور پر بجا نہیں لاسکتے اور روح بھی بدون حواسِ غرہ کے اس عالم میں

جب انسان دسترس اور قابو پا لیتا ہے تو پھر اس کے لئے اس سے بڑھ کر مفید شے بھی کوئی نہیں ہے۔

توبہ نفسانیہ پر قابو پانے ہی سے انسان کامل ہو سکتا ہے

چنانچہ وہ آگ جو گرہوں اور پتہ کی علامتوں کو ایک منہ میں خاک کا ایک ڈھیر بنا دیتی ہے جب اس آگ کو انسان اپنے قابو میں کر لیتا ہے تو دیکھ لیجئے کہ ایک استبرابر اور ثمن وزن دم کے دم میں مشرق سے مغرب میں اور مغرب سے مشرق میں پھرنے لگتا ہے۔ یہی حال شیطان اور نفسانی قوت کا بھی ہے کہ وہ جس قدر انسان کے حق میں مغرب سے اسی قدر مفید بھی ہے وہ شیطان جو انسان کی بھی تاریکی میں اضافہ کر کے اسے اپنا جیسا کر لیتا ہے اور اسلئے اسلئے کی گمراہیوں میں اتار دیتا ہے جب انسان اس پر قابو اور غلبہ پا لیتا ہے تو تک السموات والارض کے سر اور عجائب دیکھ لیتا ہے اور اسرار کھینچنے و آشکار ملکوتی اس پر مشکف ہو جاتے ہیں کہ اشراط الخانی شائد و کذلک نوری ابرہم ملکوت السموات والارض ولکنون من الموقنین ۵

تخیر عن اصرار بعد اور اسکے نتائج

جیسے بھی کی طاقت پر قابو پالینے سے انسان نے اپنی اور ہوا کو مسخر کر لیا ہے اب نہ سمندر نہ طوفان نہ جزیرہ موجوں سے انسان ڈرتا ہے نہ ہوائے جھڑپ سے کوئی گزند پہنچا سکتے ہیں اسی طرح نفسانی قوت پر جن اعلیٰ قوت رکھنے والے اور دعا و اعلیٰ تبت پر واکر نے والے مقدس انبیاء نے بعد پایا ہے اور اس باری کیفیت کو اپنی صلیب اعلیٰ کا خاتمہ بنا کر حضرت اعدیت سے چشمہ قدرت و کمال و جمال و جمال سے توکل کر لیا ہے۔

اثبات معراج نبوی و رفع مسکات صری بجد عنصری

ان میں برنی قوت سے زیادہ دو نورانی طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ باذن اللہ ان کے لئے آسمان و زمین کی سیر اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان ہو جاتی ہے اور آسمانوں کی سرسبزیاں یہ نواح طیفہ اپنے جسد عنصری کو مساجد رکھتے ہیں کہیں تعب اور وقف محسوس نہیں کرتیں اور قوت برنی اور قوت نوری اور حکمت خیر و شر کا بھی دو کمال و اعتدال اور توازن اصلی ہے کہ جن کے باہم مزاج ہو جانے کے بعد لباس خاکی کا فاضلہ تعلیمات ربانی کے لئے مزاحم و مقابل نہیں رہتا اور نور ملکیت، غالب و مستوی ہو کر اس طرح ان کے قبضہ میں آجاتا ہے جس طرح بجلی پر انسان قبضہ پالینے سے بھی کے دہاتے ہی بجلی سے چاہیں تو پرواز کی کیفیت حاصل کر لیتے ہیں اور جب چاہیں عالم کے کاروبار میں مدد لیتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام جب چاہتے ہیں تو صفاتِ انبیاء کی غیر

طاقت و قدرت بھی نہیں رکھتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا مقابلہ وہی کر سکیگا جو اس سے بھی بڑھ کر لطیف اور قوی ہو۔

بار کا مقابلہ نور ہی کر سکتا ہے

سورہ ایک کو معلوم ہے کہ بار کا مقابلہ اگر کوئی چیز کر سکتی ہے تو نور ہی کر سکتا ہے ایک ہندوستانی ہی تیز روشنی والا کیوں نہ ہو جہاں شب کو اس کی روشنی کی ہر شخص آرزو کرتا ہے اور اسکی ضرورت ہر فرد بشر کو محسوس ہے وہ اس جھپکنے والے ہنر سے کا نور آفتاب میں بیکار ہو جاتا بھی ہر ایک پر بخوبی عیاں اور روشنی ہے اور آفتاب غالبانہ کے نور کو کم کرنے کے لئے لاکھوں اور کروڑوں ہنر سے بھی کیوں نہ روشن کر دے جائیں یا دن میں بجلی کی روشنی کتنی ہی زبردست مقدار میں کیوں نہ استعمال کی جائے مگر ناممکن ہے کہ بار نور پر غالب آسکے۔ ٹھیک اسی طرح سمجھو کہ شیطان کسی قدر بھی انسان پر قبضہ نہیں نہ جملے نہ ممکن ہے کہ جب اللہ و رسول اور اسکی نورانی حقوق سے انذار و تعلیمات کو انسان پر وارد ہو اور ہندو ماضی اسباب نور کا ارادہ کر لے تو شیطان کا کوئی دوا چھ ملے۔

شیطان کی جبلت ہی میں فساد نظم رکھا ہوا ہے

چونکہ شیطان کی جبلت و فطرت میں فساد نظم کا اقتضاء صانع پھون دے جنھوں نے رکھ دیا ہے اور اس کی فطرت اور ساخت ہار سے ہوئی ہے اس لئے اس کا مادہ باری بھی اکثر عالم کے کاروبار میں فساد کا سبب ہوتا ہے دیکھئے ایک علامت اینٹ پتھر گنڈی چونے مٹی وغیرہ کے مجموعہ سے لاکھوں روپیہ میں برسوں کی محنت و کوشش سے تیار کی جاتی ہے اور طرح طرح کی مصروفیوں اور مشغولیتوں سے اس کو مکمل کیا جاتا ہے مگر جب آگ کا قابو اس پر چل جاتا ہے تو ایک پیرہ کی دیلائی سے یہ برسوں کی محنت ایک دم میں غارت ہو جاتی ہے اسی طرح شیطان کا قابو بھی جب انسان پر چل جاتا ہے اور شیطان پر جب بھی کسی کے شرمن و دین و ایمان پر کاری ہو جاتا ہے تو برسوں کے محنت و برکات دم کے دم میں غارت ہو جاتے ہیں اور انسان ذلت و خسران کے گڑھے میں جا کر رہتا ہے۔

شیطنت کی سرانار ہی ہونی چاہئے

غالباً سبب ہے کہ شیطان کے دامِ ترویہ میں پھنس جانے والوں کی سزا بھی داسی لئے تجویز کی گئی ہے کہ جس چیز سے انھوں نے دنیا میں لگاؤ پیدا کیا تھا آخرت میں بھی وہی اسی قسم کی جزائے ماموشی ان کے سامنے آجائے گی کمال تعالیٰ جزلہ سببہ سببہ مطلبہ۔ لیکن اسی مادہ باری پر

اور عالم اجسام سے عالم ارواح میں اور عالم ارواح سے عالم اجسام میں جب ہے جس قاب اور جس صورت سے چاہے انسان کو گھیر کر اپنی ذات سے ملکیت انسانی کو تیرہ و تار یک نور عیب و ملامت ہے۔ لوح محفوظ عرش و کرسی اور طعن سے جو تعلقات ارواح انسانی کے قائم و ثابت ہیں شیطان کے درمیان میں مائل ہو جانے سے وہ تحقق بعینہ ایسی ہی طرح منقطع ہو جاتا ہے جیسے آفتاب و مہتاب پر ابر آجائے بس انہی تعلقات کے انقطاع کا نام ملامت و مکر ایسی ہے اور بندہ اور خدا کے درمیان شیطان کے مائل ہو جانے پر ہی شرک ہے کیوں کہ جب شیطان انسانیت پر چھا جاتی ہے تو اسکی تمام تر ذہن عالم اجسام ہی میں مصروف ہو جاتی ہے

شیطان کی دھوکہ دہی کی ایک مثال

جس طرح وہ انجمن جو کلکتہ کی طرف اپنی بیسیوں گاڑیوں کے مسافروں کو فرمائے بھرتا ہوا ہے جا رہا تھا لیکن ایک معمولی سے کانٹا بننے والے نوکر کی شرارت سے انجمن کی لائن کا رخ بدل گیا اور بجائے کلکتہ پہنچنے کے دو انجمن مسافروں کو لیکر لاہور پہنچ گیا تو جو کچھ شرارت و غفلت باور کی جائے گی وہ درآئید اور کائنات والے ہی کی کچا کھتی ہے لائن کا کچھ قصور نہ ہوگا اسی طرح شیطان انسان کی عمر عزیز کی جملہ ترقیات کی لائن کا رخ عالم نبات و پھر کر عالم فانی کی طرف کر دیتا ہے اور اسی طرح اسکو فنا کر دیتا ہے جس کی روح کی موت کھاتی ہے۔ کیوں کہ جب اس کا تعلق اسکے اصل مرکز سے منقطع ہو جائے گا تو ممکن ہے کہ اسکی حیات باقی رہ سکے جیسے وہ درخت جس کی جڑ پر کھڑا ہے جھلکا جائے اور اس کا تعلق زمین سے منقطع کر دیا جائے تو درخت کے حق میں یہ موت ہے اور زمین کی جملہ قوتیں باوجود اس درخت کے متصل ہونے کے محض اس قطار رشتہ کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں اور اس کھڑا بیج کے تھوڑی دیر بعد یہ نکل آئے لگتا ہے کہ درخت کی دوسرے سبز و شاداب ڈالیاں جو ابھی اچھی ہوا کے جو کھوں میں مجموعہ مجموعہ کر نکل رہی ہیں اپنی طرف جھکائے دے رہی ہیں اور وہ آفتاب کی نورانی شعلیں جو اس کھڑا بیج سے بیخراں ہو چکی ہیں انھیں اس قطار تعلق کے بعد درخت کے جملہ برگ و بار کھٹکاتے ہیں اور وہ درخت جو سیکڑوں آدمیوں کو ابھی اپنے سایہ میں ملائے ہوئے تھا یکایک سوکھ کر زمین پر گر پڑتا ہے اسی طرح وہ انسان جنگلی ارواح معیدہ تدبیر جسم میں مصروف تھیں اور فیضان حقیقت ربانی سے فرماں و شواہد ترقی ملکیت میں مصروف تھیں کہ یکایک شیطان کی تاریکیوں نے چاروں طرف سے آن گھیر اور ان کے تعلقات خدا و رسول میں رخنہ ڈال کر یہ قطعا ان کے حق میں باعث پڑمردگی ہو گا اور اگر وہ انسانی اپنے خالق و مولیٰ

محدود و شواہد میں مستغرق ہو جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں ملاء اعلیٰ کی سر کر لینے ہیں جب بعض اشیاء و ادویات کے باہم لپ جائے گا یہ اثر ہے کہ ان سے صیب سے صیب آواز میں پیدا ہو جائیں۔ ہم کہے گئے ہزاروں جا میں کھٹ کر دیں تا جبے پر یکے اور کمر پائی دعوت پر یکپائی دو انھیں استعمال کر دی جائیں تو تاہم خالص سونہ بن جائے اور کارخانہ عالم میں اس کی قدر و قیمت بڑھ جائے۔ اور کوئی شخص یہ تیز نہ کر سکے کہ خالص اور قدرتی سونے میں اور اس مصنوعی میں کیا فرق ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جن اجزاء کو ملا کر قدرت نے سونا بنایا تھا انسان نے بھی خدا تعالیٰ کی تہائی ہوئی الہامی ترکیب کے موافق ویسا ہی سونا بنالیا ہے۔ اسی طرح انبیاء عظیم اسلام نے بھی مدبر الالہامی تہائی ہوئی ترکیب کے موافق انسانی قوت پر ملکیت کو قابو دے کر اسکی ترکیب و ساخت سے کام لیا ہے کہ وہ نفسانیت و بھیت نہ رہی بلکہ مثل تانبے کی ملکیت ہی ضم ہو کر اس کی غائب قوت کا سبب بن گئی یہی وجہ ہے کہ انبیاء عظیم اسلام میں جو خیر و نور سے دلا ملکہ کے خیر و نور سے کیس بڑھ کر ہے کیوں کہ ملا لگے کے خیر میں ترقی و اضافہ کی کوئی مثل نہیں وہ جتنے پیمانہ پر ہے بس اتنے ہی پیمانہ پر ہے گی۔ لا یحسون اللہ ما یعلمون و یفعلون ما یشاءون اور انبیاء عظیم اسلام کی ملکیت و خیر و میں اضافہ و ارتقاء ہے کیوں کہ جس طرح انجمن میں آگ پانی کو کھول کر انجم پیدا کرتی ہے اور یہ آگ نہ صرف انجمن کے حق میں رحمت ہے بلکہ تمام مسافروں کے حق میں بھی باعث برکت ہے اور چوٹھی کی آگ اس قدر قوی نہیں ہوتی جس و ایک خاص صورت میں جلتی رہتی ہے اسی طرح انبیاء عظیم اسلام کے لئے باذن اللہ کہ ارض سے کہ ہوا سے کہ آسمان پر جا کر وہاں قیام کرنا ایسا ہی عمل ہو گیا تھا جیسا کہ برقی طاقت پر تھوڑا سا قابو حاصل ہو جاتے ہیں اور جنہیں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے ہوا میں اڑنا اور ٹھیکہ آسان ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر خدائے جسمانی کی طاقت سے ہمیں اور ہمیں نیند پر چڑھ جانا آسان ہے اور قوت بھیمہ نے بآسانی ہمیں بڑے سے بڑے بیچر اور نیند پر لے جا کر سطح زمین دکھادی ہے یہ طاقت نہ ہو تو ایک سبز مٹی پر بھی قدم نہ رکھا جائے ایسے ہی انبیاء عظیم اسلام کی قوت مسلحہ کو کلام و امر خداوندی کی روحانی طاقت و تقریر سے اس درجہ پر پہنچایا تھا کہ وہ باذن اللہ کہ ہوا سے چڑھ جائیں اور اگلی قوت بشریہ بالغ و نعلیٰ الہامیہ نہ ہو۔

اس اشارہ سے گمان غالب یہ ہے کہ ہر ظہرین کرام کو مسئلہ رتبہ صحیح مجددی غرضی اور معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں انشاء اللہ تردد و تھک جگہ پائی نہ رہے گا۔

شیطان کا تخیل جسمانی و روحانی

الغرض شیطان ہر شکل و صورت سے بدن انسانی میں داخل ہو سکتا ہے

کی طرف ثابت و تضرع نہ اختیار کرے گی تو حقیقی کی موت اس پر آجائے گی۔
خداوند عالم نے انسان کے لئے توبہ و استغفار اس لئے رکھا ہے کہ جب اس کا
رشتہ اپنے مالک و مولیٰ سے کزور پڑنے لگے اور شیطان کے غلبہ و تسلط سے
انسان کی حیثیت ابیہی خطرہ میں آجائے تو بندہ اپنی نفسانی شرارتوں پر دل سے
ہام ہو کر اپنا تعلق درست کر لے۔

مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے معاصی کا فرق

یہی فرق مسلم عاصی اور کافر و مشرک کے مکتا ہوں میں ہے کہ
شیطان تو ہر ایک کے غلبہ دل کو ٹوٹا ہے و سادس و عسرات سے ہر ایک کے
قلب کو سیاد کرتا ہے مگر جنگی روح عالم اجسام کی آلائشوں سے بالکلے ملوث
نہیں ہوتی اور توحید و رسالت کا کوئی نقطہ نورانی بھی ان میں موجود ہے مگر ادوات
کی نزولت اور مہارفت سے جن کے دل پر سورے سیاہ نہیں ہو چکے ہیں جب
بھی رعب حق کی بارش کا کوئی چمچناں پڑ جاتا ہے اور جب بھی کسی مسید
روح کا گذران کے قلب پر ہو جاتا ہے تو وہ پکار اٹھتے ہیں کہ اے یحییٰ و بدکار
اشمن پروردگار یہ تیرا حملہ شر کو بظاہر بڑے آن و بان، قوت و شوکت کے
ساتھ ہے اور تیرے یہ اطلالہ اقدامات گو بڑے استحکامات کر کے آئے ہیں مگر
یاد رکھ کہ حزن و قوت جو چمکے بھی ہے وہ اللہ جل شانہ و عز مکانی کے لئے ہے
اور باگ ڈور صرف اسی کے ہاتھ میں ہے جسے ہدایت و سعادت کی مٹادی عالم
میں کرائی ہے اور باطل کو حق سے مغلوب ہونے ہی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔
اما الزبد فیذہب جفاء او اما ما یمنع الناس فیہمکت فی
الارض، جہ الحق و زہو الباطل ان الباطل کان زہوقا۔
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ جس اتنا کتے ہی انسان پر سے
تمام جبریکیوں کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور شیطن کے تمام منصوبے بکھر
جاتے ہیں۔

انسان اگر اس مسعد نظم عالم کے مکانہ و سائنس سے بچنا چاہتا ہے اور
اس دشمن انسانیت کے داخلہ کو عالم ادراع میں بند کرنا چاہتا ہے تو اس کی
صورت صرف یہی ہے کہ وہ کار ساز عالم کی پناہ لے اور اسکی تجوہ صفات
ربوبیت و ملکیت والہیت کی پناہ لیکر شیطان کو مقصور و مغلوب کرے۔

شیطان کس حالت میں انسان پر حملہ کرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ چور اور ڈاکو ہمیشہ اس حالت میں نکلے لگاتے ہیں کہ
جب انسان نامل ہوتا ہے یا نہ مری بڑھتی ہے یہی وجہ ہے کہ دن میں
چربیاں کم ہوتی ہیں اسی طرح شیطان بھی جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان کی ہمیت
کی راہیں مکمل کی ہیں اور اسکا تعلق اپنے مالک حقیقی سے کزور ہو گیا ہے تو

جسٹ سے حملہ کر دیتا ہے لیکن جب دیکھتا ہے کہ ازلی وابدی سرکار کی فوج اور
حق تعالیٰ دستے مدد کو آچکے ہیں اور انسان نے سرکار امدیت میں ہاتھ جوڑ کر
اقرار کر لیا ہے کہ حول و قوت جس قدر بھی ہے وہ صرف اللہ ہی کے لئے ہے
اور وہی سب کا قیادہ واپے توبہ روحانی تیرے یہ دیکھ کر کہ رب الناس کی محبت
کے پیادے آئیں دوچے۔ ملک الناس کے نورانی لشکر اور ان کے پرے آموچہ
ہوئے آلہ الناس کے رسول کریم اور روح الامین نمودار ہو گئے تو یہ شیطان
اثرات پر اگندہ و منتشر ہوا مشورہ ہو جاتے ہیں اور دل کی زمین خدائی لشکر کے
لئے خالی رہ جاتی ہے۔

شیطان کے داخلہ قلب کے تین دروازے

انفرض قلب انسانی میں شیطان کے داخلہ کی تین ہی صورتیں ہوتی
ہیں۔ (۱) کبھی وہ شہوت کی راہ سے دخل پالیتا ہے (۲) اور کبھی قہر و غضب کی
راہ سے۔ (۳) کبھی شرک و ہوا، حرص و ملہ کی راہ سے انسان کے قلب کو مسخر
کر تا ہے۔ خداوند عالم نے ان تینوں راستوں کو شیطان پر بند کر کے انسان کو راہ
مستقیم دکھائی۔

رَبِّ النَّاسِ

اور ربِّ الناس سے اشارہ فرمایا کہ شیطان جب شہوت کی راہ سے
قلب میں دخل پائے تو انسان اس کی پناہ لے جو تمام انسانوں کی قوتوں کی
محمرائی و حفاظت کرنے والا اور سب کا پالنے والا اور اس کی قوتِ بھیمہ کو جاوہ
اعتدال پر لگانے والا ہے یوں تو خداوند عالم تمام مخلوقات ہی کا پالنے والا ہے اور
اسکی پرورش تمام عالمین کو محیط ہے لیکن جو تربیت کاملہ انسان پر قائم ہے وہ کسی
دوسری مخلوق پر نہیں ہے وچرا اسکی ہے کہ اس حقیقت جامعہ سے بڑھ کر کوئی
حقیقت بھی نہیں ہے۔ دیکھئے لکھئے انسانی بظاہر ایک ہی شے ہے مگر غائب
کائنات نے عقل و کرامت، ولایت و شرافت، کے لئے کیسے لعل و جواہر اس
میں لگائے اور مرد و عورت کے جوڑے بنا کر کس طرف ایک کو دوسرے کے
لئے کار آہد بٹایا اور قائلہ و قائل کے بادلوں سے بار و رحم میں کس طرح
انسانیت کے موتی پر سائے اور کیسی لطیف و ممکن تدبیر سے انکی لسلوں کو پھیلا دیا
اور بڑھایا اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی محبت و خواہش پیدا
کر دی اور ایک ایسا مادہ پیدا فرمایا جو عمر کے وسط میں جوش کھار کر اپنے بھائے
جنس کے بوجھانے کی آرزو کرتا ہے۔

نظم توالد و تناسل کی پر امن راہ اور شیطان کی دراندازی

سورجانی کے اس مادہ شہوت کے غلط استعمال سے شیطان کا مستعد یہ

فرماتے ہوئے نہ تو بالکل ہی اس مادہ کو مجبوس فرمایا اور نہ نفسانی لذتوں میں متشکک ہو جانے کی ہی انسان کو اجازت دی کیونکہ اگر بہار شباب کو بالکل ہی مجبوس رکھا جاتا ہے تو جب بھی انسان، انسان رہتا نہ وہ اپنی نسل اور اپنے قائم مقام سلع زمین پر لا سکتا اور اگر ہر جگہ اور ہر حالت میں اجازت نہ دی جاتی تو انسان بہائم کی طرح پر ہو جاتا۔ ہر حال جو اس بیمار کو انسان پر لاتا ہے اسی کو یہ حق حاصل ہے۔

نکاح و زنا کا باہمی فرق

کہ جن حالات و وحالت میں اس مادہ سے انسان کی بہتری اور بھلائی ہو وہ بھی اسکی طرف سے بھلا دئے جائیں اور جن حالات و وحالت میں اس مادہ کا صرف انسانیت کو بگاڑ لگائے والا، اور وہ بھی اسکی طرف سے واضح کر دیئے جائیں تاکہ اسکی قدرت کاملہ سے نہ انسان بہائم کی طرح پر ہو اور نہ انسانیت کا دائرہ اس پر تنگ ہو اسی لئے قرآن حکیم میں جن حالات و وحالت میں اس مادہ کے صرف کی اجازت دی گئی ہے اسکو شریعت اسلامی کی اصطلاح میں نکاح کہتے ہیں اور جن حالات و وحالت میں بندہ از خود بگاڑا اجازت خداوندی اس بیمار انسانیت کو صرف کر ڈالے اسکو زنا کہتے ہیں۔

مادہ شہوانی کا پیدا کرنے والا ہی

اسکے آمد و صرف کا نگران ہو سکتا ہے

جیسے ایک حکیم یا واکٹر اگر دو دلوں اور نڈھوں سے کوئی مادہ انسان میں پیدا کرتے ہیں یا مصنوع دیکر کسی مادہ کو اکھاڑتے ہیں تو ہر شخص جانتا ہے کہ ان کے علاج میں کسی ہواقت شخص کو نہ دخل دینے کا حق حاصل ہے نہ مریش کو خلاف ورزی کر کے ہر چیز توڑنے کا اختیار ہے اور اگر ایسا ہو تو مریش کی حالت بگڑ جاتی ہے اور انجام کار اس عالم سے کوچ کر جاتا ہے۔ اسی طرح بدن انسانی میں ملکیت و بصیرت و بصیرت کے باہمی استخراج سے خداوندی عالم سے جو یہ خواہش پیدا کی ہے اور جو اس مادہ شباب اور بہار انسانیت کو جسم پر نمودار فرمائے والا ہے وہی اس کے آمد و صرف کا اندازہ اپنے خیال رکھتا ہے اور وہی اسکی بیمار شباب کا مجاز و مختار بھی ہے جیسے کسی مخلوق کی جان فیرا اللہ کے ہم پر ملی جائے اور انسانوں پر اس کا گوشت اس لئے حرام ہے کہ جان اسی کو لینے کا حق ہے جو جان ڈالنے والا ہے دوسروں کو ہر گز اس کا حق نہیں۔ اسی طرح پروردگار عالم مادہ شباب اور بصیرت انسانی کے کمالات کی جو بہار انسان پر لایا ہے وہی اسکی مالک ہو گا اور بگاڑا اجازت خداوندی ایسے مواقع میں صرف کا بندہ کو ہر گز حق حاصل

ہوتا ہے کہ انسان کے نظم و تامل کو برہادر کیا جائے اور جو پر امن راہ بوالد و تامل کی حق تعالیٰ نے مرد و عورت کے درمیان بذریعہ رسول و انبیاء قائم فرمائی ہے یہ باقی نہ رہے اور قوت بھی کے صرف کرنے میں انسان مطلق العنان ہو جائے لیکن خداوندی عالم ہی چونکہ اس بہار شباب کا لانے والا ہے اور وہی لطیف خدائیں خلق کر اس مادہ کا پیدا کرنے والا ہے اور بندہ اس کے آمد و صرف میں خدا کے تئیں جواہدہ ہے اس لئے عقلاً یہ کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا اور نظم و رویت پروردگار کے سراسر خلاف تھا کہ بندہ اس جرات کی بہادر کو (جسے قدرت نے باپ باپ کے دل میں جو شجاعت ڈال کر پرورش کرایا ہے اور اپنی سالہا سال کی نگہداشت اور تیرگیوں سے انسان پر جو بہار شباب قدرت لائی ہے) جسکے ساتھ چاہے فروخت کر دے اور مالک کو یا اس کے پیٹ پیسروں کو خرچ بھی نہ کرے ظاہر ہے کہ وہ غلام کسی طرح بھی لا انتدار کھلانے کا مستحق نہیں جو مالک کے بدن اجازت و اذن کے اسکے بل و دولت و عزت و آبرو، کو جہاں چاہے صرف کر ڈالے بلاشبہ بندہ کی عقل پر چڑکے

شیطان کا قابو مل جاتا ہے اور وہ دن رات انسان کو برسے برسے برا مشورہ اور کھوٹی صلاح دیتا رہتا ہے اس لئے قوی اندیشہ تھا کہ جب انسان کے رشتہ خدا سے کمزور پڑ جائے تو شیطان قوت بھیجے کا غلط استعمال کر اوسے اور انسان کو جانوروں کی مشابہ کر دے اسلئے شفقت و رویت کا اقتضاء یہ ہے کہ ایسی حالت میں جبکہ انسان جراتی کے ہاتھوں لاچار ہے اور لوگوں کی شرارتوں سے اسکا کھل گیا ہے اور انسان اپنے ظاہری و باطنی نظم میں فساد ڈالنے پر حلا ہوا ہے اور بہائم کی مشابہت اختیار کر لینے پر شیطان نے اسے ہکا بھکا کر راضی کر لیا ہے بندہ اپنی قوت بھیجے کو محفوظ رکھنے کے لئے رب الناس کی پناہ و مضرت سے اور اس کی طرف رجوع کرے جس نے برسوں تک اسکی حفاظت کر اکر یہ مرتبہ شباب اسکو مرحمت فرمایا ہے اور تجلی رویت سے تعوذ کر کے انسان اپنے لباس تقویٰ پر شیطنت کے داغ نہ لگائے اور روک کر لوڑ جھک کر بہائم سے ممتاز ہو جائے اور سوچے کہ ایک وقت خزاں کا مجھ پر ایسا بھی آنے والا ہے جسے میں سمندر و سخت کی طرح سوکھ کر زمین پر جا کر لوگ اور لوگ مجھے اٹھا کر پیر و خاک کر بیٹھے اور میرے جسم کے ریزے زمین پر ہوا میں اڑ بیٹھے۔ اسی خواہش و میلان طبعی میں انسان کو مطلق العنان نہ بننے کے لئے ارشاد ہوا واللہ پریدہ ان یتوب علیکم ویرید الذین یتبعون الشہوات ان یتلبوا میلا عظیما یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔

قوتِ بیمیہ کا استعمال معتدل

آیہ ہذا میں حق تعالیٰ نے انسان کے اس اقتضاء طبعی کی رعایت

انسانیت و شریعت غیر سے ہر سو جو رہے، کل مخلوق پر، قائم و مستقیم ہے۔

بادشاہان دنیا اور ملک الناس کی حکومت کا فرق

پھر بادشاہان دنیا کی حکومت تو صرف اعضاء و جوارح ہی پر ہے اور وہ بھی بدلتی مدت یعنی بدلتی ہے۔ آج کوئی برسر اقتدار ہے تو کل دوسرا سر پر آئے سلطنت ہے اور پھر تمام روئے زمین اور دنیا کے عمل و تحتوں پر تو آج تک نہیں سام گیا کہ کسی ایک انسان کی حکومت قائم رہی ہو بلکہ حلق ہے کہ زمین کے تحتوں پر مختلف سلطنتیں قائم ہیں جو آئے دن ایک دوسرے سے برسر حکمران رہتی ہیں مگر ملک الناس کی حکومت نہ صرف اعضاء و جوارح انسانی ہی پر ہے بلکہ حواس خمسہ، عقل و ادراش، دل و دماغ اور کائنات کے ذوق و ذوق پر ہے سب اسی کے زیر اقتدار تابع فرمان ہیں۔

استبداد کے ساتھ رضائے قلب کہاں جمع ہوتی ہے

پھر حکومت انسانی میں تو قیود و تجربہ و استبداد کو، عمل ہو تا ہے سب سے دلوں کی رضا حاصل کر لینا اور تمام دلوں کو سوا لیا وجود دینا کے ہر قسم کے ساز و سامان موجود ہونے کے انسان کے بس سے باز ہے لیکن خداوند عالم کی حکومت الہی، محبت کاملہ کے ساتھ ہے اور ہر قلب میں فطری طور پر اس کے دیدار کا ختم شوق بکھرا ہوا ہے۔

بادشاہان دنیا اپنے نظم میں دوسروں کے محتاج ہیں

علاوہ ازیں بادشاہان دنیا تو اپنے قلمرو میں خود ہر جگہ ہر وقت موجود نہیں رہ سکتے اسی لئے وہ جو بھی انتظام قائم کرتے ہیں دوسروں کی مدد سے کرتے ہیں اور متضاد احوال اور متضاد اہمیت کو تھا پل توٹ لگنے سے سر نہیں کر سکتے اسی لئے صلاح و مشورہ کے لئے وزراء کی جماعتیں بناتے ہیں کہ انقدر مشاہیرات و دیکر و رات انکے ناز و غرے بنتے ہیں اگر وہ کسی کی سفارش کرتے ہیں تو بادشاہ اسکو رد نہیں کر سکتے کہ مبادا دل کو گلی چٹن آجائے اور نظم سلطنت میں فساد پڑ جائے۔ پھر مذمت و ارادان حکومت سے تو دماغ سوزی و دیدہ ویزی کے باوجود بسا اوقات وہ اس سلطنت میں نفسی واقع ہو جاتی ہے اسی لئے جو بھی منہ چڑھے مترب ہوتے ہیں وہ بھی مستوجب اور رائدہ و درگاہ ہو جاتے ہیں غرض بادشاہان دنیا باوجود خدام و حشم کے مالک ہونے کے عمل اور عقل دونوں میں عاجز ہوتے ہیں لیکن ملک الناس کی حکومت ہر آن سب پر شامل ہے نہ وہاں صلاح کی ضرورت ہے نہ مشورہ کی حاجت نہ وہاں مجبوری کا گمزدہ ہے نہ نقصان کا دل جو چاہتا ہے سو کر تا ہے ہر جگہ حاضر، غریب ہر ایک کے دل کے غلی بھیدوں پر مطلع ہے غرض اپنے ملک کے انتظام میں نہ وہ کسی کا پابند

نہ ہو گا جہاں انہی محاکمہ الامم کی مہیا چوری نہ ہوتی ہو غرض ہر کس و دھاکس کے ہاتھ بندھ کر بہار انسانیت کی فروختگی کا حق حاصل نہ ہو گا اور نہ بندہ خائن اور فرمان کھانا لگا اسی خواہش پر کیا سو قوف ہے کھانا پوچھا، ایشیا چھٹنا اور بدلتا و پھرتا، غرض جو کچھ بھی ضروریات انسانی ہیں اس میں سب انسان خدا کی تعلیم اور رضا کا پابند ہے جس سے دائرہ انسانیت قائم رہے اور ان سب کا لب لباب بھی کسی کے شیطان انسان کو تو دست سے خارج نہ کر سکے۔

ملک الناس

اور جب شیطان غضب اور قہر کی راہ سے قلب میں داخل ہو تو روح انسانی ملک الناس کی پتلا ہے کیونکہ روح انسانی جسم میں اگرچہ ایک عکس کی حیثیت رکھتی ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ عکس انسانی ہی کے بل بوتے پر ہے اور یہ فخر و غرور، اسی کرید اگر وہ توئی ہے جس نے انسان میں زور اور گھمنڈ کی طاقت رکھی ہے چنانچہ ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ اسے روح شیشہ مطلق ایم میں ہے قوتی تباد سے تن وے ہوئے ہیں ہم جب چاہیں اپنی دی ہوئی قوت کو ابھار سکتے ہیں اور ضعیف و کمزور انسانوں سے بڑے سے بڑے مبادوں کے زور و قوت کو بال کرادیں۔ بیشک انسانوں کو اس کے پروردگار نے جہاں اپنے مقصد کے لئے معلوم کرنے کا مدد عینیت فرمایا ہے وہیں مقصد و مدافعت سے بے زور زمین پر قبضہ اور تسلط حاصل کرنے کیلئے لافیت شایہ اور حالت طبعی بھی بخشتی ہے جسکی راہ ہے وہ اپنے حق نہیں سے ہر دوزخ و تباہی ہو تا ہے اور خدا کی زمین کو خون سے آلودہ نہ کرتا ہے۔

قوت سبعیہ کا غلط استعمال

لیکن قہر و غضب فساد و منازعیت کی حالت میں چونکہ شیطان اس قوت سبعی و قہری کا رخ اور قوت سبعیہ کی جہت اعداء اللہ سے تعبیر کر اپنے بھائی بندوں کی طرف گردیتا ہے اور عقل کی مغلوبیت کی وجہ سے انسان دوسرے سے زور اور گھمنڈ پر بھروسہ کر کے شیطان کے برکانے سے اٹا ولا غیور کا ہم بلند کر کے مطلق العنان ہو جاتا ہے اس لئے ملک الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح اگر ملک العجم ہے تو اس کا تربیت کرنے والا اور اسکی جملہ قوتوں کو مدد بلوغ پر پہنچانے والا ملک الناس ہے جس کے قہر و سیاست، قوت و شوکت کی کوئی باب نہیں لاسکتا اسی کے ہاتھ میں انسان کے دل کی گھیس ہیں اور جس طرف کو چاہے وہ کم میں پلٹ کر رکھ دے چاہے تو انسان کی جملہ قوتوں کو اس کے حق میں مفید ملا دے اور چاہے تو اسی کا زور اور گھمنڈ اسی کے حق میں مضرب سے پھراس کی شوکت و جلال کا یہ عالم ہے کہ جہاں اور ہر سامع ہر ایک جگہ اپنی غیر محدود شانوں کے ساتھ موجود ہے اور اسکی شیشہ پست بلا

ہے نہ محتاج ہے۔

خدا کی ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی تمثیل

جب اسکی مخلوقات میں سے بعض ملوی مخلوق میں نپاخذ سورج کو اکب و سیدات کا یہ حال ہے کہ جہازوں لاکھوں میل سے دو اپنی روشنی اس یکسانی کے ساتھ چمکتے ہیں کہ ایک ایک سوت کا فرق و تفاوت نہیں ہو سکتا ہے اور ہر جگہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی تمام آب و تاب کیساتھ یہ اسی مقام کے لئے طلوع کئے گئے ہیں تو خدا اوجہ عالم کے ہر جگہ اور ہر جہت پر حاضر و ناظر ہونے میں کیا کسی بھگتدار کو انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہ جہات حق اور یہ نظام و جودات خدا کے حاضر و ناظر ہونے پر شہود عدل ہیں ازل سے اسکی حکومت کامل قائم ہے اسکی نظم کی اتواری و بر قرائی کا یہ حال ہے کہ کبھی کسی نے نہ سنا نہ دیکھا کہ اسکی کسی چیز میں ایک منٹ یا ایک لمب کا فرق بھی آیا ہے۔ چاند ہے کہ چلی تاریخ سے بڑھ بڑھ کر چودہویں شب تک کال ہوتا ہے اور پھر گھٹ گھٹ کر آخر ماہ تک ناکب ہو جاتا ہے۔ سورج ہے کہ اپنی نورانیت سے اس عالم ہر ایک کو وقت مقررہ پر اکروشن کر دیتا ہے مگر کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک سکنہ دیر سے آیا ہے غرض یہ ہے کہ اسکی حکومت مطلق جامع و محیط حکومت ہے، جو محبت کاملہ اور اطاعت مطلقہ، دونوں پر مشتمل ہے اور بندگی حکومت نافیہ میں یہ دونوں چیزیں مکمل نہیں پائی جاتیں۔ بادشاہ مصل اور عقل دونوں میں خدا کے محتاج ہوتے ہیں مگر خدا کی حکومت ہر دو اعتبار سے مکمل ہے۔

انبیاء علیہم السلام مصوب نبوت سے محض نہیں ہو سکتی

اسی لئے جو اسکے مقرب و پیغامبر ہوتے ہیں وہ کبھی محتوب نہیں ہوتے اور خاصان خدا، خدا سے جدا نہیں ہوتے کیونکہ ان کو دنیا کی چھید و متغیر اسباب کی تحویلوں میں ایک ایسا نور خدا کی طرف سے عطا کر دیا جاتا ہے جسکے بعد وہ جملہ پوشیدہ حقائق کا اصل پر مطلع ہو جاتے ہیں اور اسکی اذلی وابدی حکومت کا نقشہ سمجھ کر پھر شیطان کے دھوکہ و فریب میں نہیں آتے۔ انقواء فراسة المؤمن فانہ یبظر بنور اللہ یکدیج ہے کہ بدون نور فراست کے انسان تعینہ ایک ذہنی کی طرح حقائق و اشیاء عالم کی کن میں سر مارنا رہتا ہے اور کچھ بھی اسے حقیقت کا سراغ نہیں ملتا۔

استبداد برہدہ کے لئے شایاں نہیں

بہر حال بادشاہ چونکہ علم و عقل و مشورہ میں اپنے ہم جنسوں

کا محتاج ہے اسلئے شیطان، قوت مسیحیہ پر قوت قریہ کو غالب کر کے اس میں انایت پیدا کر دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنی ناقص رائے ہی کو دہرا کر سمجھنے لگتا ہے اور اپنی عقل کے سوا کسی پر ہمسرہ نہیں کرتا ہے اور مستبد ہو کر مہمناز و خدا کی ہمسری کرنے لگتا ہے یکدیج ہے کہ مخلوق ایسے فطرت کی جان کی دشمن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ایک فطرت کتنا ہی عدل و برک کیونکہ امانہ ہو لیکن جب انسان اپنے اہوائے نفس سے بے نیاز ہونے لگتا ہے اور مستبد ہو کر انایت سے جہاننا ہے ہو کر رہتا ہے تو مخلوق میں اس انایت سے عام نفرت پھیل جاتی ہے۔ مکہ الناس سے اشارہ یہ ہے کہ روح انسانی پر جب کہ اصلی حکمران خداوند عالم ہے اور اسکی سیاست و بادشاہی تمام عالم پر مستحکم ہے تو پھر ملک الناس کے ایہو جلال و جبروت انسان کا دھماکے انا و لاغیویہ کیسا؟ اور انسان کا بھارت بادشاہی بایں مجر و قصور مطلق انسان اور مستبد ہو جانے کے کیا معنی؟

قوتِ سبعیہ کا مصرف اصلی

خلاصہ یہ ہے کہ اگر قوت قریہ سبعیہ کا استعمال حق تعالیٰ کے بتاۓ ہوئے مصرف میں کیا جائے گا تو یہ بین طاعت ہو گا اور اگر شیطان کے بتاۓ پر انسان اس قوت کا استعمال کرے گا تو یہ ممانہ و اثم ہو گا کما اشارہ ہے تھان محمد رسول اللہ والذین معہ اشقاء علی الکفار ورحماء بینہم الانبیاء ای قوتِ غضبیہ کے متعلق دوسری آیت میں اسی طرح ارشاد ہے والذین یحبون کلمات اللہم والواضاح و اذا ما غضبوه یعفون۔ قوتِ غضبیہ کا مصرف اصلی آیت سابقہ سے معلوم ہو گیا کہ کفار ہیں اور ہم دشمنیت کا مصرف اصلی مسلمان ہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ محبت گناہی کے لئے ہونی چاہیے اور عداوت بھی گناہی کے لئے ہونی چاہیے تاکہ عداوت و عداوت دونوں میں دوام و بقا آئے اور اگر یہ دونوں کیفیتیں اللہ کے لئے نہ ہو گئی بلکہ شیطان کے بتاۓ سے کی جائیں گی تو دوام نہ ہو گا کما قال تعالیٰ الاخلاء یومئذ یعضوم بعض عدوالا المتقین۔ صحابہ کرام نے اسی قوتِ سبعیہ کو دنیا کی عقلی اسمن کے لئے استعمال فرما کر جو جو جاتی خیمہ کو دنیا کی قواں کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے تھا کہ خام کوا کے علم سے رد کیا جاتا تھا اور مظلومی مدد کی جاتی تھی اب بھی اگر مسلمان اپنی اس قوت کی تربیت و حفاظت نہ کریں گے انہی کے بتاۓ ہوئے اصول پر کر لیں اور جو جگہ و جدال وہ آپس میں کرتی رہتی ہیں اور وہ ان کا صحیح مصرف کفار کو سمجھ کر اپنی قواں تر تو نہ مر کر انہی کو بتائیں اسکا استعمال بجائے اپنے بھائی بندوں پر کرنے کے اختیار پر کر دیں آج وہ دنیا پر بھاری بن جائیں۔ صحابہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی توکل تھا کہ جس کی وجہ سے ایک قلیل جماعت تمام دنیا پر بھاری ہو گئی تھی۔ اور

ہماری بہت سی اصل سبب بھی تو یہی ہے کہ ہماری جملہ قوتیں غلط طور پر صرف ہوتی ہیں۔

اللہ الناس

اور جب شیطان عتاقہ باطلہ و خیالات کا سد اور حرص و ہوا کی راہ سے قلب انسانی میں دخل پائے حسن دولت کے راستے سے دل پر قبضہ جمائے اور اسکی قوتِ ملکیہ پر قوتِ بیمیہ غالب آکر انسان کو خدا کی چوکھٹ پر سر بسجود ہونے کے بجائے مخلوق کے آگے سرنگوں کر دے۔ تو خدا اور عالم اور معبود و مبدو انسان نے اللہ الہاس کی جگہ سے انسان پر واضح کیا۔

آدمیوں کا معبود آدمی نہیں ہو سکتا

کہ آدمیوں کے معبود آدمی نہیں ہو سکتے بلکہ لوگوں کا معبود وہی ہو سکتا ہے جسکا جمال و جمال اور جلال و جلال ہوں کسی کی دی ہوئی نہ ہوں اور مخلوق کے ہر قسم کے نفع و ضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہو اور تمام خوبیاں اور بھلائیاں اس سے ایسی ہی طرح وابستہ ہوں جیسے آفتاب کی نورانی شعاعیں انسانی ذات سے لازم و ملزوم ہوتی ہیں جبکہ ہر قسم کی غماری و باطنی تربیت کا آخری سرا امی ذاتِ وحدہ لا شریک ہے چاکر ختم ہوتا ہے اور ہر قسم کی شان و شوکت و قوت و سطوت اسی کا فیض و عطایں اور قلب انسانی میں اسکی یاد کا غماری جذبہ اور جتنی ترپ موجود ہے اور جبکہ سلسلہٴ علم اسباب میں غریب امیروں کے محتاج ہیں تو امیر بادشاہوں کے پابند اور بادشاہ اپنے قصور عقل اور تصور علم و عمل کی وجہ سے خدا کے محتاج ہیں تو پھر مالکِ نفع و ضرر بندہ کو سمجھ جائاد حرص و ہوا کے جڑ میں پھنس جائادور دنیا کے چند روزہ قوت و شوکت پر اگر بضاعتِ خدا و چر غفلت اور حماقت نہیں تواور کیا ہے خدا کی کبریائی و برتری میں عیب واروں کو شریک ذات و صفات باطنی و بیرونی بزرگ پیشانیوں کو غیر اللہ کے آگے گھون کر دینا اپنی ملکی طاقت پر بھیجی تادیبی کو حاوی کر دینا جہالت نہیں تواور کیا ہے بقول حضرت جد امجد پیغمبر اسلام مولانا محمد قاسم صاحب انسان اگر کسی کے آگے جھکتا ہے یا اسکی اطاعت کرتا ہے تو وہ عین ہی چیزوں کی وجہ سے کرتا ہے۔

مالکِ نفع و ضرر خدا اور عالم ہی ہے بندہ نہیں

یا نفع و راحت کی توقع اور امید پر سر نیاز جھکتا ہے یا اندھ حضرت و تصدق پر سر اطاعت خم کرتا ہے یا غلبہٴ محبت میں دیوانہ و عاشق بگر اپنے محبوب کے اشاروں پر چلتا ہے اور اسکی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اسکی دوستوں پر جان و مال نذا کر تا ہے تو اسے دشمنوں کی پابلی و تحقیر میں مصروف

رہتا ہے۔ لیکن بندہ کے نفع و ضرر رسائی کا تو یہ عالم ہے کہ ایک وقت میں اگر کوئی کسی کو نفع و ضرر پہنچانے کے قابل ہے تو دوسرے وقت میں وہی بے دست و پا نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی کسی کے قدموں میں سر دے ہوئے اپنا لذائذ و محبت کا اظہار کرتا ہے اور اسکے لئے جان و مال سب کچھ نثار کر دیتا ہے تو دوسرے وقت میں وہی اسی دعا و شکر جاتی نظر آتا ہے ایک وقت میں اگر کوئی خوبصورتی و رعنائی کسی میں دیکھ جاتی ہے تو دوسرے وقت میں اسکے برابر حسن پر غرض مسلط نظر آتی ہے۔ لیکن اللہ الناس کے تینوں کمالات ازلی وابدی اور عقلی و ذاتی ہیں اس لئے مستحقِ مہابت اور ہر قسم کی اطاعت کے لایق وہی ذات جامع الکملات ہو سکتی ہے جسکے حق میں یہ تینوں خوبیاں داعی اور ذاتی ہوں اس لئے رب الناس ملک الناس و اللہ الناس سے اشارہ یہ ہے کہ بندہ کی محبت کا محمور کر اگر کوئی ذات ہے تو وہ جب کا پرورش کر نیوالا ہے اور جس سے لوگ لینے کسی کا کوئی تکلیف نہیں اور جس کا کوئی رقیب نہیں اور اطاعت و خوف کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ جسکے ہاتھ میں تمام عالم کے نفع و ضرر کی باگ ہے چاہے تو دم میں سارے نظامِ عالم کو دے دے یا لا کر دے اور عبادت کے لائق ہے تو وہ ذات ہے جسکا جمال و کمال ازلی و ابدی ہے۔ اور عالم میں جہاں کہیں بھی کوئی خیر یا بھلائی پائی جاتی ہے تو اسی کا عمل اور اسی کا فیض ہے اور عالم کے نفع و ضرر، بھلائی، برائی، کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے کے لئے جو کلمہ عقل ہمیں مرحمت فرمایا گیا ہے :-

تو عقلِ خدا کی وحدانیت اور کائنات کے راز

سمجھنے کے لئے دیا گیا ہے

اس کا اگر کوئی اصلی کام ہے تو یہ ہے کہ کن چیزوں میں ذاتِ مقدس جامع الکملات کی رضا حاصل ہوتی ہے اور کن امور سے اندھ عہد و سعادت ہے۔ جس طرح ایک گلوکار کو چاہے دشمن کے گلے پر چلا دیا جائے چاہے دوست کی گردن پر اس کا کام ہر صورت میں کاٹ کر رکھ دینا ہے اسی طرح انسان کے کلمہ عقل کا کام بھی یہی ہے کہ جس سلسلہ میں بھی انسان اس کو مصروف کر دیتا ہے وہ اسی سلسلہ کی تمام چیزوں کو انسان کے سامنے لا کر حاضر کر دیتا ہے شیطان انسان کے اسی کلمہ عقل کو بجائے تیز حق باطل میں صرف کرنے کے اور خدا کی خوشنودی اور ناراضی کے اسباب دریافت کرنے میں مشغول کرنے کے دنیا کے ہر کچھ قصوں میں مصروف کر دیتا ہے۔

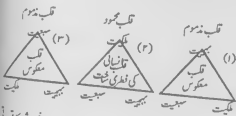
عقل کو غلط مصرف میں صرف کرنے والے ظالم ہیں

اس لئے آسمانوں میں فرشتوں کی زبان پر اس قوتِ ملکیہ اور نور عقل

تجلیاتِ ثلاثہ کی تربیت قوائے ثلاثہ کے لئے

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ کا یہ ہے کہ قلب انسانی چونکہ اپنے اندر تین زاویے رکھتا ہے اور اسکی شکل مثلث و مخروطی ہے اسلئے شیطان کے داخلہ قلب کی بھی تین ہی صورتیں ہیں یعنی بجیودہ شمت کی راہ سے داخل ہوتا ہے اور بجیودہ قرد و غضب کی راہ سے اور بجیودہ شرک و ہوا، حرص و ملع کی راہ سے اور شیطان ان شرود کا نکتہ کو انہی تین سمتوں سے قلب انسانی میں مصلحتا ہے اس لئے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی صفاتِ ثلاثہ یعنی رب الناس، ملک الناس، ازلہ الناس، کی انوار ربوبیت و ملکیت و الوہیت سے ہر سر قوائے ثلاثہ ملکیت و صہبت و بصیرت کی تربیت فرماتے ہوئے شیطان کے تین راستے انسان کو بند کر دیا سکھلائے اور تین قسم کے نور قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تین سمتوں میں ایسے ہی مضبوط آہنی دیوار کی طرح بپا کر دئے ہیں ہم اور آپ اپنے مکانات میں چور اور لٹیروں کی بندش کے لئے ہر دروازے پر سنتری مقرر کر دیتے ہیں اور انسان کو آگاہ فرمادیا کہ جب کسی راستے سے بھی شیطان دولت ایمان پر حملہ آور ہو فوراً ان تین انوار سے تعویذ و اسعہ او کر کے اس کے داخلہ قلب کو روک دیا جائے۔

ہدایت و ضلالت کی اشکالِ ثلاثہ اور قلب انسانی کی تین حالتیں



چونکہ قلب انسانی کی فغری ساخت اور نقطہ ہائے خیر و شر کا قدری اعتدال و توازن تو اسی کو مقتضی ہے کہ انسان کی ملکیت و روحانیت، بصیرت و صہبت، پر غالب رہے اور قوتِ ملکیہ کے زیرِ فرمان ہی صہبت و بصیرت تربیت پائیں اور یہ دونوں قوتیں زاویہ توحید کی پر نہ جانے پائیں بلکہ قوتِ ملکیہ ان دونوں قوتوں پر ایسی ہی طرح غالب و معادی رہے جیسا کہ ایک باپ اپنے دونوں بیٹوں پر غالب رہا کرتا ہے کہ وہ بڑا اسکے اشارہ سے کوئی کام نہیں کر سکتے اور اگر باہم دونوں لڑکوں میں لڑائی ہو جائے تو باپ ہی فیصلہ کر دیتا ہے۔ لیکن شیطان کو چونکہ اسکا علم ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو ارادہ و تدبیر عطا فرمایا

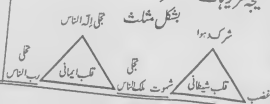
کے غلط استعمال کرنے والے کا نام بجائے مومن قانت، مخلص مدین، مسلم ضیف، کے غلام بنادیا جائے گا ہے۔ اور قلوب انسانی میں اسکی طرف سے کپٹ وال دی جاتی ہے۔ و یوم بعض الظالم علی یدہ۔
الغرض عبادت کے لائق اگر کوئی ذات ہے تو وہ ہے جسکے حکم کے آگے سب کی گردنیں پست ہیں اور جسکی حکومت مطلقہ و محبت کاملہ پر بھی ہے اور بلاشبہ خداوند، سر و سر موبدات، کھلانے کا سر اور روحی ہے جسکی حکومت سے بڑھ کر کسی کی حکومت نہیں۔ اور جس سے اوپر کوئی بڑا نہیں۔ اور فی الحقیقت فقیر و کبریا بھی اسی کو پہنچتی ہے جس کے جمال و کمال کے کوئی مقابل نہیں اور جس کے کسی فعل پر کوئی اعتراض نہیں۔

عبادتِ خداوندی کی تشریح

خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے محتاجِ بپا بند ہونے کی وجہ سے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی ہستی کو مصلیٰ و ذر پر قائم رکھنے کے لئے اپنی قوتِ ملکیہ کو خدا کی طرف لگائے اور نورِ عقل کی مدد سے اسی کی کبریائی کا اعتراف و اقرار زندگی بھر کرے جو اس کا رزاق بھی ہے اور بادشاہ بھی۔ معبود بھی ہے اور معبود بھی۔ اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ بھی اس طرح پیش آئے جس سے دوسروں کو تکلیف و ایذا نہ پہنچے کیونکہ جس طرح خالق کے ستارے کی ایک شکل ہے کہ کھائے تو اسکا اور گائے دوسرے کا۔ اسی طرح اسکی ہر اعضاء کی یہ بھی شکل ہے کہ اسکی زہر حفاظت مخلوق کو بری نگاہ سے دیکھے اور دلوں کو آزار دے۔ اور مردم آزادی اور خدا کی ہر اعضاء یہ سب امور اسی وقت ہوتے ہیں جبکہ انسان اپنی قوتِ ملکیہ سے کام لینا چھوڑ دے۔ یعنی نہ انسانوں سے محبت و شفقت کرے اور نہ خدا کی تقسیم و بندگی بھلائے بلکہ دن رات لبو و لب عزت و شمرت حرص و ہوا و حسن و دولت فرد و نفوت کے چرخوں میں پھنس کر اپنے اس لیلیٰ جبر کو کھو بیٹھے۔ اور بصیرت کی سیاحت سے اپنے دل کی زمین کو وادعا نہ مانے اور اپنے دل و زبان اور تمام اعضاء کو شیطان کی حکومت کے تابع بنائے۔ غرض قوتِ ملکی کا مصرف اصلی عبادت و تقیاد ہے اسکی جتنا انشا کہ ہو گا اسی قدر بادر گا و الوہیت سے نزدیک ہو تا جائیگا۔ اور جتنا بند ہو گا اسی قدر شیطان کے قریب ہو پختا چلا جائے گا۔

نتیجہ تقریر ہائے صفاتِ ثلاثہ

بشکلِ مثلث



انسان کو یہ یاد کر لیا کہ وہ سینہ میں مخفی رکرا اپنے ہمدرد خلفائے اربعہ سے
اگر شیعوں میں متاثر رہے گا تو ان کو اذیت پہنچا سکتا ہے تو بدرجہ اولیٰ وہی کلام رب
العالین کا وزن بھی اٹھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

یک بنی و دو گوش اور مسئلہ توحید

اور جب آپ کتاب بشریت اور بشرہ انسانی کے ان دونوں صفات
کے مطالعہ سے فارغ ہو کر اس الجبرے ہوئے درمیانی حصہ پر بیک بنی و دو
گوش نظر ڈالیں گے جو ان دونوں کی یکنائی پر واحد و شاہد ہے اور جس کو مسرور
مجدد کے آگے ہی رکھنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو آپ کو اس کتاب بشریت
کے مروجہ کرنے والے کا کمال متناہی نظر آویگا اور نور توحید بالکل محسوس
ممتاز ہو کر دکھائی دیگا۔ جو ہر آن خدا کی خدا کی یکنائی کو ہر ایک
منکر سے اقرار توحید لے رہا ہے اور آگہ انسانی کی وحدانیت پر ایک زبردست
قائم ہے۔ جو منکرین توحید و شرکین ذات و صفات سے بزبان حال کہہ رہی
ہے کہ جس طرح چہرہ کی زیب و زینت یک بنی و دو گوش پر مبنی ہے وہی ایک
گوش پر نہیں ہے۔ اسی طرح عالم کی زیب و زینت بھی توحید سے ہی ہے
تثبیت سے نہیں ہے۔

لمس و تقبیل کی حدود و قیود اور انکی حکمت

اسی لئے اس کتاب بشریت کو چھوٹا یا بوسہ دینا یا اس کا تماشہ دیکھنا
میں ذات و صفات اور نبوت و رسالات کے دلائل و شواہد و اشارات موجود ہیں
جب ہی درست ہو گا جبکہ شیطان کا دخل اور اس کا واسطہ درمیان میں نہ ہو کیوں
کہ شیطان ہرگز اس کا اہل نہیں کہ وہ معتبہ سرکار احدیت ہو کہ ان مظاہر
قدرت کا تماشہ دیکھے یا انسان کی ہیبت سے پس پردہ انھیں ہاتھ بھی لگائے
یہی وجہ ہے کہ جب خلاف حکم ہانزل اللہ شیطان کے بگاڑے سے اور نفسانیت
کے لگاؤ سے انسان ان مظاہر قدرت و کتاب بشریت کو بری نگاہ سے دیکھتا یا
چھوٹے لگتا ہے تو انوار آقبہ کی فیضان پر توہ بند ہو جاتا ہے اور تجلیاتِ علویہ
تدبیر و فیضانِ چھوڑتی ہیں۔ اور بندہ کے اور خدا کے درمیان میں شیطان کے
حاکم ہو جانے سے روح و جسم کے درمیان فساد شروع ہو جاتا ہے اور اس سے
کاروبار میں سے مدد خداوندی اسی طرح نکل جاتی ہے۔ جیسے کسی پھول
درخت سے پھول توڑ لینے پر اسکی خوشبو اور رنگ نکلتا جاتا ہے۔

بلا و ضوئے باطنی کتاب بشریت کا چھوٹا جائز نہیں

جیسے بلا و ضوآب کتاب اللہ کا چھوٹا اور اس کو ہاتھ لگانا جائز نہیں

کی تربیت کے لئے رب العالیٰ کو مرحمت فرمائی اور رب انور نے اسکی
محمد اشد کی توحید کے درمیانی حصہ کے لئے ملک الناس کی تجلی شہانہ نے
اپنا پر توہ ڈالا اور پیشانی کے حصہ کی حفاظت کے لئے وہ غیر اللہ کے آگے نہ
بٹکتے انسان کو آگہ الناس کا نور بخش کیا اور ان انور ملاحے سے مرکز اور اکات
واحساسات کو گہر کر ان تینوں حصوں میں توحید باری کا مخفی اثبات کیا گیا۔

نور توحید کتاب بشریت سے بھی ہویدا ہے

یہی نور توحید انسان کے چہرہ مرہ اور اس کے بدن کی کتاب بشریت
کے ہر جواز بند سے بھی ہویدا ہے۔ چنانچہ دیکھئے ایک آنکھ سے اگر روایت
پر دروگارش آفتاب نمایاں ہے یعنی جیسے آفتاب، کافر کے گھر بھی جاتا ہے اور
مسلمان کے گھر بھی اسی طرح یہ آنکھ بسنے کو بھی دیکھتی ہے اور برے کو بھی تو
دوسری آنکھ ملک الناس کی نورانیت کے لئے مثل متاب شاہد عدل ہے اور ان
دونوں آنکھوں کے درمیان میں ایک تیسرا نور معنوی نور توحید ہے جو پیشانی
کے حصہ میں چمک رہا ہے اور اسی ہی طرح درشتوں و تاہل سے جیسے خداوند
عالم کا نور ہر چیز میں ظاہر ہونے کے باوجود ان آنکھوں میں نہیں سانسٹا اور
دیکھنے کے باوجود دیکھا نہیں جاسکتا۔

اور اوراق کتاب بشریت اور کرشمہ ہائے خداوندی

پیشانی سے نیچے اتر کر چہرہ مرہ اور اس کتاب بشریت کے اوراق پر
نظر ڈالنے تو یہاں بھی ان انوار ملاحے و نور توحید کا وہی تماشہ نظر آتا ہے چنانچہ
کتاب بشریت اور بشرہ انسانی کی داہلی جانب کا ایک سیوا و سپید، سرخ و زرد و ورق
اگر رب الناس کی اس تربیت کا پتہ و نشان دے رہا ہے جو بدن انسانی کے مصلح
یعنی (بچہ) میں کار فرما ہے اور تمام اعضاء کے لئے قوت لا محوت تیار کرنے
میں مشغول اور سامی ہے تو چہرہ کی بائیں جانب کتاب بشریت کا دوسرا وصفی پتہ
رہا ہے کہ رب الناس کی وہ تربیت جس نے بچہ میں غذا کو خون بن کر فضلہ کو
اسفل کی طرف پیچک دیا ہے اور خون کو قلب کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ جب
یہ تربیت و رویت خون کو لیکر قلب انسانی میں پہنچی تو اس نے قوت و تدبیر
عکرائی کا درجہ پایا اور قلب میں ایسا پورا آگیا کہ وہ اپنے ہمدرد و خلفاء اربعہ میں
سے اگر حیروں کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے اشارہ کرے تو میلوں دواں
ہو جائیں اور اگر ہاتھوں کو کسی دوزی سے دوزی چیز کے اٹھانے کا حکم کرے تو وہ
اپنی قوت قاصدہ و واسطہ سے آتنا فائز اس کو اٹھا کر پھینکے غرض اس نور ربانیت
نے قلب میں یہی طرح کر لی ہے مثل اختیار کر لی جیسے خدا
نے بچہ میں یہی طرح خون کا رنگ اختیار کر لیا تھا اور قلب کی اس قوت شہی نے

کلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے چونکہ اپنے انوارِ حلاۃ کا منظر دیا جس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملایا ہے اور آپ ہی کا نور سب سے پہلے حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیث اول ماخلق اللہ نفوس سے واضح ہے اور نور خداوندی کے ساتھ آپ کے نور کی مشابہت بعینہ الکی ہے جیسے نور آفتاب اور نور آئینہ اور آپ کا نور انسانیت اور نور عقل تمام انوارِ علق میں اعلیٰ و درفع ہے اور آپ کے باواسطہ قدر بھی نورِ معدودہ سے مخلوق و مشتق ہوئے وہ سب بعد کی ہیں اس بنا پر رب الناس ملک الناس، آل الناس میں ناس سے انسانیت کا وہی فرد کامل سرا لیا جاسکتا ہے جس کے ذریعہ سے نور خداوندی بخلی ربوبیت و ملکیت والہ بیت عالم میں گجی ریز ہوتا ہے اور رب الناس، ملک الناس، آلہ الناس، میں ناس کی طرف جو نسبت الھی فرمائی گئی ہے اس سے اشارہ یہ ہے کہ نور خداوندی جب بھی عالم میں گجی ریز ہوتا ہے حضور ہی کے واسطے سے ہوتا ہے۔ گا قل تعالیٰ ولا یسلک الا رحمة للعالمین۔

امامت سید المرسلین کا اثبات عقلی و نقلی

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین اور جملہ انبیاء علیہم السلام کے سر و دار و امام ہیں۔ اور جیسے بدن کی باغی انگلیوں میں وسطی انگلی امام ہوتی ہے اسی طرح حضور کی ذات منبع البرکات بھی تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام امام سائبہ میں امام کی حیثیت رکھتی ہے اسی لئے آپ کو بینہ علم عطا فرمایا گیا جس میں باغی اہلِ دین کو تجویز فرماتے گئے اور حضور کو چار خصوصیات احباب ایمان باللہ و عمل صالح و قوامی بالحق و قوامی بالسر کے منظر حضرت باری تعالیٰ نے اپنے چار مقررین جبرئیل و میکائیل، اسرافیل و عزرائیل کی طرح عطا فرما کر چھتین سے دینا پر یہ واضح فرمایا کہ جس طرح دینا کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک ہاتھ اور اس کی باغی انگلیاں کافی ہیں وہی ہاتھ بلکہ دوسرا ہاتھ اور اس کی باغی انگلیاں اسکی مدد کے واسطے درکار ہوتی ہیں اسی طرح ان چھتین ہی سے پانچ ارکانِ اسلامی کا مکمل نمونہ دینا میں فرمایا گیا اور جیسے انبیاء مرسلین میں حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و حضرت خاتم النبیین علیہم الصلوٰۃ والسلام آسمانِ نبوت کے پانچ درخشاں کو اکب و سیارات ہیں اسی طرح یہ چھتین بھی کیفیات و مراتب و درجہ نبوت محمدی میں وہی مثال اور شائبہ رکھتے ہیں۔ الغرض آپ ہی کے ذور ارفع و اقدس سے تمام انبیاء علیہم السلام عالم ارواح میں مستفید اور خوش چین ہوئے اور امام سائبہ و لاحقہ کو جو بھی نور عقل و نور انسانیت ہالان سب کا سرِ حلقہ حضور ہی تھے اور اولین و آخرین کو واسطہ دل و واسطہ علم میں جس قدر بھی انوار الہی مبد آئینا سے تقسم ہوئے اس میں بھی واسطہ حضور ہی تھے اس لئے آپ کی نوع تمام انواع پر آپ کی امت تمام امتوں

فرح واد و سوائے نفس و بلا طهارت قلب و بلا اجازت باغبان عالم فتح کتاب بشریت کا مجموعہ اور دیکھنا بھی روا میں اسی لئے فرمایا کیا قتل للمؤمنین یضربوا من ابصارهم الغلاب لا یسہ الا المظہرون کا مضمون بھی محمد اللہ خرب ہی تاہم اپنے عمومِ آیت کے لحاظ سے یہاں چپاں ہوتا ہے۔

قوتِ ملکیہ اور قوتِ بیکیمیہ کی

ترتیب کیلئے چار چار کتابیں

شاید یہی وجہ ہے کہ قوتِ ملکیہ کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو بھیت کی ترتیب کے لئے بھی چار ہی بشریت کی کتابیں (چروہ) رابطہ رسول بصورتِ کلاخ جائز کی گئیں۔ اور کیا جب ہے کہ جس طرح تحریف و تغیر کی وجہ سے ہر چار کتبِ ساریہ کی تسلیم کی اب یعنی نور واحد بصورتِ یہی ہے کہ کتبِ ساریہ و صحیفہ انبیاء کے مجموعہ و نفس قرآن حکیم پر ایمان لایا جائے۔ اسی طرح خوفِ عدم بدل و اندیشہ ظلم چار نکاح کے بجائے ایک نکاح ہی بمرورِ اولیٰ قرار دیا گیا ہو۔

قوتِ یقین اور قوتِ محملہ دونوں کیلئے چار چار ائمہ

اور جبکہ قوتِ یقین کی ترتیب کے لئے چار کتابیں عرش سے آئیں تو قوتِ محملہ و قوتِ اجتہادی کے لئے بھی عقائد چار ہی سرخیل و سرارہ برحق ہونے چاہئیں اور چار ہی مسلک (حنیث، شافعی، حنبلی و مالکی) مقرر نہاد عقائد صاحب ہونے چاہئیں۔ چنانچہ تعدد حق کے اسی لئے اہل سنت قائل ہیں لیکن اولیٰ و بصری ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے جو ایک مسلک کسی کو پسند ہو اس کو اختیار کر لے تاکہ قوتِ یقین کی راہ مستقیم اور اعتقاد وحدت کو انسان امور اجتہادی و فقیہی میں بھی نہ چھوڑنے پائے اور جب کہ شریعتِ حق و قوتِ محملہ کی تمہائی کے لئے بھی حق تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ میں چار ہی خلیفہ راشد اور چار ہی اصابت رائے کے مظاہر ائمہ اربعہ پیدا کئے گئے تو عقل سلیم اس نقلِ صحیح کی بھی تصدیق کرتی ہے۔

کارخانہ یقین و ایمان کے حاملان بھی چار فرشتے ہیں

کہ اس کارخانہ ایمان و یقین کو مضبوط و استوار رکھنے کے لئے چار ہی فرشتے جبرئیل میکائیل عزرائیل و اسرافیل علیہم السلام بھی پارگاہِ وحدت سے مقرر ہونے چاہئیں تھے اور عصرِ انوار اور اخلاط اربعہ کے انقلاباتِ انہی کے ہاتھ میں ہونے چاہئیں تھے۔ غرض یہ چار کا عدد یہاں پر ہر لطف اسرار مشکف کرتا چلا آ رہا ہے جن سب کے بیان کا یہ موقع نہیں۔ بسر حال رہا

نیباب کرنے کے لئے محلِ متاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ ملن ہوئے۔

معجزہ شق القمر کا تعلق حرم نبوت سے

عالم نامی سب سے کہ ملاطی اور عالم ارواح کے اس متاب رسالت نے جب عالم شادات کے متاب سے آنکھ ملائی تو وہ تاب نوازہ نور لاسکار نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس متابی کرے نور کے دو ٹکڑے کر دئے اور کیا عجب ہے کہ حضرت متاب رسالت نے چاند کے دو ٹکڑے فرماتے وقت جہاں مشرکین عرب کو اعجاز نبوت دکھایا دین اس الشقاق قرے مشرکین نبوت کے لئے اس داعی افکار کی طرف بھی اشارہ فرمایا مقصود ہو کہ جس طرح چاند جسے قسم انسان کرے قوری کے دو ٹکڑے ہوئے ہیں میرے وصال الی اللہ کے بعد میرے نور کے بھی دو حصے ہوں گے۔ ایک کتاب اللہ دوسری عزت اور جس طرح چاند کا نور تاقیام قیامت دنیا میں پکڑے گا اسی طرح کتاب اللہ کے اور انوار تجلیات بھی تاقیام قیامت دنیا میں باقی رہیں گے اور انکے مالان باسفا بھی ہمیشہ ہاضمہ من خالفہم کی بشارت کے موافق دنیا میں نوریت بہ نوریت پیدا ہو کر اس نور محمدی کا اعادہ اور تکمیل و توسیع فرماتے رہیں گے اور نور محمدی برابر ان کے ذریعہ ضیاء ریزہ ریگاہ اندازہ کنی کی ضرورت باقی رہے گی اور نہ کوئی ناجی آجینا کہ میرا وجود اور قیامت کا جو دنیا ہی قریب قریب ہو گا جیسا کہ وہ انگلیں باوجود الگ الگ ہونے کے ایک دوسرے سے جڑی رہتی ہیں یا شل چاند کے جیسے دو ٹکڑے ایک ہی کر کے دو حصے ہوتے ہیں اب حدیث بعثت اننا والساعة کما بین کا اثبات بھی بحمد اللہ خوب ہی چسپاں ہو گیا

خاتم نبوت سے خاتم شیطنت کا رابطہ

اور ختم نبوت پر بھی کافی اشارہ ہو گیا۔ البتہ حضرت خاتم النبیین کے دور نبوت میں قبل از وقوع قیامت بیگناہی اسکی ضرورت محض سلیم ہے۔ مگر یہ کہ ہے کہ خاتم شیطنت کا تصور بھی عالم اجسام میں ہونا چاہئے اور یہ خاتم شیطنت دنیا کو بھی نبوت کا دھوکہ دیکر راہ حق سے پھیرے اور بھی عرصہ تعمیر کائنات کے حرب سے دجال اکبر کی صورت میں نمودار ہو غرض جس طرح نور نبوت محمدی تدریجاً مختلف دہور میں مکمل ہوا اسی طرح شیطنت کی تکمیل بھی آپ ہی کے دور رسالت و نبوت میں ہو کر مغلوب ہوئی چاہئے اور خاتم الانبیاء میں عالم اجسام میں حضور ہی کے زمانہ نبوت میں ظاہر ہونا چاہئے جو کہ ہم حد اقل میں دکھانے چکے ہیں کہ عالم باطن میں شجر نبوت و شجر شیطنت کا حکم مساوات

پر، آپ کی قوم تمام اقوام پر، آپ کا وطن تمام ممالک پر افضل و اشرف ہے۔

انوارِ خداوندی کے ساتھ نور محمدی کا تعلق اور رابطہ

جس طرح شب کی تاریکیوں میں آفتاب غالب کا نور متاب ہی میں سے ہو کر زمین پر پھیلتا ہے دوسری کوئی صورت شب میں نہیں آفتاب سے استفادہ کی نہیں ہوتی اسی طرح نور خداوندی بھی ہر دور خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے تمام عالم پر محیط ہوا ہے اور اسی نور نبوت محمدی نے نور آفتاب و متاب کی طرح تدریجی طور پر پڑھنے اور عالم کی استعداد کے موافق پھیلنے کے لئے حضرت آدم علیہم السلام کے قالب میں بلا تولد و متاسل جنم لیا تھا آخر یہ نور نبوت محمدی حضرت نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہم میں منتقل ہوتے ہوئے۔

آفتاب رسالت کا طلوع عالم اجسام میں

قاران کی چوٹیوں پر سے بلا واسطہ آفتاب کی طرح انوار رسالت سے طلوع ہو گیا اور چالیس برس میں یہ بدر کمال چودہویں رات کا چاند بکر آخر تمام رحمت للعالین کے درجہ پر پہنچا لیکن نور نبوت محمدی کا اس طرح منتقل ہونا سرسرقہ و بے رویت پر درودگار کے موافق تھا۔ کیوں کہ جس طرح بادشاہان دنیا جو بادشاہ اور جو اختیار بھی اپنے فکر و دیش کسی کو عنایت کرتے ہیں جسکے بعد وہ تمام انسانوں پر حکمرانی کرتا ہے تو اول اپنے وزراء و ماتحتین سلطنت سے اسے منواتے ہیں اور اسکے بعد فکر و دیش درجہ بدرجہ سب اسکے اختیار کو تسلیم کر کے اطاعت و انقیاد سے اسکو حاکم و با اختیار تسلیم کر لیتے ہیں اور اسکے حکم کو بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔

نور محمدی نے انوارِ خداوندی کا حامل مخلوق کو بنایا

اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی یہ نور نبوت محمدی کل انبیاء علیہم السلام کو انکے سر سے و استعداد کے موافق عنایت فرمایا اور تمام انبیاء نے عالم ارواح میں حضور کی نبوت کی تصدیق کی اور جب یہ نور محمدی مکمل و مختتم ہو کر دنیا میں پھیلا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے اپنی کل صفات علی الخصوص تجلیات و خلاصہ کی جلہ غیر محدود غیر متناہی طاقتیں تمام اسے محمدی کو انسانیت کے معبر اتم اور مجدد و اشرف کے نمونہ اعظم جناب احمد بنحی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بخشیں اور عالم ارواح کے اس متاب رسالت نے آفتاب جلالت و کمال احدیت سے انکسار نور فرماتے ہوئے تمام مخلوق کو انوار خداوندی کے فضل کے قابل بنادیا اور آفتاب نور احدیت کے فیوض سے تمام مخلوق کو

ای ذاتِ محمدیت سے راجع ہو گئے جو حق و قیوم ہے اور آپ کے بعد انوار بھی در حوصوں میں مستقیم ہو گئے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری عزت جن میں ایک نور معنوی ہے جو برابر آفتاب کی طرح اپنے نور سے عالم میں اندازہ سے گمراہوں کو راہِ حق دکھا رہا ہے اور دوسرا نور عزت کا ہے جس میں فتوحاتِ حسی طور پر چاندی و مساری ہے اور اسکی صورت عینہ انکی ہے جیسے چاند پر مینہ آفتاب سے آفتاب نور کرتے ہوئے پال سے بد کمال نجر مد کمال پر یہ پوچھنا ہے اور پھر زوال پذیر ہو جاتا ہے پھر نئے سرے سے طلوع ہوتا ہے اور اپنی نورانیت سے انسانوں کے غم پر اپنے قلوب کو کھلا دیتا ہے مگر پھر گھٹ گھٹ کر آخر ایک دن نکلے گا اور اوجھل ہو جاتا ہے اسی طرح آسمانی رسالت کے درخشاں کو اکب یعنی عبادِ مخلصین و محمدیہ رسالت محمدیہ بھی ہر صدی کے دورِ ہدایت میں چاند کی طرح طلوع ہوتے ہیں اور آفتابِ نبوت کے غروب ہو جانے کے بعد مہتاب کی طرح محمد بن اسماعیلؑ کے طلوع و غروب ہوتا اور کمالِ نبوت کے بعد زوال دینا کے لئے قیامت کا اسکے ساتھ لازم و تمام ہونا بھیہ دی مشابہت رکھتا ہے جسکی طرف حضور نے اپنی حدیث "بعثت انا و الساعۃ کہاتین" میں اشارہ یلینا فرمایا ہے۔

انوارِ مہتابِ جسمانی و مہتابِ روحانی کے دو دو حصے

اور چاند کے دو ٹکڑے فرما کر حساب لگایا تھا ورنہ جس طرح اس کرہ نوری کے دو ٹکڑے اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ دونوں ایک ہی کرہ کے حصے تھے اسی طرح میرا وجود اور قیامت کا وجود بھی اسی قادرِ مطلق کی نشانیوں کا ایک جزا ہوا سلسلہ ہے جو کئی باتوں میں یوں ظاہر ہوا جس حالِ مضمون حدیث "بعثت انا و الساعۃ کہاتین" کے اشارہ کو عملی صورت میں یوں دکھایا گیا۔ "انقذت الساعۃ و انشقت القمر" یعنی قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

قریب قیامت اور انشقاقِ قمر

دورِ بقا پر قریب قیامت کو انشقاقِ قمر سے کوئی ربط نہیں ہے فرض جبکہ نظم کا ثبات میں بہت بڑا کردار چاند کے جو کرہ نوری سے بہت زیادہ پاکر بقول حکماء حاضرہ تسلیم کر لیا جائے کہ انیس عظیم الشان مخلوقِ آبدار ہے اور حضور نے اس نوری مخلوق کو دو حصوں میں منقسم فرمایا تو اسکا مطلب بظاہر یہی ہو گا کہ طریقت میں قیامت کی ابتدا شروع ہو گئی ہے۔

علویات میں آغاز قیامت اور سفلیات کی متابعت

کیونکہ قیامت سلسلہ اسباب و نظم کے دورِ ہم برہم ہونے ہی کو کہتے

و شہوات طلاق پھینک دیکھوں نے بودیا ہے اور عالمِ اجسام میں جس قدر بھی افسان پیدا ہوتے ہیں کوئی ان میں خیرِ شیطنت کا پھل ہوتا اور کوئی خیرِ نبوت کا ثمر نہیں۔ اس لئے جبکہ خیرِ نبوت کی تکمیل ناموسِ اکبر اور حضرت خاتم الانبیاء سے ہو چکی ہے اور خیرِ نبوت مد کمال و شباب پر یوں چمک گیا تو اسی قائدہ کے موافق خیرِ شیطنت کا بھی اختتام اسی دورِ خاتم الانبیاء میں خاتمِ طریقت سے ہو چاہیے چنانچہ احادیثِ صحیحہ میں ہے کہ دجال اکبر کا تصور قیامت کے قریب ہو گا۔ اور وہ محرو و کثیر کائنات کا غیر معمولی حربہ شیطنت لیکر ظاہر ہو گا جسکی وجہ سے اکثر دلوں کو ایمان میں فتور آجایا اور وہ دجال اکبر کے شعبہ ہائے محرو و شیطنت کے جال میں پھنس کر اپنا ایمان کھو نہیں سکتے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کھجورِ خدوئی و معلومتِ محمدی عالمِ ہلالا میں فرشتوں کی طرح انبیا و معینہ کو گذار رہے ہیں جب دجال اکبر آکر اپنی شیطنت کو مکمل کرے گا تو اسوقت جرنیل سرکار محمدی یعنی حضرت عیسیٰ درج اللہ آسمان سے نازل ہو کر اس دجال لعین کے لئے شاہدِ ناقب بن کر اسکو قتل کر دینگے اور ایک وفد پھر نورِ نبوت محمدی تمام عالم میں چھا جائیگا اور خدا کی جنت تمام کر دی جائیگی۔

درازِ عمرِ شیطان و حضرت مسیح کا راز

بیمیں سے شیطان کی عمر کی طوالت کے راز پر بھی روشنی پڑ جاتی ہے کہ اسکو ابتداء و آفرینش و آغازِ عمری سے مردود فرمانے کے باوجود اسکی دعا پر اختتامِ دورِ نبوت محمدی تک کس لئے حیاتِ طویل دی گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ شیطان کی وجہ سے انہیں بھی کس لئے حیاتِ طویل عطا فرمائی کی۔ اور یہ بھی کہ استہجابِ دعا کے لئے مقبول سن اللہ ہونے کی بھی شرائط نہیں ہے بلکہ وہ حسبِ روایت کا فردِ مشرک فاسق و فاجر سب ہی کے لئے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضور کی نبوتِ خاتمہ کے بعد کوئی دجالِ امضر در بیتِ شیطان سے پیدا ہو کر آپ کی نبوت کی خاتمیت کو توڑنا چاہے تو در حقیقت آپ کی حیم نبوت کو توڑ کر مسکیر بھی نہیں توڑ سکتا البتہ شیطنت کا مظہر اور اسکا مالِ ضرر دین سکتا ہے۔

مہتابِ عالمِ ارواح و مہتابِ عالمِ اجسام میں کون افضل ہے

ہر حال جبکہ مہتابِ جسمانی کے دو ٹکڑے حضرت مہتابِ عالمِ ارواح نے فرمادئے اور چاند جیسے عظیم الشان کرہ نوری کا انشقاق و تغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعہ سے بطورِ خرقِ عادت و اعجازِ حق تعالیٰ نے کرا دیا اور خود حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض مہاد کہ بھی عالمِ اجسام میں ایک وقتِ معینہ اور فرضِ مخصوص کے لئے حمی جب وہ فرضِ اکمال دین و اتمامِ نور رسالت پوری ہو گئی تو آپ بھی راہی ملکِ بقا ہو کر

پیر و سب کتب بالفرض ہیں۔

آفتاب جسمانی و آفتاب روحانی کا خط استوا

جیسے آفتاب مائلانہ مدار میں طر پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ خدا استواء پر جب یہ پہنچا ہے تو کل نورانیت کے مرتبہ پر قائم ہو جاتا ہے اور کوئی نعرہ نگر کر بھی نہیں دیکھ سکا مگر یہ سرانج منیر قدرت کی نودانیت سے شرما کر نورانی جھلنے اور ڈھلنے لگتا ہے اسی طرح نور نبوت محمدی حضرت آدم بڑھتے بڑھتے جب حضرت عیسیٰ پر پہنچ گیا جن کو حضرت آدم سے توالدہ کامل میں اسی قسم کی نسبت ہے جو حضرت حوا آدم سے رکھتی ہیں تو آخر آفتاب رسالت آسمان نبوت سے طلوع ہو کر خدا استواء پر پہنچ گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پتہ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اعلان فرمایا اللہ اعلمت لکم دینکم و اتممتم علیکم نعمتی الیہ لور اسی کے کچھ عرصہ بعد یہ حکم ربانی آن یہ نمازا جاء نصر اللہ و الفتح الخ۔

تکمیل نبوت کے بعد نبی نہیں آسکتا

اور ظاہر بھی تو یہی ہے کہ تکمیل دین و تکمیل نور نبوت کے بعد کوئی نبی نہ آئے جیسا کہ آفتاب کے عروج نصف النہار کے بعد کسی دوسرے آفتاب کی روشنی کی عالم کو ضرورت ہی پاتی نہیں رہتی اور حضور کے بعد نبی کیسے سکتا ہے جیسا صفات خداوندی میں جو سب سے اعلیٰ و ارفع صفات حماد ربوبیت و ملکیت والوہیت ہیں بحیثیت جمہوری امت محمدیہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے عام ہو چکی ہیں اور قرآن کا نور دنیا میں شیفت سے ہیبت کے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ بس ختم نبوت کی مثال تم ایسی ہی سمجھ لو کہ۔

اثبات ختم نبوت پر ایک تمثیل

جس طرح مرد و عورت کے درمیان نکاح ہو جانے کے بعد ان کو نکاح کی کوئی نفع ضرورت باقی نہیں رہتی اور دونوں کے رشتہ و استراحت باہمی کی وجہ سے ایک تیسرا غیر منسوب وجود باہر اللہ طور پر نہ ہو جاتا ہے جو درحقیقت مرد و عورت کے ملنے کی اصل غرض وقایعت ہے اور کوئی نسل پر اس ملنے کو کبھی بڑھانا اور خزاں نہیں آتی کہ اگر آدم کے بیٹے پر بڑھاپے کی خواہں سلا ہو جاتی ہے تو اس کا پوتا تاجران ہو جاتا ہے اور پوتے پر بڑھاپا آتا ہے تو اس کا بچا جوان ہو جاتا ہے۔

قیامت جوانوں پر ہی آئے گی

فرض سلفا عن طعن یوم حساب تک یہی صورت جاری ہے اور ان

جس جب علیات میں قیامت کی سلسلہ جنہائی شروع ہو گئی اور منہیات اپنے انفعال و تاثرات کی وجہ سے علیات کے تابع ہیں تو اسکے یہی معنی ہوں گے کہ عالم شہادت میں بھی حضور کے سامنے قیامت کی ابتدا ہوگی۔

عالم جسمانی میں بڑھاپے کے آثار

عالم طبیعی وجہ ہے کہ اب حوادث عالم کی رفتار لیکن اس بڑے آدمی کی طرح پر ہوتی جا رہی ہے جسکی تمام کیفیات میں ایک قسم کی بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً کبھی پیاس کا غلبہ ہے تو اس قدر کہ پانی پینے سے چلا جاتا ہے اور کبھی بھوک بند ہوتی ہے تو اس طرح کہ بہت سے وقت صاف گزر جاتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے اکثر بارش برتی ہے تو اس قدر کہ لوگ الا ان الخلیفہ پکاراٹھتے ہیں اور بندش ہوتی ہے تو ایسی کہ لوگ الغیث الغیث جلاتے لگتے ہیں غرض جہاں گرمی ہوتی قحطی اب وہاں سردی ہوتی ہے جہاں سردی ہوتی قحطی اب وہاں لوہ پگھلتی ہے۔ لہذا جیسے یہ ممکن نہیں کہ بڑھاپے کے بعد پھر کسی پر جوانی آئے اور حد کمال پر پہنچ کر کوئی حقوق زوال پذیر نہ ہو اسی طرح یہ کب ممکن ہے کہ علیات میں قیامت کی سلسلہ جنہائی کے بعد کوئی نبی آئے اور عالم کے بڑھاپے میں نئی آخر الزماں کے بعد کوئی نبی برپا کیا جائے اللہ اعلمت لکم دینکم و اتممتم علیکم نعمتی الخ

حضرت عیسیٰ کے نزول کی حکمت

اسی لئے حضرت عیسیٰ روح اللہ و نبی اللہ کا نزول بھی قیامت کے قریب آسمان سے ہو گا تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی تکرری دنیا میں تشریف لائے گئے جس طرح ایک سابق حاکم اپنے سابقہ دار الخلافہ میں تدبیر ملک کے لئے آجاتا ہے تو وہ موجودہ حاکم کی کامانہ و تابع فرمان ہوتا ہے خود اسے سلطنت میں شکر ادا کرنا ہوتا ہے اور اختیار بھی نہیں ہوتا کی صورت زمانہ رسالت محمدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مددی معبود غیر ہم کی ہوگی لہذا نبی کا ذب مدی نبوت کا دیاں کا دعویٰ نبوت تشریحی اور عوام کو دھوکہ اور مخالفت میں ڈالنے کے لئے دعویٰ مددیت نبوت ظلی و دروزی درحقیقت نبوت مجربات محمدی کا انکار نہیں تو اور کیا ہے اور اگر کمال نبوت سے پیشتر قیامت کا حضور کے ساتھ تمام مائنا خلاف عقل و تحت نہیں تو اور کیا ہے۔

صفات خداوندی کے کتب بالذات آنحضرت ہی ہیں

حاصل یہ ہے کہ انسانیت کے فرد اکمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفات حماد ربوبیت و ملکیت والوہیت کے امتساب مخصوص کی وجہ سے کتب بالذات ہیں اور جس قدر بھی عالم ارواح کے کو اکاب و سائر انبیاء علیہم السلام

ان کا ظہور پایہ تکمیل کو پہنچ لیتا ہے تو تجلیات الوہیت سے انسان سر فراز ہونے لگتا ہے۔ غرض ایک وقت میں کسی نفس پر قیامت آتی ہے تو کسی نفس پر آغاز وجود ہوتا ہے کسی پر جوانی کی بادشاہت شروع ہوتی ہے اور کوئی فوشاہ بنتا ہے تو کسی پر فقیری کے آثار وارد ہوتے ہیں اور کوئی توکل و قناعت کا لباس پہنچتا ہے تو قیامت مسلمان رب العالین ہوتا ہے غرض نوع انسانی و افراد انسانی میں ہر سر تجلیات ربانی بیک وقت کار فرما مصروف تدبیر رہتی ہیں اور انسان کی ہر ہر قدم پر اس کے لئے وہ نمایاں تو انصاف سے خدا را تم ہی تلاؤ کہ ان تجلیات ربانی کے افادہ کے بعد اور نبی آخر الزماں کے نور رسالت کی تکمیل کے بعد نبوت کے سلسلہ میں کسی کو مستحقاً یا غیر مستحقاً غلاؤ بروز آدم کر کے کی تجلیات کب ہے؟

الغرض اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ وقل رب اعوذک من همزات الشیاطین واعوذ برب الناس ملک الناس اے اللہ الناس من شر الواسوس الخناس سے انسان کو مصلح کر دیا گیا کہ منظر تاریکی و غفلت شیطان الرجیم و همزات الشیاطین خناس لعین سے بچنے کے لئے اس پر دروگار مصدر نور مطلق رحمن دریم سے توجہ کرو۔

ترتیب نور محمدی کے طفیل میں تربیت نوع انسانی

جو تربیت کرنے والا ہے مقرر نور انسانیت کا اور ان کے طفل میں تمام عاملین کا اور محافظہ و پادشاہ مطلق ہے مجموعہ انسانیت و عقل کا اور ان کے طفل میں تمام کائنات کا اور معبود ہے خلاصہ کائنات اور ان کے طفل میں شجر و حجر اور تمام جانداروں کا جاشید و ذات اقدس و یکماوے بہتا ہے۔

تجلی الہی جس قوت پر بھی متوجہ ہوتی ہے تو

وہ قوت عالم کے لئے رحمت ہوتی ہے

جس کے نور ربوبیت کی روشنی اور جھلکات اگر انسان کی قوت بھیس پر پڑ جاتی ہے تو انسان شفقت علی الخلق کے مرتبہ عالی پر فائز ہو کر بہ ساروں کا سہارا اور بے سلاخ و چھوڑا ہوا بن جاتا ہے۔ اور اگر اس کی تجلی شہانہ مردان با صفا کی قوت بھیس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تو پھر اندائے دین کے باطلات اقدامات کو خاک و خون میں ملا دینے کے لئے حضرت علی و عمر و خالد و ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم جیسے عکلی طاقت رکھنے والے ہمارے فدائیان اسلام پیدا ہو جاتے ہیں اور دنیا کی کوئی دای طاقت بھی ان کے تصور و دہ و شجاعت و جلال کے آگے دم نہیں مار سکتی اور اگر تجلی الوہیت کسی انسان کی قوت بھیس کی طرف

سلسلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت یوں دھوں پر نہیں آئیگی بلکہ ملک الملک کی تجلی تری کا ظہور جس کو شریعت اسلامی قیامت کہتی ہے جوانوں پر ہی قائم ہوگی۔ جس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ شباب کی تربیت کرنے والی صفت ملک الناس ہے جو رب الناس و اگر الناس کے درمیان میں ہے۔

قلب نبوی پر جملہ تجلیات الہی کا درود ہوا

اسی طرح صفات ربوبیت و ملکیت الوہیت جب بیک وقت آئینہ قلب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ افگن ہو گئیں اور جو کیفیت جمالی (ربوبیت) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر طاری ہوئی تھی اور جو کیفیت جمالی (ملکیت) حضرت موسیٰ پر وارد ہوئی تھی اسی طرح کیفیت الوہیت کا جو پر تو حضرت یحییٰ روح اللہ پر ہوا تھا جس سے نصرانی نادانوں نے الوہیت کو ان کے حق میں ذاتی سمجھ کر ان کو خدا کا بیٹا مان لیا تھا جب یہ تینوں کیفیتیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر بیک وقت وارد ہو گئیں تو ظاہر ہے کہ اوہان و نبوت سابقہ کی تکمیل و ختم ہو گئی۔ اور دین محمدی ہی تمام ادیان و نبوت کا مکمل بن گیا۔

ختم نبوت کے بعد مجددین ہی امت میں پیدا ہو سکتے ہیں

اور مرد و عورت کے لئے جس طرح نسل آدم کا برحقناور پیمانہ صادق آتا ہے اسی طرح ان کیفیات و تجلیات خلاصہ کے مدخل و اوغام سے جامعیت و تکمیل دین فطرت اور اختتام نبوت و ظہور مجددین لازم ہو گیا۔ اور آج نبوت محمدی کا قیامت تک نسل نبی آدم کی طرح قائم و باقی رہنا ضروری قرار پایا گیا۔

جس طرح راجی و رعایا مگر ہی حکومت کی صورت اور اس کا نقشہ پیدا کرتے ہیں اور تا قیامت تختہ زمین پر کوئی نہ کوئی سلطنت ضرور قائم رہے گی اور دنیا کے ختم پر صرف مالک الملک کی ہی بادشاہت رہ جائیگی اسی طرح تجلی ربوبیت کا حلقہ جب تجلی الوہیت سے ہوتا تو اس سے تجلی ملکیت کا ظہور خود بخود ہو گیا۔

تجلیات ثلاثہ کا ظہور نوع انسانی میں

جس طرح سے جب انسان جوانی پکڑتا ہے اور جوانی کے میدان کو طے کر کے درجہ بدرجہ بڑھتا ہے میں قدم رکھتا ہے تو انسان کھپہ عقل و جملہ مہاجات بنتا ہے اسی طرح رب الناس کی تجلیات ربوبیت جب کسی نوع کی کسی فرد میں مکمل ہو لیتی ہیں تو ملک الناس کی تجلیات ملکوتی شروع ہو جاتی ہیں اور جب

ہیں اس لئے نبی کی انسانیت عام انسانوں اور جملہ اولیاء کی انسانیت سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے چنانچہ عام انسانوں کو اگر چار نکاح کی اجازت ہے تو انبیاء ہیبت علیہ السلام کا بویا لینے کی وجہ سے زیادہ کے مجاز و تکرار اور ان کی تمام شائیں مکمل نہیں ہوتیں بلکہ نبی کی مختلف شانوں میں سے کوئی شان کسی میں جھلکتی ہے اور کوئی کسی میں اسی اسلوب انصاف کی وجہ ہے کہ حضور کے خلفائے اربعہ میں علی المرتضیٰ آپ کی چار شانوں کا ظہور ہو امثلاً کیفیت ایمانہ میں آپ سے جو مشابہت اور قرب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تھا اس میں ان کا کوئی ہمسرہ نہ تھا۔ اسی بنا پر آپ کو تصدیق رسالت و اقرار ہجرات اور اعتراف مغنیات میں بھی اور فی سبھی شک یا حیل نہ ہو۔ چنانچہ مسرت کی تصدیق سب سے اول حضرت صدیق اکبر نے ہی فرمائی ہیں بارگاہ رسالت سے "صدیق" کا خطاب عطا ہوا اور یہی وہ کیفیت ایمانہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بڑا محنت میں بھرے ہوئے تھوڑا کھینچنے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ "حضور کی وفات نہیں ہوئی ہی بلکہ آپ زندہ ہیں اگر کسی نے یہ کہا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے تو میں اسے سرقہ سے جہاد کروں گا۔ تو حضرت صدیق اکبر اس سانحہ عظیمہ کے وقت بھی اپنی اسی قوت ایمان و یقین کی وجہ سے پکارا گئے "من بعد محمد اقل محمد اقد مات ومن کان بعد اللہ فان اللہ حی لا یموت" جن جو محمد کی عورت کے ساتھ تھے ان کی وفات ہو چکی ہے جس کا جہاد وعدہ ولاشریک کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ وہ تمام عالم کو زندہ کر دیتے ہیں اور بھی نہیں مرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ اگر عالم غیب کی کیفیت حاصل ہوئیں اور انہوں نے حضور کا فیضان اسی طرح دیکھا جیسا کہ عالم شہادت میں پہلے تھا ہی لے وہ کہنے لگے کہ حضور کی وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ کی ذات اعلیٰ کا ارتقا اعلیٰ سے وصال ہوا ہے تو حضرت صدیق اکبرؓ پر عالم شہادت کی کیفیات طاری تھیں اور وہ دیکھ رہے تھے کہ اب حضور کا فیض ایسی ہی طرح دنیاں میں رہے گا جیسے پہلوؤں میں سے خوشبو کی مہک پوشیدہ ہو کر ظاہر ہوتی ہے اور آپ کی ہیبت مبارک قلوب انما افنا مشور حلقہم کے اسلوب پر زمین میں مستور کی جا چکی اس لئے انہوں نے یہ خطبہ پڑھا ہی طرح مانعین کو قوت سے کرنے کے متعلق جب حضرت صدیق اکبرؓ نے اکابر و اعیان صحابہ سے اسے سنایا اور ان کی رائے بھی تھی کہ حضور کی تازہ تازہ وفات ہوئی ہے اس وقت میں خاموشی اختیار کر دی مناسب ہے، تو حضرت صاحب انوار جانی شیعین کو چونکہ حضور کی معیت و صحبت مبارک کی وجہ سے ایمان و یقین کا بہت ہی اہتمام و حاصل تھا اس لئے آپ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ میں امر الہی کو قائم کرنے میں ذرا بھی سستی و غفلت کو کام میں لاؤں البتہ اگر تم میں سے کوئی بھی

متوجہ ہو جاتی ہے تو تمام عالم اسکی نظر میں پہنچ جاتا ہے اور آنکھ کی پتلی کے نور کی طرح انسان اس نور کے واسطے کو تاریک یقین کر لیتا ہے اور کیفیات مجرہ سے محروم، تسبیح و تقدیس، تحمید و توحید، میں مشغول ہو کر لٹا گئے ابدی کی سرحد میں پہنچ جاتا ہے اور مراتب قرب الوہیت میں اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں کہ فرشتوں کی بھی رسائی نہیں ہوتی عسفی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔

قربت الہی بکیمیبت کے آثار کو معدوم کر دیتی ہے

اسی بنا پر ان کیفیات نورانیہ میں نہ اسے کھانے کی ضرورت رہتی ہے نہ پینے کی، چنانچہ بزرگان دین کے احوال کو اٹھا کر دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ بعض حضرات کی قوت سلویہ اور ان کے تغذیہ روحانی نے انہیں بارہ برس تک کسی طرح ہیبت کے متغضیات اور کھانے پینے سے بے نیاز رکھے رکھا اور قوت سلویہ اس درجہ بڑھ گئی اور ہیبت اس درجہ گھٹ گئی کہ ان کو کھانے اور پینے کی تکلیف و ضرورت ہی باقی نہ رہی اور اگر وہ بھی تو اس طرح کہ وہ توکل و قناعت کی چادر پیٹ کر اس عالم فانی سے بے خبر ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے مہمان رب العظیم بن جائیں۔

اختیاری فقر و فاقہ ترقی ملکیت کا ذریعہ ہے

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار و ارادے فقر و فاقہ کو محبوب رکھا اور کبھی پیٹ بھر کر کھا کھانے کو پسند نہیں فرمایا۔ کیونکہ حکم پر کی مانع ترقی ملکیت ہے اور یہ تو ہم جیسے کور باطلوں کا بھی تجربہ ہے کہ جب قوت سلویہ کی لذت انسان پاتا ہے تو پھر اس کی تمام توجہ لہذا لذت سے بہت جاتی ہی اور دنیا کا کوئی کیف و سرور اس کے دل کو بھالنے پر قادر نہیں ہوتا جس قدر کہ یہ ملکی لذت و حلاوت نور انسان کو محو تماشا شے عالم بنائے رہتی ہی اور اس کا اجتماعی مرتبہ دو ہے کہ جس کے بعد انسان کی ہیبت کی تربیت بجائے انسانوں کے خدا خد فرماتا ہے اور جو اسباب تربیت و دسائل معاشرت بھی انسان سے وابستہ ہوتے ہیں وہ سب الگ کر لئے جاتے ہیں یعنی اس کا خدا ہی اس کو کھاتا ہے اور وہی اس کو پلا تا ہے وہی اس کو پلا تا ہے اور مرض کی حالت پیش آئے تو خدا ہی اس کا صانع ہوتا ہے اور وہی آپ کو شفا دیتا ہے۔ بطعمنی و یسقینی و اذا مرضت فہو یشفینی۔

کیفیات انبیاء اور کیفیات اولیاء کا باہمی فرق

ہیں نبی کی اور ولی کی کیفیات میں یہی فرق ہے کہ نبی کی تمام شائیں مکمل ہوتی ہیں اور وہ تجلیات ربانی نوع انسانی کے مرتبہ اعلیٰ سے حاصل کرتے

جلانہ کر کے تو میں تن تھا جہاد کر دینا اور ایک قسم کے نہ دینے پر بھی جہاد کر دینا۔ علی بن ابی طالبؑ فی الدین اور شدت علی الصغار اور عملی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب و مشابہت حضرت عمرؓ کو حاصل تھی اس میں ان کا کوئی سبکو شریک نہ تھا۔ اگر الا الذین آمنوا اور رحمہم بینہم کے منظر اول حضرت صدیق اکبرؓ تھے تو اشدہ علی الکفار اور عملوا الصالحات کے مصداق اول حضرت فاروق اعظمؓ تھے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنی خدا داد فرست ایمانی اور اپنی خدا داد قوت و شوکت و ہیبت سے جس قدر ملت اسلام کو وسیع فرمایا اس سے تاریخ کے اور اق بھر سے بڑے ہیں۔ اور آج بھی اہل کفر کے قلوب اس سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اہل کفر کا یہ ایک عام مقولہ ہے کہ اسلام میں ایک عمر گزر گیا اور اب جاتا تو پھر سوائے اسلام کے دنیا میں کوئی اور مذہب ہی باقی نہ رہتا علیؓ بذاتِ اوصی باقی اور حیاء و عفت میں حضرت عثمانؓ وی الزورین کو جو مرتبہ کرامت اور حضور سے مشابہت حاصل ہوئی اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کی اس حیاء سے ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضور کو تھی۔

اسی کیفیت نبوت (قواسمی باقی) کا نتیجہ تھا کہ آپ کے ہمہ مبارک میں مسلمانوں کے دین کی اساس یعنی کلام پاک کی جمع و ترتیب کی خدمت غلیظہ پایہ تحکیم و تحفظ کو یونہی اور آپؐ اننا نھن فنزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی بشارت اور وعدہ کے مصداق ہو کر حافظوں میں داخل ہوئے گویا خداوندی کا جودندہ انسانوں سے کیا گیا تھا آپؐ اس کے منظر و مصداق بنے آپؐ نے ان انوار الہی کو جو عالم الفاظ و حروف میں ساء دینا سے قلوب مؤمنین میں وارد و نازل ہوئے تھے سب کچھ قرآن پر لا کر ان میں محفوظ کیا۔ تاکہ صحیفہ سلویہ و تہب سابقہ میں جس طرح حریف و تغیر ہوا ہے قرآن کریم اس سے بیش کیلئے محفوظ ہو جائے اور بیشک ایسا کرنے سے ہی سابقہ تہب سلویہ کے اور ایمان لانے کی صورت بھی باقی رہی۔

علیؓ بذاتِ اوصی باصر اور اشتقاق علی الحق و شیعہ دین میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کو جو قرب اور مشابہت حضور سے حاصل تھی اس میں انکا کوئی شریک و حکم نہ تھا نیز رسول خدا کے رسول خاص ہونے کی جو حیثیت حضرت علیؓ کو حاصل ہوئی انہیں کو بھی انکا شریک و ہم پلنہ نہ تھا چنانچہ سورہ براء کا اعلان کرنے کے لئے آپؐ کا انتخاب ہمارے دعوے کی دلیل ہے۔ آپؐ جو انفرادی اور شیعہ کا اندازہ صرف اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ قلعہ قوس کا جب لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو وہ کسی طرح فتح نہ ہو تھا چنانچہ ایک روز حضرت صدیق اکبرؓ تشریف لے گئے اور بڑی کوشش کی مگر فتح نہ ہو۔ دوسرے روز حضرت عمرؓ گئے اور بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کو علم دیا گیا ہے جس علم پر جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول اسکو دوست رکھتے ہیں اسی کے ہاتھ پر اللہ اس قلعہ کی فتح نصیب کرے گا یہ صحابہ رات کے وقت میں آپس میں ذکر کرتے تھے کہ دیکھئے کس کس کو علم نصیب ہوا ہے۔ چنانچہ جب صبح کیوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوئے تو آپؐ نے پوچھا کہ تم میں ہیں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں درد ہے وہ آتے کے قابل نہیں ہیں آپؐ نے فرمایا کہ انکو جائزہ حسب ارشاد حضرت علیؓ تشریف لائے تو حضور علیہ العزۃ والسلام نے انکی آنکھوں میں انعام دین والا اور خدا سے دعا کی تو انکی آنکھیں ایسی ہی طرح ابھری ہو گئیں جیسے کچھ تھکی نہیں پھر حضور نے فرمایا کہ جلاسلے اسلام کی دعوت دو اور خدا کے حقوق سمجھا دے علیؓ اہل تمھارے ذریعہ سے ایک شخص کی بھی ہدایت ہو گئی تو یہ تمھارے لئے سب سے بڑی نعمت ہو گئی۔ چنانچہ آپؐ قلعہ کے قریب تشریف لے گئے تو ایک یہودی نے قلعہ سے سر نکال کر پوچھا تم کون ہو۔ فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب ہوں اس نے کہا قسم ہے تو رات کی تم ضرور غائب ہو گے۔ اس قلعہ پر تقریباً بیس روز محاصرہ رہا یہ سب سے زیادہ مستحکم قلعہ تھا اس لئے انکے بعد فتح ہو سکا۔

دارج البیہود اور وعدہ الاحباب میں ہے کہ حضرت علیؓ کی پر گزشتی اسکو یہود نے بھاگے تو حضرت علیؓ نے قلعہ کا دروازہ کھلا کر اسکو پر بٹایا، جنگ کے بعد آپؐ نے اس دروازہ کو پھینک دیا تو سات قوی آدمی اسکو پلٹ نہیں سکتے تھے۔ اور چالیس آدمیوں نے لڑا تھا چاہا لیکن نہ اٹھا سکے۔

معارف سے نقل کیا گیا ہے کہ اسکا وزن آٹھ سو من قلعہ موابہ لدینہ میں ہے کہ جس دروازہ کو حضرت علیؓ نے کھلا تھا کہ پھینکا تھا اسکو ستر آدمیوں نے لٹکرایا کہ انکا اپنی جگہ پر رکھ دیں تو نہیں کر سکے۔ ہر حال ان روایات میں اگر کچھ مبالغہ بھی ہو تو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ حضور کی کمینہ شیعہ کے آپؐ معظم تام اور مصداق اول تھے۔ اور زادہ سلمۃ فی العلم والاسم کے صحیح نمونہ تھے۔ اپنی اشتقاق علی الحق کا موازنہ دائرہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کی فوج نے جب قرآن پاک بیڑوں پر رکھ کر ان طلب کی اور مسلمانوں کو شکست اور دھوکہ دینے کے لئے انان چاہی اور کلام پاک سے ناجائز اور فاسد ارادہ کیا اور آپؐ کی جماعت کے اکثر افراد ایمان دینے پر مصر ہو گئے اور اس دھوکہ میں آگئے تو حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے لٹاکر فرمایا کہ اے لوگو یہ قرآن صامت ہے اور میں قرآن ناظم ہوں تم میری طرف آؤ مگر ظاہر بیڑوں نے ایک نہ سنی اور حضرت کے حکم کو نہ مانا لیکن حضرت علیؓ آخر دم تک حق ہی پر قائم و مستقیم رہے۔

جلانہ کر کے تو میں تن تھا جہاد کر دینا اور ایک قسم کے نہ دینے پر بھی جہاد کر دینا۔ علی بن ابی طالبؑ فی الدین اور شدت علی الصغار اور عملی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب و مشابہت حضرت عمرؓ کو حاصل تھی اس میں ان کا کوئی سبکو شریک نہ تھا۔ اگر الا الذین آمنوا اور رحمہم بینہم کے منظر اول حضرت صدیق اکبرؓ تھے تو اشدہ علی الکفار اور عملوا الصالحات کے مصداق اول حضرت فاروق اعظمؓ تھے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنی خدا داد فرست ایمانی اور اپنی خدا داد قوت و شوکت و ہیبت سے جس قدر ملت اسلام کو وسیع فرمایا اس سے تاریخ کے اور اق بھر سے بڑے ہیں۔ اور آج بھی اہل کفر کے قلوب اس سے مرعوب نظر آتے ہیں۔ چنانچہ اہل کفر کا یہ ایک عام مقولہ ہے کہ اسلام میں ایک عمر گزر گیا اور اب جاتا تو پھر سوائے اسلام کے دنیا میں کوئی اور مذہب ہی باقی نہ رہتا علیؓ بذاتِ اوصی باقی اور حیاء و عفت میں حضرت عثمانؓ وی الزورین کو جو مرتبہ کرامت اور حضور سے مشابہت حاصل ہوئی اس کا اندازہ خود حضور علیہ السلام کی اس حیاء سے ظاہر ہے کہ جو حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضور کو تھی۔

اسی کیفیت نبوت (قواسمی باقی) کا نتیجہ تھا کہ آپ کے ہمہ مبارک میں مسلمانوں کے دین کی اساس یعنی کلام پاک کی جمع و ترتیب کی خدمت غلیظہ پایہ تحکیم و تحفظ کو یونہی اور آپؐ اننا نھن فنزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کی بشارت اور وعدہ کے مصداق ہو کر حافظوں میں داخل ہوئے گویا خداوندی کا جودندہ انسانوں سے کیا گیا تھا آپؐ اس کے منظر و مصداق بنے آپؐ نے ان انوار الہی کو جو عالم الفاظ و حروف میں ساء دینا سے قلوب مؤمنین میں وارد و نازل ہوئے تھے سب کچھ قرآن پر لا کر ان میں محفوظ کیا۔ تاکہ صحیفہ سلویہ و تہب سابقہ میں جس طرح حریف و تغیر ہوا ہے قرآن کریم اس سے بیش کیلئے محفوظ ہو جائے اور بیشک ایسا کرنے سے ہی سابقہ تہب سلویہ کے اور ایمان لانے کی صورت بھی باقی رہی۔

علیؓ بذاتِ اوصی باصر اور اشتقاق علی الحق و شیعہ دین میں حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کو جو قرب اور مشابہت حضور سے حاصل تھی اس میں انکا کوئی شریک و حکم نہ تھا نیز رسول خدا کے رسول خاص ہونے کی جو حیثیت حضرت علیؓ کو حاصل ہوئی انہیں کو بھی انکا شریک و ہم پلنہ نہ تھا چنانچہ سورہ براء کا اعلان کرنے کے لئے آپؐ کا انتخاب ہمارے دعوے کی دلیل ہے۔ آپؐ جو انفرادی اور شیعہ کا اندازہ صرف اسی واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ قلعہ قوس کا جب لشکر اسلام نے محاصرہ کیا تو وہ کسی طرح فتح نہ ہو تھا چنانچہ ایک روز حضرت صدیق اکبرؓ تشریف لے گئے اور بڑی کوشش کی مگر فتح نہ ہو۔ دوسرے روز حضرت عمرؓ گئے اور بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ حضور

سے بدرجہا قانع ہے وجہ اسکی جزائے کیا ہے کہ اسکی قوت ملیکہ کو برادامت
آفتاب رسالت و مسامت نبوت سے ہر قسم کے اغراض فانی کا موقع نصیب ہوا ہے۔

قرآن محمدی کی افضلیت

اس لئے خدایہ القرون قرنی لم الذین یلونہم کی شہادت
جہاں سماج کی فضیلت نکلتی ہے وہیں اس سے یہ بھی مستخرج و مستنبط ہے کہ عالم
اجسام میں تلوار نور محمدی سے قبل جو نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے جسد و قریب ہو گا اسی قدر انبیاء علیہم السلام میں اسکا درجہ نبوت بڑھا
ہوا ہو گا۔ یہی سبب ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو تمام انبیاء میں ایک
کرامت خصوصی حاصل ہے چنانچہ قیہ تلك الزمئل فضئلنا بعضہم
علی بعضہ میں بتائید روح القدس کا حضرت یحییٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا
جاءا کائنات نبوت ہے۔

تشریح مطالب و سواس الخناس

مفاتیح محمدی کی تفصیل و توضیح سے فارغ ہونے کے بعد اب
”نشر الوسواس الخناس“ کی تشریح درجہائی ہے سوائے محقق بھی جو
کہ اپنے آقا پر کامل جہاد پاس ہے وہ پیش خدمت ہے۔

جناب سن دوسرے کا قاضی ایمان کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے رت کا
مقابلہ دن کے ساتھ ہوتا ہے یوں کہ ایمان و اقیاد و تسلیم کو کتنے ہیں تو انکی
خلافہ کو سوسرے کہا جاتا ہے۔ پس جس طرح سوساں کا مبداء شیطان ہی ہے اسی طرح ایمان کا
کیفیت کا جو بھی فروغ ہے وہ اپنے مبداء منشاء ہی سے ہے اسی طرح ایمان کا
مبداء منشاء بھی مفاتح محمدی یعنی نبوت و ملکیت والہیہ ہے جس میں ایمان کا
نشور و احیاء اور سوساں کا قتل و نابودیت ہے اور جبکہ صورت حال یہ ہے کہ
دوسرے کا قاضی ایمان کے ساتھ ایسا ہے تو رفع و سوساں و شیطان کے لئے بھی
انہی مفاتح محمدی سے بالترتیب تمسک و تعوذ کی ضرورت ہوگی جو ایمان کے
لئے ممولہ مہادی منافی گئی جاتی ہیں۔

عالم ارواح کے لیل و نہار

چنانچہ مفاتح محمدی آئیہ رب الناس ملک الناس اللہ الناس میں اور
مفاتیح شیطانیہ الوسواس الخناس الذی یوسوس فی سمعہ
الناس میں یقیناً وہی نسبت ہے جو دن کو رات کے ساتھ ہوا کرتی
ہے۔ مفاتح شیطان انسان کے لئے ممولہ شب و بکھر کے ہیں تو مفاتح
خدوہی ممولہ یوم نور کے ہیں۔ پھر عجیب مطابقت عالم اجسام و عالم ارواح

غرض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی دو چار شاخیں ایمان باللہ۔ عمل
صالح۔ تواضع بالحق۔ و تواضع بالسر کی تھیں چنگے صدق و متحرر خلفائے
راشدین تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جو لوگ خلفاء اول تسلیم کرانے
میں، فلوک کے شیخین پر خیر کرتے ہیں اور سب و قسم صحابہ سے اپنی زبان کو
گندہ کرتے ہیں وہ دنیا اور آخرت کا ہی نقصان اپنے سر پر لیتے ہیں اسی لئے فرقہ
مراتب کی قوت حق تعالیٰ ان سے سلب کر کے انہیں زندگی عمار فرماتے ہیں
کیونکہ وہ فطری و الہامی اور قرآنی ترتیب کے قلعہ ہو جانے کا عمل شروع کرتے
تھے۔

یہ تو جدا چیز ہے کہ جماعت صحابہ میں سے حضور کی کوئی شان کسی میں
بڑھی ہوئی تھی اور کوئی کسی میں لیکن ترتیب خلافت راشدہ کو قلعہ جھکایا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو۔ سب پر قانع کر دیا یہ بیشک عقیدہ اہل سنت
والجماعت کے سراسر خلاف ہے کیوں کہ اگر ایک جڑ میں انکو دیگر اصحاب
راشدین پر فوقیت حاصل تھی تو اکثر اسور میں دوسرے حضرات کو ان پر
کرامت تھی اور ہم نے جو اشارہ ترتیب خلافت راشدہ میں کیا ہے اسکے بعد تو
اسکی ضرورت ہی نہیں رہتی کہ اس اولیت اور آخریت میں نزاع کیا جادے
کیوں کہ اولیت و آخریت بیشک ایک درجہ میں سبب کرامت ہے لیکن نوعیت
فضیلت ہمارے خیال میں سب کی جدا جدا ہے اور جو ترتیب واقع ہوئی وہ سن
امر اللہ ہی تھی اور بیشک خلفاء اربعہ میں سے شیخین رضی اللہ عنہما کو بقیہ پر مکملی
کرامت و اولیت حاصل تھی۔ جس طرح ایمان و عمل صالح کو فطری طور پر
تواضع بالحق اور تواضع بالسر پر اولیت ہوا کرتی ہے۔

نورِ متاب کی طرح کو اکب و سیارات کا نور نہیں

انفرض جس طرح آفتاب و متاب کا نور تمام ستاروں پر عادی و جاس
ہے تمام ستاروں کا نور دیا گیا نہیں ہے۔ اور جسد و بھی کو اکب ہیں و سب
آفتاب و متاب ہی کو خوشہ چین ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
عالم ارواح کے متاب اور آسمان نبوت کے آفتاب ہیں اور اولیاء الرحمن عالم
ارواح اور آسمان نبوت کے ستارے ہیں۔ جس طرح کو اکب و سیارات کی تاثیر
جزی و یونہی میں ہوتی ہے اسی طرح تمام اہل اللہ اپنی اپنی استعداد کے موافق
کلوہ انسانی کو منور کر کے جھگکتے ہیں۔ پس جیسے آفتاب سے جسد و کوئی
قریب ہوتا ہے اسی قدر نور آفتاب اس سے متصل ہوتا ہے اور اخذ نور میں اسی
قدر جودت آجاتی ہے وہی طرح آفتاب نبوت سے جو جتنا کاسا و کیفا قریب ہے
اسی قدر اس کا مرتبہ بلند ہے۔ اسی لئے علماء اہل سنت کا یہ مسلکہ عقیدہ ہے کہ
ایک اونی سماوی تمام اولیاء و اقطاب امت پر اپنی سبب باطنی و ظاہری کی وجہ

کے ان ظاہری و معنوی شب و روز میں یہ ہے کہ

عالم اجسام اور عالم ارواح کے کیل و نہار میں مشابہت

جس طرح عالم اجسام کے شب و روز کے تین تین حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی دن کا پہلا حصہ عروج آفتاب کا ہے جسکا دنیا کے کاروبار شروع ہوتے ہیں اور دوسرا حصہ زوال آفتاب سے عصر تک کا ہے جسکا عالم کے جملہ کاروبار قرار پکڑتے ہیں اور تیسرا حصہ عصر سے مغرب تک کا ہے جس میں جملہ کیفیات نمار پائے تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ علیٰ ہذا عالم اجسام کی رات کے بھی تین ہی حصے قدرت نے فرمائے ہیں یعنی پہلا حصہ وہ ہے جسکا اندامی شروع ہوتی ہے دوسرا حصہ وہ ہے جسکا اندامی قرار پکڑتی ہے۔ تیسرا حصہ شمس اللیل کلماتا ہے جسکا غلت کی جملہ کیفیات سمٹ سمٹ کر پائے تکمیل کو پہنچتی ہیں اور ختم ہونا شروع ہو جاتیں ہیں اسی طرح انسان کی روز پر عالم ارواح میں بھی جب شب و سوس اپنی ظلمات بعضا فوق بعض لاتی ہے تو اس کے بھی تین حصے ہوتے ہیں۔ چنانچہ پہلا حصہ معنوی تاریکی اور شب و سوس کا مرتبہ اور صنف دوسرا ہے جسکا شیطان اس صنف سے متصف ہو کر قلب انسانی میں داخل ہوتا ہے گویا یہ شیطان کا داخلہ انسان کے انعم ظاہری و باطنی میں فساد ڈالنے کا پیش خیمہ ہے۔ دوسرا مرتبہ صنف ختم کا ہے جس میں اس ختم نے چوروں کی طرح قلب انسانی میں ٹھس کر قلب زنی شروع کی۔ تیسرا مرتبہ اس معنوی تاریکی کب غلیظت کا یوسوس فی صدور الناس ہے یعنی جس مرتبہ میں اسنے قلب انسانی کے پردہ بحیثیت کو مضبوط کرتے ہوئے روح و جسم کے کاروبار میں خطرات و ساس ڈال ڈال کر غفل اور لغو برپا کر دیا۔ علیٰ ہذا شب و سوس کی ان تینوں معنوی و روحانی تاریکیوں سے بندہ کو نجات دلانے کے لئے ارواح انسانی پر صنف ثلاثہ کا جو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے انوار کے بھی تین ہی درجے اور مرتبے ہیں۔ چنانچہ پہلا درجہ نور رب الناس ہے جس نے یوسوس فی صدور الناس کی بحیثیت مسئلہ کو زائل اور ہلکا کر دیا دوسرا مرتبہ نور ملک الناس ہے جس نے اپنی قوت شہادت و تدبیر حاکمانہ سے ختمات کو گرفتار کر کے انسان کو اس کے پیچھے سے چڑایا۔ تیسرا مرتبہ آلہ الناس ہے جسکے لوہے کوئی صنف نورانی نہیں اس نے قلب انسانی میں جلا و مضیق کا کام کیا۔ یعنی سوس کو انسان کے دل پر سے ہانکے بنا دیا اور اب انوار ثلاثہ کے ازالہ غلت کی بجائے وہی صورت ہو گئی جو ایک رنگ آلود برتن کے صاف کرنے میں ہو ا کرتی ہے کہ پہلے برتن کو بجٹی میں رکھ کر آگ میں پتا پتے میں پھیرا مچھتے ہیں۔ تیسری بار مضیق اور قلعی سے برتن کو جلا دیتے ہیں یہی درجہ ہے کہ رب الناس ملک الناس آلہ الناس من شر

الوسوس الخفاس الذی یوسوس فی صدور الناس کو بغیر ادا و عائد کے ذکر کیا گیا۔ جس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح عالم شادوں میں اگر کوئی شخص بوجہ شب یہ حیرانہ اور آرزو کرے کہ اسے کل عصر کا نورانی وقت دیکنا نصیب ہو جائے تو اسکی واحد صورت یہی ہوگی کہ حتمی کو منازل جبر و ظلم اور نور و مہمانی ساعات کا طے کرنا ضروری ہو گا یہ ممکن نہیں کہ اندامی سے اجالے میں آتے ہی حتمی بدون لحاظ عروج و زوال کو طے کئے وقت عصر کپالے اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ عالم ارواح کی شب و سوس سے جو شخص تجلیات ثلاثہ کی روشنی میں آتا چاہتا ہے وہ بدون ایمان کے مستحی ثلاثہ یعنی رب الناس ملک الناس آلہ الناس کے مراتب ثلاثہ طے کئے ہوئے مقصود و مراد قلبی پالے جیسے دن اور رات کے تمام حصص بلا فصل ہوتے ہیں اسی طرح ان انوارات ثلاثہ و ظلمات شیطانیہ کے حصص بھی بلا فصل ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ شخص جو رات کی تاریکیوں سے گھبرا کر روز کا دل کی نورانی کیفیت حاصل کرنا چاہتا ہے اسکے لئے اسکی لازماً ضرورت ہے کہ دو شب کے ابتدائی و اختتامی مراحل طے کرے۔ ایسے ہی جو بندہ شب و سوس کی تاریکیوں سے تنگ آکر نور ایمان کا اجالا چاہتا ہے اسکے لئے بھی یہی صورت ہے کہ وہ اپنی ایمان کی مرتبی صنف ثلاثہ سے درجہ بدرجہ محکم و متوز کر کے نور ایمان سے اپنی روح کو جیتا کر لے۔

مراتب ایمان و یقین

کیوں کہ ایمان کا نشو و نما عاں عالم میں ابتداء جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ رب الناس کی ترتیب کلامہ و انصافات نازلہ کو دیکھ کر ہی ہوتا ہے اور اسی کے بعد انسان پر یہ واضح ہوتا ہے کہ جنگ جو پروردگار ہر قسم کی ضروریات زندگی میں فرمائے والا ہے وہی ہر قسم کے نقص و ضرر کا بھی مالک ہے اور اسی کے حکم کے آگے سب سر نیازم کے سر بسجود ہیں۔ اور اسی کے بعد انسان پر یہ مرتبہ یقین و حق یقین واضح ہوتا ہے کہ جنگ جسکے آگے سب کی گردنوں پست ہیں اور نفع و ضرر کی باگ ڈور جسکے ہاتھ ہے ایسی ہی ذات جامع الکملات مجبود و مجبود خلائق کو سکتی ہے اور بلاشبہ ایسی ہی ذات جامع الاوصاف کی حکومت کلامہ محبت مطلقہ پر مبنی ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ یہ نتیجہ یقین انسان کو جب ہی حاصل ہوا جب اسنے صنفات ثلاثہ کے انوار و حقائق کو سر کیا کر صنف ربوبیت و ملکیت سے محکم نہ کرنا تو ہرگز الوہیت کو نہ پہچان سکا۔ غرض جیسے اس عالم میں رات کے بعد دن آتا ہے اور دن کے بعد رات آتی ہے اور عیشہ اپنی سہمی زناہ و زانیات پسینے رہتے ہیں یہی صورت عالم باطن کے کیل و نہار کی بھی ہے یہی بھی انبساط نور سے دل پر روز معنوی طلوع ہوتا ہے تو کبھی محمدر و غفلت، انقباض و قسوت کی کالی گھٹائیں دل پر مسلط ہوتی ہیں۔ و پھر کبھی شر ہو جاتا ہے

تو کبھی میر۔ کبھی تم آتا ہے تو کبھی سرست کما قال تعالیٰ ان مع العسر یسر۔

انبیاء علیہم السلام کی نورانیت پر شب و سواں نہیں آتی

ہاں مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کی مثال بعد حصول نور نبوت اس بارہ میں ان ممالک کی سی ہے جن میں دن ہی دن رہتا ہے اور رات آتی ہی نہیں۔ یا آتی ہے تو برائے ہم ہی آتی ہے اور اس بارہ میں ان کی اور ہماری حالت بعینہ الکی ہی ہوتی ہے جیسے ہم اور آپ شب کے وقت اپنے مکانوں میں بجلی کے سو سو کنڈل پاور کے قلعے روغن کر کے رات کو دن بنالیا کرتے ہیں۔ بہر حال جبکہ عالم ارواح کے لیل و نهار کی بعینہ وہی صورت ہے جو عالم فانی کی لیل و نهار کی ہے فرق ہے تو یہ ہے کہ یہاں جو ہیں محض دن میں رات دن کا چکر پورا ہو جاتا ہے اور وہاں عمر بھر میں۔

نماز اور اسکے اوقات اور ہر ایک کی حکمت

تو ہمیں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فریضہ نماز اور اس کی حکمت پر غور فرمائیے۔ نماز کے سری و جبری ہونے کے اثر پر بھی غور و تدبر کیجئے سو جو ہی دیا ہے فکر میں مستغرق ہوئے تو واضح ہو جائے کہ رات اور دن کے چونکہ تین تین تھیں ہیں اور کل قطعات لیل و نهار چھ حصوں پر مشتمل ہیں اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ شب و سواں کو نور ایمان کے ساتھ وہی نسبت ہے جو رات کو دن کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ اسلئے دن اور رات کے ہر ایک حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بوج حضور کے اکمل الخلق اور افضل البشر ہونے کے اور آپ کی امت پر بوج سید الامم ہونے کے ایک ایک نماز فرض و واجب کی گئی یعنی تین نمازیں تو دن میں اس طور پر مقرر کی گئیں جو دنیا کے کاروبار میں انسان کو خدا سے الگ نہ ہونے دیں اور تین نمازیں شب کے ہر ایک حصہ میں ایسی مقرر فرمائی گئیں جو از دیار نور کا باعث ہوں اور واقع و سواں شیطانیہ ہوں تاکہ شب کی کیفیات تنہا دن میں کام آویں تو دن کی کیفیات لحد شب کے لئے معین ہوں۔ اور اس طرح دن رات غر ایمان پر آپاری نور سے جلدی دنیا میں شراعت ایمانیہ برآمد ہو جائیں۔

مغرب کی رکعات ثلاثہ اور انکابتر

چنانچہ شب کا پہلا حصہ مغرب کا وقت ہے جبکہ آفتاب عالتاب ہماری نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس حصہ میں مغرب کی نماز قائم کی گئی جو شب کی تمام نمازوں میں اول ہے اور اس کی رکعات ثلاثہ کے نور نے ایسی ہی طرح

بندہ مؤمن کے قلب پر طلوع کیا ہے جیسے آسمان دنیا پر شب کو شلت شکل کا ستارہ طلوع ہوتا ہے اور اسکو دیکھ کر اس کی مخلوق، خدا کی حمد و ثناء کرتی ہے اور اس کی رکعات ثلاثہ شب کے تینوں حصوں کو شیطانی کی زد سے بچانے کے لئے ایسی ہی طرح احاطہ کر رہی ہیں جیسے قلب مؤمن کو تینوں سمتوں سے تجلیات صاف ثلاثہ نے گھیر لیا ہے یا اس ثلاثہ ستارہ نے جیسے اپنی نورانیت اور ایک دوسرے کے جذب الخراب سے آسمان کا احاطہ کر رکھا ہے۔ مغرب کی نماز اگر ایک طرف شیطانی کے مروجہ طبعیت پر سوس فی صدور الناس کے لئے داعی و مزیل ہے تو اپنی رکعات ثلاثہ کے دوسری طرف رب الناس کے کمال ربوبیت اور ملک الناس کے کمال ملکیت اور آلم الناس کے کمال الوہیت پر بھی درجہ بدرجہ شاہد ہے۔

نماز عشاء اور نماز وتر اور رکعات سبعہ کی حکمت و مشابہت

ملیٰ بنہ عشاء کی نماز اور اس کی رکعات لربعہ شب کے دوسرے حصہ کے لئے بڑے لائق شہر و رابع خناس لعین و گرفتاری شیطانی عدو یمن اور ہر تو مصیبت ملک الناس ہے۔

صلوۃ الوتر اور صلوۃ اللیل

تو صلوۃ الوتر عوام الناس کے لئے انکی سولت کی خاطر ثلاث اللیل کے حصہ میں قائم مقام ہے اور صلوۃ تہجد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آخر لیل میں فرض کی گئی تہد و سواں و قاطع مابیت شیطانی اور پرتو صفت اللہ الناس ہے اور صلوۃ وتر اور صلوۃ عشاء کی رکعات سبعہ ایسی ہی غریب قلب انسانی کی اصلاح و تدبیر کرتی ہیں جیسا کہ سچہ سیدرات اپنے محور و مرکز پر چکر لگا کر اور محسوس کر اپنے خالق کے مقدر و نظام قدرت میں تاثیر کر کے اہل بصیرت کو اپنا فریضہ و شہداء بناتے ہیں اور ان رکعات سبعہ کے یہ اقوال سبعہ بعینہ انسان ایسی ہی طرح اپنے قلب میں پیدا کر کے اپنی روح و جسم میں تہجد و تاثیر الہیف پیدا کرتا ہے جیسے یہ حدیث سبعہ حسب تحقیق عرفاء شایہ عالم میں تاثیرات باذن اللہ پیدا کیا کرتے ہیں۔

غرض شب کی یہ تینوں نمازیں تو شب کے بغضات تمام گزرنے اور بندہ کو اپنے رب سے قریب تر بنانے کے لئے تھیں چنانچہ ان اوقات سکون میں جو نماز میں بھی بندہ عاجز نہ آوے ان میں اس سے مناجات و رب کا رنگ غالب تھا۔

فجر کی نماز وقت جمال میں

اب دن کے تینوں حصوں کی نمازوں کو لیجئے تو اس میں سب سے کمال

جس میں وہ بڑھتا ہے اور دوسرا وقت شباب کا ہے جس میں آفتاب عاقلانہ خط استواء پر یہو پختا ہے اور عالم عالم جمیع اشیاء سے کبھی کوئی روح نظر بھر کر بھی اسے نہیں دیکھ سکتی۔ تیسرا وقت کمال ہے جس میں جملہ کیفیات نہار پائے پھیل کر کیوبہ چمکتی ہیں سوچر سے زوال تک کا وقت۔ چارواں رب العزم کی ترتیب ہائے پائیاں کا بچنے اور ظہر کا وقت ملک الناس کے جلال کا وقت سمجھئے اور وقت عصر کمال ہے جو آدھ الناس کے لئے صرف ہو نیکاروں سے بھی وجہ ہے کہ جب دن میں کمال و عروج ہو جاتا ہے اسی کے بعد نمازیں ادا کی جاتی ہیں اس لئے فجر سے لیکر عصر تک درمیان میں کوئی نماز نہیں۔ اور عصر کے بعد سے جو سلسلہ شروع ہوا تو اسے ہی وقت میں اوسط تین نمازوں کا ہو جاتا ہے۔

ظہر کی نماز و وقتِ جلال میں

بہر حال فجر کی نماز کے بعد سے دنیا کے کاروبار علی العموم چونکہ شروع ہو جاتے ہیں جس میں کسی کو نفع ہو تا ہے اور کسی کو نقصان کسی پر کوئی ظلم کرتا ہے تو کوئی کسی کے ظلم کا شکار ہو تا ہے اس لئے لوگ ظہر کی نماز کا حکم کی گئی۔ تاکہ ملک الناس کی عدالت جلال میں جسکا بھی حق ہے مراعات کرے اور جس نے جسکا حق غصب کیا ہے یا جس نے کسی کو بلا وجہ ستیا ہے تو اس کے برخلاف ملک الناس کی عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کو اس کا حق ہے کہ جی چاہے تو وہ بڑے سے بڑے بادشاہ کے مقابلہ میں فرامہ کر دے کیونکہ در بادشاہ خود ہی میں امیر و غریب بادشاہ فقیر ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں ہاں محرمی وقت چونکہ جلال خداوندی کا وقت ہے اس لئے اس وقت جلال میں جو بھی عرض معروض ہو چپکے چپکے ہو اور جو حمد و ثناء بھی کی جائے وہی زبان سے کی جائے نہ مقتدی ہی زور سے حمد و ثناء کرے مینہ امام ہی بجز اسکی کیرائی و بوائی کے اعتبار کے کوئی حرف زبان سے آواز بلند نہ لے۔ بلکہ ہر شخص ملک الناس کی ہیبت و جلال کے آگے ہمہ خود نظر آئے اور ہر ایک کے پیش نظر ہر ایک رکعت میں ملائکہ اور بد جبرئیل، واسرائیل، میکائیل، و عزرائیل کا وہ ہو کہ جلال خداوندی سے کس طرح یہ چاروں فرشتے خاشع و متضرع ساکت و صامت ہیں اور بندہ قلمس کو تقرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے اسکی ضرورت ہے کہ ہر ایک رکعت میں اس کے نقش قدم پر چلے ہر ایک مقرب کے شوق و خفوق کا رنگ بیدار کرے۔

عصر کی نماز کا وقتِ کمال

اب وقت عصر کو پہنچے جس میں جملہ کیفیات نہار سمٹ کر پائے پھیل کر کیوبہ چمکتی ہیں اور لحاظ نماز میں شخصیں و جامیت پیدا ہو کر کمال حاصل ہونے لگتا ہے سو یہ وقت کمال یکساں اسکو مقتضی ہے کہ انسان اسی ذات جانی

نماز فجر کی نماز ہے اور یہ گویا اس وقت اسقاو ظلم اور زیادہ خاص میں ہے جسکو نہ پروا نہ کر سکتے ہیں اور نہ پوری رات کر سکتے ہیں۔ نہ اسکی چپکتی ہوئی چاندنی چاند کی شرمندہ احسان ہے نہ اس کے نور میں نور آفتاب کی صورت ہو یہ ہے۔ بلکہ جنت کے لوازمات کی یہ ایک تمویذی سی جھلک سے جس پر فطرت دل کی کلیاں مکمل جاتی ہیں۔

غرض اس سانسے اور جنت کے مشابہ وقت میں سب سے پہلی نماز فجر کی نماز ہے جو سوتوں کو بیدار کر رہی ہے۔ اور اہل بصیرت کے لئے اپنے سانسے وقت سے بادشاہ عالم امکان یعنی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی جگہ پر سامات مبارکہ کا نقش قیام دنیای کے وقت سے برابر دنیا میں پیش کر رہی ہے اور یہ نماز اپنی دونوں رکعتوں سے رات دن کو ملانے کے لئے آفتاب و مہتاب کی طرح اس پر شاہد ہے کہ بندہ نے مقناہ ضروریات نہار و ظہر انوار شب میں دل بھر کر جی کھول کر جو کچھ بھی رب العزم و رب العزیز سے عرض معروض کتا مشاقتا حسب ہی اس وقت جلال میں اسے متصل کمرہ من لیا ہے کیونکہ اس کے بعد اسے زوال آفتاب تک دنیا کی ہر قسم کی محنت و مشقت میں لگتا ہے اور جس طرح رہبان لیل بکر شب کو بندگان خاص نے عالم ارواح میں اپنا نمایاں اثر قائم کیا ہے اسی طرح فرسان ہشتاد بکر اب انیس عالم اجسام میں ہی فضل ربی تلاش کرنے میں محنت و کوشش کر رہے اور عالم اجسام میں باغزت و غیرت زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے پیروں پر کھڑے ہو گئی استعداد رب الناس کی مدد و رحمت سے بیدار کرنی چاہئے۔ اور اپنے غریب و معذور بھائیوں کے لئے ابر رحمت بنائے اور جو کیفیت امانت و امانت، تقویٰ و طہارت کی قلب میں شب بھر پیدا کی تھی اب اس کے ظہور و آواز کا وقت آیا ہے لہذا شیطان تو اس تک و دو میں ہے کہ جو رات بھر کا سرمایہ زور بندہ قلمس نے حاصل کیا ہے دنیا کے چکر دن میں پھانس کر اسکو کرا کر دیا جائے اور جو سعادت اور باریکات کا اسکی پیشانی پر چڑ گیا ہے معاملات کی دغیر بی چیدہ گیوں اور دل آرائیوں میں لا کر اسے خدا سے غافل بناتے ہوئے اسے لٹکے بے معنی کر دیا جائے اور نبدہ قلمس کمر بستہ ہو کر دنیا کے جال سے صحیح و سالم نکلنے کے لئے چلا ہے رات بھر بندہ خالق نے عقائد و افکار میں شیطان سے جنگ کی ہے تو اب دن میں دائرہ اعمال و معاملات سے صحیح و سالم نکلنے کے لئے بندہ قلمس کو ہر ساعت میں اس سے جدا کر رہا ہے۔

نبدہ۔ جیسے انسان ہر تین حالتیں سمجھنے غفلت آتی ہیں۔ ایک وقت عروج و ارتقاء کا آتا ہے جس میں وہ بڑھتا اور نشوونما حاصل کرتا ہے۔ دوسرا وقت شباب ہے جس میں اس پر بھار آتی ہے تیسرا وقت کمال ہے جبکہ اسکی عمر و عقل پائے پھیل کر کیوبہ چمکتی ہے اسی طرح دن پر بھی ایک وقت عروج کا آتا ہے

کمال میں مستغرق رہے اور ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالے۔ بلکہ اپنے کو قدرت کی کرشمہ سازیوں کے لئے کو حیرت بخاندے۔

صلوٰۃ اللیل اور صلوٰۃ العصر میں باہمی مناسبت

قابلِ ملاحظہ یہ ہے کہ جس طرح شب کی تمام نمازوں میں اعلیٰ و اشرف صلوٰۃ اللیل ہے اور جو مخصوص توحید کا رنگ لئے ہوئے ہے اسی طرح رات اور انکی تمام نمازوں میں صلوٰۃ العصر اعلیٰ و افضل ہے اسی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے متعلق فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز فوت کر دی اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کا گھر بار لٹ جائے اور دیالہ ہو جائے۔ کیونکہ وقت عصر در حقیقت تمام دن کا مفرد و خلاصہ اور نچوڑ ہے جسے اوقات کمال میں بھی انچائیوں کو ادب کمال پہ نہ پہنچایا اور یہ واقعہ مزید بھی، شیطان ہی کی نذر کر دیا تو اسے در حقیقت تمام دن کے اوقات کو گنہگار بنا کر دے اور جو کچھ بھی کمایا تقاسب ہی ضائع کر دیا اسی لئے فرمایا گیا۔ حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ۔ نماز وسطیٰ کا تعلق دن اور رات دونوں کی نمازوں سے بعینہ ایسا ہے جیسا کہ پانچ انگلیوں میں سے چھ کی انگلی کا تعلق پانچ دونوں طرف کی انگلیوں سے ہوتا ہے پس جس طرح انسان کی پانچ انگلیوں میں سے وسطیٰ انگلی جب ہی ممتاز حالت میں ٹھیک وسط میں دیکھی جاسکتی ہے جبکہ اس کے دایبے اور بائیں ہاں۔ انگلیاں اور اس سے بکھری دیکھی جائیں اسی طرح صلوٰۃ العصر کو جب چار نمازوں کے اوپر قیاس کیجئے اسی بنا پر اس نماز کا تعلق دن کی ساتوں سے بھی ہوتا ہے اور شب کی ساتوں سے بھی اور اسی لئے اسکو صلوٰۃ وسطیٰ فرمایا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شب کے تین حصے تھے تین ہی نمازیں اسکی فرض و واجب قرار دی گئیں اور دن کے بھی تین حصے تھے تین ہی نمازیں اسکی نصب کی گئیں۔ پھر تین نمازیں تو بالقاعد مزمل و دلعل شیلٹ ہیں اور تین نمازیں بالقاعد نور ایمان کے بوجہ سے اور انوار جلا کے پیدا کرنے میں خلق جب۔

جرعہ آب کوثر اور اسکا اثر متواتر

الفرض جبکہ چوبیس گھنٹہ میں اوسطاً ہر چار گھنٹہ میں عبادت مفردہ سے دنیا کے ہر قسم کے شکر سے بچنے کے لئے اور رضائے مولیٰ حاصل کرنے کے لئے جنت کا یہ جرعہ آب کوثر ہر روز بندہ کو اسکی مالک کی طرف سے پلایا جاتا تجویز ہوا ہے پھر سے بھی ہے پلاندہ بھی ہے صرف اس نمکدہ میں اس سے نکلنے کے پینے کی دیر ہے تو ہمیں انصاف سے تلاؤ کہ

انکسالات اللہ الناس کے کمالات کا اعتراف کرے جسکی کرشمہ سازیاں اور بہ قدرت کی نیرنگیاں انسان کو ہر روز دنیا میں دیتی رہتی ہیں اسی لئے اس وقت کمال میں عصر کی نماز فرض کی گئی جس میں انسان ہاتھ باندھ کر اللہ کے کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے اور اپنے مجز کو خاموشی سے ظاہر کرتا ہے۔ سو جو نبی بندہ معترف کمالات خداوندی کا اعتراف شروع کرتا ہے تو اس پر وہ توحید دے خودی کا عالم جاری ہوتا ہے کہ اس وقت میں شیطان و وسوسوں کا آنا تو کھار کنا شتا تو کس کا بندہ عاجز کو انچائی خبر نہیں رہتی بلکہ اسکے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ اللہ اکبر وہ آفتاب غالب جو صبح کو مشرق سے طلوع ہو کر اپنی باریک باریک اور لمبی لمبی کرنوں سے بڑھ بڑھ کر خط استواء پر پہنچا تھا اور معانی قدرت کے کمالی نورانیت سے شرما کر دھلنا شروع ہو گیا تھا اور اسکے بعد اپنی تاثیرات کو مکمل کرنے کے لئے گھٹ گھٹ کر زوال پذیر ہوتا شروع ہو گیا تھا اسے آج جس قدر بھی تاثیرات عالم میں پاؤں اللہ کرنا جسودہ اس نے مکمل کر دیں اب اسکے رخصت ہونے کا وقت قریب ہے دو چار گھنٹہ کا مہمان ہے دیکھئے کل اسکو دوبارہ اس کرہ ارضی کو روشن کرنے کا حکم بھی بارگاہ احدیت سے ملتا ہے کہ نہیں۔ اسی طرح مصلیٰ عصر کے پیش نظر یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ آفتاب نور محمدی جو حضرت آدم کی پیشانی سے نکل ہوا اپنے سرگزراصلی پر آکر کمال ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں آنے کے وقت افریقہ پر نور محمدی مجبور ملائیک ہوا تو عالم اجسام میں گجریز ہونے کے وقت مبارک میں متعدد مائیں مائے نور جسکی تکمیل بھی آفتاب ظاہری کے اسلوب پر ہوئی ہے۔ اسکا زمانہ کمال بھی اسی قدر ہے جیسے عصر سے مغرب تک کا وقت ہوتا ہے اور حضور کے خلفائے راہب بھی محکم و مکن محمدی و اعلائیٰ چچہ الوداع کے بعد سے اسی لئے شکر و انگلیار تھے کہ دیکھئے اب آفتاب رسالت کب غروب ہوتا ہے اور قیامت کتنی سرعت سے عالم پر آتی ہے لہذا یہ وقت کمال جو آفتاب ظاہری و معنوی کے کمال و غروب پر شاہد ہے اور قیامت کا لانے والا ہے اپنی کیفیات کمالات کے لحاظ سے بیگانہ اسکو مقتضی ہے کہ اس وقت کی عبادت اللہ الناس کے لئے ہونی چاہئے جو حی لا یوت ازل سے اب تک ایک حال پر قائم ہے نہ فنا کا اس میں دخل ہے نہ زوال کے تذکر کی اسکی کوئی صورت ہے پس اس واقعہ کمال میں جو امت کے لئے نماز رکھی گئی ہے وہ بھی اسکی مقتضی ہے کہ جس طرح حضرات خلفائے راہب آفتاب رسالت کے غروب ہونے کے قریبی حالت میں ساکت و صامت فکر فرما دیں مستغرق تھے اور جس طرح آفتاب ظاہری کے غروب ہونے پر اہل بصیرت شکر ہوتے ہیں کہ دیکھئے کل پھر یہ نعمت ہمیں میر جی آئے گی کہ نہیں معترف کمال مصلیٰ عصر خلفائے راہب کے نقش قدم رسالت و صامت اللہ الناس کے اعتراف

دنیا کی وہ کوئی زبردست سے زبردست مادی طاقت ہے جو خدا کے اس چپے پرستار اور قوتِ بے پیمار کی حمد و ستی حاصل کرنے والے انسان سے انکھ بھی ملائے گا۔ ایسوں کی کثرت سے خدا کی زمین اور اس کے اقتدارِ باہولوں کے ہاتھ میں یا بھیجیں گی۔ ہاں

بہی مارگرت چاہیں تو باتیں ہزار ہیں

صحتِ روحانی کا مرتبہ اعلیٰ

یہی صحتِ روحانی اور قوتِ ملکی کی بیسیبِ اصلی کا درجہ اعلیٰ مرتبہ ہے جس پر ہمارے حضور آقاؐ کا تہذیبِ فائز ہوئے اور اپنی اسی کیفیت کو حضورؐ نے ان لفظوں سے ظاہر فرمایا: عینی تشامان ولا ینقام قلبہ۔ یعنی میری آنکھیں (کو شب کی تاریکیوں میں) سو جاتی ہیں (اور میں کو شب کو اس ظاہری علت کو زبردست دیکھتا ہوں نہیں کرتا) مگر میرا دل اس حالت میں بھی ڈاکو رہتا ہے جیسا کہ دن میں آپؐ کو ہم بیدار رہا کرتے ہیں اور حق تعالیٰ نے انکے دشمنوں کی یہ شان فرمائی ان شانک ہو الا بقدر۔ یعنی تیرا دشمن ہی منقطع الخیر و مفقود الذکر ہے۔

جب کا حاصل یہ ہے کہ آپؐ کا بیٹھنا باطنی ظاہری خواہش پر موقوف نہیں ہے اور مقصد یہ ہے کہ عالمِ ابدان میں نبی کریمؐ علیہ السلام پر شب و سواں اپنی تاریکیوں میں لائے۔ بلکہ جتنی حق کا کچھ ہر سلسلہ کتب مبارک کے ساتھ اس طرح قائم ہے کہ انھیں پڑھ کر بھی نہیں ہے۔ پھر اسفارِ چار گتہ میں آپؐ کو ٹھکانا جرمِ بدیہا جاتا ہے۔ یعنی نماز میں دن رات کے ہر حصہ میں ادا کی جاتی ہیں جو باطنی میں دن رات اضافہ کرتی رہتی ہیں۔ اور ہر فریضہ قربانی سے اجسامِ انسانی میں بھی اعتدال پیدا کیا ہے اور حیوانوں کا بھی تزکیہ عمل میں لایا گیا ہے تو تاریکی آئے تو کھر سے آئے۔ اور جتنی کھ عالمِ باطن میں ماسویٰ اللہ کا مذہب ہو تو کھر ہو۔ الغرض اول تو مومن قانت کے لئے دن رات کے ہر حصہ میں نماز میں ایسی ہی طرف قائم کر دی گئی ہیں جیسے آسمان میں ستر سے خوب ہیں۔

مردِ خداوندی کی طرح سے انسان پڑتی ہے

لیکن اگر محققانے بشریت و غفلتِ شب و سواں کی تاریکیوں میں انسان گھر جائے تو مردِ خداوندی اس شیطنت کے چال میں پھنس جائے والے کو ایسی ہی طرح بچانے والے کے لئے چلتی ہے جیسے مرفی اپنے بچوں کی حفاظت کے لئے دوڑا کرتی ہے اور مردِ خداوندی ہلوان مصر کھتی ہے کہ اسے بندے ایک مرتبہ دل سے اور زبان سے کہہ لے کہ میں پناہ میں آیا اپنے

پروردگار کی چپالے والا ہے تمام انسانوں کا اور تدریجاً بڑھانے والا ہے نورِ حق کا اور پناہ لینا ہوں انکھ ملی کہیں ملک الناس مالک یوم الدین کی جو بچانے والا ہے خستہ سے یعنی ظاہری باطنی معز توں سے اور خلیہ شایب پر مدد بخانے والا ہے نورِ باطنی کا اور میں پناہ میں آیا مسجود و سجد و انسان اللہ الناس کی جو قسم ہے انکے انوارِ ظاہری و باطنی کا اور مانجھے والا ہے ہمارے دلوں کا پس جو لوگ اس اعتبارِ قلبی کے ساتھ اقرارِ باطن پر کیئے ہیں وہ نورِ حق کو دیکھنے میں لے جاتے ہیں۔ اور دولتِ ایمان انکی مکمل کر دی جاتی ہے اور جو لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے وہ ہمیشہ شیطنت کے دامِ تدریب میں الجھے رہتے ہیں۔ اور انکو سعادت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

قوتِ ملکی کا بلجاء خود اور عالم ہے

فرض اور غلامہ کا کام باطنی ہے کہ قوتِ ملکی کا بلجاء اصلی خدا کی عبادت اور اس کا اعتقاد ہے۔ اور انسان کو قدرت اور اختیار دیکر چونکہ اس دارِ اہل میں آزمایا گیا ہے اور ہولِ بڑی راہیں اس پر مختلف کرتے ہوئے آلِ عقل پر محنت فرما کر قریب حق و نامرئی حق کے ساتھ: مفاد و دونوں اسکو سمجھائے گئے ہیں مگر اسی کے ساتھ انکے ہر ایک کام کو اسباب کی پیچیدگیوں میں بھی پیچڑیا گیا ہے لہذا شیطان کی ہمیشہ یہ سعی ہوتی ہے کہ انسان اپنے جہدِ اختیارات اور توکلِ خداستدل کر کے خدا کو پاک کی نظر رست سے محروم اور اسی جیسے سارے جوہرِ جہنم بن جائے۔

اسی لئے شیطان اول تو انسان کو برے رست پر لگاتا ہے لیکن جس کی عقل کو تیز دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے آسانی سے معاملہ نہیں ہو سکتا تو کچھ عرصہ کے لئے اسی کے ساتھ ہو لیتا ہے اور اسکی ہاں میں ہاں ملا کر اسے پر جاتا ہے اور جب دیکھتا ہے کہ برے راستہ پر آدمی کا لگا ہوا مشکل ہو گیا ہے :-

عملِ خیر میں سے روحِ خیر شیطان سلب کیا کرتا ہے

تو خبر نیکی کی دلور پر لگا کر صورتِ عملی کو تو ٹیک رکھتا ہے مگر بدی کی طرف اس طرح لے آتا ہے کہ درجِ عمل میں تسلا و دل دیتا ہے اور طرح طرح کے خیالات و دوسلوں والے ڈال کر خراب کر دیتا ہے۔ اور خراب کر کے خود طبعہ ہو جاتا ہے۔ اور بد ساعی کا یہ اختیاری مرتبہ اور بدی ہی خطرناک وار ہے کہ نقصان تو یہ نہجاسے اور جب آگ لگ جائے تو خود کھٹک جائے شفا ایک شخص خیرات کرتا ہے یا نماز پڑھتا ہے پہلے تو شیطان کی یہ سعی ہوتی ہے کہ اسکو ٹیک عمل سے روکے لیکن اگر دیکھتا ہے کہ اسکی کامیابی نہیں ہوگی تو پھر دوسرا اثر ہو اس کا یہ تو تباہ کرے غی کے آگے کسی انسانی قالب میں اگر

روحانی ضرر متعدی ہوتے ہیں

لیکن اگر ایک شخص کی روحانی صحت بگڑ جائے اور اسکے اخلاق و ملکات باطنیہ پر شیطنت کا مرض لگ جائے تو یہ بیماری دق کی بیماری کی طرح نہایت ادا محسوس ہوتی ہے نہ اسکا علاج ہی ہر شخص جانتا ہے ظاہر ہے کہ اس بیماری کا ضرر نہ صرف اسی کو پہنچے گا جو مبتلا ہے بلکہ جتنے لوگ بھی اسکی صحبت میں رہیں گے انکے اخلاق و ملکات بھی بگڑتے چلے جائیں گے اور اس طرح یہ شیطنت، ہمارے عام کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ افراد سے گذر کر اجتماعات میں اور رفتہ رفتہ قلوب میں رائج ہو کر نسلوں اور نسلوں تک میں سرایت کر جاتی ہے۔

قبل بعثت عرب میں شیطنت کا شیوع

اور یہی تودہ شیطنت کہ نہ تھی جو مذہب جالیہ عرب میں عرب پرانگی بد اعمالیوں اور برے عقیدوں کی وجہ سے مسلط کر دی گئی تھی چنانچہ اس وقت انقل محروم النور قوم کا یہ حال ہو چکا تھا کہ اگر ایک قبیلہ میں ازراہ خدا کو کسی کی کسی پر فضیلت و برتری ثابت ہو جاتی ہے اور معمولی سی ٹوک جھجک ہو جاتی تو ایک کو دوسرا ایجاد نکالنے کے لئے تلوار میاں سے نکال لیتا ہے اور شہت و خون کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر نہ صرف انہی دو شخصوں یا دو قبیلوں میں یہ جنگ محدود رہتی بلکہ ہر ایک قبیلہ کے حمایتی گھڑے ہو جاتے اور فرقہ بندی و پارٹی سازی کی نعت سے یہ ادبار ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں اور دوسرے سے تیسرے میں جا پھرتا اور معرکہ کارزار گرم ہو جاتا اور یہ بغض و عداوت، قتل و غارت، کی کیفیات شیطنت، یہاں تک بڑھیں کہ ایک قبیلہ اپنے پس ماندوں کو وصیت کر کے مرتد ہوا کہ تمہارا بدلہ ہمارے قبیلہ مقابل کی لولہ و در اولاد سے لینے رہنا اور جب دو جوان ہوتے تو اپنے آپ بچاؤ کی انہی انسانیت سوز مہمراہ شیطنت و وسوسوں کو عملی جامہ پہنا دے اور خدا کی زمین کو ناحق کے خون سے رنگین بنا دیتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کیوں ہیں

اسی لعنت و شیطنت کہ نہ حضرت رحمۃ للعالمین نے اگر مٹا دیا تو اپنی پر رحمت و شفقت نصیحت، و تبلیغ، و دعوت انذار و تنبیہ کی کیفیات نورانیہ سے صدیوں کی اس بھڑکی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ اور لاکھوں انسانوں کی جانیں بچائیں۔ و ما نزلناک الا رحمة للعالمین۔

انکے عمل کی بہت زور شور سے تعریف کرتا ہے کہ آپ ایسے ہیں اور آپ ویسے ہیں۔ اور آپ کا اپنے اہلئے بض پر اتنا بڑا احسان ہے کہ کوئی اس سے سرتابی نہ کرے نہیں سکتا ایک نرا ہی کو کہتا ہے کہ تو خوب نماز پڑھ تاکہ لوگ تجھے پڑا نکال دے اور یہ پیر پڑھ کر کہیں اور تیرے ہاتھوں پر بیعت کریں اور دنیا میں تیری سر بلندی اور نیک نامی ہو اور تو مسند اقتدار پر بیٹھنے اور خوب شہرت و عزت اپنے اہلئے بض میں ہو بس جہاں اسکی چکنی چیری باتوں پر انسان نے کان لگا دیا اور دل میں ان خیالات کو جبک لی اور نفس پھولا تو ان سب اعمال حسد کی روح نکل جاتی ہے اور محض صورت ہی صورت رہ جاتی ہے۔

شیطان کی تجربہ کاری اور اسکا عالم شرم ہونا

چونکہ شیطان ہزاروں برسوں کا تجربہ کار بڑا حاضر ہے اور تمام تر کائنات کا زبردست عالم ہے اسلئے کھٹ مصلوبوں کو مصلوبوں کے رنگ میں اور مولویوں کو مولویوں کے رنگ میں اور جاہلوں کو انکے طرح میں ایسا چکر دیتا ہے کہ چاروں دیکھ کر غصے میں جانتا ہے کہ برسے عمل کا نتیجہ برا ہو تا ہے اور پھسلے عمل کا نتیجہ بھلا ہو تا ہے اور شیطان بری باتوں کی طرف لیجاتا ہے مگر پھر اسکے بسکائے میں انسان آجاتا ہے بڑے بڑے عقلاء کو اپنے دام تڑو پر اور مکاری و فریب کے چکر میں چاس کر عقول کو ہلاک کر دیتا ہے اور پھسلے برسے کی تیز کی قوت ضعیف چھوڑتا چنچ آج جو تفرقے مسلمانوں میں پیدا ہیں کفر و شرک بدعت و ہوا کے جو مراکز جبکہ جد قوی و مرکزی کارخانوں کی صورت میں عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، اور خود غرض غیر مزی کی نفوس اسلامی نے قائم کر رکھے ہیں اور جو زہر لیلے اور محقق اثرات ان سے عالم میں پھیل رہے ہیں یہ سب انہی حضرت شیطان کی توکار ستائیاں ہیں بجلیں کو بجلیں کی لے میں بچا کر بچتی دیتا ہے تو جی کو جی کے رنگ میں پت کرتا ہے۔

روحانی ضرر جسمانی ضرر سے بہت بڑھ کر ہے

حسنہ مخبر ہے کہ شیطان کا دینی و روحانی ضرر جسمانی و دنیوی مضار سے کہیں بڑھ کر ہے۔ جسمانی مضرت سے تو ایک ہی شخص کو نقصان پہنچتا ہے اور روحانی ضرر درد بری ہمارے کہ اس سے قومیں کی قومیں اور ملک کے ملک تباہ و برباد ہو جاتے ہیں جس طرح عالموں جہاں خدا نخواستہ آجاتا ہے تو گھر کے گھر صاف کر جاتا ہے اسی طرح جن انسانوں کی روح پر شیطنت کا رنگ چڑھا جاتا ہے تو اس سے بھی گھر کے گھر اور شر کے شر متاثر ہو جاتے ہیں ایک شخص کی جسمانی صحت بگڑ جائے تو اسکا ضرر دوسروں کے لئے اکثر متعدی نہیں ہوتا پھر مرض بھی ظاہر ہو تا ہے اور علاج بھی کچھ نہ کچھ انسان جانتے ہیں :-

بإذن الله كاد عدو کس طرح بلا کھلت سمجھ ثابت ہوا۔

فتح و ظفر کثرت و قلت پر موقوف نہیں

اور کس طرح دنیا کو یہ سبق حضرت حق نے سکھایا کہ غلبہ و نصرت کثرت و قلت پر موقوف نہیں ہے بلکہ غالب اور مغلوب فرماتے والے صرف کار ساز عالم ہی ہے جو فتح و نصرت کی ہر کیفیت میں اپنی شان دکھاتا ہے یہی وجہ تھی کہ کبھی تو مسلمانوں کو باوجود انکی کثرت کے مٹھی بھر انسان سے جزیت دلا دی گئی اور کبھی لکھنؤ احمدی مسلمانوں سے کفار کے لشکر جرار کو زیر و زبر کر دیا گیا۔ چنانچہ غزوات اسلامی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تین ہزار مسلمانوں نے تین لاکھ کافروں کو گرجا پر موتی کی طرح کٹ کر رکھ دیا اور کبھی بیس ہزار نے پانچ لاکھ کے منہ پھیر دیئے۔ قوتِ ہبیہ کا یہی وہ محمود استعمال تھا جسکی وجہ سے مجاہدین اللہ کے احوالِ ملک و برکاتِ قلبیہ میدانِ جہاد و محرکہ کارزار میں کچھ اس طرح درخشاں و تاباں ہوتے کہ کفار کی آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور ان کے دلوں پر رعبِ اسلامی چھا جاتا اور فرشتوں کی اعانتِ عیسیٰ انکسور ایسے بتا دیتی اور مجاہدین جانا زانی کھاروں کے سایہ میں دارالسلام کی ادبی راحتیں اور مدنی سرسبز دیکھ کر بعدِ شوق و رغبت لقاءِ رب کی گنجِ ثواب میں بلا کسی جبر و اکراہ کے جامِ شادابی لینے اور ان مکارمِ اخلاق سے اپنی روح کو مریض مزین کر کے راسی عالمِ آخرت ہوتے جاتے۔ کبھی وجہ سے قربانی دایارِ غلیل الٰہی کا بخارہ سامنے آ جاتا اور آنے والی سلیس انکے ہامِ بزرگ سے عزت و برکت پاتیں اور عالمِ باقی میں فرشتے انکے پیروں کے نیچے اپنی آنکھیں بچھاتے اور بغیر حسابِ بلا روک ٹوک مالکِ انس و جان کی آغوشِ نور میں جا سوتے۔

دی کسی خوشی سے جان نہ تنگ داغ نے

لب پر تجسیم اور نگہ یار کی طرف

فرض بیان ہے تھا کہ شیطان کی اہلہ فریقانِ بساوا قات صدیوں کے امن و برکت کو ملیت کر دیتی ہیں اور معمولی سی بات کو بساوا قات ہو لیا کہ بتا دیتی ہیں پھر غضب اور ستم ہے کہ یہ شیطنت کا رنگ بعدِ خامہ حیات مستعار و جسمِ پاکہ را بھی نہیں اتارتا یہ باری رنگ ایسا پہنتے ہے کہ اگر اس دارالعمل میں اسکے ازالہ کی موثر تدبیر بھلت مکند نہ کی جائے تو کسی طرح بھی روح سے یہ رنگِ شیطانِ منک نہیں ہوتا۔

مرکز خیر و شر یعنی جنت و دوزخ کی طرف کش

اس لئے یومِ حساب میں ہر ایک روح ہر ایک نفس اپنے اپنے کب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عرب کی قوائے ثلاثہ کا غلبہ استعمال تھا اسے دور کیا

جہاں عربوں کی قوت جارحانہ و دغاغلیہ اور قوتِ سبب و دبیرہ کا یہی تو وہ صدیوں سے غلبہ استعمال شیطان نے کر رہا تھا جسکی بدولت انکی قوتِ مسلکیہ تیرہ و تاریک اور فتنے کے مرتبہ میں پیوچ پکی تھی اور اغراض و لور ابوا و اھلب رائے نے انکے دلوں کو زنگ آلود بنا دیا تھا اور شرورِ شیطان جس قدر بھی ممکن تھے سب ہی انکے غلبہ و دل میں موروثی ہو چکے تھے آخر رجبِ باری سے منورِ کلوبِ انسانی معلمِ حبیبِ ربانی، نفوسِ انسانی، نے بعوث ہو کر ان قریبِ خورہ جابلوں کو خبردار فرمایا کہ اسے حکمت کے پار و پارہ کر دینے والے انسانوں تمھاری یہ قوت سستی و بھکی اور اسکا غلبہ استعمال تمھارے لئے ہی تیار کن ہے اور جو فساد فی الارض سے خدا کی زمین کو تم نے پاک کر رکھا ہے یہ خود تمھارے لئے بربادی ہے ایک دشمنِ مخفی ہے جسے تمھو اس حال پر پہنچا دیا ہے۔ آؤ کہ میں تمھیں تمھاری قوتوں کا اصلی مصرف اور تمھارے مرض کا اصلی علاج بتاؤں اور اس آنے والے عذاب سے ڈراؤں جو تمھاری اس بیجا جسارت و جرات و مطلقِ انسانی سے تم پر آنے والا ہے اور وہ علاج ہے کہ اللہ کی جہلِ متین میں جو کر قسبِ ایک ہو کر اپنے دلوں کو خدا کے نور کی لڑی میں پرو کر آپس میں بھائی چارہ کر دو۔ اور خدا سے ڈرتے والوں کی ایک نئی برادری قائم کرو جو خدا کی ان نعمتوں کو یاد کرے جو ہر دورِ ہدایت و انقیاد میں پروردگار کی طرف سے ان کے آباؤ اجداد و مرسل فرمائی گئیں تھیں اور رجبِ حق سے انکے مردود دلوں کو زندہ کیا گیا تھا۔ اور سوچو کہ وہ کونسا دشمن ہے جو تمھاری گھات میں لگا ہوا تمھاری جملہ طاقتوں کو منتشر کرتا ہے اور غلہ راستہ پر لگا کر بتا ہے۔ واعتصموا بحبلِ اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء لثالث بینکم و بین قلوبکم فاصبحتم یمنعتمہ اخواناً۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

قوائے ثلاثہ کا رخ کیونکر پھیرا

چنانچہ جب حضرت معلمِ تحت کے اس بتلائے ہوئے غم کو اس وحشی قوم نے سمجھ لیا اور اپنے دلوں کو رسول کے ارشادات کے لئے وقت کر دیا اپنی قوائے مسلکیہ و دبیرہ کو سپردِ خدا کر دیا۔ قوتِ قرہیہ کو اعداءِ اللہ و مشائخِ الانس و الجن کے مقابلہ پر لا ڈالا اور بے مدھمک شیطنت کے مقابلہ پر آکر ڈٹ گئے تو دنیا نے دیکھ لیا کہ کم من فتنہ قليلة غلبت فتنہ کثیرہ

قبول کر کے ایک ایسی کشش اپنے اندر پیدا کر لی ہے کہ ہزاروں لڑائیاں اسی کے لئے لڑی جاتی ہیں اور جب نزل کا خاتمہ ہوتا ہے تو کسی اکثر سواد چاندنی ہی باہمی استحکام کو دہاں لے آتے ہیں اور زخمی دلوں پر مہم کا کام دیتے ہیں۔

مال و دولت کی محبت شرک خفی ہے

لیکن ہماری عقل کی مادہ پرستی اور شرک ہو گا یہ کیسا شرمناک مرتبہ ہے کہ سونے اور چاندی کو تو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں کہ انہوں نے نورانیت آفتاب و مہتاب کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے اور اس عالم کے جملہ کاروبار اس سے چلتے ہیں۔

معدنیات کی جذبہ نورانیت اور

آنحضرت صلعم کا اکتساب نورانیت

لیکن اس سے جاذب ثور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور انکا مشق اپنے قلب میں پیدا نہیں کرتے جنہوں نے بلا توسط مادہ سب نور فرمایا اور براہ راست اس مرکز نور احدیت سے فیض حاصل کیا جو خود آفتاب و مہتاب کو نور عطا کرنے والا ہے اور جن کے توسل اور وسالت سے عالم آخرت کے جملہ کاروبار قائم ہیں اور جہاں اس مال کی کوئی بھی عزت و وقعت نہیں۔ کیونکہ جب ہر چیز میں نور ہی اصل ہے اور جسم و جسمانیات کا وہاں گذری نہیں تو پھر جیسے اس جسم کی دہاں کوئی پوچھ نہ ہوگی باوجودیکہ ایک عرصہ دراز تک روح کا یہ ممکن رہا ہے تو وہاں سونے اور چاندی کی کیا پوچھ ہوگی۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جتنے باخدا الہنگ گذرے ہیں انہوں نے مال و دولت سے محبت نہ کی کیوں کہ انکے نزدیک اس سے لگاؤ اور محبت ایسی ہی ہے جیسے ایک چشمہ صافی کے موجود ہوتے ہوئے کسی حد درجہ چشمہ سے اپنی پیاس کو بجھا جائے ظاہر ہے کہ یہ غفلت و ناواقفیت کا مستی گھمٹا امر ہے کہ اسی مرتبہ مال و دولت پر کثرت مراد اور دن رات اسی کی طلب میں مگھو رہا چاندی اور سونے کے پیچھے ایمان و دین کی دولت سے قطع نظر کر لیا اور آٹھ ہر چہ مال ہی کی فکر میں متفرق رہنا بھی مدورہ شرک کہ ہے اسی لئے جو لوگ اسکو جتنا زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو یہ مال اور جتنی شدہ خزانہ دینی خود انہیں ضرر پہنچاتا ہے اور انکی محبت سے جو شرک خفی پیدا ہو جاتا ہے اور صاحبان حاجت اسکو ہی پانچاں حاجات تصور کر لیتے ہیں۔

حب مال سے اخلاق باطنی متعفن ہو جاتے ہیں۔

تو اس سے خود انکی کے باطنی اخلاق و احوال بگڑ جاتے ہیں اور انکی

و مل کے مطابق جنت و دوزخ کے مراکز خیر و شر کی طرف کشش کر دیتے۔ اور جتنے دلوں کے اندر رانی کے واسطے برابر بھی نور ایمان ہو گا انتہاء اللہ بعد از مکافات عمل پھر جنت ہی کی طرف لوہا دیے جائیں گے اور جن کے دلوں میں ایمان کا کوئی شے نہ ہو گا وہ سزا سننے ابدی عذاب دائمی میں گرفتار ہیں گے۔

وزن ایمان و وزن عناصر سے بڑھ کر ہے

کیوں کہ نور ایمان کو حق تعالیٰ نے اعمال میں دینی اور وزن عطا فرمایا ہے جیسے پہاڑوں کو زمین پر حق تعالیٰ نے ثقل عطا فرمایا ہے جیسے یہاں پہاڑوں سے جو عنصر گوئی وزنی چیز نہیں کہ جہاں انکو قدرت نے عطا فرمایا ہے وہیں جیسے ہیں اپنی ہلکے سے ہلکے نہیں اسی طرح اعمال صالحہ کے وزن کا حامل بھی یہ ہے کہ صداقت و استقامت اور دیگر اخلاقی حسنہ کا ثقل اور وزن جو اپنے اندر رکھتا ہے اسی کو دنیا کو وہ وقار بخارتی ہے اور وہ کسی کے ہلانے سے جتنا نہیں اور زنا ایسے افراد کو ہمیشہ سونے اور چاندی میں تو ہمارہتا ہے غرض نور ایمان کو حق تعالیٰ نے دینی اور وزن و قیمت عطا فرمائی ہے جیسے سونے اور چاندی کا وزن دیگر معدنیات پر قائم ہے اور انکی برتری تمام دھاتوں پر مسلم ہے مثلاً اگر ترازو میں ایک طرف ایلیمویم کی دھات کا ایک ٹکڑا رکھا جائے اور دوسری طرف سونے کی ایک سری رکھی جائے تو ظاہر ہے کہ وزنی جانب سونے ہی کی ہوگی ایسے ہی وزن ایمان کو سمجھنے و نظر باہر رکھنے کے لئے ہے کہ جو معدنی مادے جس قدر نورانیت آفتاب و مہتاب کو اکاب و مہتاب کو جذب کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں وہی اس قدر افضل و برتر شمار ہوتے ہیں۔

سونے اور چاندی پر روح کیوں عاشق ہے

چونکہ سونے کی دھات نے نور آفتاب کو قبول کر کے اپنے اندر جذب کر لیا ہے اسلئے یہ دونوں دھاتیں قدر و قیمت میں بھی ہوتی ہیں یہی سب سونے اور چاندی پر روح کے عاشق ہونے کا معلوم ہوتا ہے اور ہزاروں آدمی اس پر اپنی جانیں ٹاکر کر رہے ہیں ورنہ ان پر روح کے اس بے طرح فریفت ہونے کی اور کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

بہتر راویجائے میں کو اب کاغذی سکے بھی چل گیا ہے اور لوگ اسکی بھی اب خفاحت اسی طرح کرتے ہیں جیسا کہ سونے اور چاندی کی خفاحت کی جاتی ہے لیکن آج اگر تمام سلطنتیں ان کاغذی سکوں کو بے اعتبار ٹھہرا دیں۔ اور پتہ چلا دے کہ انکی مال کر چلے گئے حوالے کریں۔ بہر حال جہاں تک ہمارے فکر کی رسائی ہے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ سونے اور چاندی کو ہم محض اس لئے عزیز رکھتے ہیں اور اپنے گھر میں چھپاتے ہیں کہ درحقیقت اس پر عاشق ہے اور عشق کی وجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ ان دونوں دھاتوں نے نورانیت آفتاب و مہتاب کو

تقن و گندگی سے عام طور پر نگو یہ انسانی میں ایک قسم کی نفرت و حقارت پیدا ہو جاتی ہے کما شاربہ ثانی والذین یکنزون الذہب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فشرهم بعدا ب الیم۔ یوم یحییٰ علیہا فی نار جہنم فیکفوی بہا جباہم وجوبہم وظہورہم ہذا ما کنتم لانتکم فلو قوا ما کنتم لکنون۔

مال و دولت کی پاپی اور اسلامی فریضہ زکوٰۃ کی حکمت

اسی لئے جمع شدہ مال زائد از ضرورت سونے اور چاندی پر خداوند عالم نے زکوٰۃ مقرر فرمائی تاکہ یہ مال صاحب مال کو ضرر نہ پہنچائے اور اسکے دل کو ٹپاک نہ ہونے دے۔ جذباتِ بخل و طمع، حرص ہو ان پیدا ہوں اور جو نورانیہ آفتاب و منتاب، سونے اور چاندی میں جذب ہوئی تھی جو حقیقت میں فیضِ خداوندی ہے اور جسکو اس بندہ نے اپنے لئے خاص کر کے بڑی بڑی آہنی تجویروں میں محفوظ کر دیا ہے۔ اسکا بڑا حصہ عام ہی رہے اور اپنے غریب ایمانے جس ہی پر تقسیم ہو اور معینہ و مفروضہ مقدار زکوٰۃ سے دولت کی تقسیم نکلنے نہ ہو نہ پائے۔

سود کی حرمت اور اسکی حکمت

اور جبکہ دولت کی تقسیم کی صحت و سقم پر عالم کے کاربار کی صحت و سقم موقوف ہوئی تو اس سود کے متعلق بھی عقلاً جاہت ہو گیا کہ وہ عالم سے کاربار کے لئے بے سودی نہیں بلکہ ختمِ صفت رساں بھی ہے اسلئے کہ اس عالم کے جتنے بھی کاربار اور جتنے بھی اسکے منافع ہیں سب کی اصل الاصل یہ ہے کہ لین دین میں مساوات ہو یعنی انصاف کا اقتضا ہے کہ اگر ایک انسان حق تعالیٰ کی پیدا کردہ کوئی چیز دوسرے انسان کو دے تو عرف دستور کے موافق اسی قدر اسکا معاوضہ مشتری بالغ کو ادا کرے یہ تو حق تعالیٰ ہی کی شین ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی نعمتیں عطا فرما کر کچھ نہیں لیتا ہے اور اگر کسی وقت میں انکی جان و مال انکی کے فائدہ کے لئے بچ کر رہے تو جو چیز لیتا ہے اسکو بزار گنا زادہ فرما کر اسکی نسل کو منافع ابدی عطا فرماتا ہے۔

دولت کی غلط تقسیم اور اسکے مفاسد

لیکن سود میں چونکہ روپیہ سے روپیہ کیا جاتا ہے کوئی چیز اسکی بدلہ میں نہیں دیتا بلکہ جس چیز کے ذریعہ سے نفع اٹھاؤ حق تعالیٰ نے بتایا تھا خود اسی کو انسان نے نفع نہ پایا اس لئے دولت کی تقسیم صحیح نہیں رہتی اور دلوں میں فساد شروع ہو جاتا ہے اسی لئے سرمایہ داری کا انجام آخر میں یہی ہوتا ہے کہ فریوں کی جیب سے روپیہ نکال کر سرمایہ داروں کے گھر میں پیونجی جائے اور

دنیا میں صرف دو طبقے رہ جائیں ایک امراء کا دوسرا غرباء کا اور ان میں باہم مستقیدہ تعلقات قائم ہو جائیں اور یہ بندہ کو سزاوار نہیں لہذا سود کی طرح بھی باعثِ برکت نہیں بن سکتا۔ فرض یہ ہے کہ سود کے حلال ہونے کے بعد متوسط طبقہ کسی طرح بھی فروغ نہیں پاسکتا۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ مرتدِ الحالی دنیا میں جب ہی پیدا ہوتی ہے جبکہ متوسط طبقہ موجود ہو اور تجارت و صنعت و حرفت سے لین دین کی کثرت ہو اور اسکا حامل دہی متوسط طبقہ ہوتا ہے جو رہائی اور رعایا کے درمیان وسط کا درجہ رکھتا ہے یہی طبقہ ادنیٰ کو اعلیٰ سے اور اعلیٰ کو ادنیٰ سے ملاتا رہتا ہے بر خلاف زراعت اور سود و خوار طبقہ کے کہ وہ اعلیٰ طبقہ حاصل کر کے ادنیٰ طبقہ کو اپنا پابند بناتا ہے اور یہ اعلیٰ طبقہ اپنی حکومت کے نش میں ادنیٰ طبقہ کی ضروریات کی مطلقاً پرواہ نہیں کرتا۔ اور حصولِ زر کے لئے ہر قسم کے جوہر ستم ظلم و استبداد پر اتر آتا ہے اور دولت کو عوام الناس سے نکال کر طبقہ امراء میں یہ بچا دیتا ہے جبکہ نتیجہ فساد فی الارض ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان و یورپ میں آج کل حالت رونما ہے۔

حکمت زکوٰۃ

الغرض حربِ سود اور مستحب زکوٰۃ کی حسبِ اصل یہ ہے کہ دولت کی تقسیم صحیح رہے یعنی امراء و غرباء سب کے حوائج پورے ہوتے رہیں اور مال و دولت کے اس فیضِ خداوندی سے حسبِ مراتب و استعداد سب ہی متبہع ہوں۔

بخل کے نتائج اور اسکی مذمت

پس معلوم ہوا کہ جو لوگ بلا وجہ مال کو روکتے ہیں وہ در حقیقت مہذبِ خداوندی کے پورے ہونے میں حائل ہوتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص چلتے ہوئے دریا کو بند کر دے۔ ظاہر ہے کہ جہاں پانی کو روکا جائے گا وہیں پانی میں تعفن و بدبو آجائے گی اسی طرح جو لوگ مال و دولت کو بلا فائدہ روکتے ہیں اور خدا کے ان خزانوں کو اپنی ملک سمجھتے ہیں اور اسے نظر انکاس سے یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں ہماری عزت و شہرت ہو وہ در حقیقت رفقاء قدرت کے مقابل آتے ہیں جبکہ نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ انکا باطن سڑ جاتا ہے اور بخل و غم کے گندے جذبات ان کے قلب میں پیدا ہو جاتے ہیں اور بختم کی آگ میں اسی وقت سے سائب اور بجھوا اسکی دشمنی کے لئے پیدا ہونے لگتے ہیں۔

دنوی و اخروی حرمت و وجاہت نور ایمان کیساتھ ہے

یہاں سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ چاندی اور سونے کو جمع کر کے انکی جمعیت سے عزت حاصل کرنا اور اپنے کو عزت وار سمجھ لیتا بھی عین حماقت

شیطن کی سزائیں کیوں ہے

عالمی دجہ ہے کہ کافر چونکہ شیطن کے مرض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں اور مال و دولت کے جمع کرنے میں بھی ہر آن مستغرق رہتے ہیں اس لئے انکی سزا بھی ہر ہر چیز کی جتنی بھی ہے۔ کیونکہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شیطن کا مادہ خلقی ہر اس لئے بعد از حساب اہل عدل و زر کے فزوح میں گرفتار اور عصب الہی کی دھچکی ہوئی آگ میں کافروں کو جلا کر ضروری ہوگا کیونکہ نور توحید و رسالت کا کوئی کوئی صاحب بھی ان میں نہ ہوگا۔

جس طرح وہ آگ بجھد مشعل اور سوزاں کھلاتی ہے جو ہر اہل سائل سے برابر آتش کدہ میں جل رہی ہو اور ایک منٹ کے لئے بھی خاموش نہ ہوئی ہو نہ اسپرانی کا کوئی چھینٹا ہوا اور وہ آگ کم سوزاں کھلاتی ہے جس پر پانی بھی ڈالا جائے اور اسے ٹھنڈا بھی کیا جائے

مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزا کا باہمی فرق

اسی طرح مسلم عاصی اور کافر مشرک کی سزائیں بھی فرق ہوگا کیونکہ کوئی مسلم عاصی ایسا نہ ہوگا جسکے قلب میں کسی نہ کسی درجہ میں ایمان کا کوئی ذرہ اور شہ نہیں اس لئے اس پر جہنم کی آگ اگر اثر بھی کرے گی تو ذریعہ ٹھنڈائی اور بجھائی اور اشتعال میں نہ لائے گی اور کفار کے قلوب میں ہر کے ساتھ بھی نہ ہوگا۔ لہذا جبکہ وہ اسی لئے عذاب میں پڑے رہیں گے۔

اجذاب نور میں انسان کی مشابہت معدنیات سے

چونکہ مسلمانوں کے دل میں نور توحید و رسالت کے جذب ہو گئی صورت بعینہ اسی طرح ہے جیسے سونا اور چاندی نور آفتاب و ستارے کو جذب کرتے ہیں اور جب سونے اور چاندی میں ناقص و حاقول کا مادہ زیادہ ہو جائے تو آفتاب میں پکارا سے خالص کیا کرتے ہیں اور آگ صرف کھٹکائی کو جلاتی ہے فی نفسہ سونے اور چاندی کو نہیں جلاتی اور آگ میں سونے چاندی کا ذرات ہی سراسر رحمت ہوتا ہے اسی لئے کوئی عقیدہ مند لوگ بے عقل نہیں کہتا کہ ایسے جتنی حقائق کو کس لئے نذر آتش کر رہے ہیں۔

مسلم عاصی کیلئے جہنم سراسر رحمت الہی ہے

اسی طرح مسلم عاصی کا ہر جہنم میں ڈالنا بھی سراسر رحمت الہی ہے کیونکہ جنت میں وہی قلب داخل ہونے کے لائق ہے جو ہر قسم کے فتنوں سے بچل کر اور آلائشات شیطانی سے کھرا اور پاک ہو۔ اسی لئے جن لوگوں نے یہاں اپنے دل کو شیطن کے کھوکھلے سے پاک نہ کیا اور ذریعہ نفس کر طرف

ہے کیوں کہ عزت و جاہت تو فیض خداوندی کے پھیلانے والوں کو حاصل ہوگی نہ انکے روکنے والوں کو عزت و جاہت اصلی تو ایمان محمدی کے نور کے ساتھ وابستہ ہے چاندی اور سونے کی نورانیت و کشش عالم بلا میں ظاہر ہے کہ عزت اس وقت تک پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ ایمان محمدی کا نور انکے ساتھ شامل نہ ہو اور جب مال و دولت ایمان کے ساتھ جمع ہوگا تو جمع مال بلا کا مدد دینی و اخروی سونے پانچے الغرض اگر محض روپیہ جیسے سے عزتیں قائم رہا کر نہیں چکا فوری اثر یہ ضرور ہے کہ انسان اپنے ہم جنس کو سولے اور جب تک روپیہ جیسے کی مدد چاہی رہے اس وقت تک اس سے لوگ راضی ہو جائیں۔

یورپ مال و دولت کی بلا میں گرفتار ہے

تو وہ قومیں ہمیشہ عزیز رہا کرتیں جو اربوں اور صدیوں روپیہ کی مالک ہیں لیکن دیکھ لیجئے کہ اس شرک و حق کی دجہ سے آنے والی طرح جلائے عذاب رہتی ہیں اسکا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ میں مسلمانوں کو مطلق بنانے کی یاد دینا ہے قطعاً بے تعلق ہونے کی تلقین کر رہا ہوں میرا یہ نشانہ ہرگز نہیں بلکہ میں حصول ہر خالص الہی کے ساتھ حصول دولت کو بہت ضروری اور اچھا سمجھتا ہوں میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جو چیز بھی ہو اللہ کے لئے ہوئی چاہئے۔

نہ مر دست آنکہ دنیا دوست دارو

اگر دار دیرائے دوست دارو

بہر حال جس طرح مال و دولت سونے اور چاندی کو دیگر سامانوں پر فضیلت و فوقیت ہے اسی طرف نور ایمان کو حق تعالیٰ نے مال و دولت پر فضیلت و کرامت عطا فرمائی ہے اسی لئے انسان کے مکتات و اخلاق کے اعتبار سے انکے کمرے اور کھونے ہونے کی تشبیہ حدیث میں سونے اور چاندی جیسی آئی ہے الناس کالمعادن النع

آخرت میں زندار کون ہونگے

اسلئے جس قدر نور ایمان کسی کے دل میں ہوگا اسی قدر یوم حساب میں وہ دوزخی اور بھاری ہوگا اور جس قدر جس کے اعمال اخلاص و ایمان کی روح سے خالی ہوں گے اسی قدر وہ بکے ہوں گے۔ لہذا من فقلت موازیہ النع اور جیسے جسکے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج سامنے آجائیں گے دنیا میں بدی کی ہوگی تو بدی سامنے آجائیں گی اور اگر بھلائی کی ہوگی تو نیکی سامنے آجائیں گی۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ الخ

رحمت سے اسکے دل کی برائیوں کے کھوٹ کو ایک دم سب کر کے فوری اور جنت کے قابل کر دیا اور نہ چاہیگا تو صحافت نہ کر لیا اگرچہ دنیا میں رہ کر کتنی ہی ریاضت کیوں نہ کی ہوگی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کوئی انسان شیر اور بھیڑیے سے دو ہستی کر کے کبھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتا ہے اسی طرح جو انسان اپنے آپ کو فی دہش و حاسد شیطان کے پھندے میں پھنس جائیں وہ بھی کبھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتے جس طرح روح کے وجود سے باوجود اس کو آٹھ سے نہ کچھ سکے کے اپنی حرکات و سکنات کی وجہ سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ہے اسی طرح دنیوی نقیصات و مغلظات اور فحلت کو گناہ کے بڑے پتے کھینچ رہے اور انکے مشاہدات کی وجہ سے کوئی سمجھدار انسان بھی شیطان و ملائکہ کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔

جمال نشیب ہو پانی دین مرتا ہے

یہ قاعدہ ہے کہ جمال دولت ہو چڑھیں اگر نعب لگاتے ہیں سو مؤمن کے لئے ایمان سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں اور شیطان سے بڑھ کر اس دولت کا کوئی دشمن نہیں یہ توجہ ہی کی خصوصیت ہے کہ دہاں جو بھی نفوت ہوگی وہ دنیوی ہوگی اور ہر قسم کے نقصان سے پاک ہوگی نہ کوئی حاسد ہوگا نہ فتنہ زوال کا کوئی خطرہ ہوگا لیکن۔۔۔

حسد کے معنی اور اسکے نتائج بد

یساں پر تو انسان کو اگر دوسرا ایمان ملتی ہے تو شیطان کا حسد اسکی ساتھ لگا ہوا ہے اس سے اگر نیچے جینا یا بچاتے ہیں تو وہ صرف انبیاء علیہم السلام ہی خدا کی تعینت و خاصہ کی بنا پر نیچے ہیں۔

حسد کے معنی یہ ہیں کہ جس شخص پر جو نفوت قسام ازل کی طرف سے فائز ہوئی ہے اس نفوت کا حقدار حاسد اپنے کو سمجھے اور اس مستحق واقعی سے اس نفوت کو چھین لے جانے کی قنناہی کرے۔ سو در حقیقت حاسد حق تعالیٰ کی تعظیم نفوت کو بغیر صحیح جاہگرا مہر معترض ہوتا ہے اور دراصل اسکا مقابلہ قسام ازل ہی سے ہوتا ہے لیکن خدا علو عالم کا تو کچھ بکڑ مسکن اسلئے عسود کے دن رات چیخے پڑا رہتا ہے اور طر طرح سے اس کی نفوتوں کو چھیننے کی فکر میں مستغرق رہتا ہے۔

ایک خاص بات حسد میں یہ دیکھی جاتی ہے کہ حاسد اپنے فعل کو قبیح بھی نہیں سمجھتا بلکہ اسی فعل میں دوسروں کو شریک کرنے کی تدبیریں کر رہتا ہے اور یہ گناہ کبیرت ہی خطرناک مرتبہ ہے کہ انسان گناہ کو گناہ سمجھ نہ سکے۔

مستوج نہ ہوئے انکو بعد کلفت و غم عالم آخرت میں مکافات عمل کی وجہ سے ہار جنم سے اپنے دل کا بغیر اعتدالی و اضطرابی تزکیہ کرنا ہوگا اس لئے بتنا جس میں مصیبت کا کھوٹ ہوگا اسی قدر نام جنم اس قلب کو اپنے اندر رکھی

نار میں نور کب تک رہ سکتا ہے

اور جب قلب میں مثل خالص سونے کے زوری نور باقی رہ جائیگا تو پھر اس قلب اور نفس کو ہار جنم اپنے حلقے سے نکال پیچھے کی اور وہ اعراف کی ہوائیں لیتا ہوا آخر اپنے مرتبہ و استعداد و عمل کے مطابق دارالقصیم میں پہنچ جائیگا۔ اور جنم میں پھر وہی سیادل اور ہر قسم کی شیطنت والے رہ جائیں گے۔

جنم کی اصلی غذا انکار ہیں

جنم میں نور و حیدر رسالت کا کوئی جوہر نہ ہوگا جیسے آم کے درخت پر آم ہی کا پھل آسکتا ہے لیکن کے درخت پر کاٹنے ہی نمودار ہو سکتے ہیں زمین میں جیسا دل ڈالا جائے ویسی ہی درخت آگ سکتا ہے یہ ممکن نہیں کہ دان ڈالا جائے گیوں کا لوار آئے درخت کسی اور چیز کا اسی طرح اسباب نظم عالم کا اقتضاء تو یہی ہے کہ اس دارالعمل میں اگر عمل کیا جائے شیطنت کا تو اسکی سزا ہار ہو اور اگر نیک عمل کیا جائے تو جزا اسکی نور ہو۔ جزاء صبیہ صبیہ منلہا

کفار کا ناری ہو تا خود انکے عمل سے ثابت ہے

عالمیابی سب کے ہر مشرکین و کفار آخر اپنے مردوں کو پہلے ہی آگ میں جلا کر اپنے آپ ہی اپنے ہاری ہونے پر گواہ بنے ہیں اور مال و دولت کی محبت میں غرق ہو کر بارہا خود انکے نواب روحانی کی اپنے اندر اہلیت پیدا کرتے رہتے ہیں نار اللہ الموعودۃ الفی تطلع علی الافلادہ نیز جس طرح بخاری آگ اور غم کی پست انسان کو ہر طرف سے گھیرتی ہے اور پہلے قلب کو بکڑتی ہے اور اسکے بعد جسم پر اسکا اثر ہوتا ہے اسی طرح جنم کی آگ پہلے دل کو لپٹے کی اور اسکے بعد جسم پر اثر کر کے پھر غم کی آگ اور بخاری حرارت تو کسی وقت کم بھی ہو جاتی ہے مگر آتش قہرانی تو ایک پل سے لے جی سہلت و چین نہ لینے دیکھی ہر حال نظم عالم کا اقتضاء تو یہی ہے کہ عمل اگر کسی کا ناری ہے تو سزا بھی اسکی ہاری ہو جاتی ہے اور اگر نورانی فعل ہے تو جزا اسکی نورانی ہوتی ہے چاہے لیکن خداوند عالم اور مسبب حقیقی چو تک اسباب کا پابند نہیں ہے اور اگر اسباب کا وہ آئند ہو جائے تو خدا خدا ہے اس لئے متفکرات و غم کے خلاف بطور عبادت و عبادت کچھ امور ایسے بھی رکھتے ہیں کہ اگر وہ ایک گناہگار مرتد یا حیب کو چاہیگا تو بہشت میں داخل کر دیا اور نور بخاری اور خود ہی اپنی نظر

حسد جنم کی آگ ہے

چونکہ اصل الامل حسد کی شیطنت ہے اور یہ دوزخ کی آگ کا ایک پر توہ ہے جو قلیب حاسد کو ہر وقت جلائے رکھتا ہے اور اندر ہی اندر اسے مگھائے رہتا ہے۔

شیطان دوزخ کی آگ میں لگاتا ہے

اس لئے شیطان دن رات ایک انسان کو دوسرے انسان سے لڑاکر ایک کی نفرت کو دوسرے سے زائل کر کر اپنا ننگہ کار بناتا رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس طرح میں حسد آدم کی وجہ سے مردود پار گا والی ہو، ہوں آدم کی اولاد کو بھی اپنی ہی جیسا بنا کر چھوڑوں جیسے خداوند عالم کی تربیت بچے کے پیدا ہونے کے وقت ہی سے شروع ہو جاتی ہے اور مرتے دم تک خدا کی رہنمائی اور مدد اسکے شعلہ حال رہتی ہے۔

شیطان کی ایذا رسانی مدت العمر رہتی ہے

اسی طرح شیطان کی ایذا رسانی بھی پیدائش ہی کے وقت سے شروع ہو کر مرتے دم تک رہتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسکے چوکے لگاتا ہے اور جب اسکے کان میں اسلام کی آواز یعنی اذان دی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے۔ یہ تو بچہ کی حالت ہے جب انسان کے اس عالم سے کوچ کا وقت آتا ہے تو اس وقت بھی شیطان کی دشمنی کم نہیں ہوتی بلکہ سارا زور اپنا اسی وقت لگاتا ہے اور قبض روح اور حاصد نزع میں اسکی آنکھ کو شش کرتا ہے کسی طرح انسان کا خاتمہ ایمان و تعلق باللہ کے ساتھ نہ ہو اور اسکا جہنم اعمال (ریکارڈ) خراب ہو جائے اور ساری عمر کی محنت اکارت جلی جائے اور عالم آخرت میں اسے کوئی پروا نہ دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کیا دشمنی انسان کے ساتھ ہو سکتی ہے کہ ایمان کا سایہ اسکا ضائع کر دے یا اسے دوزخ عالم آخرت میں اسے مفلس کر کے یکدم تھما کر لڑا دیا جائے۔ یوں تو تمام ہی دشمنی نہ ہوتے ہیں اور اللہ ہی کی پناہ سے انسان دشمنیوں کے جال سے بچ سکتا ہے۔

خوف کے لائق کو نسا دشمن ہو سکتا ہے

لیکن دشمنوں میں سب سے زیادہ خوف کے لائق وہ دشمن سمجھا جاتا ہے جو نہ ہمیں نفرت آئے نہ ہم اسکا کچھ بتاؤں نہ ہمیں اور وہ نفرتوں سے لوجھل رہے ہر وقت انسان کی تاک میں لگا رہے۔

دوستی کی پیرایہ میں دشمنی

اور اس پر مرد ہے کہ اس دشمنی کا مقصد کا ضرر بھی باؤی انظر میں ضرر نہ معلوم ہو بلکہ یہ وہ دشمنی جو دوستی کے پردے میں ہوتی ہے یہی خرابی نفرت آنے حقیقت میں دشمنی کا یہ انتخابی خوفناک مرتبہ ہے شیطان بظاہر انسان کو تکلیف میں مبتلا نہیں کرتا بلکہ مال دولت زن و فرزند عیش و طرب کے مخصوص میں پھنس کر اوپر میں دھکا دیتا ہے انسان اس وقت قابل و مکدر عیش کے چکر میں ہوتا ہے کہ دوستی کے پردے میں اور اسکا لہجہ اور ادراک معطل ہو جاتا ہے۔ نہیں سمجھتا کہ شیطان نے اسکو دغا کی راحت اور ابدی مسرت سے مسخر کر دیا اور اسے عزیز جو سعادت کی عمر یزدی کے لئے فرصت قلیل اور اسکا بہترین موسم سے اسکو کیسے غار دار محروم کر دیا اور اسکا بازو کاٹنے میں صرف کر لیا۔

شیطان کی دھوکہ بازی کی ایک مثال

بہن اسکی حالت دیکھیں ایسی ہی ہے جیسے بھلے ہنس آؤی کو کوئی دھوکہ باز آدمی چاندنی کا روپیہ دینے کے بجائے کانسی کا جعلی روپیہ لاکر دیتے ہے کہ شکل و صورت تو ان دونوں سکوں اور روپیہ کی ایک ہی سی ہوگی لیکن جب آدمی بازار میں جعلی سکہ چلانے جائے گا تو ایک کوڑی میں بھی اسے کوئی پناہ نہ ملے گی بلکہ ان پولیس کے پھندے میں پھنس جائے تو توبہ نہیں۔ یہی صورت شیطان کی دھوکہ بازی ہے کہ مسلمانوں کو اسی طرح دینائے فانی کی ان چند روزہ راحتوں اور مسرتوں میں پھنس کر ابدی راحت اور مدی مسرت سے محروم کر کے اپنا حسد نکالتا ہے۔

شیطان کا تمثیل جسمانی و روحانی

قصہ مختصر یہ ہے کہ شیطان لباس انسانیت پہن کر متقل ہوتا ہے اور دوستی لباس میں انسان کو دھوکہ دیتا ہے اور کبھی متقل نہیں ہوتا بلکہ برائیوں کا القاء دل میں کرتا رہتا ہے اور خلعت و قیادت کے پردے انسان کے دل پر کیے بعد و جگر سے اسی طرف سے ڈالتا ہے کہ انسان جذب باری کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہ پائے اور پر آگندگی قلب کی وجہ سے حیات دنیا پر مطمئن ہو جائے اور اسکے ذہن معصوم پر شیطان مبادلت کا پردہ ایسا ڈالتا ہے کہ جسکی وجہ سے انسان آیات ربانی میں غور و فکر سے محروم ہو جاتا ہے اور اسکا نظام دہنیت برباد ہو جاتا ہے جیسے آدم کی اولاد میں جب کسی فرد کا اضافہ ہوتا ہے تو اس وقت سے مال باپ اسکی تربیت شروع کر دیتے ہیں اسی طرح شیطان بھی ہے۔

روح کا تو جسے جسم کے عالم میں وہ آفتاب و مہتاب کی ضرورت سمجھتا ہے اور اس میں دیرکت حاصل کرنے کے لئے سب کا محتاج ہوتا ہے۔ اسی طرح روحی برکات حاصل کرنے کے لئے اسکو عالم ارواح کے آفتاب و مہتاب کی بھی ضرورت ہے اور جسم کی طرح اپنے قلب و روح کو بھی پاک صاف بنانے کے لئے چھ جہانوں علوم نبوت والوہیت سے استفادہ کی لازماً حاجت ہے۔

انسان کی تینوں حالتوں میں اسکی

اعانت پر ودگار کی طرف سے

اس لئے حق تعالیٰ شانہ نے سورہ میں اس انسان کو اس درجہ تکیت اور معوی بہمت و سمجیت سے بچانے کے لئے جو بھی عالم اجسام میں انسان کے پیچھے پڑ جاتا ہے تو بھی عالم ارواح میں پیوچ کر اسکی روح کو تیرہ دو تار تک کر دیتا ہے۔ اپنے تین اسائے حس سے تعوذ سکھایا۔ اور اپنی عقابت عیاشی کی غیر متناہی طاقت شیطاں کے مقابلہ کے لئے عطا کی یعنی ظاہری دشمنوں سے تعوذ کے لئے تو سورہ قلن میں اسائے حسنی میں سے صرف ایک اسم رب اللہ سے تعوذ سکھایا اور باطنی دشمن کے مقابلہ کے لئے اسائے حسنی میں سے اپنے تین اسموں یعنی رب الناس ملک الناس آلہ الناس سے پناہ پاری حاصل کرنا سکھائی اور لڑکھن اور شباب و شب تینوں حالتوں میں اسکی دھیری فرمائی یعنی اگر شیطاں لڑکھن سے ستائے تو رب الناس سے گناہیہ فرمایا گیا تو اس پر ودگار کی طرف رجوع کر جو تیرہ سال باپ اور تیرے جملہ آباؤ اجداد و یہاں تک کہ آدم و حوا کا پالنے والا ہے اور اگر جوانی کے عالم میں شیطاں تیرے مقابلہ پر آئے تو تمکک الناس کی عدالت میں جا کھڑا ہو جسکی ششائیت نہ صرف کو اکاب و سمائرات عی پر ہے بلکہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور زمین و آسمان کا ہر تختہ جسکے زہر فرمان اور دل کی ٹکس جسکے ہاتھ میں ہیں جس طرف کو چاہے پلٹ کر رکھ دے۔ اور اگر بڑھاپے کی حالت میں شیطاں پچھتاؤ چھوڑے تو اس بموجب مہبود کی طرف رجوع کر جسکے ہاتھ میں دنیا سے قالی کا انجام و اتمام ہے اور ہر قسم کے نفق و ضرر کی باگ ڈور ہے۔

مخلص مضامین مفصل

آخری حاصل اس سب مضامین کا یہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ہر انسان میں ملکیت و سمجیت و سمجیت کی تین توحید و دیوت کی ہیں اور ہر ایک کے نشو و نما کے لئے ظاہری و باطنی سامان جہاد اہدائے الہی ہیں مثلاً قوت نبیہ کی ظاہری پرورش کے لئے قسم قسم کے پھل اور پھول تقدائیں اور درامیں ہیں اکیس اور قوت حبیبہ کو کار آمد بنانے کے لئے لوہے کو زمین پر غزل کر کے

ایک انسان کے پیچھے اپنی لولاد کو مقرر کر دیتا ہے اور ہر انسان کے پیچھے ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے گماشتارہ تعالیٰ۔ و کذلک جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحى بعضهم الى بعض ذخرف القول غرورا۔ جیسے انسان بدامنی کی آفات سے بچنے اور اس میں دیرکت کی دولت حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی حکومت کے زیر فرمان زندگی گزارتا ہے،

جسمانی آفات میں بادشاہ کی ضرورت ہے تو روحانی آفات

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو سل ضروری ہے

اور مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت و مدد کا محتاج ہے اسی طرح باطنی آفات و فحش کائنات سے بچنے کے لئے بھی انسان رسوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا محتاج ہے اور طیبہ کلب و قرائی صدر کی دولت انسان کو اسی وقت میسر آسکتی ہے جبکہ وہ ملک الناس کی حکومت کو قوی و عطا تسلیم کر لے اور باطنی احوال کو سپرد خدا و رسول کر دے۔ اور اپنے دل کے تزکیہ کے لئے پانچوں وقت ملک الناس کی عدالت اور آگہ الناس کی جائے عبادت میں شیطاں کی رہت نکھوڑا کر دے۔ اور اس قوت حبیبہ کو جسکے پس پردہ شیطاں، انسان پر واز کر دیتا ہے روزہ سے گناہاں کرے اور مال و دولت سے جو جذبات شیعانیہ پیدا ہوتے ہیں نکلے نکلے زکوٰۃ ادا کرے اس حملہ شر کو بھی ناکام کر دے اور قوت عشق سے غلغلہ استدلال سے بچنے کے لئے دیار حبیب کے کچی کوچوں میں پھر نکھر کر عجبو بان مجازی کے کوچوں میں درود پھرتے سے بچا کر۔

عقل و جسم کے بلوغ اور انکے نتائج

جیسے انسان کے لئے ایک وقت بلوغ ایسا آتا ہے کہ اس حد پر پیوچ کر عقل اسکی حد تکمیل میں داخل ہو جاتی ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی انسان کے لئے ہاتھیار اسکی سعادت و رہنت کے ایک وقت بلوغ مقرر ہے پس عالم مثال میں بھی پلٹاؤ نہ کھاتا ہے جسکی عقل حسب البالد حاصل کر لے اور تاباں نہ کھاتا ہے جسکی عقل رہنت میں پڑی ہے اس لئے جسکی روح عالم مثال سے کسب نفعناں کرتی رہتی ہے عالم اجسام میں وہ نفس اپنے ہمسروں میں فانی ہوتا ہے اور بھاری بھر کم کھاتا ہے۔ اور جسکی روح حسب کمالات سے عاجز و عاری ہوتی ہے اور عالم مثال سے اسکا تعلق نہیں ہوتا وہ دلی اور خفیف الحركات و تاباں نہ کھاتا ہے۔ اسی لئے وہ درود عاصیہ کے گزروں میں لگی رہتی ہے۔

انسان کو ہر دو عالموں میں نور الہی کے بدوں چارہ نہیں

ہیں جب انسان کے لئے دو عالم ہوئے ایک اسکے جسم کا اور دوسرا اسکی

امن اور جنگ کو اس میں غنم فرمایا اور قوتِ مصیبت کی تربیت کے لئے بذریعہ
 انبیاء علیہم السلام علمِ اہلی کو قائم کیا تو ان ہر سہ قوتوں کی باطنی تربیت کے لئے
 خدا نے اپنی صفاتِ ثلاثہ رب الناس ملک الناس آل الناس کی تجلیات بھی
 حضرت انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عطا کیں تاکہ انسان خیر و شر
 کی مخلوط آزمائش میں تموزِ حق کی راہ سے کامیاب ہو کر دارین کی سرخوردگی
 حاصل کرے و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ
 اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

العبد الضعیف محمد طاہر ابن ناصر القاکی کان اللہ ذی الحجۃ ۱۲۵۵ھ یوم عرفہ

سحر و آسیب کی تشخیص و علاج کے طلسماتی عملیات

حضرت مولانا رفیق صاحب

۱۔ تشخیص آسیب و جن کے لئے

سحر و آسیب کی مشہور عالم کتاب میون السحر کے باب تشخیص الامراض میں ابو الفضل احمد ابن حسین بدیع الزماں قبلی نے قاضی جرجان الیافوجی کا تشخیص آسیب و جن کے لئے ایک عجیب و غریب عمل بیان کیا ہے جو اس طرح ہے کہ اذرائی یعنی کچلہ کو جلا کر اس کی راکھ میں عرق گلاب شامل کر کے اس کی سیاهی تیار کریں اور ذیل کی طلسماتی عبارت کو اس سیاهی سے کسی صاف و سفید کاغذ پر تحریر کریں اس کے بعد اس کاغذ کو بلور توخیز پیٹ کر جس مریض کے مرض کی تشخیص کرنا ہو۔ اس کے سر سے پاؤں تک تمام جسم پر سے اتار کر اس کے ہاتھ میں دے دیں۔ اس عمل کے کچھ ہی وقت بعد جب توخیز کو کھول کر دیکھیں گے تو مریض پر آجی و جتنی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں اس کی تحریر مٹ کر کاغذ پہلے کی طرح صاف و سفید ہو چکا ہو گا کہ جیسے اس پر کچھ تحریر ہو ای میں تمام تشخیص کے اس سرخ اثرات شریح الجرب عمل میں بعض اوقات یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ حامل عبارت کو ابھی مکمل طور پر تحریر ہی نہیں کرپا تا کہ تحریر کردہ عبارت مکمل خود بخود ختم ہوتی جاتی ہے اور ایسا معلوم ہو ۳ ہے کہ جیسے کسی پوشیدہ قوت نے زبان سے عبارت مکمل کی سیاهی کو چاٹ کر رکھ دیا ہے۔ حال جب تک اس عمل کو بجلا تا رہے گا۔ یہی حیرت انگیز قوت دیکھنے میں آئے گا۔ عبارت طلسمات ملاحظہ ہو۔

تعاویشا تعاویشا لوشبنا لوشبنا لوشبنا لوشبنا ترشیشا ترشیشا
ملیوشا کلیوشا طلیتھا میا امییا مییا امییا کخفا کخفا
کشوکشا فلوشا اطردوا املیحا ملیحا ملیحا یرموجا میا
اطا اطالوا ابرمشا برمیوہ غیامیا

۲۔ تشخیص کا عمل عجیب

میون السحر میں تشخیص آسیب و جن کے لئے مذکور بالا عمل کے

اثرات کا حامل ایک دوسرا عمل جو میراثی طور پر آرمودہ مجرب ہے درج ذیل ہے۔ یہ عمل اگرچہ طریقہ تشخیص کے اعتبار سے پہلے سے مختلف نہیں ہے لیکن نتائج کی نوعیت کے اعتبار سے بالکل جدا بلکہ طلسماتی اعمال کی حقیقت کے مشابہہ کا ایک حیرت انگیز کرشمہ بھی ہے۔ ترکیب عمل میں حکیم قبلی تحریر کرتے ہیں کہ جب کسی مریض کے مرض کی تشخیص کرنا مطلوب ہو تو زعفران و عرق گلاب کی سیاهی سے ذیل کے طلسمات کو کاغذ پر تحریر کریں۔ اس کے بعد اس کاغذ کو توخیز کی طرح پارچہ مٹریا کسی ہڑے کے ٹکڑے میں پیٹ کر مضبوطی سے سی دیں اور رات کو سوتے وقت مریض کے گھٹے میں پھنسا دیں یا اس کے بازو کے راست پر باندھ دیں۔ مریض کے جتنی و آجی اثرات کے زیر اثر ہونے کی صورت میں دوسرے روز جب وہ صبح کے وقت بیدار ہو کر دیکھے گا تو ہڑے کا ٹکڑا پکڑا تو اپنی اصلی حالت میں جوں کا توں ہی موجود ہو گا۔ لیکن اس میں باندھا ہوا توخیز حیرت انگیز طور پر غائب ہو چکا ہو گا حسب ضرورت جتنی مرتبہ لازم جس وقت بھی اس عمل کا آسیب زدہ مریض پر تجربہ کیا جائے گا۔ اسی عجیب و غریب کرشمے کا مشاہدہ مکمل میں آئے گا۔ طلسمات کی عبارت یہ ہے۔

اھنو ابحاھوینا جیا نمظنا قوتیا دھا اکریدی زحانوت
ھوت یا اروع اطفط طیوات ھوینا اھوینا الا ان دھا اھا من
الارض ولا اسماء والبحر والنہ والجن والانس جو حیا طھا جیا
مرچیا ۵

۳۔ تشخیص و مشاہدہ امراض کا مختصر العقول عمل

میون السحر میں باب تشخیص الامراض کے عنوان سے جن عملیات کا ذکر ملتا ہے ان میں سے ذیل کا عمل جو تشخیص و مشاہدہ آسیب و جنت کے حقائق کا حامل ہے نہایت معتبر و مجرب عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل میں درج ہے کہ ذیل کی طلسماتی لوح کو منکد زعفران سے لکھیں

اوپائی میں ڈال کر خوب دھوئیں تاکہ لورج کے کلمات داخل کے تمام حرف
والفاظ اس کرپائی میں اچھی طرح حل ہو جائیں غلغلہ لورج یہ ہے۔

والحبس والغافق والتصد والكرامة والقباق والوسواس والهوأ
حليما سوطينا سوطيا اسانواسا امالغ حاساردا
الحياة الوفا العول
بحق علينا طليبا انت تعلم ما
احبادث آنچه در وجود
فلان ابن فلان
باشد حاضر شود
بحق علينا طليبا انت تعلم ما
نوشيطا فيا شونا نوادوا ماداس ما اله ما ساقطاريا
والنصر دولك بسوزد درين الخيوهبال الوما بما مر مصلطاً

عمل کے لئے اس پانی کو کسی سفید رنگ کے شیشے کے برتن یا شیشی
میں ڈال دیں۔ اور جس مریض کے مرض کی تشخیص اور خود مریض کو اس کے
مرض کا مشاہدہ کرنا مطلوب ہو برتن کو اس کے سامنے پاک و صاف فرش پر
آرامت یا کیز نشست پر رکھ دیں۔ عامل مریض کو برتن کے سامنے اس طرح
پر بٹھائے کہ اس کا شیل کی طرف ہو اور پشت جنوب کی طرف اور خود بھی
اسی طرح مریض کے سامنے دروازہ ہو کر بیٹھے۔ عمل کے وقت کوئی سا
خوشبودار و خوش مزاج گیسٹ اور مریض کو حکم دیں کہ دو اپنے مرض کی تشخیص و
مشاہدہ کا پتہ دل میں پختہ تصور کرے اور اس طرح اپنے تصور میں اپنے ارادہ
کا تسلسل قائم رکھتے ہوئے کمال کیسوئی قلب سے شیشے کے برتن کے پانی کے
میں وسط میں ٹھکنے یا نہ کہ درختار ہے اس کے بعد عامل درج ذیل کلمات عمل
کو تلاوت کرے مریض پر پھر کنکاش در کر دے کلمات یہ ہیں۔

غِيَاثَا اَلَا هَذَا قَلْبَا لَفَنَافَا نَبُوْحَا حَفَنَا طَفُوْشَا وَنَزَجَلَا
كُنْدَا نَبُوْحَا بِحَقِّ الْعَهْدِ الْمَاخُوْدِ عَلَيْنُكُم سُبْحَانَهُ لَيْسَ كُنْهًا
شَيْئًا وَغَاوَالْمَسْمُوعِ الْبَصِيْرُ اَلَا مَا فَعَلْتُمْ وَتَذَكَّرْنَا اَزْدَتْ مِنْ اَمْرِ
بِحَقِّ هَذِهِ الْعَزِيْمَةِ عَلَيْنُكُم اَسْأَلُوْا فِيمَا بِهِ بِحَقِّ الْعَزِيْمِ الْمُعْزِي
عَزَّوَالْوَفُوْا بِالْعَهْدِ اَلِيْ نُو كُنْدَهَا يَا قَوْمِ الْجَنِّ وَالشَّيْطَانِ لِيْنَا اَمَّا
اور اس کے ساتھ ساتھ مریض سے دریافت بھی کرنا ہے کہ اس
کے سامنے برتن کے پانی میں اسے کچھ نظر آتا ہے یا نہیں عامل اس عمل کو
مسلل پر مہتا اور مریض سے برابر اس کے مرض کے اسے پانی میں دکھائی
دینے کے بارے میں دریافت کرنا چاہئے۔ عمل کے چند ہی لئے بعد مریض
کو برتن کے مرکز میں عجیب و غریب نظارے رو بہ رو ہوں گے جن کے دوران
ایسا معلوم ہوگا کہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا قلعہ نما و بارشای کا نظارہ

موجود ہے جس میں حیرت انگیز مخلوق کا ایک جہان آباد ہے۔ اس و بارش میں زر
و جہاں سے مرصع ایک تخت آراستہ نظر آتا ہے جس پر ایک بارہب روحانی
بزرگ موجود ہے۔ جب عامل کے دریافت کرنے پر مریض اس منظر کے
دکھائی دینے کا ذکر کرے تو عامل اسے فوراً حکم دے کہ وہ اس تخت نشین
بزرگ کو سلام و آداب بجالا کر اپنے مرض کی حقیقت کے بارے میں جو کچھ
دریافت کرنا اور مشاہدہ کرنا ہو دریافت کرے۔ مریض کے دریافت کرنے پر
اس حاضر روحانی ہستی کے حکم سے مریض پر وارد آسیب و جن یا ارواح شیشہ
میں سے جو کچھ بھی ہوگا اس کے سامنے حاضر ہو جائے گا اس وقت ضروری
ہوگا کہ مریض کسی بھی قسم کا کوئی خوف و خردل میں لائے بغیر مکمل
معلومات حاصل کرے۔ اس عمل میں نہ صرف مریض ہی اپنے مرض کو
مشاہدہ کر سکتا ہے بلکہ حاضرین مجلس میں سے بھی ہر شخص اس منظر کو اپنی
آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اس روحانی و غلغلہ طبعی علم کی مدد سے مریض کے
مرض کی تشخیص و مشاہدہ کی صورت تو ممکن ہے لیکن مریض پر مصلحت آسیب
و جن کے غلغلہ و اثرات کا علاج کسی بھی صورت ممکن نہیں ہوتا اس لئے عامل
کے لئے ضروری ہے کہ دوران عمل مریض کی حقیقت مرض اور مشاہدہ
مرض کے حالات و اسباب کے بارے میں سوالات کی دریافت تک ہی رہے علاج
کی بابت کسی قسم کا کوئی سوال نہ کیا جائے۔ اس سحر افعول عمل کو عامل جب
تک چاہے جاری رکھ سکتا ہے اور جب تمام تر معلومات اور جو کچھ مریض اور
حاضرین مجلس کو دیکھنا یا دریافت کرنا مطلوب ہو اپنی آنکھوں سے سنا نہ کر لیں
اور اپنے کانوں بغور سن لیں تو عامل عمل کا جاپ کرنا ترک کر دے۔ مریض اور
اہل مجلس کی نظروں سے منظر اسی وقت غائب ہو جائے گا۔ اس عمل کا سامنے
بار بار تجربہ کیا ہے اور حرف و خرف درست پایا ہے۔ ایک مدت کے بعد برائے
استفادہ شائقین علوم مخفیہ اس عمل کو سہر و قلم کرتے ہوئے فخر محسوس
کرنا ہوں قدر کہ اہل فن حضرات اس علم کی تحفیر کر کے اس عمل روحانی
غلغلہ کی برکات و کجائبات سے مستفید و مستفیض ہو سکیں۔ ابو الفضل احمد
ابن حبیب بدیع الزمان قبلی صاحب میون الحسوس عمل کی تحفیر کی ترکیب کے
مستحق تحریر فرماتے ہیں کہ اس عمل کا غائی پتہ کے لئے جالیں ہو کم ترک
جیادہات جلال و جلالی کے ساتھ عبارت حشر کہ ناصر کو ایک لاکھ چوبیس ہزار
کی تعداد کے مطابق پڑھنا شرط لازم ہے نہ کوکھ پوری ہو چکے تو بھی عمل کو قہر
میں رکھنے کیلئے ہر روز ایک سو پچیس دفعہ پڑھنا پڑھتا رہنا ضروری ہوگا ہے۔

۴۔ مریض کے حالات کی دریافت کے لئے

میون الحسوس مریض کے حالات کی تشخیص کے متعلق حکیم قبلی،

خوف کھائے گا اور ایک دفعہ آئینہ میں اپنی شکل و صورت کو اس طرح کرے۔
الغیر دیکھ کر دوبارہ آئینہ میں نہیں دیکھے گا بارہا اس عمل کا میں نے تجربہ کیا
ہے۔ اسامہ بی۔

كُنَّا حَصْبًا غَوِطًا طَلَا غَطًا غَطًّا صَنَا طًا طَغًا
غَطًّا حَرَمْنَا مَكِيلًا صَبْرًا هَبْنَا مَرَدًا إِلَى دَهْنًا طَا طَيْرًا وَفُجُوءَ يَوْمَئِذٍ
غَابِرَةً وَارْتَدُّوا ثَامَةً حَصْنَا صَحْبًا زَنَا شَيْفًا عَقَبًا خَرَجًا اِبْلَغًا
ثَلْبِيغًا اَسَالَةً بِحَقِّ هَذَا اَلَسْمَاءِ مِنَ السَّبْعِ اَنُوكُلُ يَا غَبْذَ النَّارِ
حَبِّقْ وَجُوفَكَ وَالنَّوَا صَبْلَكَ وَالْاَقْدَامَ مَحَابِرًا حَنَا حَوْصَرًا
بِنَا عَمَّا خَوَّا طِفْعًا شَالَهَا ۝

۷۔ سحر و جادو کی تشخیص

فنائے علوم روحانیت و مخفیات کے نزدیک ایسے پرشیدہ و مجیدہ
خطرناک حالات مرض کا مریض جس کے مرض کی اس کے جسم میں ظاہری
طور پر کچھ بھی علامات نظر نہ آتی ہو لی اور علاج معالجہ کے باوجود مرض میں
شدت پیدا ہوتی جا رہی ہو اور کسی بھی صورت نجات ممکن نظر نہ آتی ہو بلکہ
انجام کار وہ مرض جان لیوا ثابت ہونے لگے تو پھر بلا شک و شبہ یہ جان لینا
ضروری ہو جاتا ہے کہ اس مریض کے مرض کی درست تشخیص میں ہو کسی
دور یہ کہ مریض کے مرض کا جب قدرتی و جسمانی میں ہے بلکہ یعنی طور پر
عمری و مسئلہ ہے ایسے مریض پر سحر و جادو کا اثر معلوم کرنے کا ایک کامیاب
طریقہ تشخیص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ تشخیص کے اس عمل کے لئے عامل
ذیل کے کلمات طلسمات کو ایک سو دو بار تلاوت کر کے مریض کو دم کرے
اور اس کے ساتھ ہی اس کے دامنہ ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر کاغذ پر لگائے
اس کے بعد انگوٹھے کو اٹھا کر دیکھے۔ مریض پر سحر و جادو کے اثرات ہونے کی
صورت میں ہلکے دم مریض کے انگوٹھے کے نشان پر تازہ اور سرخ رنگ کا
انسانی خون کا دھبہ نمودار ہو جائیگا جبکہ انگوٹھے کی جلد بالکل صاف ہوگی۔ عامل
جتنی بار اس عمل کو بجالائے گا۔ ہر بار انگوٹھے کے نشان پر خون کا دھبہ واضح
طور پر ابھرے گا۔ یہ عمل نہایت عجیب ہے لیکن بطور قماش اس
عمل کے بجالانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے کیونکہ اس طرح عمل کی قوت و
تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ کلمات طلسمات ملاحظہ ہوں۔

وَنَادُوا يَا اٰیُّهَا السَّبْتُ السَّاحِرَةُ مِنَ الدُّعَاوَاتِ وَالنُّشُوَاتِ
مَا يَكُوْنُ اِمْنًا يَا قُرْحَسَ وَنَا شَيْفَتِ حَلَقَتِ حَامِلُ هَذَا الْكِتَابِ
مِنْ جَمِيعِ الْاَحْوَالِ وَالْعُقُوْبَاتِ مَا تَوْرَى لِعَيْنَيْهِ الْبَلَاءُ وَالْوَبَاءُ عَلَى
الْخَلَائِقِ اَجْمَعِينَ مَلْعُوْنَا مَذْحُوْنَا يَا كَفِيْنَا نَيْلَ طَامِرًا وَيَا طَاهِيْنَا بَيْلَ

ایک تجربہ عمل یوں لکھا ہے۔ تجربہ ہے کہ جس مریض کے بابت یہ معلوم
کرنا ہو کہ وہ جس مرض کا شکار ہے کیا اسے اس مرض سے چھٹکارا نصیب
ہو سکے گا یا نہیں یا یہ کہ مرض طوالت پکڑے گا یا جلد اچھا ہو جائیگا۔ تو اس
دریافت کے لئے ذیل کے طلسمات کو ایک بیضہ سرخ پر لکھیں اور رات کو
پوشیدہ طور پر مریض کے سر پر رکھ دیں۔ صبح کے وقت نکال کر دیکھیں
کے توازن کے سایہ رنگ پر چکا ہو گا یا سرخ یا پھر بالکل اصلی حالت درجعت پر ہی
ہوگا۔ اگر سایہ ہو جائے یعنی کی ہلاکت کی علامت ہے۔ سرخ رنگ مرض
کے طوالت کی دلیل ہے جبکہ کسی قسم کے تھیر کا در نماز ہو اس بات کی نشانی
ہے کہ مریض انشاء اللہ جلد صحت یاب ہو جائے گا۔ طلسمات یہ ہیں۔

اراج ساطا سا مادا احبابا صدعا رقاطا ادبابا احدعا
سالام اکادبا شعا ۝

۵۔ تشخیص سحر و جادو کے لئے

ہا ما سہروس ما حروس یعدوس ما سمر تلوس دیوس
عطروسا عا طسا موش رفقیطا اركاض اصبابا واث کیلتا عزبا
القاصف سحابا الحقا سکسکب قرطشان طلوشا هذال لساعة
السحر هیوبا العجل لفنیسی لمط یصا من میا مروح ها مغطا
مطارتقوش نطاف طائف من ربك وهم نالمون ۝
ہر ان سیاہ ملی کے داغ شدہ چمڑے پر اساتے مندر کر پتھیں اور
اس کے نیچے مریض اور اس کی ماں کا نام تحریر کریں۔ اس چمڑے کو مریض
کے سر پر باندھ دیں تو وہ سحر ہونے کی صورت میں اپنے مرض کی تمام
حقیقت خود بخود بیان کر دے گا اور ہوش میں ہوتے ہوئے بھی خود معلوم نہ
کر سکے گا کہ وہ کیا قاتل ہے۔ صاحب یون السحر اس عمل کو تجربہ الحجب لکھتے
ہیں اور علامہ سبائی صاحب الحجاب والفرائب نے بھی بڑی تعریف کے ساتھ
اس عمل کو علامے طلسمات و روحانیات کے ایک مستند تجربہ عمل کے طور پر
بیان کیا ہے یہ عمل آزمودہ ہے۔

۶۔ تشخیص سحر کا طلسماتی عمل

اساتے ذیل کو پانی پر پڑھ کر سحر زدہ مریض کو پلائیں اس کے فوراً بعد
ایک صاف اور عمدہ قسم کا آئینہ مریض کے سامنے کر دیں اور اسے آئینہ میں
اپرہ دیکھنے کے لئے کہیں مریض پر سحر و جادو کا عمل ہونے کی صورت میں
یہ آئینہ میں اپنا چہرہ ظاہری صورت کی بجائے جتنی انسان کے چہرہ کی
رنگ و کردار اور سیاہ رنگ کا خوفناک دکھائی دے گا جس سے مریض

تَوْشِنًا مَا اسْتَطَاعُوا لَهُ اَفْسَا اَفْسَا نَفْسًا نَافِسًا وَمَاهِيَا نَفُوًا
جَمِيعُ الْاَزْوَاجِ الْمُتَوَدِّدِ وَالْقِرَانِ السَّوِيَّ وَجُنُودِ اِبْلِيسَ كُلُّهُمْ فِي
النَّارِ اَبَدًا.

۸۔ سحر و آیب کی تشخیص کے لئے

تشخیص سحر و آیب کے مسئلے کے عملیات میں سے صاحب میمون
الحر کا ایک تجربہ الجرب عمل ملاحظہ ہو۔ ترکیب عمل میں تحریر ہے کہ عامل
ذیل کے اساتے طلسمات کو سات بار پڑھ کر مریض پر دم کرے اگر اس عمل
کے نتیجہ میں عمل کے ایک ہفتہ کے دوران اس مریض کا مرض پہلے کی نسبت
زیادہ شدت اختیار کر جائے تو یہ بات مریض پر آئیب و جناتی اثرات کو ظاہر کرتی
ہے۔ اگر مرض میں کی واقع ہو جائے تو جاہد و سحر کے غلبہ کی علامت خیال کی
جاتی ہے۔ اگر بارگاہ دستور مرض اپنی حالت پر برقرار رہے تو یہ مرض کے جسمانی و
قدری ہونے کو واضح کر تا ہے۔ اساتے طلسمات حسب ذیل پڑھ۔

اَحْضَطًا اَحْضَطًا اَحْضَطًا سَوَطًا مَٹَا مَٹَا سَوَطًا سَوَطًا
مَوَطًا عَسَفًا طَلَسَفًا عَسَفًا طَلَسَفًا جَامِعًا عِبَادًا سَلَوَنِي
وَامِعًا حَافِظًا مِّنَ النَّفِثَاتِ وَالسَّاحِرَةِ قَاهِرًا لَا يَطْلُقًا صَفَا صَفَا.

۹۔ آیب و جن کی حاضری بلانا

علوم تجزیہ و روحانیہ کے عامل و کامل ماہرین حضرات سے یہ بات
پوشیدہ نہیں ہے کہ آیب و جن اور ارواح خبیثہ کے اثرات کے زیر اثر مریض
کی تشخیص تو ممکن ہی ہوتی ہے لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے مریض
پر مسلط اس کے آیب و جن کی حاضری بلانا سخت دشوار ہوتا ہے اس کی
بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایسے مریض کے علاج معالجہ کے لئے جب بھی کسی عامل
کو بلایا جاتا ہے تو اس پر وارد آیب و جن حاضری طور پر مریض کا جسم چھوڑ کر
چلا جاتا ہے اور جب عامل ایسی حالت میں کہ اس کے لئے مریض کے آیب
و جن کی حاضری بلانا ممکن سوچا ہے تو اس کو کام و اسرار و اس کی چلا جاتا
ہے۔ ڈر مریض کا قی طور پر پیچھا چھوڑ کر چلے جانے والا آیب و جن دوبارہ
مریض پر وارد ہو جاتا ہے اور مریض کو اس کے علاج معالجہ کے جرم کی پاداش
میں پہلے کی نسبت زیادہ تکلیف دیتا اور ہر وقت گفت کر: شراد کر دیتا ہے اس
قسم کی شرافت و کرب انگیز صورت حال کے شکار اکثر مریض چاروں طرف
سے مایوس ہو کر اپنے آپ کو اپنی پہلے سے موجودہ تکلیف و حالت پر چھوڑ
دیتے کو اپنے لئے بہترین علاج خیال کرنے لگتے ہیں اس کی دوسری وجہ یہ بھی
ہوتی ہے کہ ایسے مریض پر مسلط ارواح خبیثہ جنات و شیاطین اکثر مریض پر

حاضر ہو کر اس کے عزیز و اقارب سے مختلف قسم کی باتیں بھی کرتے رہتے
ہیں جن میں زیادہ تر وہ مریض اور اس کے اہل خانہ کو مریض کے روحانی علاج
سے باز رہنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں چنانچہ مریض کے ساتھ اس کے
اواقین بھی معیت سے چمکارا حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہ دیکھتے اور سمجھتے
ہوئے حالات سے سمجھوتہ کر لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس طرح کسی حقیقی
ماہر و عامل و کامل کی طرف سے ایسے مریض کے کامیاب علاج کے نہ ہونے
کے سبب مریض کے مرض میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انجام
کار وہ مریض ایک دن آئیب و جناتی خلل و اثرات کے باعث لغتہً اہل جن جاتا
ہے۔ علمائے طلسمات و روحانیات کے نزدیک سحر و جادو والا صورت حال کے
شکار آیب و جن مریض پر اس کے آیب و جن کی حاضری بلانی مشکل تو ضرور
ہے لیکن ناممکن نہیں ہے چنانچہ کتب عملیات میں اس قسم کے غیب و شیطانی
آیب و جنات کی حاضری کے لئے بے شمار اعمال کا ایک عظیم ذخیرہ بلایا جاتا ہے
لیکن ان عملیات میں سے آخر عملیات سمات عظیم پر مشتمل ہیں جن پر عمل
چیزا ہو یا انتہائی مشکل ہے۔ وہ اعمال جو سہل الحصول اور کامیاب و بے غماض
کئے جاتے ہیں ان میں چند ایک کے متعلق میں نے خود تجربہ کیا ہے اور ان میں
میں پیچھے میرے نزدیک میرے تجربات اور شواہدات کی بناء پر عمل مندرجہ
ذیل انتہائی کامیاب و بے غماض اور بے حد اثرات کا مالک ہے۔ عمل سے لے
کسی قسم کے چلید یا تحریف کی بھی کوئی بندی موجود نہیں ہے چنانچہ جب ایسے
مریض پر وارد آیب و جن کے علاج کی غرض سے ایسے مریض کے جسم پر
حاضری بلانا مقصود ہو تو عامل بول شرار عربی پر ذیل کے کلمات طلسمات
و روحانیات ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کرے اور مریض کو پلاوے۔ بول کے
مریض کے حلق سے نیچے اترے اس پر مسلط آیب و جن یا ارواح خبیثہ
میں سے جو کچھ بھی ہوگا فوراً مریض کے جسم پر حاضر ہو جائے۔ کلمات
طلسمات یہ ہیں۔

عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا الْاَزْوَاجُ الْغَالِبَاتُ الطَّاهَرَاتُ
الرَّائِكَاتُ وَيَا مَلَائِكَةَ رَبِّ الْعَرْشِ ائْتِي لِي اَلَا اُوْا الْعَلَقَلْبُ
الْقُلُوبِ وَلَا بَصَارَ اَقْدَمْتُ عَلَيْكَ يَا نَفْسُ خَفِضْ لِي وَتَسْتَنْفِلْ
وَيَا خَفِضْ لِي وَيَا جَنَّتْ جَانِلُ بِاللّٰهِ وَبِاسْمِ اللّٰهِ الْمُتَوَكِّلُ
الْمُتَوَكِّلُ فِي اللُّوْحِ الْمُشْتَطُوبِ اِنْ تَامَرُوا الْجَمِيعُ خَيْلُكُمْ
وَاتَّبَاعُهُمْ وَاَعْوَانُكُمْ وَهُمْ جُنُودُ جَنُودِ وَنَفْسُ نَفْسُ
وَعَوْشُ نَفْسُ وَصَحْبُ نَفْسُ بِالطَّاهَرَاتُ وَانْجَاحُ خَاجَتِي يَا أَيُّهَا
الْمَلَائِكَةُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَبِجُزْءِ اللّٰهِ الْوَدُودِ الْقُدُّوسِ الْمَظْهُرِ
الْمُظْهِرِ الْقُدُّوسِ وَبِحَقِّ بَهْذِهِ الْاَسْمِ الْاَعْظَمِ يَا نَفْسُ خَفِضْ لِي

کے مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کرنا ہوس کے سامنے روشن کرے عالم
مریض کو چراغ کی لو میں دیکھنے کا شہرے اور خود عزیمت عمل کو کامل اعتماد اور
یکسوئی کے ساتھ تلاوت کر کے پھونکا جائے پھر چھ لمبے بعد مریض پر آسبی
وجہاتی اثرات کا غلبہ ہونے کی صورت میں مریض کو نلیت میں ایک وسیع
مریض قسم کا میدان سناظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو عالم کو
حکم دے کہ وہ خاکرب کو طلب کرے عالم کے ایسا حکم کرنے پر مریض کو
معلوم ہوگا کہ خاکرب میدان صاف کر رہا ہے اس کے بعد مریض کو میدان
میں فرش آراستہ نظر آنے کا جب فرش پر تخت لگا دیا جائے تو عالم مریض کو
کے کہ وہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے مریض کے حکم کرنے پر
تخت پر ایک روحانی بزرگ جلوہ افروز ہو جاتے ہیں اس وقت ضروری ہوتا ہے
کہ مریض اس حاضر بزرگ کو نہایت خلوص و محبت سے سلام و آداب پیش
کرے اور اس کے بعد آسبی وجہاتی ظنل و اثرات کے سبب پیدا ہونے والی ناچنی
تکلیف کا ذکر کرے جس پر بادشاہ جنات کے حکم کرنے پر میدان میں گھوڑ
سواری کا ایک لشکر نمودار ہو جاتا ہے جو آن و آمد میں مریض پر مسلط اس کے
آسب و جن کو پکڑ کر شاہ جنات کے رو بہرہ حاضر کر دیتے ہیں۔ اس وقت
مریض کو چراغ کے روشن قندیل میں آگ کا ایک الاؤ جلتا ہوا نظر آتا ہے اور
اس کے ساتھ شاہ جنات کے حکم سے مریض پر دارواس کے آسب و جن کو
جلا کر خاک کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چراغ کے قندیل سے نظر آنے
والا یہ عجیب و غریب منظر مریض کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے عزیمت
عمل یہ ہے۔

یا هنا سنوؤا هنا لوسنا یا هو سنوؤا صودا هعنا علفنا
ملفنا طلفنا یا صودا و اوسنوسنا عا الواخا ینوؤا ینوؤا ینوؤا
یا ینوؤا۔

محل تذکرہ بالا کو شرائط معینہ و مقررہ کے مطابق عروج ماہ سے
شروع کر کے سوالا کہ مرتبہ بڑھ کر مذہد کریں عالم ہو جائیں گے۔

۱۱۔ انتقال آسب کا عجیب و غریب طلسماتی عمل

انتقال آسب کے عمل سے مراد ایسا عمل ہے جس میں آسب زدہ
مریض کے آسب و جن کو کسی دوسرے تندرست شخص کی طرف منتقل
کر کے مریض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس طریق علاج کی ضرورت اس وقت پیش
آتی ہے جب عالم کا واسطہ کسی ایسے سالہانہ کے لا علاج آسب زدہ مریض
سے پڑ جائے جس کے علاج کے لئے روحانی سلسلہ کسی بھی قسم کا کوئی بھی عمل
کار کرنا نہ ہو تاہو بلکہ وہ مریض خطرناک اور ملک قسم کے آسبی وجہاتی

تغفلیل ونا حتمتسل ونا حتمتسل سمنعنا ملطیقا منع
الاغوان وان لم تجبوا فی سلسلہ اللہ علیکم ملائکہ یا یندینہم
شواطع بین نار و یصنرلون و جوہکم وان اجہتم لی فنتسیرکم اللہ
نوم القہانۃ الی ثوعدون نازک اللہ علیکم بحق ہذہ الکلام
نوم یثادی الثانی من مکان قویب اجبوا فی ثانی الاذواخ
العالمات الطاہرات فی الجناح حاجتی وتلیغ مزادی من اللہ
تعالی و زحکم اللہ رب العالمین۔

مریض پر آسب و جن کی حاضری کے وقت مریض کے جسم میں
ایک لڑہ سا طاری ہو جائے گا پاؤں سڑ کر ٹیڑھے ہو جائیں گے منہ سے کف
جاری ہو جائے گا۔ آسمیں خون کیوتری طرح سرخ اور سر سے پاؤں تک جسم
کے تمام بال کا تنوں کی طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں گے۔ ایسا آسب زدہ
مریض حاضری آسب کے وقت پلک پھپھنے بغیر چاروں طرف دیکھا رہتا
ہے۔ عالم مریض پر اس کیفیت کے طاری ہونے اور حاضری آسب و جن
کے باوجود مریض کی طرف توجہ دے بغیر کلمات طلسمات و روحانیت کا ورد
کر تا رہے یہاں تک کہ جب مریض پر حاضر ہونے والا آسب و جن خود چیخ
پکار کر کے دریافت کرے کہ اسے بری طرح اور شدید عذاب میں گرفتار
کر کے کیوں بلایا گیا ہے تو عالم کادور جاری رکھتے ہوئے سایہ و آسب کو
ہمیشہ کے لئے مریض کا جسم چھوڑ دینے کا حکم کرے۔ بحکم خدا مریض کا
آسب و جن خواہ کس قدر طاقت ور کیوں نہ ہو فوراً اس کا جسم چھوڑ کر ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے دُش ہو جائے گا اور اگر عالم کا حکم بھالانے میں کسی قسم کی تاخیر
سے کام لے گا تو چشم زدن میں عمل کی برکت و قوت سے عمل کر بحکم ہو
جائے گا۔

۱۰۔ آسب و جن کی حاضرات کیلئے

کتب طلسمات و روحانیت میں علمائے فن نے آسب و جن کی تشخیص
اور اس کے علاج کے مسئلے کے تمام تر عملیات کو دو طرح کے اہمال میں تقسیم
کر کے بیان کیا ہے پہلی قسم کے عملیات تشخیص و علاج کی تقسیم کے اعتبار سے
ایک دوسرے سے مختلف حقائق و نتائج کے حامل ہوتے ہیں جبکہ دوسری قسم
کے اہمال تشخیص و علاج کے ہر دو متصادم مطالب کے لئے یکساں طور پر مفید
ہوتے ہیں۔ ذیل میں تشخیص و علاج کے اسرار و رموز پر مشتمل ایک
نہایت تجرب و آموزہ عمل کو درج کیا جاتا ہے جس کی ترکیب کے مطابق
عالم ذیل کی طلسماتی عبارت کو کاغذ پر لکھ کر کپاس کی بنڈی میں لپیٹ کر اس
کی تکی بنائے اور تاجے کے چراغ میں دھن یا دودھ یا دھواں ڈال کر جس مریض

خبیث اور اوح شیاطین کی مختلف شکل و صورت کی بھینک تصویر موجود ہوتی تھی اور جب مریض کا روحانی علاج کر کے ان ارواح بد کو دفع کر دیا جاتا۔ تو صحت پائی کے بعد مریض کی بیماری جانے والی تصویر بالکل واضح اور ہر قسم کی عجیب و غریب اشکال سے پاک ہوتی۔ تذکرہ دلاور مریض کے علاج کے بعد جو حیرت انگیز معلومات اور افکاشات ہوئے ان کی روشنی میں یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر آسیب زدہ مریض پر غلبہ آسیب یا اس کے عمل کی مدد سے مریض پر بلائی جائے والی حاضری کے وقت تصویر لی جائے خواہ یہ کمرے کی مدد سے بیماری جائے یا اس کے بدن کا کمرے کو فوٹو کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں مریض کی تصویر کے ساتھ اس کے ایذا دہندہ جسم کی بھی وہ جس بھی حالت میں ہو تصویر لیا جاتی ہے عامل حضرات اور اس فن کے شائقین کا آسیب زدہ مریض کے علاج کے وقت اس عجیب و غریب عمل کے مشاہدہ کے لئے مریض پر مسلط اس کے آسیب و جن کی تصویر حاصل کر لینا چاہئے تاکہ روحانی علوم و فنون کے متکرمین کو اس فن کی حقانیت و صداقت کا عملی ثبوت پیش کیا جاسکے۔

۱۳۔ آسیب و جن حاضر کرنے کا عمل

ایسا اثر یہ قسم کا سموت و پلیدی آسیب و جن جو اپنے زیر اثر مریض پر اپنی مرضی سے تو ہر وقت مسلط رہتا ہو لیکن مریض کے روحانی علاج کے لئے اس کے جسم پر کسی بھی مرتبے سے اور کسی بھی عامل و کمال کے عمل سے حاضری نہ ہو تاویسے آسیب و جن کی حاضری بلائے گا ایک مدد کی طریقہ جو مجھے میرے مشفق و مرنی والد جناب مرزا محمد عبداللہ قدس سرہ العزیز سے بطور وراثت کے پہنچا ہے اور بزبان میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے یہ ہے کہ عامل ایسے آسیب زدہ مریض کے پاس ہر وقت موجود رہے اور اس پر اس کے معمول کے مطابق آسیب و جن کے خود بخود حاضر ہو جانے کا انتظار کرے۔ چنانچہ جس وقت بھی اس پر درود و عود کر آئے اور آسیب مریض پر آوارہ ہو تو عامل اسی وقت ہی ایک لمحہ بھی ضائع کے بغیر مریض کے سر کے بال اس کی چوٹی سے پکڑ کر کات ڈالے اور اپنے پاس محفوظ رکھے۔ عامل جو نئی ایسا کرے گا آسیب و جن اسی وقت ہی مریض کا جسم چھوڑ کر چلا جائے گا۔ تجربات کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر حالتوں میں اس عمل کے بعد آسیب و جن حیران و پریشان اور قدرتی طور پر خوفزدہ ہو کر مریض کا ہمیشہ کے لئے پیچھا چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو اور وہ شیطان صفت آسیب و جن پھر بھی مریض پر مسلط رہے تو اس صورت میں بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس عمل کے نتیجہ میں مریض پر مسلط اس

عَزَّوَجَلَّ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى كُلِّ جَانٍ وَجَنَّةٍ وَشَيْطَانٍ وَشَيْطَانَةٍ وَمَنَاقِدٍ وَمَنَاقِدَةٍ وَجُودِ أَيْلِسٍ صِفَتُوكُمْ وَكَيْفِيَّتُكُمْ أَخْرَاجُكُمْ وَغَيْبَتُكُمْ ذُكُورُكُمْ وَأَنَا شُكُّكُمْ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَحْيَاً وَفَصِيحًا إِلَّا مَا أَجَبْتُمْ وَأَسْرَعْتُمْ مِنْهُ السَّاعَةَ أَحْسِنُوا نِيَّ عَلَى سَذَا الظَّالِمِ الْمُتَعَدِّ وَعَلَى هَذَا الْاَمْرِ وَالْخَيْرِ بَخِيرِهِ وَاسْمُهُ وَشَانُهُ وَذَاقَهُ وَمَنْ أَيْ اجْتَنَسَ هُوَ مِنَ الْحَاكِمِ عَلَيْهِ مِنْكُمْ فَإِنَّا لَنَأْتِيكُمْ فِي الْحَقِّ سَعَةً عَمَلُوا لَاحِلَ الْحَقِيقَةِ يَا جَمِيعَ أُمَرَاءِ الْجِنِّ وَسَادَتِهِمْ وَجَمِيعِ الشَّيَاطِينِ وَالْقِيَالِ وَالْمَلُوكِ وَالسَّادَاتِ عَجِّلُوا بَارَكَ اللَّهُ فَبِكُمْ وَلَا يَنْصِي بَضْعَتُكُمْ بَغْضًا وَيُزِيلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَكَانَهُ وَمَنْ نُودِيَ مِنْكُمْ بِاسْمِهِ فَلْيَحْضُرْ بِنَفْسِهِ وَجَسَدِهِ وَأَعْوَانِهِ أَجِيبُوا بِالَّذِي أَنْتُمْ لَهُ عَهِدُونَ كُلُّكُمْ تَخَافُونَ الْعَذَابَ الْإِلَهِيَّ فَإِذَا أَنْتُمْ عَصَيْتُمْ رَجَعْتُمْ شَبَابَ قَاتِبٍ وَشَبَابَ مَبِينٍ وَشَبَابَ وَاصِدٍ أَلَوْحًا قَبْلَ نُزُولِ الْمَلَائِكَةِ بِالْمَخَافَةِ وَالْمُخَرَّبَةِ الْوَحَا قَبْلَ أَنْ يَغْضِبَ اللَّهُ غَضَبَكُمْ أَحْبَبُوا بَارَكَ اللَّهُ فَبِكُمْ وَعَلَيْكُمْ وَأَعْلُو بِي عَلَى هَذِهِ الْمُتَعَدِّ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّمَا تَكُونُوا يَا بَنِي اللَّهِ جَمْعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَتَقْوَاهُمْ أَنْتُمْ تَسْتَلُون.

۱۴۔ آسیب و جن دور کرنے کا عمل

عامل مریض پر آسیب و جن کو حاضر کرنے کے بعد اس قسم کے کہ اس مریض کا پیچھا چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے چلا جائے۔ اگر آسیب و جن عامل کا حکم نبھائے تو بہتر و نہ عامل ذیل کا عمل نبھائے۔ یہ عمل جملہ قسم کے جنات و شیاطین اور آفات و ہلاکت کے دفع کرنے کے لئے اختیاری کامیاب ہے خطا ۳ بات ۵۳ ہے عمل کی ترکیب اس طرح ہے کہ عامل کسی کھلے مکان کے برتن میں پانی ڈال کر برتن کو آگ پر رکھے اور جب پانی خوب گرم ہو جائے تو بلا خوف و خطر دموات حیدری کے کلمات تلاوت کرتا ہو اور برتن کے کونے

گرم اور جلاڑیوں والی قوت کا حامل بن جاتا ہے اس لئے حامل بھی سوائے عمل کے ازراہ قیاس کبھی بھی اس عمل کا مظاہر نہ کرے ورنہ نقصان اٹھائے گا اور کر پائیے اسے بھی جلاڑی لگے۔

۱۵۔ آسیب زدہ مریض کا علاج

تیم قبل عیون الحمر میں عمل مندرجہ ذیل کو آسیب زدہ مریض کے کامیاب علاج کے لئے اپنا تجربہ الحمر میں بیان کرتے ہیں اس عمل کا دارودہ اور چند ایک حقائق یعنی بوٹیوں اور ادویات سے مرکب درج ذیل نسخہ ہے۔
میدہ ساٹھ ایک حصہ حلیفہ یعنی پیگ ایک حصہ اسپند یعنی حرل دو حصہ سداب دو حصہ کللی یعنی حنسی دو حصہ پوست اندودہ دو حصہ تمام ادویات و حقایق کو حاصل کر کے کوئٹہ پتھر کے سر کر انگریز میں خوب اچھی طرح گوندھیں اور کسی بیشی میں ڈال کر چالیس روز تک فنک زہن میں دفن رکھیں پھر پیل کر اس مولا میں قوم کاپانی شامل کریں اور سب کو یک جہاں کر کے خوب باریک جیسے برال تک کہ تمام ادویات کا ایک سیال سارو دھن تیار ہو جائے اس روغن کو محفوظ کر لیں۔ جب آسیب زدہ مریض کا علاج کرنا ہو تو اس روغن کے چند قطرے مریض کی ناک میں پٹھاریں اور قدرے اس کے جسم پر مالش کریں۔ اس طرح تھوڑا سا روغن کاغذ پر مل کر مریض کی ناک میں انکی دھونی دیں۔ طبعی روغن کی تاثیر یہ ہے کہ مریض پر اس روغن کے استعمال کو ایک ہل بھی نہیں گزرتا کہ اس پر مسد آسیب دجن اس کے جسم سے نکل جاتا ہے اور دوبارہ زندگی بھر اس کی طرف کبھی بھی آنے کی جرأت نہیں کر تا۔ آمزودہ ہے۔

۱۶۔ آسیب دفع کرنے کے لئے

میرا خاص خاندانی سینہ کا نسخہ جو کہ میں اصرار کرنے پر بھی کون ہٹایا کرتا تھا پیش خدمت ہے۔ نسخہ کو معمولی سمجھ کر آنے سے گریز نہ فرمائیں غریب الحمر ہے۔

سفید کبوتر کا خون، سیاہی کا خون، سفید خرگوش کا خون، سیاہ چکادو کا خون، سفید مرغ کا خون، سیاہ گدھ کا خون، ہر ایک سیاہی الا وزن لے کر ملائیں پھر زبدہ صحر، کبریت، خم سداب، خم بنگ، خم حرل، خم لسان قوام ادویہ کو ہم وزن لے کر پیس لیں۔ بعد ازاں ان سب کو ملا کر خوب کھرل کر کے تانبے کے برتن میں محفوظ کر لیں۔ طبعی نسخہ تیار ہے۔ بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لے کر مریض کو اس کی دھونی دیں اور کچھ ناک میں ڈالیں۔ بظلمہ تعالیٰ تھوڑی دیر بعد، جن جن موت آسیب ارواح طیشہ و شیطن بیمار کا چچا چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔

ہوئے پائی سے ایک چلو بھر لے کر مریض کے منہ اور اس کے تمام جسم پر اس کے چھینے مارے۔ دعوات حیدری کے کلمات حسب ذیل ہیں۔

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ وَالْقِسْمَتِ عَلَيْكُمْ يَا مُنْشَرِّ الْأَوْزَاجِ
الْمَغْلُوقَاتِ وَاصْنَابِ الصَّلَاحِ وَالرِّمَاحِ الْمَغْنُودَاتِ وَالرِّكَابِ
الْبَرَّاقِ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَاصْنَابِ النُّزُقِ وَالْقُبُورِ
وَالْقِسْمَتِ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْمِ الْعَظِيمِ وَالْكَلِمَةِ الْكَبِيرِ مَوْلَانَا وَمَوْلَا
كُنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ إِنَّمَا الْمُتَّقِينَ وَفَارِسُ
الْمُجَاهِدِينَ وَلَيْتَ الْمُؤَجِّدِينَ وَقَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ وَوَصِي رَسُولِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ عَزَّمْتُ عَلَيْكَ يَا مُنْظَرِ الْعَجَائِبِ وَمُنْظَرِ الْغَرَائِبِ
بِأَسْمِ الذُّكُودِ الْمُنْجُوْدِ فِي اللُّوحِ الْمُبْنُودِ وَنَمِي يَا وَلِيَّ يَا
إِبْلِيسَانَا يَا عَلِيَّ يَا مُغْنِيَنَا يَا مَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ
فِي قَسْبِنَا حَاجَاتِنَا وَخَلَصَانَا مِنْ جَمِيعِ الْكُرْبَاتِ وَأَعِصَانَا مِنْ
جَمِيعِ الْأَقَاتِ وَالْبَلَاءَاتِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خِيَلِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَعْوَابِهِمْ
مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَأَصْرُونَا يَا فَاضِلِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ عَلَى تَقْلِيهِ مَزَانِنَا وَتَشْخَرُ لَنَا كُلُّ أَوْزَاجِ الْعَالِيَّاتِ
الطَّاهِرَاتِ الْوَحَا الْعَجَلِ بِخَوِّ حَقِّكَ وَبِحَقِّ بَيْتِكَ وَبِحَقِّ رِزْقِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ.

حامل کے اس عمل کو بھلائے ہی آسیب دجن آدو بکاہ اور فریاد کرنے لگے گا کہ میں جلاش خاک ہوا۔ مجھے معاف کر دیا جائے۔ حامل آسیب دجن کی اس خواہش کوئی طرف کوئی توجہ نہ دے بلکہ اپنا عمل جاری رکھے۔ یہاں تک کہ جب آسیب دجن فریاد کرے کہ دوبارہ اب کبھی بھی مریض کے قریب تک اس بات کا پختہ وعدہ کرے کہ دوبارہ اب کبھی بھی مریض کو حصار سے باہر نکال نہیں سکے گا تو حامل عمل کو ترک کر دے اور مریض کو حصار سے باہر نکال لائے۔ مریض کے حصار سے باہر آتے ہی آسیب دجن اس کا جسم چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ چنانچہ آسیب کے جاتے ہی مریض قتل کھا کر زمین پر گر پڑے گا اور اس کے کچھ دیر بعد اسے خودی قتل سے اتفاق ہو جائے گا۔ آجی سلا کے ختم ہوتے ہی مریض اپنے آپ کو صحت مند تواتر اور تندرست محسوس کرنے لگے گا۔ اس جگہ احتیاط و احتیاط کے طور پر یہ بتانا ضروری ہے کہ عمل کے لئے اور عمل کے وقت حامل کے علاوہ جو شخص بھی برتن کے کھولنے ہوئے پانی میں ہاتھ ڈالے گا اس کا ہاتھ جل اٹھے گا لیکن عمل کی قوت دیر سے حامل کو یہ کھانا اور اچھا ہو پانی عام محسوس پانی کی طرح محسوس ہوگا۔ جبکہ عمل کے بعد حامل بھی اس پانی میں ہاتھ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ عمل کی تاثیر کے ختم ہوتے ہی حامل لئے بھی دوسرے لوگوں کی طرح دھوپانی

۱۔ سحر و جادو کا حاضر کرنا

سحر و جادو کی حاضری بلائے گا جو عمل اس وقت سپرد قلم کر رہا ہوں۔ یہ عمل ہمارے مفیلہ خاندان کے اکابر بزرگوں کے سینہ سینہ منتقل ہوتا ہوا ابھی گذر گیا۔ بطور وارث و امانت کے پہنچا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہوئے مجھے تیس سال سے زیادہ کا مرحہ گزر چکا ہے عمل کیا ہے فلسفاتی و روحانی قوتوں کی صداقت کا ثبوت ہونا چاہئے ہے اور مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے فخر اور روحانی مسرت ہو رہی ہے کہ پاک و ہند میں کسی بھی عامل و کامل کے پاس ہمارے اس عمل جیسا سحر و خما عمل موجود نہیں ہے اس سے عمل کی ترکیب عمل اور اس کے فوائد کا ذکر کیا جائے۔ اس جگہ یہ وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سحر و جادو کے اثرات کے اثر انداز ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت جو غیر مستقل اور خطرناک نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہے کہ سحر و جادو کا عامل اپنے سائل کے ارادہ کے مطابق اس کے مطلوبہ دشمن کو محض اپنے ارادہ عمل کی قوت سے ہی نقصان پہنچانے پر اکتفا کرتا ہے اور وہ متاثرہ شخص عامل کی طرف سے مقرر کردہ وقت و مدت کے بعد بغیر کسی روحانی علاج و معالجہ کے ہی قدرتی طور پر سحر و جادو کے سبب پیدا ہونے والی پریشانیوں سے چھٹکارہ حاصل کر لیتا ہے۔ سحر و جادو کی اس صورت احوال سے متاثرہ شخص پر سحر و جادو کی حاضری بلانے پر سحر و جادو کی عملی صورت کے موجود اثر انداز ہونے کے باعث کسی قسم کی کوئی بھی چیز حاضر نہیں ہو سکتی۔ البتہ روحانی علاج و معالجہ کی بدولت متاثرہ شخص اپنے سحر و جادو کے ختم ہونے کی مدت سے عمل سحر و جادو کے خطرناک، پریشان کن اور نقصان دہ اثرات سے بچ جاتا ہے۔ دوسری صورت جو مستقل طور پر اثر انداز اور زبردست قسم کی خطرناک و شامی جاتی ہے اس میں عامل اپنے سحر و جادو کے تابع جنات و شیطین کی مدد سے اپنے سائل کے مخالف شخص پر بحری حملہ کرتا ہے جس کے نتیجہ میں دشمن کو جس قسم کا نقصان پہنچانا مطلوب ہو فوراً پہنچ جاتا ہے جیسے دشمن شخص کو اس کے بلند مرتبہ سے گراتا اس کے اور اس کے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کے درمیان تشدد و فساد ڈالتا۔ عورت و مرد کے درمیان عداوت کا پیداکر دیتا۔ دشمن کو بیمار ڈیسا کر دلاں کرنا، کاروبار کا بستہ کر دینا، مال کا تباہ کرنا، آباد جگہ کو برباد کر کے رکھ دینا تاکہ دشمن صحت، کاروبار اور عزت و وقار کے اعتبار سے کوئی بھی پریشانیوں اور مختلف مالی و معاشی حالات کا شکار ہو کر زندگی کا سکون کھو بیٹھے۔ سحر و جادو کی اس خطرناک و بالا صورت میں متاثرہ شخص پر مسئلہ آسمانی و جہاتی قوتیں اس عمل کے زیر اثر ہوتی ہیں جس میں عامل مختلف ترکیب کے نفوش و فتنیلہ جات دشمن کی شکل و صورت پر بنائے جاتے والے خیالی اجسام اور سحر و جادو میں کام آنے والے جانوروں اور انسانی و حیوانی ہڈیوں

اور ان کے مخصوص اعضاء سے ترتیب دیتا ہے بھران اشیا کو اپنے سحر و جادو کے عمل سے دشمن شخص کی تپا و بربادی یا بیماری و ہلاکت کے ارادہ سے ویران دے آبد قسم کے قبرستانوں یا تونوں میں جلا کر یا ایسے ہی دھن کر دیتا ہے۔ دشمن کی گزر گاہ میں جادو سے ترکیب دی ہوئی چیزوں کا پیچیدہ بنا کر وہ لوہے سے گزر جائے۔ خاک کا دشمن کے گھر یا مکان میں ڈال دیا جائے یا کسی بھی طریقہ سے دشمن کو جادو سحر کے فتنیلہ جات و نفوش کو کھلا چلا دیا جاتا ہے سحر و جادو کی اس خوفناک صورت کے شکار شخص پر جب اس کے سحر و جادو کی حاضری کا عمل بجالایا جاتا ہے تو سحر و جادو کے عملی طور پر موجود ہونے کی بناء پر حاضری میں متاثرہ شخص پر اثر انداز اس کا سحر و جادو حقیقی و اصلی حالت میں جس طرح ہو جس بھی مقام پر موجود ہوتا ہے عمل کی خبر و برکت اور طاقت و قوت سے مسکور شخص کے سامنے ظاہر و حاضر ہو جاتا ہے۔ عمل کی مدد سے متاثرہ شخص کے جادو کے مکمل طور پر اخراج کے ساتھ ہی اس جادو سحر کی صورت کے زیر اثر جنات و شیطین کا مکمل دودھ عمل ختم ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ تباہ حال اور ہر جہاں اطراف سے پریشانیوں میں مبتلا رہا وہ شخص سکون و آرام اور سکھ چین کا سامن لیتا ہے۔ معینتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ دشمن دوست بن جاتے ہیں۔ کاروباری گردش ختم ہو کر تنگ و تنگی و افلاس کا دور دورہ جاتا رہتا ہے عزت و وقار کی بحالی اور نفرت و دشمنی کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔ معاشی امور میں خیر و برکت اور روحانی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔ تمام دنیاوی مشکلات کا خاتمہ ہو کر جملہ شکایات دور ہو جاتی ہیں۔

سحر و جادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق مسکور شخص کو منہ اٹھا کر پاکیزہ لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کی دو ذون آٹھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹا لیتا ہے۔ مسکور شخص کپڑے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آٹھیں بند کر رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر و جادو کے حاضر ہو جانے کے ارادہ کو دل ہی دل میں دہرا رہتا ہے۔ عامل تانبے یا پتیل کے برتن کو کسی رنگ دار قسم کے سولی پڑے میں باندھ کر مریض کے لواحقین کے سامنے مریض کو دے دیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دبا کر لگائے رکھے اس کے بعد لکڑی کے کوٹکے دبا کر مریض کے سامنے رکھ دیتے جاتے ہیں اور کونوں پر کوئی ساخو شہوار قسم کا دخن جلا کر اس کی دھوپ مریض کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے مریض کے تمام بدن کو کسی کھیل و غیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھوئی کے سبب پیدا ہونے والے دھوئیں اور کونوں کی تپش و حرارت سے مریض کے جسم میں خوب مکمل کر پینہ آجائے۔ چنانچہ جب دھوئی کے عمل کے نتیجہ میں مریض

کا تمام جسم ہمیں سے تفر ہو جاتا ہے تو عامل ذیل کے اساتے طلمات کا درد کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اساتے طلمات یہ ہیں۔

فَقُوْطِيْغُفْزَا حَقُوْقًا خَارًا وَتَادِيَةً كَفًا مِيْطَرًا فَوْقَ رَقَا
سَبْحًا غَنَ جَمِيْعَ بَدْنِهِ وَنَالِهِ وَاطْلَعَ مِنْ حَوْلِهِ عَلَى مَا حَقَّقْنَا
مَنْبَاتَنَا اَنْ يُّبْلِغَ جَمِيْعًا مِنْ شَيْءٍ الْجَنِّ وَالْاَنْسِ وَبَيْنَ مَنَازِلِ
الشَّيْطَانِيْنَ وَمِنْ قُوْبِ السَّاجِرِيْنَ مَسْتَمِيْعًا لِّلْاَحْقَاقِ شَمْعًا شَاعًا
مَنْوَسًا لِحَمَا شَخْطًا تَأْكِلُ الْعَطْلَاءَ وَتَشْرَبُ الْعَرَقَ مَذْقُوْقًا
دَقُوْشًا غَنَ مُوْبِدَهَا عَظِيْمَةً مَنَشُوْبَةً مَنَابِحًا دَالُوْجِبًا مَذِيْهَ
السَّاعَةِ بَقِيْدًا كَبِيْدًا يَرَقُّذًا فِي الْعَاطِرِ وَالْبَاهِيْنِ يَادُ الطَّوْلِ قُوْصَتَا
نَاطِرًا بِالْعَيْنِ نَاطِرَةً بِعَيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

عمل کی برکت سے محو شخص پر اثر انداز سحر جادو کی مخلوق تمام اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہیں اس کے دل کے مقام پر رکے ہوئے برتن میں حاضر ہو جاتی ہیں۔ اگر عامل کے عمل کے باوجود محو شخص کا سحر جادو اس کے مقام دل پر رکے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر عامل برتن کو اس شخص سے لے کر علیحدہ رکھ دیتا ہے اور عمل کا درد کرتے ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی پکڑ کر پکڑ کر کھینچنے لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ پتہ چلتا ہے کہ بقدرت خدا ماسٹر وہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھوں پاؤں سے نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ عامل اس عمل کو جاری رکھتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہو رہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا ہٹا کر اسے عمل کے مقام سے اُٹھایا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو سحر کی حاضری کے عمل میں جو کچھ کائنات، ذیلیں، گوشت و خون، فلوادی کیلک کائنات، جیسے سڑے پتے حیوانی اعضاء، مسکن کی خاک وغیرہ برآمد ہو اسے دہانہ یا کسی نثر میں پیچک دیں اور جس طرح بھی مناسب خیال کریں اس شخص کا روحانی علاج کریں اور اس کے لئے ایسا عمل جو تیر کریں کہ جس کی موجودگی کو وہ سے اس شخص پر دوبارہ سحر جادو کا حملہ نہ ہو سکے۔ سحر جادو کی حاضری کے اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے روحانی پیشوا کے حکم سے، بالفاظ ضروری ہے جیسا کہ تحریر کر چکا ہوں کہ یہ عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے اس لئے اس کی صداقت و حقانیت پر کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل ہزارہا سحر جادو

کے ستائے ہوئے انسانوں پر آزمایا جا چکا ہے اور تاہم تحریر آج بھی میری دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ بیسوں لوگ اس عمل کا عملی مظاہرہ دیکھتے، سحر جادو کے علاج اس کے مستقل حل اور روحانی علاج مسالہ کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے مستفیض و مستفید ہو کر جاتے ہیں۔ روحانی علوم و فنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے جذبے کی پیش نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلمات کا مشاہدہ کر سکے۔

۱۸۔ سحر زدہ مریض کا علاج

مندرجہ ذیل طلمات کا سحر زدہ مریض کے فعد کے خون سے مریض کے پئے ہوئے کپڑے پر عمل یا مریض کی ساعت میں شب بیدار سنبہ کو دوپہر کے وقت لکھیں اور اسی وقت اس کپڑے کو کسی کندہ و بوسیدہ قبر میں دبائیں تخت سے تخت جادو بھی باطل ہو جائے گا۔ طلمات یہ ہیں۔

یوتاسا یونوساس عطاسا یوسسا للحقا دمو یوسسا

یوتاسا یونوساس عطاسا

۱۹۔ برائے دفع سحر

کتاب الحجاب والفرج میں علامہ سہا تحریر فرماتے ہیں کہ جادو و سحر کے رد کرنے کے لئے ذیل کے طلمات کو ہرن کی چمپی پر زعفران و عرق کباب کی سیاسی سے لکھ کر سحر زدہ اپنے پاس رکھے تو خدا تعالیٰ فضل و کرم سے شفا یاب ہو جائے طلمات یہ ہیں۔

اوملوم و ہورلوم و دوعرب و ہم سوفارا لبدک وانا جران شاد ولاب جوماع تا اوج علواماک واکذا خاب ہت شوام هام۔

۲۰۔ جادو و سحر کے لئے

سحر و جادو سے خفاء کے لئے ذیل کی عبارت عمل کو چانس روز تک روزانہ تہا ترجمے کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھ کر پانی دم کر کے سحر کو پلا سیں تو انشاء اللہ سحر جادو سحر کا اثر جاتا رہے گا۔ عبارت عمل یہ ہے۔

فَوَكَّلْ بِمَا سَمِعْتَ يَا نَبِيْعُ وَتَاخَذُشْنَ وَقَالَ رَبُّ الْاَخْسَرُ بِالْخُرَاجِ
الْمُبْتَغِيْ بِحَقِّ هَذِهِ الْاَسْتِغَاثِ فَاَقْبَلُوْا مَا تَمَوْفِقُوْنَ بِعَزَا كَلْمًا دُوْشًا
مِنْهُنْكَ كُنُوْا لِمَلِكُوْكُمْ مِيْشْنَ سَوَابِشْنَ صَلَاسًا فَاَوْشَ اِرْتَدَتْ الْمَلَائِكَةُ مِنْ
هَذِيْهَ وَطَافَةُ الْمَحْلُوْقَاتِ لِعَطِشَتِ حُلُوْرًا هَذِيْهَا هَذَا اَوْدَاكُ اَجِبْ يَا اَحْمَرُ
اَلَنْتَ وَقَبَالَيْكَ قَاتِبِيْهَا عَنَّا وَاهْلًا طَاعَتِكَ بَقُوْشْنَ شَعُوْقِيْهَا وَنَمَارَ عَيْنِيْهَا
وَشَكْرُوْهَا فَهَوْرًا اَهْطُوْا الْعَمَلُ الْوَاخِ السَّاعَةِ.

لوگوں کی مختلف ضروریات

از مولانا حفظ الرحمن صدیقی قاسمی

ہوتی ہے کہ ہم دنیا میں اگر زندہ رہیں بھی تو ایک دائم المریض کی طرح۔ ایک کی طرح ایک بیمار مطلق انسان کی طرح رہیں۔ اور ان کے گندے عملیات کے دوسرے پیدا کردہ امراض یا عمر، ہماری فحشی زندگی کا چرماغ کی کر دیں۔ ایسے حالات میں اچھے عالیشان کی طرف رجوع کرنا نہ صرف یہ کہ ضروری ہے بلکہ ناممکن ہے قدرت کا تقاضا ہے۔ اس لئے انہی اس دنیا میں مختلف المراج لوگ پیدا کئے ہیں۔ علانہ سواچہ کے دوران سننے سننے تجربات سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ عمرانی خاص مرض میں جتنا بعض لوگوں کے حق میں وہ دوا کا سیلاب ثابت نہیں ہوتا، بیکار ثابت ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ایسی معجزات ثابت ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے مریض کی شخصیت اور تکلیف میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دنیا کے یہ روزمرہ کے تجربات ہیں۔

چند عجیب واقعات

ذاتی طور پر سب سے عجیب واقعات میرے سامنے آئے ہیں۔ ان پر جب غور کرتا ہوں تو بخدا میری حیرانی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور مجھ میں نہیں آتا کہ یہ سب کیا ہے؟ کیوں ہے؟

ایک صاحب ہیں جب بھی سب کی ایک چاش کھا لیتے ہیں تو ان کے پیٹ میں شدید درد ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب ہیں۔ کسی بھی ٹکڑے میں جب وہ ایڑا استعمال کرتی ہیں تو درد ظہور کرتا ہے۔ ایک صاحب ہیں۔ اسی طرح ایڑا کھانے سے ایک صاحب کو درد سر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جب فحشی نقطہ نظر سے اڑے یا سب میں کوئی ایسی خاصیت نہیں ہے جس سے پیٹ میں باہر میں درد پیدا ہو جائے۔

ایک صاحب ہیں جن کی ناک میں لمبو کی خوشبو پھینک جاتی ہے تو ان میں نزلہ دھماکی کی خست شکایت ہو جاتی ہے اور کسی کی دن تک رہتی ہے۔ میرے ایک عزیز شاگرد ہیں۔ چائے کے بعد عادی ہیں۔ صبح سے شام تک

انسانی ضروریات ہے شمار ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ زندگی کی ہر منزل سننے تھکنے اور نئی ضروریات لیکر سامنے آتی رہتی ہے ابھی ایک مقدمہ پورے طور پر حاصل نہیں ہو چکا کہ دوسرا ایسا مقدمہ، نئی ضرورت اور نئی الجھن سامنے آگئی ہو جاتی ہے۔ نیز زندگی کی ہر حادثہ سے دوچار ہونا بھی ایک امر نئی ہے جس سے مغرض نہیں۔ بعض حادثہ تو ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی ان کا مقابلہ آسانی سے یا مشکل سے نہ کر لیتا ہے لیکن بعض حادثات میں آدمی بالکل مجبور اور بے بس نظر آتا ہے۔

لوگوں کی زندگی میں پیش آنے والے حوادث کی نوعیت اکثر مختلف ہوتی ہے۔ ایک ایک گناہ، ایسی ڈنٹ ہو جائے، زخموں، طوفانوں یا فخر نامک امراض کا شکار ہو جائے وغیرہ۔ کچھ حادثے اپنے یا غیروں کی کرم قربانی کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں پیسہ نہیں رکنا کا رو پار میں مسلسل گھٹا ہوتا رہتا ہے۔ ایسے سختی و ذہین طلباء اس مقامات میں ملے ہو جاتے ہیں یا معمولی غیروں سے کامیاب ہوتے ہیں۔ دکان یا کاروبار سے برکت آتی جاتی ہے۔ لوگ اسے نوشتہ تقدیر سمجھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور فی الحقیقت جب تقدیر باری نہیں کرتی تو ایسا بھی ہوتا ہے۔ مگر اس صورت حال ہمیشہ تقدیر کی طرف موڑ دینا ٹھیک نہیں۔ تجربہ شائد ہیں کہ اس طرح سے نقصانات میں ذلیل و شرمناک، بد خواہوں اور حاسدوں کے بد بختی کاردار کا بھی دخل ہو جاتا ہے۔ ان کا ناقابل انتہائی لوگوں کا دائرہ عمل صرف ہمارے مقاصد کو ٹھیک کر دینے اور کاروبار کو چٹا کر دینے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ وہ جسمانی لحاظ سے بھی ہمیں ناکارہ بنادینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہمارے دماغ کو سوچنے سمجھنے کی اعلیٰ صلاحیتوں سے محروم کر دیں۔ ہمارے ذہنوں کو صحیح سمتوں سے ہٹا دیں اور ہمارے اعصاب اور قوت عمل کی سرگرمی کو ختم کر دیں۔ ان کی خواہش بلکہ ہر حق کو شمش

بنگال، یونان، مصر

کالاجادو

پہلے



ترتیب: محمد حسن الباشی (انڈیا)

تألیف: محمد عبدالرشید قاسمی



عربوں کا کالاعلم

بنگال کا کالاجادو

اہل یونان کا کالاجادو

کالدی کا ہنوک کالاجادو

وچ کرافٹ

کالے جادو جیسے ہیبتناک علم پر سنسنی خیز معلومات

اے ایس صدیقی

۱۔ چند ضروری اصطلاحات کا تعارف

یہ نوٹ محض اس خیال سے لکھا جا رہا ہے کہ ایسے اصحاب جنہوں نے جادو کے موضوع پر پہلے دوسری کتابیں نہ پڑھیں ہوں وہ ان اصطلاحات کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ سکیں جو اس کتاب میں آئندہ جابجا استعمال ہوں گی۔

تھیں اور یہ کالے جادو کے تحت متحرک ہوتی ہیں۔

قرون وسطیٰ میں ---- جادوگر اور شیطانی رسوم کے معتقدوں کے خلاف ایک زبردست مہم کا آغاز ہوا۔ اور انھیں جن جن کرہاں کیا جانے لگا کیونکہ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ ہر جادوگر شیطان کا معتقد ہوتا ہے اور وہ اپنی روح فروخت کر کے اس کا ملازم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں ایسے تمام اشخاص جن پر ذرا بھی یہ شبہ ہوا کہ وہ جادو سے کوئی رابطہ رکھتے ہیں یا تو مار ڈالے گئے یا انھیں زندہ جلا دیا گیا۔

اسی دور میں ---- جادوگروں کے بارے میں یہ عقیدے پھیلے کہ

۱۔ جادوگر ---- بد روحوں کے پہلے ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ لوگ ---- بہری کی طاقتوں کے معتقد ہوتے ہیں۔

۳۔ ان کے تمام ہال بچے سب کے سب شیطانی عبادت سے آلودہ ہوتے ہیں۔

ساتھ ---- یہ ایک قسم کی مجلس ہوتی ہے جس میں جادو کے ہر دکار جمع ہو کر ایک قسم کا جشن مناتے ہیں۔

شیطان ---- بد روحوں کا آقا کہا جاتا ہے۔ اسے ایک معتقد

میں دنیا کی ہر برائی کا سر پیشہ کر سکتے ہیں۔

انفار ہویں صدی میں ---- جادوگروں کے خلاف پھیلنے والی نفرت کا

"ویچ" (WITCH) یہ لفظ قدیم انگلش کے لفظ "وِکا" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں وہ آدمی (سرد ہوا عورت) جو "جادوگر" ہو۔ آج کل یہ لفظ اتنا مستعمل نہیں رہا ہے اور اس کی جگہ سیدھا لفظ جادوگر استعمال ہونے لگے۔ یہ جادوگر لوگ سماج میں ایک ایسے شخص کا کردار ادا کرتے تھے جن کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کا تعلق روحوں سے ہے۔ وہ لوگ ان روحوں کو معتزوں اور بھینٹ وغیرہ کے ذریعہ رام کرتے اور ان روحوں کی مدد سے وہ اپنے اور اپنے مومنوں کے لئے مختلف نوعیت کے کام انجام دیتے تھے۔ یہ کام کچھ ایسے ہوتے تھے جیسے - شگ سال میں بارش برسانا، قسمت کا احوال بتانا ---- بلور بینی کے ذریعے مقدرات کی نشاندہی کرنا یا پھر معتزوں اور روحوں کے تعاون سے دشمنوں کا قلع قمع کرنا۔

"سفید جادو" ---- یہ جادوگر جب اچھی روحوں کو اپنی معاونت کے لئے طلب کرتے تھے ---- تو اس عمل کو "سفید جادو" کہتے تھے۔ اور جب وہ "خلافی طاقتوں" کو آکر کاربانتے تھے تو اس عمل کو "کالا جادو" کے نام سے موسوم کرتے تھے۔

اچھی روحیں ---- جو سفید جادو کے عمل کے تحت کام کرتی ہیں وہ عموماً نیکی اور مدد کے کام کرنے کے لئے بلائی جاتی تھیں۔

نمیری روحیں ---- تخریب اور تباہی کے کاموں کے لئے استعمال ہوتی

سائنس دان اور جادوگر دونوں نے بیرونی طریقے کو زیادہ سودمند پایا ہے کیونکہ دونوں ہی — آوی کی بنائی ہوئی اشیاء کی مدد سے دنیا کے اوپر نئی نئی تبدیلیاں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک معنوں میں یہ دونوں ہی — طاقت، اقتدار اور سحرانی کے خواہاں کے جاسکتے ہیں۔

”دوج“ وہ ہوتا ہے جو بیرونی کے بجائے باطنی طریقہ اختیار کرتا ہے۔ مقصد اس کا بھی وہی ہے۔ دینی اقتدار، بالادستی، طاقت اور نیکے کا جنوں۔

جادو کے طریقے۔۔۔ اور ان کے اقسام

جادو کے بنیادی طریقے دراصل ان طریقوں ہی کی ایک شکل ہیں جو دور قدیم میں جب انسان جنگلی زندگی گزارتا تھا رائج تھے جادو کے معتقدین میں ایک عقیدہ مشترک ہے۔ وہ سب کے سب اس بات کے قائل ہیں کہ وہ تمام چیزیں جن میں کسی بھی قسم کا رابطہ رکھنا ہو چکا ہو تا ہے۔ رابطہ رکھنے کے بعد بھی —۔۔۔ قائل کے باوجود ایک دور رہے پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں یہ نظریہ سر جیمس فریزر نے اپنی کتاب ”مگلائن ہاؤس“ میں درج کیا تھا۔ وہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ایک طرح کی چیز میں ایک طرح کی چیزوں کی تخلیق کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک جادوگر اپنے معمول کے ہاؤس کا اگر ایک کچھا حاصل کر لے تو وہ اس معمول کو قائل کے باوجود سمجھو یا سحر زدہ کر سکتا ہے۔ کالا جادو ایک معنوں میں روحانی رابطہ یا روحانی حملے کا درجہ رکھتا ہے کیونکہ زیادہ تر سٹریا (SPELLS) فصول کسی دوسرے آوی کے دماغ یا جسم کو کشیدہ کر کے کای کام انجام دیتے ہیں۔

قدیم خیالات کے جادوگروں کا عقیدہ ہے کہ کرم یا رخی کے چار بادے ”زمن“، ”ہوا“، ”پانی“ اور ”آگ“ پر نہایت طاقتور روحوں یا ”دییو“ ہاؤس کی سحرانی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کرم کے کرم میں عموماً پہاڑوں، دریاؤں، گھانین اور جنگلوں کے اندر مسکن رکھی ہیں اور یہ تمام روحیں —۔۔۔ اس شخص کے سامنے مجبور محض کا درجہ رکھتی ہیں جادوگر کالے جادو کا زہر ہو جاتا ہے۔ سفید اور کالے جادو میں بنیادی فرق کوئی نہیں ہوتا ہے۔ یہ دونوں علوم دراصل انسان کی شخصیت میں پنہاں اس عنصری سی پیداوار ہیں جسے ایک اقتدار یا بالادستی کا جنوں کہہ سکتے ہیں دوسرے قطعی طور پر ان دونوں میں صرف یہ فرق ہوتا ہے کہ سفید جادو نقصان پہنچانے کے بجائے فائدے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اور کالا جادو۔ سوائے نمرائی، ضرر اور نقصان کے کچھ

طوقان سر ہو گیا اور ایک بار پھر ”جادو کا علم“ پھلنے پھولنے لگا۔

ساتھ ہی ساتھ شیطان کے چہاروں نے — اپنے عقائد بھی بدلے گویا ایک قسم کا مذہب قائم کر لیا اور اس مذہب میں سب سے بڑی طاقت ”شیطان“ کو تسلیم کیا گیا۔

شیطان کی پوجا کے لئے جو جشن منایا جاتا ہے اسے ”سیاہ جوم“ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

۱۹۵۱ء میں انگلینڈ میں وہ قانون منسوخ کر دیا گیا جس کے تحت جادو کی مشقیں منسوخ تھیں۔ اس کے ساتھ ان جادوگروں نے اپنے ایک مذہب کی بنیاد رکھی ہے ”دکا“ کہتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں اس ”دکا“ نامی مذہب میں ہر آدمی خواہ عورت ہو یا مرد سب داخل ہو سکتے ہیں۔

۲۔ جادو کے بارے میں اعتقادات اور نظریے

ہم میں سے بہت سے افراد کے ذہنوں میں ایسے خیالات پائے جاتے ہیں کہ انسان کے مقدرات پر مافوق الفطرت طاقتیں راجع کرتی ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ سوائے انسان کے دنیا کی کسی اور ذی روح میں ”روحانی“ ذہانت قطعاً نہیں پائی جاتی۔ جانور کے دماغ ”آچھائی یا برائی“ کے تصور سے قطعی نااہل ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ”روح“ کے موجود ہونے کے عقیدے کے ساتھ ہی ساتھ انسان نے اپنے ذہن میں مافوق الفطرت قوتوں کو موجود کی کو بھی تسلیم کر لیا ہو گا۔ یہ قوسب جانتے ہیں کہ آدمی کا عقیدہ ہے کہ جسم ضرور فنا ہو جاتا ہے لیکن اس کی روح غیر فانی ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔

مافوق الفطرت قوتوں کے سرچشمے

جادو کے جس قدر بھی نوسے موجود ہیں سب کے سب اس اعتقاد کے قائل ہیں کہ آدمی چاہے تو اپنے اندر اس شے کو پیدا کر سکتا ہے جو دراصل ”روح کا حصہ“ ہوتا ہے۔

اسی بنیاد پر آدمی —۔۔۔ روحوں پر سحرانی بھی کر سکتا ہے اور وہ انہیں مجبور بھی کر سکتا ہے۔ انسان شروع سے ہی خوشامی کے پکڑ میں لگا ہے۔ اس کے سامنے اس کے لئے دو طریقے ہی رہے ہیں۔

۱۔ اندرونی یا باطنی طریقہ۔ ۲۔ بیرونی طریقہ۔

اس نوٹ کی تیاری میں ہارڈ ورک، کوڈش، ایف ٹی ایل اور سی اور بی ٹی کارڈز کی کتابیں ”دوج کرافٹ نوڈس“، ”ایول آئی“، ”بلیک آرٹس“ اور ”وجس“ سے مدد لی گئی۔

ہو تاریک خوف کی بنیاد بھی مضبوط رہے گی اور اس طرح وہ طبقہ جو انہوں گر
کھاتا ہے اور وہ طوط جو مذہب کے پیشواؤں کا ہے۔ بدستور، ساج میں
دونوں اپنے اپنے کردار ادا کرتے رہیں گے۔

یہ سوال کہ بدروحوں کو کھانے اور انھیں تباہ کرنے کے جو عملیات کئے
جاتے ہیں ان سے یہ بدروحوں واقعی ختم بھی ہو جاتی ہیں بنوشتہ جواب ہے۔
ممکن ہے کہ بدروحوں کا تصور ہی سرے سے نکلے ہو اور یہ سب کچھ انسان کا
واہمہ ہوں جو نفسی اذیتوں کے آدمیوں سے دورے میں منتقل ہو کر ہم تک
آپہنچے ہیں مگر پھر کہا جاتا ہے کہ آج کل بھی بہت سے لوگوں کو شیطانی رو میں
نظر آتی رہتی ہیں۔

آدمی کی ابتدائی تاریخ کو دیکھیں تو اس میں بھی جادو گروں سے نفرت
اور بدشت کے بہت سے ثبوت نظر آتے ہیں۔ مثلاً بے لی لوگیا کے بادشاہ مو
رابلی نے جو قاتلانہ بیلا قہاس میں اس نے جادو کے عمل کو بالکل ممنوع قرار دیا
تھا۔ آج بھی بالکل قدیم دور کے مانند ہی جادو گروں کے ساتھ ساتھ وہ طبقہ
تقریباً ہر ملک میں موجود ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ بدروحوں کو تباہ کر جاتا
ہے۔ جس طرح قدیم دور میں خوشبودار غیر دھوکا لگاتا گھروں اور عبادت گاہوں
کو پاک کیا جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح آج بھی یہ عمل اسی طرح کیا جا رہا ہے

زر خیزی کا معجزہ

ابتدائی دور تاریخ میں انسان زر خیزی کے لئے طرح طرح کی مافوق الفطرت
قوتوں سے مدد لیا کرتا تھا۔ وہ محض ان کے کہ بارش ہو اور کھیتوں میں فصل
آگے۔ مختلف قسم کے عجیب و غریب جشن منایا کرتے تھے جن میں... بڑے
پیمانے پر جمعی کی شکل میں جنسی ارتجالہ کیا جاتا تھا۔
خوراک کو بھی جنسی اعضاء کی شکل میں ڈھال کر کھایا جاتا تھا۔... اور سمجھا جاتا
تھا کہ اس عمل سے باپ، آسمان اور زمین زمین خوش ہو کر انھیں زر خیز سال
سے نوازیں گے۔

مصری تعویذ

قدیم مصر میں جادو و زہنگی کے تقریباً ہر شعبے میں رائج تھا حتیٰ کہ وہ سمجھتے تھے
کہ ان کے دیوتاؤں کے بہت بھی مالدارائی قوتوں کے مالک ہیں۔ زندگی اور
موت دونوں موقعوں پر جادو کی طاقتوں کا تھکان حاصل کیا جاتا تھا۔ فرامین
مصر کے مقبروں کو جادوئی قوتوں کے ذریعے محفوظ بنانے کا عمل کیا جاتا تھا۔
یہ جادوئی قوتیں اتنی طاقتور ہوتی تھیں کہ آج حالانکہ کوئی ۳ ہزار سال گذر
چکے ہیں مگر ہنوز لوگ انھیں موثر سمجھتے ہیں۔

ہماتے ہو اور اس میں سونیاں چھوڑتا ہے۔ اس تکنیک کی ابتداء کہاں سے ہوئی
اس کا کوئی پتا نہیں چٹا لیکن یہ گزیرا والا طریقہ بہت زمانے سے رائج چٹا آ رہا
ہے۔

کسی پر جادو کرنے کے لئے ایک اور طریقہ یہ بھی تھا کہ شکار کو ایک
سیب دیا جاتا تھا یا روئی کا ایک ٹکڑا پیش کیا جاتا تھا جس پر جادو گر پہلے سے عمل
کر چکا ہو تا تھا۔ اس طرح..... وہ نحوست جو جادو گر چاہتا تھا۔ روئی یا سیب
میں جاساتی تھی۔

اڑنے کی طاقت

ان دونوں اور قدیم دونوں دونوں میں لوگوں کا خیال رہا ہے کہ جادو کرنے
والے اڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جادو کی ضرورت

آدمی کا دماغ صدیوں کے بعد..... اپنے اندر سے بہت کم تبدیل ہو رہا
ہے۔ اور اسی نے جادو کے فن کو پھولنے بجھنے کا بیش موقع ملتا رہا ہے۔
سائنس عام آدمی کے لئے نہایت ناقابل فہم شے رہی ہے۔ اسی طرح مشق
کا کردار بھی عام آدمی کی زندگی میں کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ ظاہر ہے کہ ان
حالات میں... انسان جادو کے بارے میں جو محسوسات رکھتا ہے وہ کیونکر اثر
قبول کر سکتے ہیں۔

شاید یہی اسباب ہیں جس کی بنا پر دنیا کے مختلف خطوں میں عجیب
و غریب عقائد کے ٹولے دن بدن پنپ رہے ہیں۔ لوگوں کے عقائد جادو کے
ضمن میں پختہ ہوتے جا رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کوئی فرار ہو۔ بیرونی دنیا
کے خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے ایک ذہنی پناہ گاہ۔

آج کا آدمی.... ریوٹ اور ٹی وی کے ذریعے تباہی بربادی، جنگوں و فیرہ
کی خبریں بہت دقت سن رہا ہے۔ اس کی بنا پر اس کے اندر ایک نوع کا وہ
احساس پیدا ہو گیا ہے کہ وہ غیر محفوظ ہے۔ اس کی یہ سوچ اسے انسانی
ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھائے۔ اور اس مقصد کے تحت وہ
خود اپنے باطن کی سمت رجوع ہو جاتا ہے اور اپنے بہت سے لوگ نظر آتے
ہیں جن کا کہنا ہے کہ انھیں احساسِ خوف..... جادو کے صد اپانے فن میں
ل چکا ہے۔

۳۔ پرانی دہشتیں

پرانی تاریخوں اور روایتیں شاہد ہیں کہ جب تک انسان کا خطرہ محسوس

قسمت بتانے والے

پرانے زمانے کے ساحریا فصول گر اپنی بعض صلاحیتوں کی وجہ سے بڑی شہرت رکھتے تھے۔ مثال کے طور پر وہ ایسے مشرودات بتاتے تھے۔ جس میں شفا کی طاقت ہوتی تھی۔ وہ زہر مٹانے کے بھی ماہر ہوتے تھے اور ان میں... ایک اندرونی بصیرت ہوتی تھی جس سے وہ آئندہ کے بارے میں پیشین گوئیاں کر سکتے تھے۔

اس زمانے میں "ماہر دیشی" کا فن ابھرا۔ اس فن کا پہل پانی کے ایک تالاب یا چشمے پر نظریں گاڑ کر... اپنے سوکھوں کو ان کے ساتھ ہونے والے آئندہ واقعات کی نشاندہی کرتا تھا۔ ایسی دُورس کے مقام پر ایک چشمہ تھا جو ایرو دیوی کے نام سے موسوم تھا۔ اس میں عبت کرنے والے جوڑے تقریب کے دنوں میں آنے کی روئیاں ڈالتے تھے اگر یہ روئیاں ذوق جاتی تھیں تو سمجھا جاتا تھا کہ دیوی نے ان کی بیعت قبول کر لی ہے۔ اگر یہ روئی سبغ پر تیری رہ جاتی تھی تو اس کا مطلب ہوتا تھا کہ دیوی نے بیعت منظور کر دی ہے اور روئی ڈالنے والوں کی خواہشات پوری نہ ہو سکیں گی۔

اس دور میں ایسے قسمت شناس موجود تھے جو بیعت سے اٹھنے والے دھرم کو "پڑھنے" کا کام کرتے تھے۔ اگر یہ دھرم قربان گاؤں سے سیدھا اٹھتا تھا تو سمجھا جاتا تھا کہ حالات خوشگوار موزوں ہیں گے۔ جبکہ بکھرتے ہوئے دھرم کو مبارک شگون سمجھا جاتا تھا۔

اس دور میں ہر وہ شخص جو انسانی دسترس سے دور تھی۔ روحوں کے قبضے میں کبھی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ چمپکے، کھانے، لڑکھانے، کھانے اور... انسانی عفو و تسامح کے نوز کو بھی اسی زمرے میں شمار کیا جاتا تھا۔

قدیم یونان میں قسمت کا حال جاننے کا ایک بڑا عجیب طریقہ رائج تھا۔ جادوگر پہلے ایک دائرہ کھینچ دیتا تھا اور پھر وہ اسے میں ہر حصہ میں تقسیم کرنے کے بعد ان حصوں میں کوئی جادوئی حرف لکھ دیتا تھا... اور پھر ان حرف کے اوپر پٹے کے کچھ دانے ڈال دیتے جاتے تھے۔ بعد میں ایک چڑیا لائی جاتی تھی چڑیا کو کچھ دیا کہ کائنات کا رقیب دیا جاتا تھا اور اس کے بعد جادوگر زمین پر کھینچے اس دائرے کا سانچہ کرتا تھا اور اپنے سوکھوں کو... اس کے بارے میں آئندہ کی معلومات بتاتا تھا۔ اس طرز پر جاننے کے ذریعے بھی قسمت کا حال نکالا جاتا تھا۔ اس میں پانسہ پھینکا جاتا تھا اور اس پر پڑنے ہوئے نشانات کی مدد سے پتا کیا جاتا تھا کہ آئندہ کیا ہو سکتا ہے۔

قسمت کا حال جاننے کے بہتے بھی طریقے تھے، میونویوں نے ان تمام طریقوں کے خلاف سخت اقدامات کئے... اور یہ نفرت جو قسمت شناسوں کے

اس زمانے میں ہر مرنے والے کی قبر میں ایک آہنی تعویذ رکھ دیا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ اس جادوئی تعویذ کی حرکت سے مرنے والے کی روح پر نحوست کا سایہ نہیں پڑے گا۔

مصریوں کا خیال تھا کہ جادو کے زور سے اچھائی اور برائی دونوں کے کام کئے جاسکتے ہیں۔ یہی نہیں جادو... زندہ اور مردہ دونوں قسم کے آدمیوں کے لئے کام میں لایا جاتا تھا... اس زمانے کے جادوگر جنہیں کاہن کہا جاتا تھا... بادشاہوں کے دربار میں بڑی عزت اور رسوخ کے مالک ہوتے تھے۔ شاید آپ نے حضرت موسیٰ کے زمانے میں پیدا ہونے والے اس جادوگر کا نام سنا ہو جسے سامری کہتے تھے۔

یونانی شراب

اپنی تمام تر قابلیت کے باوجود، قدیم یونانی بھی باوقار الفطرت طاقتوں کے قائل تھے۔ سبلی میں قبرستانوں پر اس مقصد کے لئے باقاعدہ پہرہ لگایا جاتا تھا کہ بدروہیں قبروں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

رومی سر

کالے جادو نے جو بدلتے لوگوں پر بٹھائی تھی اس کا اثر رومیوں پر بہت تھا۔ وہاں کے افسوں کے معاشرے میں خوف اور دہشت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان سے سخت نفرت کی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد لوگوں میں جب ان کے خلاف نفرت ذرا کم ہوئی تو وہ جانبغا نظر آنے لگے۔ رومی لوگ ان افسوں گروں کے پاس جاتے ان سے ایسے "آبِ محبت" اور "تعویذ" وغیرہ حاصل کرتے تھے۔ جن کے ذریعے وہ اپنی کم پند عورت یا مرد کا قابو میں کر سکتے تھے۔

رومیوں میں... عورت سے لذت حاصل کرنے کا بڑا مادہ تھا۔ اس کے لئے وہ کثرت سے بچھلی کھاتے تھے۔ کچا گوشت جاتے تھے اور کھیتے تھے کہ ان چیزوں سے وہ وہ سب کچھ حاصل کر لیں گے جن کی انھیں خواہش ہے۔

اطالیہ میں جادوگری

یورپ میں رومن تیس مشہور تھیں کہ افسوں گر ایک جادوئی جھاڑ پر بیٹھ کر اڑتے ہیں لیکن اطالیہ میں یہ خیال یوں تھا کہ تمام جادوگر... فضا میں پرواز کرتے وقت ہمیشہ ایک بکرے پر بیٹھ کر اڑتے ہیں۔ وہاں کے بہت سے قبیلے، دیش اور ذاتیادیویوں کے پہناری تھے۔ وہیں کو بخت کی اور ڈانکاؤر زنجیری کی دیوی سمجھا جاتا تھا۔

دینیوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا کہ یہ دینے... بدروحوں کی حفاظت میں رہتے ہیں پادریوں نے ان دینیوں کو تلاش کرنے کی سختی سے مخالفت کی اور لوگوں کو کہا کہ اگر وہ کسی دینے کو تلاش کر لیتے ہیں تو پہلے انھیں..... دعاؤں کے ذریعے پاک کر انہیں پھر استعمال میں لائیں ورنہ ان پر خدائی عذاب نازل ہوگا۔ اس کے باوجود دینیوں کی تلاش جاری رہی اور ان دینیوں پر قابض روحوں سے نپٹنے کے لئے ہمیشہ جادو گروں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی تھیں۔

جنس اور کالا جادو

قرون وسطیٰ تقریباً ساکسار اکیس جادو گروں کے زیرِ نگین تھے۔ اس دور کی وہ عورت جس کو مرد سے باجائز تعلقات کی خواہشمند ہوتی تھیں کسی جادو گر کی خدمات حاصل کرتی تھیں۔ جادو گر انھیں معاوضہ لینے کے بعد ایک انگوٹھی دیتا تھا۔ جس کے اثر سے عورت کا خاندان اس شخص کو نہیں دیکھ پاتا تھا جس سے وہ تعلقات چاہتی تھی۔ اسی دور میں ایسے مشروبات بھی افسوں سازوں سے حاصل کئے جاتے تھے جو آدمیوں کو جنسی توانائی بخشنے تھے اور جن کے پلانے سے وہ اپنے محبوب پر پوری قدرت حاصل کر لیتے تھے۔ یہ مشروبات موناٹیل کے خسیوں یا مرد کے دادہ منویہ سے تیار کئے جاتے ہیں یا جادو گر..... مردوں کو نامرد کرنے کی صلاحیت والے بھی سمجھے جاتے تھے۔

اس زمانے میں یہ خیال عام تھا کہ جادو گر... کسی رسی دھیرے میں گرہ لاکر جسے چاہیں اسے عورت کے ساتھ جنسی فعل کرنے کی صلاحیت محروم کر سکتے ہیں

اس قسم کی جب بھی کوئی بیماری کسی مرد کو لگتی تھی تو فوراً ایسی سمجھتا تھا کہ اس پر کسی نے جادو کر لیا ہے..... اس دور میں اگر مرد قوت مردی سے محروم ہو جاتا تھا..... تو شادی خود بخود ختم ہو جاتی تھی اور عورت کو حق ہوتا تھا کہ وہ جسے چاہے اس کو اپنے شوہر کی جگہ دے سکتی تھی۔ کسی پادریوں کا ذکر بے محل نہ ہوگا... کیونکہ جادو کے ستارے ہوئے اشخاص عموماً ایسے پریشانیوں کے حل کے لئے..... ان دنوں جیٹھیاؤں سے ہی رجوع کیا کرتے تھے۔

جادو کی منتر

منتر تین قسم کے ہوتے ہیں

۱۔ کالا منتر

۲۔ سفید منتر

۳۔ سرخی منتر

پہلا منتر نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔ دوسرا فائدے اور تحفظ

خلاف آج بھی ملتی ہے۔ یہودیوں ہی کے ہاتھوں ابھری تھی۔ انھیں رنوں ”سسو پسی“ اور کمر و پسی“ کے علوم بھی عام تھے۔ ان میں عامل مردوں سے بائیں کرتا تھا۔... لوزا کی اطلاعات فراہم کرتا تھا جو زندہ سے نہیں مل سکتی تھیں۔

مصر اور بے بی لونیہ کے دانش مند لوگ نیند کی حالت میں پیش آنے والے خوابوں کی بنیاد پر مستقبل کی پیشین گوئیاں کیا کرتے تھے۔ یہ سائیت کے برقاء سے غلبی کی دنیا..... تمام تر جادو کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔ یہ جادو.... ضرورت پڑنے پر انسانی خون کی سمجھتی بھی لیا کرتا تھا۔

۴۔ افسوں گر۔ اور۔ قرون اولیٰ کے عیسائی

۱۹۶۰ء کے وسط میں ایک سکی ماہر آثار قدیمہ نے، بروی قلعہ کی کھدائی کرتے ہوئے ایک ڈھانچہ دریافت کیا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ کوئی سولہ ہزار سال قبل... کسی دیوی یا دیوتا کی سمجھت چڑھا گیا تھا۔ بالکل اسی طرح ایک عمارت کو جو سولہویں صدی میں تعمیر ہوئی تھی۔ جب مرمت کیا جاتا تھا تو اس میں سے ایک مرئی کا ڈھانچہ برآمد ہوا تھا۔ جس کے بارے میں یہی خیال تھا کہ اسے سمجھت چڑھا گیا ہوگا۔

ان دونوں کے درمیان کوئی ایک ہزار سال کا فاصلہ موجود تھا اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس دوران سکی مذہب نے ان کے اندر کئی تبدیلیاں پیدا کر دی ہوں گی آدمیوں کے بجائے جانوروں کی قربانی پر ہی قناعت کی جانے لگی ہوگی۔

جادو اور شفا کا فن

روم کے زوال سے قبل، جادو گر.... آج کے ڈاکٹروں کی مانند تھے۔ اس دور میں ہر بیماری کی جڑ... بدروحوں کی خست کو سمجھا جاتا تھا اور جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو یہ جادو گر بلائے جاتے تھے تاکہ وہ اپنے مضر اثرات اور تیزیوں وغیرہ کے ذریعے مریش کو شفا بخش سکیں چونکہ سکی مذہب آچکا تھا لہذا گر جادو اور گروں میں ایک آویزش کا آغاز ہو چکا تھا۔ ساتویں صدی کے آغاز پر مسند کٹ برائے سکی پھر دکار نے اس تبلیغ کا آغاز کیا کہ جادو گروں اور ساروں سے مدد لینا مذہبی گناہ ہے اور تمام گنہگار اور تعویذ جو ان سے حاصل کئے جائیں شیطانی سمجھیں جائیں گے۔

دینے تلاش کرنے والے افسوں ساز

برطانوی امراء کے مقبروں اور ان کی رہائش گاہوں کو اس دور میں،

SDPNQCN

DPNQCN

PNQCN

NQCN

QCN

CN

N

محبت کی غذائیں

جب کوئی کسی مرد یا عورت پر یہ فریفتہ ہو جاتا تھا اور اسے اپنے قبضے میں کرنا چاہتا تھا تو مندرجہ ذیل خوراک سے کھارا دیتا تھا۔

نمٹارہ ... اسے لوگ محبت کا سبب کہتے تھے ... اس سے خون میں مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے۔

جھلی ... جنسی خواہش کو ابھارنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔

جادو گر نیوں کو جلانے کا عمل

تھوڑا سا تھیں ایک کڑواہٹ میں نکھالیں۔ پھر اس میں تھوڑی سی ۱۷۷۲ ڈال کر فراہم کر لیں۔ پھر کسی تابوت سے تین کھلیں نکالیں اور اسے سمجھ میں ڈبو دیں۔ اس سمجھ کو ایسی جگہ لے جائیں جہاں سورج اور چاند کی روشنی نہ پڑتی ہو۔ وہ جادو گر مرنے جس نے جادو کیا ہو گا اس عمل سے تکلیف میں پڑ جائے گی اور اس کا بدن جھلس جائے گا۔

بدروحوں کے حملہ روکنے کا عمل

کھنے تین بار ... آدھ جادو گر جس نے حملہ کیا ہے (نام) تھوڑا جادو تم پر واہیں چڑ جائے۔ خدا کے پاک نام پر اسے اس کی صحت واپس دے۔ آمین۔

گھر میں امن کے لئے منتر

یہ منتر ایک قسم کی جڑی بوٹی کے ست کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ بنیال اس بوٹی کی ست کو بت پند کرتی ہیں۔

دشمن کو ختم کرنے کا عمل

ہائیں آٹھ بند کریں اور زبان کو کال کے بائیں جانب موڑ لیں پھر بائیں ہاتھ کی پکلی اور تیسری انگلی سے اپنے دشمن کی جانب اشارہ کریں۔ تین بار۔

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور تیسرا دونوں کا انجام دے سکتا ہے۔

شیطان کے ساتھ معاہدہ

جوں جوں وقت گزرتا رہا۔ شیطان کا خوف لوگوں کے دلوں پر طاری ہو گیا۔ وہ خیالی تصویر جو شیطان کی لوگوں نے تراشی تھی کسی ایسے انسان سے ملتی جلتی تھی جس کے سر میں کھرہ ہوتے تھے۔ جس کے ماتھے پر سیگیں ہوتی تھیں۔ اور جو انسان اور دوسرے کا استخراج ہوتا تھا۔ مذہب کے پیشوا جیسے شیطان کے خلاف تبلیغ کرتے تھے دیے دیے شیطان کی دہشت بجائے ختم ہونے کے دلوں پر اور حاوی ہوتی جاری تھی۔

خیال کیا جاتا ہے کہ شیطان کے ساتھ روح کی تجارت کا خیال سب سے پہلے بازنطینی لوگوں میں پیدا ہوا اور پھر پورے یورپ میں پھیل گیا۔ اس عقیدے کے مطابق شیطان اکثر ظاہر ہو کر آدمیوں سے ... ان کی کئی خدائیں پوری کرنے کا وعدہ کرتا تھا اور پھر اس کے معاہدے میں اس کی روح پر قابض ہو جاتا تھا۔

دیکھیں کہ شاہ ایلہ دورڈ نے ایک قانون ایسا بنادیا تھا جس کے ذریعے قاتلوں اور افسوس گردوں کو ان کے گھر سے جیسے خانے میں کیا جاتا تھا۔

۱۲۴۰ء میں جادو گردوں کے خلاف ایک بار پھر محاذ آرائی شروع ہوئی۔ جادو گردوں پر الزامات لگائے جانے لگے کہ وہ آدمیوں کی زندگی سے کھیلے ہیں۔ وہ جانوروں کی نفس اختیار کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور وہ ہوا میں پرواز کر سکتے ہیں۔ ان کا ہر فعل خفیہ ہوتا ہے۔

آہستہ آہستہ ان کے خلاف نفرتیں بڑھیں اور ایسے قانون پاس ہونے لگے جن کے ذریعے ہر اس شخص کو جس پر جادو گر ہونے کا شبہ ہو تا تھا یا تو ہلاک کیا جائے لگا یا انھیں اذیت پہنچا کر زندہ جلائیے جانے لگے۔

یہاں سے جادو گر طبقہ عالم گیر نفرت کے طوفان میں پھنس جاتا ہے جس کا پورا مایاں اگلے باب میں ہے۔

جادوئی جڑی بوٹیاں

جڑی بوٹیاں ... جو فائدے پہنچا سکتی ہیں جادوئی عقیدے میں مقدس گردانی جاتی ہیں اس میں VERIAIN CENGNI FOIL وغیرہ شامل ہیں

بدروحیں بھگانے کا منتر

دور اوسط میں یہ منتر استعمال ہوتا تھا اس میں جادو گر مندرجہ ذیل الفاظ کو ایک کاغذ پر لکھتا تھا اور پھر اسے ایک غریب جگہ پر رکھ دیتا تھا۔

ہو تا تھا.... یہاں وہ تھا ہو کر آنے والی لڑکیوں کا انتظار کرتا تھا۔ بسا اوقات تو
اسی دوران اس کا دریاغ خراب ہو جاتا تھا۔

کو ٹھری سے نکال کر اس کے ساتھ دوسرا مرحلے کیا جاتا تھا۔ اسے
اڑتیں دے کر مختلف سوالات کئے جاتے تھے۔ یہ سوالات گھوٹا سے ری سے
باندھ کر اور پھٹ میں لٹکا کر کئے جاتے تھے۔ اگر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں
کے ہم نہیں جانتا تھا تو اس پر مزید سختیاں کی جاتی تھیں۔ جن جن لوگوں کے
دو نام لے لیتا تھا ان کی شامت آجاتی تھی۔ گھوٹا کو ایسا شخص مگر تیری کے
بعد رہا نہیں کیا جاتا تھا۔ اسے رہائی صرف اسی صورت میں ملتی تھی جب وہ اپنی
جان دے چکا ہو جاتا تھا۔

پکڑے جانے والے آدمیوں سے عموماً مندرجہ ذیل سوالات کئے جاتے
تھے۔

”کیا تمہارا تعلق شیطان سے رہا ہے؟“

”کیا تمہارا تعلق دوسرے جادوگروں سے رہا ہے؟“

”کیا تمہاری زوجہ سے کسی شخص کو جانی یا مالی نقصان پہنچ چکا ہے؟“

ان سوالات کے کرنے سے پہلے.... ظلم کو عریان کر کے اس کے
جسم کے تمام یا کٹ دئے جاتے تھے تاکہ اگر اس نے کوئی جادوئی شے جسم
سے باندھ رکھی ہو تو ضائع ہو جائے اس کے بعد کچھ پوچھتے بغیر اس پر ڈزے
برسائے جاتے تھے سخت قسم کی لڑائیوں میں جیتا کیا جاتا تھا اس کے دونوں
ہاتھوں میں رہی باندھ کر اسے پھٹ سے ہانگ دیا جاتا تھا اس کے بعد اس کے
پیروں میں اس قدر بھاری وزن باندھا جاتا تھا کہ اس کے دونوں بازو شاذوں
سے اکٹڑ جاتے تھے۔ بعض اوقات رہی کو ڈھیلا کر کے ظلم کو بچنے کے لئے دیا
جاتا تھا۔ مگر اس سے قبل کہ اس کی انگلیں فرش پر رکھیں رہی کھینچ لی جاتی
تھی۔ اس شدید جھٹکے سے اس کے بازو اکٹڑ جاتے تھے۔

ان کے جسموں کو جلنے والی شعلوں سے داغنے کا بھی طریقہ نکالا گیا تھا اکثر
انھیں لوہے کی کڑی پر بٹھا کر باندھ دیا جاتا تھا۔ پھر کڑی کے پینڈے میں
سورج کر کے اس کے نیچے ہانگ جلائی جاتی تھی
اڑت دینے کے دوران.... عدالت کے ارکان موجود رہتے تھے۔
تاکہ ظلم کے منہ سے نکلنے والی آوازوں اور کراہوں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔
ظلم کو عموماً اپنے آپ پر قسم کے الزامات کو تسلیم کر لیتے تھے انھیں چھوڑا
تو نہیں جاتا تھا..... البتہ ان کی موت آسمان طریقوں سے ہوتی تھی

جون آف آرک

فرانس میں جون آف آرک ہی عورت کا مقدمہ بڑی شہرت کا حامل

یہ جادو کی حرکت دراصل اس کو ختم کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ (ہمارے ہاں
اس کو کشت کا پتھر لکھا جیسے ہیں)

۵۔ افسوں گری.... مخالفت کے طوفان میں

چندہ صدی سے آگے کے چند سال جادوگر بیٹے پر بہت بھاری ثابت ہوئے یہ
جنگ و ہشت، اذیت اور نفرتوں کے تند سیلاب کی لپیٹ میں آگیا اور ہر جانب
اس شخص کی تلاش کچانے لگی جس پر جادو کے معتقد ہونے کا گمان ہو جاتا تھا۔
سیکی بلینین کے تیز دند پر دیکھنے والے کے اثرات اس قدر بڑے کہ
لوگوں نے جادوگروں کے لئے عجیب و غریب ہشت ناک سزائیں نکالیں۔ ایسی
سزائیں جو بے رحمی سے بھرپور تھیں۔ مثلاً انھیں آگ کے اوپر زندہ حالت
میں اس طرح روست کیا جاتا تھا جیسے شکاری شکار کرتے ہیں۔ یہ لبر جرمنی،
انگینڈز، فرانس، اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں ایک جیسے جوش سے متواتر جاری اور
ماری تھی۔

ہر قسم کے قانون جو عام انسانوں کے لئے تھے..... جادوگروں کے
لئے نہیں رہے۔ ذرا سے شبہ پر ان لوگوں کو کشت دی جاتی تھی جنھیں جادو کا
بزدکار سمجھا جاتا تھا۔

اگر کسی شخص کے قہنے سے کوئی ایسی کتاب جو جادو وغیرہ کی ہوتی یا کوئی
نسخہ یا کوئی دوشے جادو سے متعلق مل جاتی تھی تو اس شخص کے بچنے کا سوال
ی نہیں تھا۔

”ساتھ“ کے اسرار

اس موقع پر اس جشن کا بیان غالی ازد چھپکی نہ ہو گا جو جادوگر عموماً مٹایا
کرتے تھے۔ اسے ساتھ کہا جاتا ہے۔ اس میں وہ سب جمع ہو کر ایک قسم کا
جشن ترتیب دیتے ہیں۔ یہ جشن رات میں مٹایا جاتا تھا اور اس میں رقص کیا
جاتا تھا۔

ساتھ... ایک تعریب جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ جادوگروں کا
اجتماع ہوتا ہے..... ایسا اجتماع جس میں شیطان خود ”پہ نفس نہیں“ موجود
ہوتا ہے.... اور اپنے بزدکاروں کو طاقتیں عطا کرتا ہے..... ایک
طرح کی جادوئی تعریب ہوتی ہے۔

گرفتاریاں... اذیتیں اور خاتمہ

جوئی کوئی جادوگر نظر آتا ہے فوراً گرفتار کر لیا جاتا تھا۔ اسے عموماً رات
کے وقت گرفتار کیا جاتا تھا اور اسے گرفتاری کی وجہ بھی نہیں بتائی جاتی تھی۔
اس کے بعد اسے کسی ایسی کال کو ٹھری میں ڈال دیا جاتا تھا جہاں کوئی اور نہیں

انسان سے درندے کے جسم میں حلول کر سکے جس کے لئے اسے صرف اپنے بدن پر ایک خاص قسم کے مرہم کی مائل کرنی پڑتی ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ آدمی کا گوشت کھاتا ہے اور جو ان لڑکیوں کو چننا ہے۔ اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ بھیڑیے بننے کے بعد مادہ بھیڑیوں کے ساتھ جنسی فعل کا بھی لطف اٹھایا کر تاقتال جنس کو زندہ جلا دیا گیا۔

فرانس میں مسیحی نینیس

فرانس میں چند ایک اور دلچسپ مقدمات ہوئے۔ ان میں بعض اوقات گر جا کے رابب اور وہاں کی راببا بھی ملوث ہوئیں۔ دراصل یہ رابب مرد اور رابب اور تھیں مذہب کی آڑ میں.... اپنے جسم کی تسکین کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ جنسی فعل انجام دیا کرتے تھے۔ بعد میں اکثر راببا بھی ناراض ہوئیں اور انھوں نے پادریوں پر الزام لگایا کہ وہ انھیں جادو کے زور سے اس کا پر مجبور کیا کرتے تھے۔

یہی جنس جب یہ مقدمات سامنے آئے تو تحقیقات سے یہ بھی جان لیا کہ راببا بھی جو شادی نہیں کر سکتی تھیں..... اپنی تنہائی میں جسم کی بھوک مٹانے کے لئے "ممنوعی اعضا سے حامل شہوات کرتی تھیں۔

اس پیکر میں کئی ایک مذہبی راہنما اور گر جاؤں کے سربراہ بھی پھنسے اور پادروں کو بلا وجہ سزائیں بھیجتی پڑیں۔ ایسا ہی کبھی ان راہنماں گر پنڈر کا تھا۔ یہ ایک گر جا کا سربراہ تھا جنہیں ان سے بھی پھنسا دیا اور اس پر الزام لگایا کہ وہ جو ان لڑکیوں کو روحانی تعلیم دینے کے بجائے ان کے ساتھ جنسی فعل کرتا رہتا ہے۔ گر پنڈر قسطنطنیہ کے گناہ تھا۔ مگر اسے پھانسی اور اذیت کی سزا سے گزرنا پڑا۔

فرانس کی ہی مانند جادو گردوں کو جرمی، راجین اور اسکلنڈیا وغیرہ میں بھی جابجا ایسی ہی سزائوں سے دوچار ہونا پڑا۔ جرمی میں چھ سواٹھ سو سالوں کو جادو گر ہونے کے شے میں زندہ جلا دیا گیا۔

انگلستان میں جادو گر

انگریزی بولنے والے اشخاص میں زیادہ تر لوگ "وچ" یا "افسوس گر" کا لفظ سنتے ہی کسی ایسی عورت یا مرد کا تصور کرنے لگتے ہیں۔ جس کی آنکھوں میں نفرت ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھار تین ہوتی ہو جاتی ہے۔ بعض مسنون میں "وچ" کی یہ تصور ہے کہ یہ کچھ غلط نہیں۔ کوئی بڑا رے اور یہی عورت تھیں انکسٹن میں جادو گردی ہونے کے الزام میں ہلاک کیا گیا۔ خاص مسٹر فیملی اور غریب بھی۔ انگلستان میں جادو گر اور اس کے پیروکاروں کے خلاف جو نفرت کا طوفان اٹھا اس کا بنیادی سبب مذہب تھا۔

ہے۔ اس عورت کو جادو کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا حالانکہ اس کی بہت سی سیاحی وجوہات بھی تھیں)

اسے گرفتار کر کے ایک بجنرے میں بند کر دیا گیا۔ ایسے بجنرے میں جس میں وہ پھنسل کھڑی ہو سکتی تھی اور پھر اس بجنرے کو عام میں فرانس کے لئے رکھا گیا۔

ابتدائی مرحلے میں پتا چلا کہ جون آف آرک، کنواری ہے۔ یہ کنواریہن.... اس بات کا ثبوت تھا کہ جون جادو گردی نہیں ہو سکتی کیونکہ جادو گردوں کی مجلسوں میں جنسی محبت ضرور کی جاتی تھی اور جون اگر جادو گردی ہوتی تو وہ کنواری نہیں رہ سکتی تھی۔ مگر اسکے خلاف اصل ثبوت کو سینڈھ راز میں رکھا گیا.... یہ راز مقدمہ اس بنیاد پر کھڑا کیا گیا کہ وہ اس آواز کا راز سنانے جس کے بارے میں اس کا کہنا تھا کہ وہ ایک آواز سنتی ہے جو اس کی رہنمائی کرتی ہے۔

اسے عرقہ کی سزا دی گئی کہ اس نے جھوٹے دعوے کئے ہیں اور اس نے جح کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

لیکن اس کے مخالفین اسے ختم کرنے کے دوپے تھے۔ انھوں نے جیلر سے معاملہ کیا کہ وہ جون کے کپڑے الگ رکھ دے اور ان کی جگہ کسی آدمی کے کپڑے رکھ دے.... ظاہر ہے کہ عورت کو اگر مرد کے کپڑے پہن لیتی تو ایک بار پھر گر جا کا مذہب اس پر نازل ہو جاتا کہ یہی اس دور کا قانون تھا۔

آخر مخالفین کا سیلاب ہوئے اور جون آف آرک کو موت کی سزا دی گئی۔ اسے بازار میں زندہ جلا دیا گیا۔

انسان..... بھیڑیا

۱۵۵۸ء میں فرانس میں ایک اور بگڑا غیر مقدمہ ہوا۔ یہ مقدمہ

پوربگنی کے "انسان بھیڑیے" کا مقدمہ تھا۔ ایک مسافر جو پوربگنی کے علاقے سے گزر رہا تھا اس پر ایک بھیڑیے نے حملہ کر دیا۔ مسافر نے اپنا پیٹھ کھڑے ہوئے اس پر اپنی کھاد سے حملہ کر دیا۔ درندہ زخمی ہو گیا۔ مگر مسافر اس کے پیچھے لگا رہا۔ درندے کے تعاقب میں پھلتے ہوئے مسافر نے خود کو بچل ور ڈنگ کی جمو پڑی کے سامنے پایا.... بچل کے جسم پر کھاد کا ایک زخم موجود تھا اور اس نے اس کے اس کی پیروی اس پر پئی باندھ رکھی تھی۔ مسافر نے سوچا اور اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ شاید بچل ہی وہ بھیڑیا تھا جس نے اس پر "درندے" کے جسم میں حلول ہونے کے بعد حملہ کیا تھا۔ مسافر نے بچل کو گرفتار کر لیا۔ اذیت نہ برداشت کرنے کے باعث بچل نے تسلیم کر لیا کہ اس نے شیطان سے ایک معاہدہ کر رکھا ہے اور شیطان نے اسے یہ قوت دے رکھی ہے کہ وہ

اسے نہایت لطف نام سے مخاطب کیا تھا۔ وہ نام کو یہ فیصلہ پسند نہ آیا وہ کسان کو دھمکیاں دیتی ہوئی چلی گئی۔ اس نے یہ بھی کہا۔

”اگر میں تجھے انصاف نہیں ملا تو نہ سہی۔ میرے پاس انصاف حاصل کرنے کے اور ذرائع بھی ہیں“

اس کے کچھ دن بعد کسان نے رپورٹ کی کہ اس کے اہل خانہ ان پر جادو کیا گیا ہے۔ دھنام کے مکان کی تلاشی لی گئی اور وہاں سے ایسی اشیاء دستیاب ہوئیں جو جادوگر عموماً اپنے پاس رکھتے ہیں۔ دھنام کو گرفتار کر لیا گیا اور اس پر الزام لگایا گیا..... کہ وہ ایک ٹیکی ٹیٹل میں شیطان سے گفتگو کرتی ہے۔ وہاں اس آکر عورت نے بے اثرام حلیم کر لیا۔ اسے علاقہ سے باہر نکال دیا گیا۔ پورے انگلینڈ میں آج بھی سہ دھنام..... ”بوزھی مس دھنام کے نام سے مشہور ہے۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کے طوفان کا خاتمہ

۵ ستمبر ۱۹۳۵ء میں جادوگروں کے خلاف جتنے قوانین تھے منسوخ کر دیے گئے۔

اس طوفان کے نتیجے میں سینکڑوں معصوم عورتوں اور مردوں کو سزا کی سزا دی گئی اور ہزاروں کی تعداد میں خون بھریا گیا۔

۶۔ سفید جادو کے مقلد

جوں جوں نئے خیالات لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہوئے ان کے اندر سے جلاو اور جادوگروں کی جو دہشت قائم تھی کم ہوتی چلی گئی۔ دانشور طبقہ نے خیالات سے کافی متاثر تھا کہ ان دیوتاؤں اور قصبوں اور غیرہ میں بسنے والے دیوتاؤں اور جاہل لوگ جنہو جادو کی دہشتوں کے ذریعہ اڑتے اور انھیں جو شیہ ہو تا تھا کہ ان پر کسی نے جادو کر دیا ہے وہ فوراً ان لوگوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے پہنچ جاتے تھے جو صرف عام ”سفید جادو کے بہرین“ کہلاتے تھے۔ ایک معنوں میں یہ وہ طبقہ تھا جس کا دعوٰی تھا کہ وہ جادو کا تونہ جانتے ہیں۔

یہ طبقہ بڑا عجیب تھا..... عموماً جادو کا مقلد وہ لڑکی یا لڑکا ہو تا تھا جو اپنے گھر میں ساتویں اولاد ہو تا تھا..... اس طرح وہ یہ کہتے تھے کہ ان کی طاقتیں موردی ہیں۔ یہ صرف منہزوں اور عملیات ہی سے جادو کا تونہ نہیں کرتے تھے بلکہ جڑی بوٹیوں سے پیادوں کا علاج بھی کرتے تھے۔ جادو کا تونہ یہ اس طرح کرتے تھے کہ جادو کے ذریعے آنے والی بیماری کو وہ کسی جانور میں منتقل کر دیتے تھے۔

اس طرح یہ لوگ..... دیکھی مہتیں پر کافی اثر انداز تھے۔ ان میں عموماً

بہتری بھٹم روائے انگلستان نے ۱۹۳۲ء میں جادوگروں کے خلاف پہلا قانون پاس کیا جس میں اس میں ان کے لئے موت کی سزا مقرر نہیں کی گئی تھی انگلستان میں دوسرا قانون جو جادوگروں اور جادو کے خلاف پاس ہوا وہ ملکہ الزبتھ اول کے دور میں ہوا۔ اس کا مقصد باوق الفطرت قوتوں پر اندھے اعتقاد کو فنا کرنا تھا۔ چرچ کے بپ کی اس کو پشت پناہی حاصل تھی۔

ان لوگوں میں سے جو جادوگروں سے سخت نفرت کرتے تھے ایک شخص ہیکس ہوا کرتا تھا۔ یہ پہلے ایک تیسرے درجے کا وکیل تھا مگر جب جادو کے خلاف نفرت پھیلنے لگی تو ان کا سفر بند ہو گیا۔ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ ایک فکری عورت الزبتھ کارک پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کی جبر کا رہے اور اسے اپنے ایک پردہ کی بیوی پر محر کر دیا ہے۔ ہیکس نے اس موقع پر قانون اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس فکری عورت کو نہایت سخت لڑکتیوں دیں۔ یہ لڑکتیاں بڑی عجیب قسم کی جیس مثلہ اس نے عورت کو ایک آئینہ لے کر دیا اور ساری رات اسے سونے نہ دیا۔ اس نے ایک اور طریقہ یہ نکالا کہ وہ جادوگروں (یعنی غرضوں) کو ایک تالاب میں دھکا دیکر مردوں کو تھکا کر وہ تیرے گتے تھی تو اسے قصور وار گردانا جاتا تھا اور اگر وہ ڈوب جاتی تو اسے بے قصور گردانے تھے (مگر ظاہر ہے وہ بے قصور تو جانے سے جا چکا ہو تا تھا)

ہیکس کی لڑکتیوں کے سامنے مجبور ہو کر فکری عورت نے زبان کھول دی اور اس نے بتایا کہ وہ شیطان کے ساتھ جنسی تعلقات کا لطف اٹھاتی رہی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے قبضے میں کچھ سفید جن ہیں۔ اس نے کچھ اپنے پیسے انھیں اس کے نام بھی تھانے اور انھیں بھی پکڑ کر ایسا ہی سلوک کیا گیا۔

ہیکس کچھ عرصے بعد لوگوں میں اپنی مقبولیت کھو بیٹھا اور ایک بیماری سے مر گیا۔ آہستہ آہستہ آدمیوں کے ذہنوں میں نئی ثقافت کے باعث تبدیلیاں شروع ہوئیں اور مذہب کی وقت کم ہونے لگی۔ نئے نئے لوگ باغیانہ خیالات کے ساتھ ابھرنے لگے پوینڈ کے ایک لٹریسٹ ہی فیض نے کہا کہ ”خدا کو آدمی نے بنایا ہے۔“ اسے اس طرح ہلاک کیا گیا کہ اس کے سینے میں ایک پتھر ٹھک دی گئی اور جلا دیا گیا۔

جادوگروں کے خلاف نفرت کا یہ طوفان آہستہ آہستہ سرد ہوتا گیا۔ اس کا آخری شکار..... بوزھی مس دھنام۔ کو کہا جاسکتا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں ایک مسٹر عورت مس دھنام کو اس شبہ میں پکڑا گیا کہ وہ جادو کر سکتی ہے اور شیطان کی مقلد ہے۔ ہوائوں کے مس دھنام کا کسی کسان سے جھگڑا ہوا اور کسان نے اسے جادو کرنی کہہ کر مخاطب کیا۔ جب یہ معاملہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا۔ تو مجسٹریٹ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لئے ایک ترکیب ترائی۔ اس نے کسان سے کہا کہ وہ مس دھنام کو ایک شلک اس جرابے کی طور پر دے کہ اس نے

شیطان کے چیلے

یہ اٹھارویں صدی کے وسط کا ذکر ہے۔ جس زمانے میں کچھ بڑے کھلے لوگوں نے..... شیطان کی پوجا کی بنیادی رسم ایجاد کی۔ یہی نہیں بلکہ انھیں کے ہاتھوں انسانی قربانی کی بھی بنیاد پڑی۔ اور جرجی جی جادو کے خلاف رائج قوانین منسوخ ہوئے انھوں نے اپنی توجہ BLACK MASSES (سیاہ اجتماع) کی طرف مبذول کر دی۔

۱۵۳۵ء میں ان لوگوں نے ایک "مہافنا رکب" کی بنیاد رکھی اور اس کے لئے ایک برباد شدہ عمارت "اسٹیف مینن حمام" کا انتخاب کیا۔ اس کلب میں اس وقت کی چند مشہور جیتیاں بھی ممبر تھیں اور اس کا سربراہ سرفراز سن ڈیش وٹھ تھا۔ دو ایک پڑھا لکھا اور بااثر آدمی تھا۔ اس کلب کے مقاصد میں "نئے باج..... جمادی حرکات....." اور "شیعانی پوجا" شامل تھے۔ یہ کلب گھر..... بعد میں ایک دوسرے مقام پر منتقل کیا گیا اور وہاں اس کا جوبال تھا اس میں عجیب و غریب فوٹو آویزاں کئے گئے۔ اس میں ایک "پینٹل" (گر جی) بھی موجود تھا جس میں خدا کی جگہ شیطان کی پوجا تھی۔ لندن کی بیسیوں سے جو شہر لڑکیاں یہاں لاتی جاتی تھیں، اور ان سے جشن کے دوران ہم ہڑی کا لطف اٹھایا جاتا تھا۔

انہیں ممبروں میں ایک شخص جان دیکس تھا، ایک بار اس نے ایک بندر پکڑا اسے عجیب و غریب لباس پہنایا اور پھر اس کے چہرے پر بیٹہ ٹاک نکلیں و پکار مٹا دیئے اس نے بندر کو ایک صندوق میں بند کر کے..... شیطان قربان کا گوشت پیچھے چھپایا اور جس وقت شیطان کی پوجا شروع ہوئی۔ اس نے جھپٹے سے صندوق کھول دیا۔ بندر باہر نکلی آیا اور انھیں کرایک مشہور ممبر لارڈ سینڈوچ کے اوپر چڑھ گیا۔ لارڈ پوٹھا کہ کر پورا اور لاکھڑا کہ شیطان سے معافی مانگئے گا۔

بعد میں لوگوں کو اس مذاق کا طعم ہوا مگر ان میں سے کسی نے اس کا پرانہ مانہ نہ اس کے بعد سے بندر کو شیطان لازم کے اندر ایک بڑا مقام دیا گیا۔

شیطان ازم کا ارتقاء

لوگوں کا یہ خیال کہ شیطان کی پوجا اور سیاہ اجتماعات قدیم زمانے سے موجود ہیں۔ کچھ صحیح نہیں دراصل یہ دونوں باتیں کافی ہی نئی باتیں ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کی جڑیں دراصل دور قدیم سے ہی پھیلی ہیں۔ آدمی کا ابتداء ہی سے یہ نظریہ رہا ہے کہ دنیا میں جتنی برائیاں ہیں اور برائی کی جتنی قوتیں ہیں دوسب کی سب شیطان ہی کے تابع ہیں۔ کئی حضوں میں شیطان

بہتات عورتوں کی تھی۔ یہ عورتیں عموماً کسی کالی کوغری میں بیٹھا کرتی تھیں۔ ان کے منہ پر ایک نقاب رہتا تھا اور ان کے سامنے ایک بلور رکھا رہتا تھا جس میں دیکر وہ مستقبل کی نشاندہی کرتی تھیں۔

جادو اور بے رحمی

وہ شخص جسے گمان ہوتا تھا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ سفید جادوگر کے پاس جاتا تھا اور یہ جادوگر اسے کچھ ایسے طریقے بتاتا تھا جس سے وہ اپنا دفاع کر سکتا تھا۔ مثال کے طور پر جادوگر اسے بتاتا تھا کہ اس آدمی کے پیروں کا نشان تلاش کرے جس کے بارے میں اسے شبہ ہے کہ اس نے جادو کیا ہے۔ پھر اس نشان پر ایک کیل گاڑ دے..... اس کے نتیجے میں جادو کر نہ والے کے پیروں میں ایک زخم نمودار ہو جائے گا۔

یہ سفید جادو کے ماہرین..... ایک منزلوں میں وہی لوگ تھے جو جادو اور جادوگروں سے سخت متنفر تھے۔ اپنی ترکیبوں سے بے ہموالے لوگوں کو درد نکالتے تھے اور انھیں مختلف انجنس کے قتل پر اکساتے تھے (یہ کہہ کر یہ شخص کالا جادو جانتا ہے) اس دور میں قتل کی جتنی وارداتیں تھیں جو ان کے پیچھے زیادہ تر کسی نہ کسی "سفید جادو کے ماہر" کا تھا ہو جاتا تھا۔

ایک بار ایسی ہی ایک عورت پر شبہ کیا گیا کہ وہ جادو کے اثرات سے متاثر ہے سفید جادو کے ماہر نے اس عورت کے شوہر کو مشورہ دیا کہ وہ عورت کو اس وقت تک دیکھتا رہے جب تک کہ جادو کا اثر ختم نہ ہو جائے۔ شوہر نے جادوگر کے کہنے پر حرف بہ حرف عمل کیا اور اسے مسلسل بار بار ہٹائی کہ وہ بد نصیب عورت ہلاک ہو گئی۔

چونکہ لوگوں میں یہ عقیدہ موجود تھا کہ خوش کنی کی موت کا مطلب ہے "بے چین روح" لہذا وہاں کی وارداتوں کے بعد..... مرنے والے کو قبر میں دفن کرنے کے بعد ان پر صلیب نصب کر دیتے تھے تاکہ بد روح مرنے والے کے بدن پر قابض نہ ہو سکے۔

ایسے کردار بھی دیکھتے ہیں آئے جو جنسی طور پر گمراہ تھے۔ ان میں ایک شخص ہارین تھا۔ اس شخص نے ۱۹۲۰ء کے اوائل میں سب سے بھون کا قیام کیا اور انھیں کھانیا کی پیشکش بلکہ وہاں بیکان پر جو گوشت فروخت کرتا تھا وہ بھی انسانی ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک شخص جیک بیک ہوا کرتا تھا کہیں ہیں کہ وہ آدمی کا خون پینے کا عادی تھا..... ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات جادو کے نہ تھے بلکہ ایسے لوگ یا تو ذہنی کمزوری کا شکار ہوتے تھے یا پھر دھوکاں ہوتے تھے۔ البتہ دینیاتی اور جاہل انھیں بھی جادوگروں کی صف میں لاکر کرتے تھے۔

والے بھی اس سے مستغنیٰ نہیں رہے۔ دوسرے بھی امریکی روحانیت کے اعلیٰ طالب علم کے جانتے ہیں۔ اگر آپ امریکہ جائیں تو آپکو اکثر دکانوں پر ایسی چیزیں بھی نظر آئیں گی جو کالے جادوگر نے اور ان کو توڑنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک "ہیڈز" بھی شامل ہے جس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ اگر اسے لے کر آپ اپنے کسی دشمن کے دروازے کی چوکت پر چمڑک دیں تو اس کا سارا گھر چٹائی کا تھکا ہو سکتا ہے۔

وہیں آپکو اس کا توڑ مل جائے گا۔۔۔۔۔۔ یہ تو ایک موسم ہفتی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس موسم ہفتی کو ایک "جادوئی تھل" کے نسل کار جلا یا جاتا ہے۔ یہ مسلسل تین روز تک ایک گھنٹے کے لئے جلائی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ پھر اس کی خاکستر کو جمع کر لیا جاتا ہے اور اسے "جادو کے توڑ" کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

امریکہ میں "چرچ آف شیطان" کا بڑا شر ہے۔ یہ ایک عجیبہ تنظیم ہے۔ اور یہ سان فرانسسکو کے علاقے میں ہے۔ اس کے عقیدت مند بہت سے ہیں اور یہ سب قیادی طور پر کالے جادو، عجیبی آلودگیوں کے پیرکار ہیں۔ ان کے سر سفرد کو "ہائی پرائسٹ" یا سر براہ اعلیٰ کہا جاتا ہے۔ شیطان گرہے کے اس سر سفرد کا نام "انٹرن لادی" ہے۔

اس گرہے کے اندر کی چیزیں بڑی زورانی ہیں مثال کے طور پر کافی پینے کی جوجیز سے وہ دراصل کسی مقبرے کا پتھر ہے۔ وہاں جو پودے وغیرہ آرائش کے طور پر رکھے ہیں۔ ان کے گمبوں کی جگہ انسانی کھوپڑیوں کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس فرقے کا مقصد صرف سمیت کے خلاف محاذ آرائی ہے۔۔۔۔۔۔ اور اس لئے انھوں نے اپنی ایک "خود ساختہ انجیل" بھی تصنیف کر رکھی ہے۔

ان کے ہاں کی رسومات مذہبی بھی ہیں مگر یہ عجیب ہیں مثال کے طور پر قربان گاہ ہے جہاں اس قربان گاہ کے ارد گرد، نقاب پوش "پردہت" مکررے ہوتے ہیں اور قربان گاہ کے چتر پر ایک عریاں لڑکی کو لٹایا جاتا ہے میس دو اپنی شیطان عبادت کرتے ہیں اور شیطان کو مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

شیطان کے بعض بعض نام یہ ہیں۔

۱۔ ٹولک

۲۔ اپولویان

۳۔ اسدوس وغیرہ

ای جگہ دو لوگ سفرد وغیرہ پڑھ کر اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کا علم بھی کرتے ہیں۔

جس وقت قریب قریب قتم ہوتی ہے تو اس کی اطلاع ایک گھنٹی، بجا کر دی جاتی ہے۔

ان حالات میں کسی چرچ اب اس بات پر دو بارہ غور کر رہے ہیں کہ وہ

ان سب کا دیو تیار آکا کیا جاسکتا ہے۔

آری ہمیشہ سے نکل اور برائی کے اثرات ہی کے تحت رہا ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں چک۔ اچھائی کی قوتیں اور اچھائیوں اس آقا دیو تار کے بالکل خلاف ہوتی ہیں۔ لہذا شیطان ہر اس بات کو پسند کرتا ہے جس میں نیکی کی طاقتیں ہائند اور مسخرہ کر دی جتی ہیں۔

مثلاً جیسی بھروی۔۔۔۔۔۔ انسانی جانوں کی بھینٹ اور سیاہ اجتماعات بدی کی قوتوں کے من پسند کام ہیں جبکہ نیکی کی قوتیں ان سے سخت احتراز کرتی ہیں وہ لوگ جو شیطان کے پجاری ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ مذاہب عالم کے بتائے ہوئے تمام طریقوں سے روگردانی اور بیکوت کریں۔ ہر اس اصول پر چلیں جو ان کی نفی کرتا ہو۔

ان کی نظر میں "شیطان آزادی کی علامت ہے۔ ہر قسم کی آزادی کی۔۔۔۔۔۔ جبکہ مذہب ان کے عقیدے کے مطابق ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس میں انسان آپ اپنا نظام بن کر رہ جاتا ہے۔

ایک معقول میں "شیطان ازم" بجائے خود ایک نظام عقیدہ ہے۔۔۔۔۔۔ ایک مذہب ہے۔۔۔۔۔۔ تمام مذاہب کی نفی کرنے والا مذہب۔

بعض بعض جگہوں پر شیطان کی پوجا کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جادو کے ذریعے۔۔۔۔۔۔ دشمنوں کو تباہ کیا جائے۔ یہ لوگ عموماً۔۔۔۔۔۔ مردوں کی ہڈیوں اور کھوپڑیوں کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ ان ہڈیوں پر مسخرہ وغیرہ پڑھنے کے بعد انھیں اس قابل بنادیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ کہ جادوگر ان ہڈیوں کو ہاتھ میں لے کر جس شخص کی سمت بھی اشارہ کرے گا وہ فوراً ہی سحر کے تحت تباہ ہو جائے گا۔

بالوں کے خاتمے میں ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ جادو گروں کے ایک گروہ نے قبرستان پر دھاوا بول دیا اور وہاں کی تمام قبروں کو کھود ڈالا۔ پھر وہ لاشوں کو اٹھائے گئے تاکہ ان پر شیطان کی عملیات کئے جاسکیں۔

موجودہ دور میں۔۔۔۔۔۔ شیطان ازم ایک گہری تحریک کی شکل میں

نیکل رہا ہے۔

جادو کے زور سے قتل ہونے والوں میں چارلس والٹن نامی شخص کی بڑی تشہیر ہوئی تھی۔ ۱۹۳۵ء میں ایک میڈ ان میں یہ شخص پڑا تھا۔ اس کا گھڑا سنا ہوا تھا۔

کالا جادو امریکہ میں

سونڈر لینڈ، جرمنی اور فرانس میں سیاہ عقیدیں موجود تھیں۔ امریکہ

دوڑ کی بنیادی رسومات دو ہیں۔

پہلی ہے ”سورج کی تقریب“۔ جسے راتوں کے ہیں۔ ان کا سن بھاتا کھانا سامپ ہوتا ہے۔ دوسری تقریب ”ہنر“ دیتا ہے لکھے ہوتی ہے۔ جو لوگوں کو جادو کی قوت عطا کرتا ہے۔

جشن کی تقریب کی ابتداء میں ایک برف کی طرح سفید بھیڑ کو قربان کیا جاتا ہے اور یہ کام سندھوں میں انجام پاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دو سفید کیڑے اور سفید مریوں کا ایک جوڑا بھی قربان کیا جاتا ہے۔

اس تقریب کے دوران ”سنگان“ لوگوں کے داکوں اور نغروں سے ساری فضا رنگے کا روپ دھار چکی ہوتی ہے۔ لوگ ڈھول کی ”ڈھم ڈھم“ پر ناچتے ہیں تقریباً جنوں کی سی کیفیت میں بچے جاتے ہیں۔

دوڑ کی تقریبات عموماً۔۔۔۔۔ قبیلے کو دشمن کے سرے پہنچانے کے لئے ترتیب دی جاتی ہیں۔ دوڑ کے ماہرین علاج معالجے کے علاوہ جادو کرنے کا توڑا بھی طرح جانتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ جادو کو معدا اسکی قوتوں کے خود جادو کرنے والے پر پھیلاتے ہیں۔ جس سے جادو کو نالا فروغی اس کا ٹھکانہ ہو جاتا ہے۔ جادو کو گھریلے زندگی کے مسئلے حل کرنے کے لئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ امریکہ کے جنوبی حصے میں اس قسم کے ”تلی“ کہتے ہیں جنہیں جادو کے اثر سے اس قابل بنایا جاتا ہے کہ اگر اس تلی کو کسی جگہ ڈالا جائے تو اس جگہ سے گزرنے والے تلی ڈالنے والے پر بے حد مہربان ہو جاتے ہیں۔

”زمی لوگ“

دوڑ کا ہر طالب جانتا ہے کہ ”زمی لوگ“ کون ہوتے ہیں۔ یکساں ہے۔ کہ دوڑ ایک مملکت تین علم کا گاجا ہے۔ دوڑ کے ماہرین۔ جو کہ ”حاکمی“ کے علاقے میں رہتے ہیں۔ اس بات پر پورا اہتمام رکھتے ہیں کہ ”مردوں“ کو جادو کی عملیات کے ذریعے دوبارہ زندگی دی جاسکتی ہے۔

وہ ایسے ہی مرد و عورتوں کو اپنے عملیات سے زندہ کر لیتے ہیں۔ مرد جب زندگی پاتا ہے تو وہ بالکل بدلا ہوا انسان ہوتا ہے۔ اسے اپنی زندگی کا بالکل پانچیس سو تا اور وہ ایک معنوں میں واقعی ”پلٹی پلٹی لاش“ ہوتا ہے۔ اس پلٹی پلٹی لاش کو دوڑ کے ماہرین اپنے تلاموں کے زمرے میں شامل کر لیتے ہیں اور ان سے اپنی عام زندگی میں تلاموں کا کام کرائے ہیں۔۔۔۔۔ انھیں دیکھ کر یہ احساس ہوتا ہے۔ جیسے یہ ذہن سے قطعی کورے ہیں۔ یہ بول نہیں سمجھتے بس کو کھوکھے تلی کی طرح ہر اس کام میں جے رہتے ہیں جو انھیں اپنے آقا کی طرف تفویض ہوتا ہے۔

”حاکمی“ کے رہنے والے اس بات سے ہر وقت دہشت زدہ رہتے

ہیں کہ کہیں مرنے کے بعد انھیں کوئی ماہر ”زمی“ نہ بناوے۔ اس ضمن میں مردے کو قبر میں ڈالنے سے قبل طرح طرح کی ایسی ترکیبیں عمل میں لائی جاتی ہیں جس سے ”لا“ جادو اس پر اثر نہیں کر سکے۔ کہا جاتا ہے کہ وہاں کے صدر ”پلاڈاک“ کی پرائیویٹ فورس میں اکثر زمی موجود تھے۔

۱۹۵۹ء میں۔۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ کہ ایک زمی کو گرفتار کیا گیا جسے پولیس اسٹیشن لے جایا گیا۔ اسے ایک تنگ بھرا پانی پلایا گیا اور وہ اچانک دوبارہ ”زندہ“ ہو گیا۔

یہ وہ عقائد ہیں جو ”ہائی ٹی“ کی پس ماندہ حکومت میں بنوڑ موجود ہیں۔ قدیم جادو کی زندگی میں ”دوڑ“ ایک ایسی پراسراریت کا حامل ہے جو اب تک ناقابل حل مسئلہ بنا ہوا ہے۔

۹۔۔۔۔۔ ایک نئی رو

دچ کرافٹ کی کمائی بتی حقیقتوں سے بھری پڑی ہے۔ سلاوا قات تو اس ایک کمائی میں ہزاروں دوسری کمائیاں غلامی سے نکل آتی ہیں۔ اس میں ہمیں اقتدار پسندوں اور طاقت پسندوں کا ایک جم فیتھر نظر آتا ہے۔۔۔۔۔ یہاں ہمیں دو خریب و معصوم لوگ بھی ملتے ہیں جو ذہنی طور پر پسماندہ تھے اور دچ کرافٹ کے خلاف نفرت کا شکار ہوئے۔ اس میں ہمیں خون شام، موت کے معالجے جادو کے تڑکے، ہار اور قسمت شناسی سب ایک صنف میں گمراہی نظر آتی ہیں۔

اس کتاب میں۔۔۔۔۔ واقعات کی ترتیب کو اسی طرح پیش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جس طرح تاریخ نے۔۔۔۔۔ ان کے ہونے کا پتا چلا ہے۔

باب ۵ اور ۶ میں ہم نے دیکھا کہ کس طرح نئی ہستیوں میں بھی جادو کے قدیم عقیدے سے جنوڑ پنپ رہے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کے باب ۴ میں اس نئی رو سے بھی اگلی حاصل کی جسے شیطان ازم کہتے ہیں۔ دراصل جادو کی یہ شاخ۔۔۔۔۔ بالکل جدید کسی جاسکتی ہے۔۔۔۔۔ جس کے مقلد۔۔۔۔۔ خدا کی جگہ شیطان پرستی کرتے ہیں۔

جی چاہیے تو روحانی حلوں کا ایک بڑا منظم دھنگ ہمیں اس ٹولے کے یہاں نظر آتا ہے۔

اس ضمن میں اگر ”دکا“ کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ تاریخ کھل نہیں سکی جاسکتی

دکا۔۔۔۔۔ ایک نیا فوسن گر ٹولہ ہے جو ۱۹۵۰ء کے اوائل میں ظاہر ہوا۔۔۔۔۔ اس کے پینے کی وجوہات کا سرکاری اندازہ تو ہمیں یہ ہی لگن ذرا گہری نظر سے سمجھنے کیلئے ہمیں اس باب میں۔۔۔۔۔ دوبارہ اس دور میں جانا ہو گا

جوابدہائی دور کما جاتا ہے۔

روحانیت اور جادو

صنعتی انقلاب جو کہ ۹ ویں میں دھونڈ پر ہوا۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ نئے مشغلے، نئے کارخانے، نئی مشینیں اور نئی زندگی لایا۔۔۔۔۔ اس طرح جادو کے بہت سے حیرانکار۔۔۔۔۔ اپنے فرسودہ عقائد سے باطل توڑ کر دوسرے چلے گئے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ انقلاب اپنے ساتھ، تعلیم کی لہر بھی لایا۔۔۔۔۔ جاہلیت کا سدباب ہونے لگا۔ جیسے میں توہمات، ارواح پر اعتقاد غیرہ کی بجائے شروع ہو گئی۔ یہی نہیں بلکہ اس کے اثرات مسکری کر چاہے ہوئے اور ان کی مقبولیت بھی عوام میں گرتی شروع ہو گئی۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ "روحانیت" کی گرفت کمزور ہونے لگی۔۔۔۔۔ جادو کی تحریک کو دوبارہ زندگی ملنے کا ایک سبب اس طبقے کو کما جاسکتا ہے جو نچلے کلاس کا تھا جسے امت مسلمہ کہتے ہیں۔ (یہ طبقہ اس سے قبل "علاقائی جادو" وغیرہ کا قائل تھا)۔۔۔۔۔ لیکن بالکل جدید تحریک جادو کے دوبارہ احیاء کے ضمن میں چلے دو دراصل متوسط طبقے کے ذہن کی پیہ ادوار ہے۔ یہ لہر انگریزی اور پھر اس نے اپنی پیلیٹ میں اچھے اچھے دانش وروں کو بھی لے لیا۔

۱۸۵۵ء میں یہ سب کچھ اچانک ہی ہوا۔ امریکہ میں ایک بار پھر روحانیت احیاء ہوا اور یہ بخار سارے یورپ تک پھیلتا چلا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ "مردوں سے بات چیت" کا فن۔۔۔۔۔ تقریباً روزمرہ کی زندگی کا جزا بن گیا۔ حاضرانہ ارواح۔۔۔۔۔ فن کا نام ہے جس میں مردہ آدمیوں کی روتوں کو ساحر طلب کرتا ہے اور ان سے مکالمہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ڈی ڈی ہوم۔۔۔۔۔ ایک مشہور ماہر مہمات ہے جس کی حضرات ارواح کی مجلسوں میں بڑے بڑے امراء اور دوسرا بھی شریک ہوتے تھے وہ تمام فن۔۔۔۔۔ جو قسمت شناسی کے لئے استعمال ہوتے تھے، مہر پہنے تھے۔۔۔۔۔ ایک دو بارہا مہر پہنے

یہ دور دراصل جادو کی مردہ تحریک کے احیاء کا دور کما جاسکتا ہے۔ اس کے لیڈروں میں الفاظ یو۔۔۔۔۔ ماقہ۔۔۔۔۔ اور الشہر کرولی جیسے ساحر شامل تھے۔ لیوی نے دعویٰ کیا کہ اس نے پہلی صدی عیسوی کے ایک نامور ساحر کی روح کو جھگا کر اس سے ہم کام ہونے کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس تقریب کے ضمن میں لیوی نے جو اشیاء استعمال کیں وہ تھیں۔

ایک جادوئی کنار

ایک ہشت پہلو ستارہ

لورا ایک قربان گاہ

لیوی نے دعویٰ کیا کہ ساحر کی روح کو جگانے کے عمل کے بعد سے اس پر بدرو میں مسلسل حملہ آور ہوتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے پاس ایک متناہسی لہو پایا موجود ہے جو اس کیلئے روحانی وقار کرتا ہے۔

اس دور میں چند دانش وروں نے بھی ایسی ہی حقیقتیں بتائیں جو اپنی نوعیت میں 'جادوئی تنظیم' کی مانند تھیں۔ ایسی ہی ایک تنظیم "آرڈر آف دی گولڈن ڈان" کے نام سے ابھی اس کے ممبروں میں دنیا کی کئی مشہور ہستیاں بھی تھیں۔ مثلاً

۱۔ ڈیویلی اینٹ (مشہور ساحر)

آر قہرماں (مشہور انجمن گارڈ)

بظاہر اس تنظیم کا مقصد یہ تھا کہ ان طاقتوں کا مطالعہ کیا جائے جو قدرت کے پس پشت کام کرتی ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد یہ تنظیم مشہور افسروں۔۔۔۔۔ سائیل ماقہ کے بعد اقتدار میں چلی گئی۔ یہ شخص بڑا قابل آدمی تھا جس نے جادو کے بہت سے قدیم فنون کا ترجمہ کیا تھا۔ کافی عرصے تک ماقہ اس تنظیم کا سرغنہ رہا پھر اس کی جگہ۔۔۔۔۔ بدنام زمانہ ساحر اور سیاست دان الشہر کرولی نے لے لی۔۔۔۔۔ کما جاتا تھا ماقہ جیسے ساحر کو بلاک کرنے کا کام الشہر کرولی نے کیا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ بھی بدنامیہ عرصہ۔

الشہر کرولی

یہ شخص ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوا اور اس کی موت ۱۹۳۷ء میں واقع ہوئی۔ جادو کی بارش میں الشہر کرولی کا نام نہایت لفظوں میں لکھا جاتا ہے۔ ایک معقول میں یہ بیسویں صدی کا سب سے بڑا ساحر تھا۔ آرڈر آف گولڈن ڈان کا سربراہ بننے کے کچھ عرصے بعد ہی اس پر الزام لگایا گیا کہ اس نے تنظیم کے سابق صدر ماقہ کو اپنے روحانی موبکین کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے ہنسا دیا گیا۔

ممد سے یہ طبعہ ہونے پر کرولی نے خدا پرستی ایک تنظیم قائم کی اور اس کا نام "کامیونٹری اسٹریٹ" اس کے بعد وہ ایک ایسے نوے کا سربراہ بن گیا جو بیسیویں صدی کا بدنام کار تھا۔۔۔۔۔ اس تحریک میں جرمون کی بڑی تعداد تھی اور یہ سب کے سب جنسی مجرور کی شکار تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں اس نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈے کی ایک زبردست تحریک چلائی۔۔۔۔۔ عدالت سے اسے اس قدر پر غاش تھی کہ اس نے ایک بار مقدمے کو اپنے حق میں فیصلہ کرنے کے لئے ایک مصل کیا اور ایک جادوئی تحویل بنا۔ یہاں ہم اس جادوئی تحویل کو ازراہ دلچسپی نقل کرتے ہیں۔ یہ تحویل ایک جلدی

جادو گروں کا کلیڈر

"جادو" چمکے کی تقریبات تعداد میں چار ہیں۔ سال میں ہوتی ہیں۔ پہلی تقریب "ہینڈل" ہائی سینے میں (جو کہ عموماً فروری کی شام میں ہوتی ہے) دوسری تقریب لاٹا سینے میں (جو کہ عموماً اگست کی شام کو ہوتی ہے) تیسری تقریب ہالوین نامی سینے میں (جو کہ اکتوبر کی شام میں ہوتی ہے) اور چوتھی تقریب بلن (جو کہ مئی کی شام میں ہوتی ہے) ہالوین۔ اس قدم جشن کی یادگار ہے جس میں جو مردے گوشت کھاتے تھے۔

کینڈل ہاں۔۔۔۔۔ ہارن کی کے اختتام اور زندگی کی شروعات کو ظاہر کرتا ہے۔

بلن۔۔۔۔۔ چمکے کے مرحلے کا خاتمہ ہے۔

لاٹا۔۔۔۔۔ فصل کٹنے کی منظر ہے۔

گاؤڈز کے جادوئی ٹولے میں جنسی افعال کی بڑی اہمیت ہے۔ جبکہ دوسرے ٹولوں میں اس کی اتنی اہمیت نہیں اور ان فرقوں میں یہ ہوتا ہے تو محض اس لئے کہ اس کے ذریعے وہ کسی قسم کا جادو چمکاتے ہیں۔ بعض جادو گروں کے نزدیک جنسی فعل ایک "عبادت" کا طریقہ ہے۔ بہت سے جادوگر جادو چمکانے کے عمل کے وقت "پلے" میں داخل ہونے سے عمل بدن کا لباس اتار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہ ماسے سے بلند ہو کر روح کی سمت آسانی سے بڑھ سکتے ہیں۔

برہان ایک بات نوٹ کر لیں کہ "ڈاک" کے پردکار عام قسم کے جادو گروں سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ لوگ بلیک جادو کا استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا مقصد دراصل انسان کی فلاح ہے جو بدو ہے۔ اور یہ تلہ کاری کے کاموں میں قطعاً حصہ نہیں لیتے۔

جادو کے مذہب میں داخل کرنے کی رسم

یہ رسم اس طرح انجام دی جاتی ہے گویا مذہب میں داخل ہونے والا نئے سرے سے جنم لے رہا ہے۔ ابتدا میں یہ رسم ایک رازدار کو چہرہ سمجھتی تھی اور اس کے بارے میں کسی کو نہیں معلوم ہوتے پتا تھا۔ لیکن اب یہ راز راز نہیں رہا ہے۔

سب سے پہلے کسی جادوئی تلوار سے ایک دائرہ کھینچا جاتا ہے۔ اس کے بعد صاحبان۔۔۔۔۔ شیطان سے۔۔۔۔۔ اختیار کرتی ہے کہ وہ انھیں اپنی پناہ میں رکھے۔ اس کے بعد نوادار کے ہاتھ و پیوں سے پاندھ دئے جاتے ہیں

پھر اسے کچھ نصیحتیں پڑھ کر سنا کی جاتی ہیں۔ مثلاً

"سنو۔۔۔۔۔ عظیم ہاں کی آواز سنو۔۔۔۔۔"

جیسے لوگ۔۔۔۔۔ آرائی حس، آسٹر۔۔۔۔۔"

ڈیون۔۔۔۔۔ آنچر ڈرائٹ۔۔۔۔۔"

ڈا۔۔۔۔۔ براؤڈ فیرو کے نام سے بھی جانتے ہیں اور اس کے علاوہ اور

بہت سے ناموں سے بھی پکارتے ہیں۔۔۔۔۔"

پھر نوادار کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ جادو کے اسرار کو پوشیدہ رکھے۔ اور

جادوئی تقریبات میں بدن کو حریف رکھے۔۔۔۔۔ عبادت میں اس طرح

ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور گائے۔۔۔۔۔"

اس کے بعد نصیحتیں پڑھی جاتی ہیں۔

"میں جو کہ ہری زمین کی خوبصورتی میں اور ستاروں کے درمیان سفید

چاند کی مانند ہوں اور سمندر دل کا اسرار ہوں۔۔۔۔۔ اور انسان کے دل

کی تمنا ہوں۔۔۔۔۔ تمہیں اپنی دلتا میں جذب ہونے کے لئے آواز دے

رہی ہوں۔۔۔۔۔ آنچر اور میرے اندر جذب ہو جاؤ۔"

اس کے بعد۔۔۔۔۔ تازہ وارد کے سینے پر جادوئی تلوار رکھ دی جاتی ہے

اور اس سے بہت سے سوالات کئے جاتے جیسے۔۔۔۔۔ تم اس کے اختتام پر تازہ وارد

کہتا ہے۔

"میرے پاس دو مکمل الفاظ ہیں۔۔۔۔۔ مکمل محبت اور مکمل اعتماد۔"

جواب میں صاحبان کہتی ہے۔ جن کے پاس یہ الفاظ ہیں انھیں خوش

آمدید کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔ تازہ وارد کو نوادہ دیتی ہے اور پھر اعانہ کرتی ہے کہ

تازہ وارد اب جادوئی مذہب میں داخل ہونے کے لئے تیار ہے لیکن دوسرے

جادوگر گھنٹوں کے بل جھک جاتے ہیں۔

تازہ وارد یقین دلاتا ہے کہ وہ جادوئی اسرار کی حفاظت کرے گا۔ پھر دو اشتہا

ہے۔۔۔۔۔ اسے شراب اور تیل وغیرہ سے منسلک کیا جاتا ہے اور اس کے بعد

اس کی رسی ڈھیلی کر دی جاتی ہے۔ اسے ایک تلوار پیش کی جاتی ہے جو جادو

گردوں کی تلوار کہلاتی ہے۔ اسے ایک چاقو اور ایک WAND بھی دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ اسے اور بھی مختلف اشیاء دی جاتی ہیں۔

اور پھر۔۔۔۔۔ اسے تمام جادو گردوں کے سامنے یہ کہہ کر پیش کیا جاتا۔

ہے کہ اب یہ بھی ان کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔



بڑھ رہی ہے اور آدھ پر ستانہ ذہنیت پر دان چڑھ رہی ہے۔ ان تمام حوصلہ شکن حالات کے باوجود ”ادارہ روشنی گھر“ نے خود اپنی نئی نسل اور برادران وطن میں تبلیغ اسلام کے اس عظیم کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اس حقیقت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فی الواقع یہ ناموافق حالات ہی تو حتمی ہیں کہ حق کی راہوں میں زبردست اور بھرپور جدوجہد کی جائے اور ظاہر ہے کہ ان سازگار حالات میں ہی تو اشاعت دین کے فریضہ کی اوجھل کی ذمہ داری بھی کیسے زیادہ اور خصوصی اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے۔

اس تناظر میں ہمیں توقع ہے کہ آپ ہماری اس گزارش پر بہہ روانہ فرما کر ہمیں گے اور ہمارے اس مشن اور ”مارگ دیپ“ کی اشاعت کو بدستور جاری رکھنے کے سلسلے میں مالی اعانت بلا تاخیر ارسال فرمائیں گے یہ تعاون آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہو گا خصوصی تعاون حسب توفیق، لائف ممبر شپ، سلیٹ ایک ہزار روپے اور سالانہ ذرا شراک صرف پچاس روپے چیک یا ڈرافٹ پر صرف ”MARG DEEP“ نکلیں

A/C 23108 U.B.I RAMPUR

براہ کرم اپنے حلقہ تعارف میں دیگر اصحاب خبر کو بھی اس طرف متوجہ فرمائیں تاکہ ہم پورے عزم و استقامت کے ساتھ اس چراغ کو روشنی دے سکیں۔

فجز اکم اللہ جزاء حسنا . والسلام

الداعی

منظور قادر

۱۶۰/ روشنی گھر خسرو باغ روڈ، رام پور (یو۔ پی)

۲۳۳۹۰۱ (انڈیا)

پابندی کے ساتھ جاری رکھے یہ جب ہی ممکن ہے جبکہ آپ کا مالی تعاون بھی ادارہ مارگ دیپ کی بہت افزائی کا ذریعہ بن سکے اگر باطل نظریات و تحریکات کے حاملین کو کثیر معاونین مل سکتے ہیں تو یہ ممکن نہیں کہ راہ حق میں اشاعت دین کے لئے کوشش کرنے والوں کو اہل خیر اور مخلصین کا تعاون و اشتراک حاصل نہ ہو چکے ہو یہ ہے کہ معدودے چند اہل دین و دانش جن تک مارگ دیپ کی رسائی ممکن ہو سکی ہے، کے بے لوث تعاون سے ہی مارگ دیپ نے یہ سفر طے کیا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کا کام اپنے جن مخلص بندوں سے لیتا چاہے گا جیسا کہ ان کو مارگ دیپ کے تعاون کا ذریعہ بنائے گا۔

آج جبکہ ملک میں ہندو ازم کے اشیاء کی تحریک اپنے شباب پر ہے ایسی صورت میں دین حق کی تبلیغ و اشاعت کی ضرورت و اہمیت اور بھی شدید ہو گئی ہے۔ تاہم یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ کسی بھی تحریک یا مشن کو چلانے میں مالیات کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے لہذا اس ضمن میں آپ کو اس حقیقت سے بھی روشناس کرا رہا ہوں کہ مارگ دیپ کسی بڑے اشاعتی ادارہ کی حمایت و تعاون کی کسی صاحب ثروت شخص کی قطعی طور پر ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ نئی نسل اور برادران وطن میں مخلص تبلیغ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے درمند دلوں کی تحفہ سی آواز اور حقیر سی کوشش ہے جو ظاہری طور لازمی سامان ضرورت مینانہ ہونے کے باوجود بھی اس پکار پر کہ ۔

پیغام مصطفیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس

ساتھیو! غم کو یہ فریضہ ادا کریں!!

اس پر خیر میدان میں اس توقع کے ساتھ کود پڑے ہیں کہ کارساز حقین اس غلغلہ کو شش کی کامیابی کے وسائل بھی ان شاء اللہ فراہم کرے گا۔ ملت کے ایک اہم فریضہ ہونے کے واسطے امید ہے کہ اس پکار پر آپ بھی بیک کیسے کے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ادارہ مارگ دیپ کی ہر ممکن امداد فرمائیں گے۔

گزارش احوال واقعی

زمانے کے حالات روز بروز بدستور بدتر ہوتے جا رہے ہیں معاشی بد حالی کا دور دورہ ہے اشیاء کی گرانی بام عروج پر پہنچ رہی ہے بے ایمانی و رشوت ستانی اور لوٹ کھسوٹ کی گرم بازاری ہے۔ دین و دھرم سے بیگانگی

”ہوڑا سزا زانادان“ پیر جیساں“

اور پکا کر کہے اے ماضی مجلس دیکھو میں آسان پر جانا ہوں، لوگوں کو بینے
نظر کئے گئے جیسے وہ آسان پر رہی کے ذریعہ جا رہا ہے، حالانکہ وہ رہا، بچھا چکا، اور
سب لوگ اس پٹی کے تصرفات پر منتظر ہو رہے ہیں۔
وہ پٹی جو پانچ کے اوپر تیری رہ چکی ہے، آتش مزاج رکھتی ہے۔ اسے
عمل چہارم
نوش کا نام ”ہران“ ہے اس پٹی کا مندرجہ ذیل ہے۔
”اہوڑا سزا ہران“ ہیرا اس کی ہے۔

مذکورہ

اور مل اس پٹی کا معاملات آتش میں ہی ہو چکے ہیں، مٹا کر رکھنا مستحسن ہو کہ
آتش علیہ رہتی ہے اور عامل اس کے بیچ میں بچا ہے اور آگ سے کھیل رہے ہیں
پٹی پر مطبق مذکورہ بالا اسم دعا نیت اور پھر لکھ کر پائیس بار لکھے۔
اور اس کے صاحب یوم دعا نیت سے مدد مانگے اور لوگوں کو پکا کر کہنے لگا نظر
کر رہی ہیں آگ میں جاتا ہوں۔ اس دقت لوگوں کو ایک بڑی آگ دکھائی دے گی اور
سب کو نظر آئے گا کہ عامل آگ میں چلا گیا ہے۔ اور وہاں آگ سے کھیل رہے ہیں اور
وہ وہی موجود ہو گا۔

کر کے گولہ بکرت کر دے اور آگ جلائے اور ان کی راکھ حفاظت رکھے۔ اس راکھ کا نام
را داتل ہے۔ غایت اس کی ہے کہ انسان کو جس صورت میں چاہے بنا دے۔
اس میں ہی بکھراصل ہے جس کی ترکیب ہے۔

حب الخروع حب الاس حب اور دوا اور حب بروج ایک ایک دم ہر ایک
کو چھوڑا خوب بار یک ہے یہاں تک کہ مثل خیار ہو جائیں۔ اس کے بعد ان سب کو ملا کر
جتنی مقدار ان چاروں کی ہر اتنی مقدار میں سا داتل ان میں ملاوے اور بقدر ضرورت
نقد لسانی کا خون ان میں ملا کر خیر کرے اور گولیاں بنا کر رکھ لے پھر جب مثل کرنا مقصود
ہو تو ایک گولی تھلاپ اور ضد لسانی کے خون میں گھسی کر سیاہی تیار کرے اور کیر کا مثل
لیکس میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر سفید پر لکھے۔

نسیس

اور بارہ دفعہ کہے ”ہوڑا سزا زانادان“ اور جس شخص کو جس پر مدد یا حیوان کے
صورت بنانا مقصود ہو اس بار پھر حریر کو اس پر مار کر کہے ”بصورت فلاں پمندہ یا حیوان
افتخاروں میں وہ دہی صورت اختیار کرے گا۔“

عمل دوم
میں مذکورہ بالا میں جو پٹی پائی کی تہہ میں بیٹھنے والی ہے، وہ فاک مزاج
اکتی ہے اس کے نوازل کا نام نذرت ہے اور مل اس کا معذ نیت،
نذات کوہ وحر کے مشق ہوتا ہے اس کی ایک ہر بھی ہے جسے ہر اوقات بھی کہتے ہیں۔
اور ہر اس میں میں نذر نعت کے ہے پس اس پر کو نذرت اسم دعا نیت یعنی نوازل کے نام
کے ساتھ نذر نعت کا عدد اسی نوازل پر لکھا جود دے لکھے۔ وہ اسم ہے۔ ”ہوڑا سزا زانادان“

اور وہی ہے۔



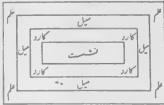
اور جب مل کرنا چاہے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایک بڑا طشت تانبے یا تیل
کا لے کر پٹی اس میں رکھ دے اور صاحب یوم دعا نیت سے مدد کا مانی کے لئے مانگے
اور ان بارہ مذکورہ العدد ”ہوڑا سزا زانادان“ پڑھے۔ وہ طشت ماضی کی نظر سے
غائب ہو جائے گا اور جبکہ وہ پٹی کو طشت میں سے اٹھا لے گا طشت غائب ہی ہو گا۔
عمل سوم
وہ پٹی جو پانچ کے اندر تیری رہ چکی ہے، ہر کا مزاج رکھتی ہے اور اس کے
نوازل کا نام ”زانادان“ ہے۔ ہر اس کے مل کی ہے۔

ط ۵۵۵۵۵۵۵

اس میں اس کا مندرجہ ذیل ہے۔ ”ہوڑا سزا زانادان“ اس پٹی کے اعمال،
بہار حق، ہر اور ہر ہندوستان میں ہیں۔ مثلاً جب کوئی شخص یہ لکھنا چاہے کہ وہ یا آسان
بڑا ہو رہے تو اس پٹی پر ہر ہر اسم دعا نیت تحریر کرے اور ایک رسی آسان کے
قرنہ تک کہ صاحب یوم دعا نیت سے مدد مانگے اور ۴۹ بار کہے۔

خود اس فحیح کے جس کو نامعلوم عامل کی تابع فطریا قرار دیا جاتا ہے۔
لوگوں کے ذہن میں ادب و نوب کی باتیں اسے مسلم پہچانی جس میں خود میرے والا پرہنگا اس
کی اس پہلے سخیز بوجھ لے کر دیکھتا ہے۔ عجیب مع سکرگڑھے تھے تو اس کے چاچا میں طرف رواید
کے انا گئے۔ ہوں گے جس پر اس کو حال تصرف حاصل پرہنگا۔

اس نسخہ کے مربع کی صورت
یہ ہے۔

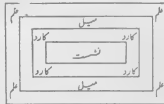


محدث خان معاد کی یہ ہے جو پھر ریل پر محرمہ ہوئی لازم ہے۔

[illegible]

تسخیرِ قیصر

صورت مربع ہے۔



بکھر چکا ہے۔

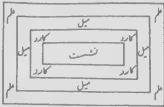
کند رقیہ بدست تماشا کشد ز دیوان زعفران ان سب کو میں کشد زعفر
ن مل مار گویاں بنائے ادراغ ندی کا انجمنی میں روشن کرے۔
عزت مبینی دوشیزا کی ہے۔ یہ بزمِ داخل پر زینشت کا پرہیزگر مسکراہے۔ ابار
ہڑے۔ عزت علیکم ایھا الملک الکرم ومرسل الرحمة
وعلی الناجح للعدا برحق یا غدا قوش یا عطفش جیہوش شہد اش
عزت علیکوا ایھا السید لرحیم الغصنک یا لکھنؤ الرمدی حق علینا
طوبت سلجوقیہ طینا حق ہمیش طری فی فاش غیبتی حق جب دعویٰ یا
ہادیہ ذی عاوش عن الاسماء الکرام ویرحق حق الغفار۔
جسیرت کے بارے میں خود ندر علی یا بچوں اسم ہڑے کرانے ادا ہو کرے۔

مال و سرکنندہ کا ماضی ہوگا جس کو چاہے بل جبریں ماضی کر سکے گا۔

تسخیر آفتاب

صورت ترکی برائے علی نقیر

آفتاب ہے۔



علم کے ڈنڈے نارنجی کے درخت کی گولی کے ہوں اور پھر عے نارنجی رنگ

کے حجر کے ہوں۔ سیل اور کارو کے ہونی لازم ہیں۔

صورت خاتم آفتاب کی ہے کہ پھر جبروں پر مجبور ہونا اس کا نہایت لازم

اس ہے۔



بخور آفتاب کا حسب ذیل ہے۔

کنہ سرمدہ زعفران ایک گل سرہا ہلکا سوا گل نار، مودقاری کف دریا۔
ہوژن کوٹ ہیں کرگوایاں بنائے اندر دوز سوز و شعل میں داخل ہونے کے بعد
طلانی اچھی میں روشن کرے۔

خزمت یعنی دعوت آفتاب دس ایک ہے۔

مربع میں ماسہ نارنجی ہیں کہ داخل ہوا در ہوا در دس کرنے پور۔ کل شمس
پر بیٹ کر، اور خمر ہے۔ خزمت عینکوا ایھا السلطان المستعین فی السیف الفخا
یعنی طیش و ماکشش و جیویش طمع و عیش اچھا یا مصلد لا شمس طمیش
یعنی او و عیش و صلیو عیش احب و عوفی و ایت الملك المستوفی، یعنی
خذة الاستعداد للعطش۔

اور جب مربع سے نکلے تو ان اسار کو چڑھ کر کہے اور ہر دم کرے۔ یا بعد باطوس

یا ثوب السکریا یا طلوعوا طش۔ مدت اس طل تھری کی پچاس دن ہے۔

مدت اس طل تھری کی پچاس دن ہے۔

فوناس اس طل تھری کے ہے کہ ماسل اس طل تھری کا ایک طرے سے روتے رہیں کا
شہنشاہ ہر تلے جس اور شاہ دربار کے سائے دے جائے گا۔ وہ اس کا ماضی فرمائے
ہوگا۔ تمام علم مزید اس پر سکشف ہوں گے۔ اس کا ہر وہ طل آفتاب
کے دس دن ہوگا کہ رات کو اسے چرائی ضرورت بھی نہ ہو اور فوت اس میں اس قدر
و دیت ہو جائے گا کہ اگر چاہے تو اپنی کو آٹھا کرے ماسے۔

تسخیر و صیغہ صورت تسخیر ترانہ کے مربع کی ہے۔

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسار کو کہے اور ہر دم کرے۔ یا عینکوا

فوناس اس طل کے ہے کہ ماسل اس طل کے ہر دم کرے کہ اس کا ماضی فرمائے

اور ان کے دے پے ہی ظاہر ہو اور بل ماسہ مایاں اور آنکھ جھپکے میں مشرق ہے

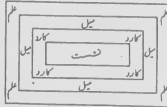
مغرب کو پہنچ جائے۔ آصف بن برخیا اس تسخیر کا مال تھا جس نے بقیس ملک بنایا تھا

در بار بلالی میں پانک جھپکے میں انکر ماضی کر دیا تھا۔

تسخیر ذھن سک

اس تسخیر کے مربع کی صورت

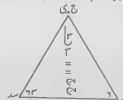
یہ ہے۔



علم کے ڈنڈے درخت مہا بہار کے ہوں اس پر حجر برزخ کے پھر برزخ اور

لاری سب لڑکی ہوں۔

صورت خاتم زہرہ کی ہے پھر حجر ہوں پر مجبور ہونی لازم ہے۔



بخور زہرہ کا حسب ذیل ہے۔

عزراشب اور عدل، گل سرخ، بہار، نارنج، گل سر دشت، ان سب کو

کوٹ ہیں کرگوایاں بنائے اور صبح و شام تقریاً اچھی میں روشن کرے۔

خزمت یعنی دعوت تسخیر زہرہ کی ہے۔

مربع میں ماسہ سرنگ ہیں کہ داخل ہوا در دشت گاہ پر بیٹ کر کہ اہار

خزمت عینکوا ایھا السیدۃ المحمدا حبیبہ عبد طش طیش

و عیو طاش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش

و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش

و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش و عیو طش

اور جب مربع سے باہر نکلے تو مندرجہ ذیل اسار چڑھ کر کہے اور ہر دم کرے۔

یا طلوع طاش یا طلوع طاش و عیو طش۔

مدت اس طل تھری کی ۱۰ دن ہے۔

فوناس اس طل تھری کے ہے کہ ماسل کسی کا ماضی نہیں رہتا۔ اس کو قدر سے

نورانی ادیت ہوگی۔ وہ جو شطرنج میں داس سب پر مادی ہوگا تمام ماسل اس کے

عربوں کا کالاء علم

منزل قری اکلیل سے حرف "قا" منسوب ہے، مگر اس کا واسطے عداوت نصرت کیلئے بہرے۔ تانہ حرف ناخام آتش کا ہے۔ مدد دینی۔ ۸۱ لفظی ۸۱ مددی ۱۵۱، ۱۶۵ اور ۱۷۲ ہائی ۸۰۰ حصہ ۱۲۲۔ طریقہ عمل کا یہ ہے۔

پارچہ پارچے پر نقش مثلث حرف نا اور مع مدد کو منکوس طرف دست دیکھ لکھے چنانچہ عدد ۳۱۸ اور پشت کے لکھے اور اس م طلب کو اور لفظ عداوت اور نصرت اور ملحق کو لکھے اور اس کے مدد استخراج کر کے حروف بنا کے اسم ملائکہ کا رقم کر کے اور بخیرہ افق مل کے کر کے اور جس مکان میں ان اشخاص کی نشست رہتی ہے اس مکان میں دفن کر دے۔ ان اشخاص کے درمیان زبردست عداوت پیدا ہوگی۔

مثلث حرف نا یہ ہے۔

۲۶۷	۲۶۵	۲۶۰
۲۶۳	۲۶۱	۲۶۸
۲۶۲	۲۶۶	۳۷۳

منزل قری قلب اہل ہند اس کو چھٹھا، اہل چین اس نے "ا" اور اہل انڈیا اسے "ا" کہتے ہیں۔ اس منزل قری کا پہلا نو ۱۶ درجہ ۳۰ دقیقہ ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ ہے۔ میزان الشامیہ، اجیہا اور طبریہ ان اس منزل قری کے ٹکے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قری میں جہاد شروع کرنے، نقاشی سیکھنے، عداوت عام میں ملنے کیلئے، شادی اور سفر کیلئے بیخیزا کرتے۔ اگر اس رات ہانہ پراگیا بدر جو قواس رات کو ہر کام کیلئے مصدق خیال کرتے تھے۔ جہان میں ہر کھوسا اور مل قری کا کوئل غلطیوں کو کہتا ہے اور اس کوئل کے سحر کرنے والے کو سزا دیتا ہے۔ فی الواقع سحر کر لینے پر قادر خیال کرتے تھے۔

اس منزل قری کا حرف "م" ہے۔ عرب ماہرین سحر سود نے اس حرف کا ٹکڑا مقرر کیا ہے۔ اس کا مدد دینی۔ ۱۰۵ لفظی ۱۰۵ مددی ۵۹۰ ہے۔ ان سب کا مجموعہ ۵۹۰ ہائی ۱۲۲ ہائی ۱۲۲ حصہ ۱۲۲ اور خواص مثلث صا کا یہ ہے کہ جو عورت پر مشیدہ کو کام کرتی ہے اگر وہ اس مثلث کو قریہ قلب کے دقت لکھ کر مکان خلوت میں دفن کر دے تو

قر کر سور النور کی منزلیں سولہویں رات ہے چاند ٹھٹھا شروع ہوتا ہے۔ گھٹنے ہونے چاند میں عرب ساحر یا عجمی احوال کو ستر انجام دیتے تھے ان تیرہ منازل القری کا ذکر جن میں قریہ ہویں شب سے اٹھا میوہی شب تک رہتا ہے۔ کے اعمال سحر و سمیت درج ذیل ہیں۔

منزل زبانا اہل ہند اس منزل قری کو دسا گھا باہل میں اسے کیو اور اہل فرنگ اسے طویل و مینس کہتے ہیں درجی نیس میں ہی شامل سمجھتے ہیں۔ یہ ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ برج مغرب تک پہنچی ہوتی ہے۔ ساک راج، راج اس پر پست اور دستا یا ساک اہل اس منزل قری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل میں درخت لگانے، زریہ پر ہانے، نیا گھاس کاٹنے، زراعت کاٹنے کو نیک سمجھتے، شادی، باہ، سفر کرنے کو بھی مانتے۔ خاص کر جب بد اس منزل میں ہو شادی بر باد دی، غدا نہ کی تباہی کا اندیشہ ظاہر کرتے۔

اس منزل سے حرف مین منسوب ہے۔ اس کا ثانیہ غائی کا ہے۔ مدد دینی ۱۰۰ اور لفظی ۱۰۰ اور مدد دینی ۱۱۲، مجموعہ اس کا ۳۱۲ طرح ۱۲ ہائی ۳۸۰ حصہ ۱۲۲ اور نصرت اس محل کا عرب ساحروں کے قریہ حرکت کا اور اس کا الیاء ہے۔ لیکن وہ اس محل کو خواہ کر کے ہلاسا کرتے ہیں۔ جہان میں ساحروں کے قریہ اس منزل قری کا کوئل غلطیوں ہے جو سخت سلیمان کو ہرا ڈاٹا تھا۔ عامل سحر کہتا ہے اس کوئل کا ہوا میں اٹھنے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل اکلیل اہل ہند اس منزل قری کو اڑا دھا، اہل چین اس کو کوانگ اور اہل فرنگ اس منزل قری کو طویل و مینس درجی نیس میں ہی شامل سمجھتے اس منزل

کا پہلا دو صحت الملائک میں ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ برج مغرب تک ہے۔ اگر کسی اللہ، گھاسیہ، اور میزان انجینی اس منزل قری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قری میں غت نشینی، قبرستان، نئے کپڑے پہننے، زریہ دات پہننے، ناغہ رنگ دیکھنے اور خوشی کے کاموں میں شریک ہونے کو بہتر سمجھتے۔ اگر اس دن

جسہ ہو تو عقل قبول عداوت، یو، باغ، باغ لگانا، سفر، شادی، یاہ کرمانا کے قریہ مبارک ہے۔ ان کے حسابات کے مطابق اگر چاند پورا ہوتا ہے تو سفر، شادی، بیوہ، رسم نکاح وغیرہ تو نیک ہے۔ جہان میں ساحر اس منزل قری کا کوئل غلطیوں کہتا ہے جس کا کرکنہ ہری بھری کھینچوں کو دم بھریں فنا کر دینے پر قادر ہوتا ہے۔

منزل سوم اہل ہند اس منزل قری کو دھنڈا، اہل چین جو اہل افرنک کے کچرہاوی کہتے ہیں۔ دوست اس منزل قری کی ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ برج مدی ۶ تا درجہ ۳۰ دقیقہ برج کو دھنڈ ہے۔ تری لم، اہل اندر سطرطہ ذاب، اویس اور اس اس منزل قری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب ساحر اس منزل قری چاند کے قیام کے دوران میں تجارت شروع کرتے نئے مکان میں چلے سفر کرتے، نیا کپڑا پہنتے، زراعت کرتے، بیماری کا علاج شروع کرتے، کاغذ دیا کرتے، اگر پیر کے دن فراس منزل میں داخل ہووے ہے ہر ملک کے کینے تک خیال کرتے، عجمی جادوگر کو مل کینا کیوں اس منزل قری سے خوب کرتے اور اس کے مال کو پانی پر پلنے کی قوت کا مالک خیال کرتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قری سے حرفت خوب کر رکھا تھا جس کا لہر خاک کا ہے۔ اس کا مددی ۶۰، قطعی ۱۶۰ اور مدی ۵۱۶ ہے۔ مجموعہ ۱۰۱۰ طوطا باقی ۱۹۰۵ اور مدی ۵۶۹ ہے۔ اس طرح جو نقش ملٹ ساحر اس منزل قری سے دیکھ کر اڑے ہڑے پر نہر ان سے کہہ کر جس کسی کو توبیخ کرتے اس کی جملہ مشکلات دنیاوی حل ہوتی اور جملہ کاروبار سرانجام ہو جاتے۔ نقش ملٹ ہے۔

۵۴۰	۵۴۴	۵۴۲
۵۴۵	۵۴۳	۵۴۱
۵۴۳	۵۴۹	۵۴۶

منزل اخیلیہ اہل ہند اس منزل قری کوست بکھا، اہل چین جو اہل افرنک کہتے ہیں۔ دوست اس کی دوست درجہ ۳۰ دقیقہ برج مدی ۳ درجہ ۱۰ کوست بکھا ہے۔ تری لم، اہل اندر سطرطہ ذاب، اویس اور اس اس منزل قری کے بڑے بڑے ستارے ہیں۔

عرب جادوگر اس منزل قری میں عارت خریدے، زمین فروخت کرے، غنوں کی خرید واری، شراکت اور ادائیگی رسومات ترویج، ہر دکاندار کے کاغذ دیا کرتے، عربی یا ہندو فلکیات اس منزل قری کا ماحول اسرائیل بتاتے تھے اور اس کے تخیل کو شکل تبدیل کینے پر قادر مانتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قری سے حرفت ڈال خوب کر رکھا تھا۔ اس حرف کا حرفتہ غائب آتش کا ہے۔ مددی ۱۰۰، قطعی ۴۱۱، اور مدی ۱۰۱۰۔ مجموعہ ۱۶۱۱ طوطا باقی ۱۶۰۵ اور مدی ۵۶۹ ہے۔ اس طرح مرتب ہونے والے نقش ملٹ کو مل آپنا رسیدہ ہو کہہ کر عرب ساحر اہل حب میں استعمال کیا کرتے یعنی اس خیال آپنا رسیدہ ہر اس نقش ملٹ کو کوئی طوطا برج آتش رقم کے ساتھ طوطا ملٹ کے لکھتے۔ چل جب باہر تین دیر بہت مانتا جاتے ہے۔

منزل مقدم اہل ہند اس منزل قری کو پدا بھدر، اہل چین جو اہل افرنک کے اہل چین کا لہر اس منزل قری کا ایک خضر خیال کرتے۔ دوست

منزل ذاب اس منزل کو اہل ہند بھت، اہل چین کی اور اہل افرنک کی ماریائی کا نصف اول کہتے ہیں۔ اس منزل قری کا پھیلاؤ ۱۳ درجہ مدی ۳۰ دقیقہ برج مدی تک ہے۔ اس کا کل وقت بطابق حسابات اہل ہند ۱۰ گھنٹہ اور بطابق حسابات پاکستان ٹائم سات گھنٹے ۳۶ منٹ ہے۔

عرب ساحر اس منزل قری میں اہل محرفہ کو کچرہ کرنے اور اگر یہ منزل قری جمرات کے دن آئے فراس وقت زبرد بنانے اور نفاقی کرنے کو مبارک خیال کرتے۔ عربی ساحر اس منزل قری سے مولا خرائیل کو خوب کرتے۔ عامل اس مولا کا لہر ۱۰۰ و مسدود کے قطع قیام کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

عرب ساحر اس منزل قری سے حرفت ناخوب کرتے ہیں جس کا ماسدود مددی ۲۰، قطعی ۱۰۱۰ اور مدی ۴۳۲ ہے۔ مجموعہ ۱۵۳۵ طوطا باقی ۱۵۳۳ حصہ سرے ۵۰ ہے۔ اس طرح وہ ایک نقش ملٹ بنا کر جس گھر میں دفن کرنے والوں سے شرارت ادا کر دیتی ہے اور ہر جاگ جاتے۔ یہ نقش گزینہ کی دایہ کیسے بھی آؤ گزرتا ہے۔ نقش ملٹ ہے۔

۵۰۸	۵۱۶	۵۱۱
۵۱۳	۵۱۲	۵۰۹
۵۱۳	۵۰۴	۵۱۵

منزل بلع اہل ہند اس منزل قری کو شرون آہل چین نا کا دہ اہل افرنک کے مولا ڈوین کا شلیس سہ ماہیائی کا نصف آجراتے تھے۔ اس کا پھیلاؤ ایک درجہ ۳۰ دقیقہ برج مدی ۲۳ درجہ ۱۰ دقیقہ برج مدی تک ہے۔ منزل ذاب اور منزل بلع کے بڑے بڑے ستارے بٹلا کو سہا سلا، اویس، شروان اور ذاب بھدی ہیں۔ عرب جادوگر اس بلع میں بلا غار بناتے، بنیاد بلند کرتے، سفر زراعت، تحت نشینی، غم دہری نام رکھتے، نیا کپڑا پہنتے، ملازمت کینے شروع کرتے، بیماری کا علاج کرتے، خوب بکھتے تھے۔ عربی ساحر اس منزل قری سے مولا خرائیل کو خوب کرتے اور اس کے عامل کو جنت اوداع خیر اور دنیا میں وغیرہ کو در کرنے پر قادر کہتے تھے۔

عرب ساحروں نے اس منزل قری سے حرفت ناخوب کر رکھا تھا جس کا لہر آب کا ہے۔ مددی ۵۰، قطعی ۱۵۰ اور مدی ۶۰۶ ہے۔ مجموعہ ۱۶۰۶ طوطا باقی ۱۵۹۵ اور مدی ۴۳۲ ہے۔ اس طرح جو نقش ملٹ دہ مرتب کرتے جنت اوداع خیر یا دنیا میں سے خضر مقام ہرے کا ڈرتے۔ یہ نقش ملٹ اکثر لوہے کے تختی پر مرقہ کر کے کاڑھا جاتا تھا۔ نقش ملٹ ہے۔

۵۲۲	۵۳۰	۵۳۵
۵۲۸	۵۲۶	۵۲۳
۵۳۴	۵۳۲	۵۲۹

اہل یونان کا کالاجادو

ہاشیڈ لاء۔ یہ دیوی ذات اور دولت بخشی اور زیرے پر جاتی تھی۔

لیپسوس، یہ دیوتا قریب اور جنوں سے جاتا تھا۔

اوپوچکس، یہ دیوی سانپ، بچہ کو انورگرندہ سے حفاظت کر دیتی تھی۔

اوریڈا، یہ دیوتا جنگ میں فتح بخشتا تھا۔

انکے علاوہ مندرجہ ذیل سادہ دیوی دیوتا بھی یونانیوں کے شخصی اعمال میں بڑے

جلتے تھے۔ ان کے اعمال حسب ذیل ہوتے تھے۔

سنارہ اور کورس رساک راج، کے طلوع کے وقت اس کی طرز۔

عمل اور کورس، ایک دیوتا یونان کی عاک پھیلنے کے لئے سات سو درندہ گردی

منتر پڑھا جاتا تھا۔

ڈس لائپس اور کورس اس کا گناہ۔

اور ہر ایک چاہتے ہوئے آری کا پتلا بنا کر اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح

دو کھتے تھے کہ ہم نے کاروں کو دور کر کے ایک وقت حاصل کر لی ہے۔ اہالیہ، یونان، قرنا

سعد اور قریش کے طبابت، پیشہ حضرات پر عمل اکثر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک عورت بھی اس

امریتی خاندان کے دور کرنے کیلئے دیا کرتے اور اس خونیہ کی تحریر حسب ذیل ہوتی تھی۔



عمل کا پیلا، ایک دیوی کی شکل ایک دھماکے کی صورت پر مشتمل ہوتی تھی۔ یونانی

کو تھرس کے مندروں کے کناروں پر کالاجادو کے مندر بنا کر اس

کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تھرس جو تین مسلمان دھرم کا ایک عجیب الٹا اثر ملے ہوئے

چنانچہ ابھی سے پہلے کے عاشق نے اس کی تصویر کے لئے عمل کرنا یا اس پر چڑھنے کے بعد

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر کسی کی بین الاقوامی جنگ چھڑ گئی اور اس جنگ میں وقت کے بڑے

بڑے سورما صفوں پرستی سے مل گئے۔

تھرس اور عقلی کے ساتھ کالاجادو کی کھر چلنے کے وقت مسلمانوں کی نیا دنیا

کوور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

”دائلا کالاجادو ایسٹروپورا اس کا گناہ“

اس عمل کے ذریعہ وہ تین مسلمان دھرم کو کھر لینے میں کامیاب ہوئے

شواہد فلکیہ کے طلسمی اعمال

یہ دیوی ذات اور دولت بخشی اور زیرے پر جاتی تھی۔

لیپسوس، یہ دیوتا قریب اور جنوں سے جاتا تھا۔

اوپوچکس، یہ دیوی سانپ، بچہ کو انورگرندہ سے حفاظت کر دیتی تھی۔

اوریڈا، یہ دیوتا جنگ میں فتح بخشتا تھا۔

انکے علاوہ مندرجہ ذیل سادہ دیوی دیوتا بھی یونانیوں کے شخصی اعمال میں بڑے

جلتے تھے۔ ان کے اعمال حسب ذیل ہوتے تھے۔

سنارہ اور کورس رساک راج، کے طلوع کے وقت اس کی طرز۔

عمل اور کورس، ایک دیوتا یونان کی عاک پھیلنے کے لئے سات سو درندہ گردی

منتر پڑھا جاتا تھا۔

ڈس لائپس اور کورس اس کا گناہ۔

اور ہر ایک چاہتے ہوئے آری کا پتلا بنا کر اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس طرح

دو کھتے تھے کہ ہم نے کاروں کو دور کر کے ایک وقت حاصل کر لی ہے۔ اہالیہ، یونان، قرنا

سعد اور قریش کے طبابت، پیشہ حضرات پر عمل اکثر کیا کرتے تھے۔ وہ ایک عورت بھی اس

امریتی خاندان کے دور کرنے کیلئے دیا کرتے اور اس خونیہ کی تحریر حسب ذیل ہوتی تھی۔

عمل کا پیلا، ایک دیوی کی شکل ایک دھماکے کی صورت پر مشتمل ہوتی تھی۔ یونانی

کو تھرس کے مندروں کے کناروں پر کالاجادو کے مندر بنا کر اس

کی پوجا کیا کرتے تھے۔ تھرس جو تین مسلمان دھرم کا ایک عجیب الٹا اثر ملے ہوئے

چنانچہ ابھی سے پہلے کے عاشق نے اس کی تصویر کے لئے عمل کرنا یا اس پر چڑھنے کے بعد

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر کسی کی بین الاقوامی جنگ چھڑ گئی اور اس جنگ میں وقت کے بڑے

بڑے سورما صفوں پرستی سے مل گئے۔

تھرس اور عقلی کے ساتھ کالاجادو کی کھر چلنے کے وقت مسلمانوں کی نیا دنیا

کوور جلاتے اور مندرجہ ذیل منتر پڑھا جاتا تھا۔

”دائلا کالاجادو ایسٹروپورا اس کا گناہ“

اس عمل کے ذریعہ وہ تین مسلمان دھرم کو کھر لینے میں کامیاب ہوئے

شواہد فلکیہ کے طلسمی اعمال

یہ دیوی ذات اور دولت بخشی اور زیرے پر جاتی تھی۔

ٹہلی ہلکے کے ایک مندر میں کا پیرا دی کا جنزبھی بطور توجہ دیا جاتا تھا اور درجہ ستر
صہ ذیل تھا۔



پلاٹینڈیز کا عمل پلاٹینڈیز شاہ اٹلس اور ملکہ ملی اونی کی سات بیٹیوں کو عرف نام میں کہا جاتا ہے اور انہیں ڈائٹا دیوی کی معصیت حاصل تھی۔ سات کنواروں کے ساتھ سات بہن ہوتے تھے جن کی پوجا میں اٹھارہ اور انہماں دور کرنے کیلئے کی جاتی۔ دیسے یونانی کاہن جس کے سہارے کٹر تھلی کی دلدلوں میں تھے۔ اس سادہ یونانی کی پوجا کشف و کرامات حاصل کرنے کیلئے کرتے تھے۔ یہ عمل کرتے ہوئے وہ مندر اور زمین کے شک بیچوں کو لگا کر بطور خود جلائے اور سات سوکرتباں بتوں کے سلسلے ستر بود ہوتے ہوئے مندر میں پلاٹینڈیز ہوتے۔

"لاؤ شونا ٹوٹائی ٹولا پلاٹینڈیز لیزواری لہرا ٹوڈی کا ڈور ڈور ناگوس۔"

ساحراں یونان کا یہ خیال تھا کہ اس عمل سے رو میں اکٹھی ہوجاتی ہیں اور وہیں ہر کرمیاری کوشش و کرامات کی بے پناہ قوت منکشف دیتی ہیں اور وہ اٹھارہ انکھوں کے جلازمین دور کر سکتے ہر فائدہ پہنچاتا۔ انکھ کے جادوگر پلاٹینڈیز کا جنزبھی اٹھارہ کرض کو دور کرنے کیلئے کرتے تھے اور وہ جنزبہ ذیل ہوتا تھا۔



پولارس کا عمل پولارس مقدونیہ کے متوطن گوجروں کا دیوتا تھا ان کے بیٹا جادوگر کاہن لوگ ہوتے تھے۔ جو اس دیوتا کی شکل ایک بھڑے کے کٹر انسان کی وضع قطع پر تصور کرتے۔ وہ اس دیوتا کی پرستش بالعموم اندھیری راتوں میں کرتے اور اس پرستش کے عمل کا حاصل ارواح خبیثہ کو دور کرنے پر قادر ہوتا تھا۔ پولارس دیوتا کی پوجا کے عمل کے وقت وہ گول کا بخور جلاتے اور مندر میں پلاٹینڈیز ہوتا ہوا ہوتے تھے۔

"سولہا یونان پولارس ڈس بلا ڈسٹا رونا"

اور ان کا بھولنے پولارس کا ایک جنزبھی ترتیب دے رکھا تھا۔ جیسے سافرو کا مانتا ہے جسے ہم طرح ہم لوگ سفر پہلے جانے والے کو اس کی محافظت کیلئے حضور تباہ امام شریعہ رضا علیہ السلام کو خاص قرار دیتے ہیں جو نے ان کا سارو پر سفر کے ہانڈے ماسٹ پر ہانڈے ہیں۔ اسی طرح مندر میں پلاٹینڈیز محافظت جہودان سفر کے لئے مقدونیہ ساحر یا کرتے تھے۔

درد

پراسی آن کا عمل پراسی آن کا دوسرا یونانی نام پوسائڈن ہے۔ یہ مندر رکھا کرتا تھا اور خیال کیا جاتا ہے اس دیوتا کی پوجا بالعموم مندر کے

کنارے اوگ جاتی ہے۔ گلاب کی خشک بیجوں کا بخور جلاتے ہوئے مندر میں ستر کا جاتا گیا ہر ستر کیا جاتا۔

"ذرا تباہ ہونے پوسائڈن گلاب ہونا بخور تباہ ہونے"

اس عمل کا حاصل دیوتاؤں کا منظر نظر خیال کیا جاتا اور اسے دیوتاؤں کی طرف جادو کر کو بھرنے والوں پر پلٹ بیٹنے کی قوت ودیعت ہوتی یونانی ساحر اس دیوتا کا ایک جنزبھی ارواح خبیثہ اور امراض کو دور کرنے کے لئے دیتے تھے۔ وہ جنزبہ ذیل ہوتا تھا۔



لوح سلیمانی

لوح سلیمانی طبقہ مالمین میں کالی شہور و معروف مل ہے۔ اس کے چاروں گوشوں میں اشتر کی کمرائی کا اعتراض ہوتا ہے۔ پہلے گوشے میں اشتر کے دوسرے گوشے میں البقاہ اشتر کے گوشے میں القدرہ اشتر اور چوتھے گوشے میں اسطیقا اشتر لکھا جاتا ہے۔ یہ لوح بظن خداوندی انسان کو زبردست قوت عطا کرتا ہے۔ دوسروں پر اس کا رعب اور وہ بہ قائم ہوتا ہے۔ اور اس کو قوت و عظمت کے اعتبار سے وہ مقام بلند حاصل ہوتا ہے کہ جس کا وہ دگرمان بھی نہیں کر سکتا اگر وہ پہلے ہی کسی اونچے مقام پر فائز ہو تو اس لوح سلیمانی کے بعد اس کا مقام جوں کا توں رہتا ہے اور وہ اپنے منصب پر باقی رہتا ہے۔ اس لوح کو اگر کمرن کی کمال پر لکھ کر کوئی بادشاہ یا وزیر اپنے پاس رکھے تو بفضل رب العالمین وہ کچھ اپنے عہد سے نیچے نہ گرے۔

اگر اس لوح سلیمانی کو قدرے ہم اور کافور کے ساتھ کوئی اپنی ٹولہ، گڑوی یا جبب میں رکھے اور کسی حاکم کے پاس جاتے تو حاکم اس پر ہریان ہوگا۔ اس عزت بخشنے کا اور اس کے مطالبے کو پورا کرے گا۔ اگر اس لوح کو کونے کے چتر پر کندہ کر کے کوئی اپنے پاس رکھے تو اشتر کے فضل و کرم سے اسے بڑبڑت شریکی ولادت حاصل ہو اور دنیا بھر میں اس کی شہرت اور قبولیت ہو اس لوح کی گنجی کی پلٹ میں لکھا اس

البقاہ اشتر	۸۸۰	۱۵۰۸	۱۵۰۸
القدرہ اشتر	۱۹۹	۱۸۸	۱۸۸
اسطیقا اشتر	۱۹۸	۸۰۲	۱۸۹
القدرہ اشتر	۱۹۰	۱۹۰	۱۵۰۰

مورث میں توڑا پڑا ہوا ہے۔ لوح سلیمانی ہے۔

کالدی کا ہنوک کا لاجادو

حضور ہو گئے۔ ان کا ہنوک میں ایک ساہن کا نام عمورا بی تھا جو شان و شوکت میں اپنے وقت کے سلاطین و امراء سے بدرجہا زیادہ جاہ و شہرت رکھتا تھا۔

عمورا بی نے کالدہ و آسوریہ دونوں اقوام کو باہم ملا کر ایک ملت کی بنیاد رکھی کی جس کا مذہب ستارہ پرستی تھا چنانچہ ان لوگوں کے متعلق کلام عہد میں مائیں ذکر آیا ہے

عمورا بی نے جس قوم کو متحد کیا اس کی حدود و دریائے تارن سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھیں اور عمورا بی بیک وقت اپنے وقت کا ایک عظیم الشان سلطان ایک نبی پیشوا اور ایک تہذیب و تمدن کا روحانیات ماننا تھا۔

بعض تفریق و متعصب تاریخ دانوں نے قوریت کے اس حکام کو عمورا بی کے قوریت قانین سے لگہ لگہ کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کی سلوں پر بننے والی قوریت دراصل عمورا بی کے کہنے سے تھا جس نے کوہ طور میں جگر جگہ کھدوایا تھا۔ نئے تجربہ پر ایک مذہبی موضوع ہے۔ ہم قرا تہا جانتے ہیں کہ عمورا بی ایک ستارہ پرست کاہن تھا اور اس نے ثواب سے مستلذ جو دعویٰ اور ولیات و غوغاں پتھروں پر کھدوائے وہ آج بھی عراق و شام کے خرابات میں ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ثوابت سے مشوب ہیں۔ ان میں سے مشہور و قابل ذکر سب ذیل ہیں۔

صالب اس ستارہ کو رب ماسا ایلہ بران کہتے ہیں اور عربوں سے اہل افریقہ نے یہ نام دین کے کتاب الہا بران بنایا ہے۔ یہ ستارہ درجہ دوم قوریت بہت جوہر پرانہ ہے۔ کالدی ساحریا قوت سحر کا اس ستارہ کا جوہر قرار دیتے تھے اور اس ستارہ کے رب النور یا توکل کی صودت ایک اڑتے ہوئے انسان کی شکل پر مشتمل کرتے۔ ان کے قورین اس ستارہ کے طلوع کے وقت اس توکل کی تسبیح کے احوال سرگرم و بے جا کہتے ہیں۔ غرائب و مندرجہ ذیل پر عمورا بی کے کہنے سے ستارہ اور اس سے متعلق اعمال پر بہت کچھ روشنی ڈالتے ہیں۔

عمورا بی کا ایک کتبہ عرب ذیل ہے۔

س ۶۶ x ۵

خط سیمیعی میں یہ کتبہ کالدی زبان کے مندرجہ ذیل مندرجہ دوم کو ظاہر کرتا ہے۔

ستاروں کے علیات و نقوش اکالہہ اس مقام کہتے ہیں جہاں ایشیائے عراق ٹوٹ ہے۔ دنیا کے اکثر تاریخ دان

اس سرزمین کو گہوارہ بنی نوع انسان قرار دیتے ہیں یعنی انسان سب سے پہلے اسی سرزمین پر نظر ہوا۔ لیکن جدید ماہرین علم انسان کی رائے یہ ہے کہ ایک وقت کئی مختلف علاقوں میں مختلف انسان ظاہر ہوئے جو اپنی نسل کے باہم آدم ہیں۔ غیر ہر موضوع علم انسان کا ہے۔ تاریخ ہمیں بتا دیتا ہے کہ سب سے پہلی تہذیب انسانی نے ارض کالدہ یعنی اسی میدان میں جو کہ وسط فرات کے مابین واقع ہے جنم لیا۔ ہرین علم طبقات الارض کا بھی یہی خیال ہے کہ جو آثار و قدیم تہذیب انسانی کے اس علاقے میں ملتے ہیں وہ شاید کثرہ ارض پر ہو کر ملتے والے آثار و قدیمات سے زیادہ پڑائے ہیں۔

علم انشیک نے انسان کی فطرت میں دو دینت کیا ہے۔ بلکہ شاید اسی علم کی برکت سے ہی انسان کو مجبور ملانک ہوئے کا شرف حاصل ہوا۔

قدیم زمانہ میں جب انسان کو تن ڈھانپنے کیلئے لباس بھی میسر نہ تھا۔ وہ شواہد فلکیہ پر غور و خوض کیا کرتا تھا۔ شاید فطرت سے منہ کو کر جب وہ شواہد پر انشیک کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی توجہ کو سب سے پہلے خوب کرنے والے چاند سورج، ستارے ہی تھے۔ ان کے طلوع و غروب پر زور و خلعت، سرور، مگر اور بہادری تہذیبوں سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ وہ انہی کو خدا اور اہل غائی کہنے لگا۔ چنانچہ ان کو طوطی طرح سے متشکل و مشغور کر کے اس نے سب سے پہلے پرستی کو رائج کیا۔ قوم نوع کو ان پرستی و شہادت کے بتوں کا مہل میں ہیں سر، بھوت، دیوت و غیرہ کے نام ملتے ہیں ان میں سے نام تر آسان پرستی گائے ثوابت کے باہم ملے بننے والی اشکال پر مشغور کیے جاتے ہیں چنانچہ منزل قری فیروزس کے ستاروں کے باہم ملے فرسیمی گدھ کی صورت بنی ہے کہ فنتور پر ہی ان کے بہت سر کی شکل و صورت تھی۔

قوم کالہ کا ماس و مسکن ہی کالدہ کا سرزمین تھی اور پھر جب طوفان آیا اور تمام پہاڑ و ارض فرق آب ہو گئی تو بہت پرست قوم بھی ساتھ تباہ و برباد ہو گئی۔ صرف وہ لوگ باقی رہ گئے جو نوع علیہ اسلام پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن طوفان کے دورہ ہو چکے بعد انہی لوگوں نے قوم طرب اور ستارگان کو رائج کیا۔ اور جب حضرت نوح کی وفات کے بعد قوم کالدہ ایک مذہب پر کنوڑ طریان میں غریں ہوئی تو اس پر کالہاں رستارہ شناس

تشریحات سورہ فلق

مولا محمد طاہر حسینی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا، پھر اس مخالفت میں کون بخل یا عداوت ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسری روایتوں سے جب کہ یہ بھی مشرب ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے عکبرہ وغیرہ پر چڑھا کر جوڑ دیا تھا بلکہ قرآن کے قوت طبع کے ایک درجہ میں کمزور تھا اور آپ اس حالت میں بھی اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں بغیر سستی نہ تھے۔ تو چہ اگر اس ماریخی کیفیت کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے مزید بہت وقعت و رسالت پر کوئی حریف نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کے عنایت و حفاظت کا انکار لازم نہیں آتا۔ بلاشبہ عصمت و حفاظت دعاوندی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حال شایع حال بھی اور آن تک منصبی ہے۔ بغیر علم کے طفیل سے انکار ان کے ساتھ بھی علی حد مراتب وہی حفاظت شایع حال ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں کہ سرور کائنات اور آفات و بلیات ناقص بھی اس غیر اعظم کے مقابل آئیں اور ان میں اللہ تعالیٰ اور حفاظت دعاوندی سے بزرگ اور بجا ہے تو چاہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت میں ہی جو سخت سے سخت مصائب اور آزمائشیں کا روبرو آئیں اور ان سے بے نیامی نہ ہو، چنانچہ ان مصائب میں آپ کے مددگار مبارک تک شہید ہوئے۔ روایات کا بھی انکار کیا جائے۔ علاوہ ان میں کفار و کفریہ سے صدغور صلی اللہ علیہ وسلم سحر بھی کہتے تھے اور ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ سحر اور پرسی کے سحر اور انہیں سحر روایات سحر کی تسلیم سے تو سحر کا انماجزی کفار کے باقیوں کا یہ سحر ہے کہ ان کے اگر آپ سحر کرنے تو آپ پر سحر کا اثر ہی کا ہے کہ بتو ان کا کفار کو اس سحر سے بڑا ہی کیسے ہونی چاہئے کہ ان کے قول و فعل کا یہ اختلاف صاف طور پر بظاہر ہے کہ وہ بعض طالبان حق کو بدظن کر کے کہتے آپ کو سحر کہتے تھے۔ وہ عدول تیار ہو گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک ہیں۔ اور متوہمین میں سحر کا جو دعوت ملنا ایک سحر مبارک ہے سحر کا آنا ان لوگوں کے ہاتھ میں دیتا ہے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا جو ناظمی نظر میں بظاہر نشان نبوت کے معانی نظر آتا ہے۔ لیکن اسباب ہے یہاں خبر خود صحت و کذب پر ایک ماحول و اسباب کے تحت ہے اس کا نام و نشان میں حق تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ہدایت و رسالت کا اور اس پر چلائے کیسے جو بھی لشیر و بر رسول و عذاب و موت کے لئے تیار ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغُلُوْطِ مِنْ كَثَرٍ مَّا عَنِتُّمْ ۚ وَ مِنَ كَثَرِ غَايِبِيْ اِذَا رُخِصَ فَرِيْقٌ مِّنَ الْمُتَشَابِهِ فِي الْمُنَافِقِ ۚ وَ مِنَ شَرِّ خَاسِئَةٍ اِذَا احْسَنَ مَا۔

ترجمہ کیا۔ تو کہہ میں پناہ آ یا تمھیں کہ رب کی ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب سٹ آوے اور بدی سے غوروں کی جو گمراہی میں چھوٹ کر ماریں اور بدی سے بڑا چاہئے دالے کی جب گمراہی ہو گئے۔

سورہ ظن اور سورہ ناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی تھیں جس وقت یہود نے شاعت اسلام کی روز افزوں ترقی و ترقی کو روکنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانے کیلئے آپ پر سحر کیا تھا جو حضرت کے جسم مبارک پر کہہ کر غرض کیلئے آنا پر ہی کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت جبریل علیہ السلام نے خبر دی کہ آپ پر غلام یہودی نے سحر کیا ہے اور اس نے جنگ میں پڑ کر غلام کو بھی میں ڈال دی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کو مامور فرمایا کہ وہ کوئٹہ سے آکر ہوں کہ نکال کر لائیں۔ چنانچہ جب وہ گریں بارگاہ رسالت میں پیش کی گئیں اور ان کو کھولا گیا تو ہر ایک گرہ کے کھلنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تکلیف میں تخفیف محسوس فرماتے تھے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ لبتہا امم یہودی نے آپ کے سوسے مبارک حاصل کئے اور چند کلمات سحر پڑھا دیے گریں لگائیں تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے یہ دونوں سوزیں جو گیارہ آیتوں پر مشتمل ہیں، نازل فرمائیں ہر دو صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک آیت کو پڑھ کر سمجھتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی یہاں تک کہ جب تمام گرہیں کھلی گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح شغایاب ہو کر کھڑے ہو گئے۔ جس طرح ایک حال میں سے کوئی شخص محل جاتا ہے۔

روایات سحر میں اختلاف اور اس کی تطبیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سحر کی جو

روایات کتب احادیث میں منقول ہیں میں تو وغیرہ ان سے انکار کیا ہے اور فرقہ افراط و تفریط میں انہیں ان کو اپنی دلیل میں نہیں کر کے بیان کیلئے کہ اگر دعائیات سحر کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو وعدہ عصمت غلط اور کفار کا طعن صحیح ہوتا ہے یعنی جب تعالیٰ

کی طرف سے سوزش کا نزلہ فرا کر حفاظتی تدبیر عمل میں لائی گئی اور سرد عالم عملی انتہا پر
 دکم کو سحر کا دمل سکھایا گیا یعنی شیطنت جس راستہ اور جس صورت سے بھی حملہ آور
 ہوئے کا قصد کرے ہر ایک پر بند کر دیا گیا چنانچہ ان شران آیات ربانی کے درد
 قنات اور ان کی برکت و تاثیر سے عجز کا بالکل انزال ہو گیا۔ اور دنیا کو دکھلا دیا کہ
 حق تعالیٰ جس کو عزیز و نازیب فرمائیں، دنیا کی کوئی قوت اس کے لئے سنگ راہ نہیں رہتی
 اور یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ حفاظت خداوندی آپ کی دیگر ہوئی جب کہ خود رب العالمین
 نے جیب رب العالمین کو خود دوزخ نزل دی کرنا ہی فرمایا ہے۔ اور حفاظت ذکر کو اپنی
 تہذیبی حیل سے لایا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ **إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَيِّتَ وَنُقِیُّهَا**
لَهُمْ أَفْئِدَةٌ جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو انار ہے اور یہی اسکی
 حفاظت کرتا ہے یعنی ہذا انسان سے اور عود اس کی حفاظت بھی تھی۔ **وَأَسْمَاءُ فَتُحْیٰی**
مَامُتُهَا گئی۔ ادب کہ کلام رب العالمین دوزخ کلام رب العالمین دونوں حفاظت خداوندی
 میں داخل ہوتے تو بالفاظ دیگر اس کے یہ سبب ہوتے کہ قرآن کریم کو فعلی رمزی ہر دو اعتبار
 سے محفوظ فرمایا گیا ہے یعنی ناس کے الفاظ و حرفت میں تحریف شیطانی در انما نہ ہو سکتی۔
 اور داس کے معانی ہی میں تحریف شیطانی کا سیاق ہو سکتی۔ اور جس طرح انسان
 کا کلام باوجود ممکن سے ممکن حفاظت کے بھی عہدی دہمندی میں پڑنا پڑتا ہے۔
 اور دلوں سے اُڑھا لیا ہے کلام رب العالمین کی یہ صورت نہ ہوگی۔ بلکہ ہر دو در میں
 بے حد و انتہا قیاس و قیاس میں ملوث رہی رہے گا۔ اور جس قدر بھی تکرار کی جاتی ہے۔
 اسی قدر کلام رب العالمین سے نئے نئے مضمون نکلتے رہیں گے اور باوجود وہ حفاظت اچانے
 کے بھی کوئی شخص اس سے داغ نہ لگا سکتا ہے یعنی نہ قرآن کلام انسانی و کلام الہی ہی ہے اس
 معجزہ پر کلام نفسی و عقلی کے باقی فرق پر بھی کچھ نہ کہ اشارہ مفید مقام ہوگا۔ یوں اس
 کے متعلق یہ عرض ہے کہ:

کلام الہی اور کلام انسانی کا باہمی فرق چونکہ ہندہ اور خدا میں کوئی نسبت

قویہ نسبت کے ساتھ ہے خالق کی شان و خلق اور اس کے عوارضات سے دارا و اور
 ہے۔ ہندہ جو خود محتاج ہے۔ تو خالق کو دگار قادر مطلق ہے۔ ایسے خالق و خلق کے کلام
 میں بھی کوئی نسبت قائم نہیں ہو سکتی۔ ہندہ کے کلام کی صورت تو یہ ہے کہ جب وہ کسی
 سے بات کرے تو زبان و لہجہ کے واسطے سے درمیان واسطہ ہے۔ اور حفاظت منظم کے
 بات سننے میں اپنے واسطی سامت کی سلامتی کا قائل ہوتا ہے۔ اسی لئے تو دنیا اور ہر
 شخص نے کچھ سے بول سکتا ہے اور کئی کی شان سکتا ہے۔ ہر چہ جو انسان بولتا بھی ہے تو
 زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں آٹھ سے ہزار آدمیوں کا کلام سنا سکتا ہے اس سے
 زائد کچھ کو آواز پہنچا تا کہ برحق سمجھے آلات استعمال کے بغیر اس کے باہر ہے
 اور اس مقدار سے زائد داخل ہوتا تا کہ شایعین کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر
 درمیان میں سمندر عاکل ہو جائے تو پھر گھٹو گھٹو لہجہ لگائی جاتی ہے۔ غرض انسان
 کی گفتگو اور اس کا سنا دیکھنا بہت ہی شرط اور مخصوص حالات و مہلت کے تابع

اور عام انسانیت میں وہ بھی ایسا ہی ہے بگڑا ہے۔ اسی لئے عام انسان کی طرح
 انبیاء و مرسلین پر بھی اس فائدہ پر عالم کے احوال و دنیا پر صحت و مرض، حیات و صحت اور
 ہر قسم کی کیفیات وارد ہوتی ہیں۔ لیکن آئندہ کے احوال و کیفیات اور ہر قسم کے حالات
 کیفیات میں ایک معلوم انسان فریڈ ہے۔ اور وہ یہ کہ عام انسان ملک الناس کی حفاظت
 کے تحت ان کیفیات کے ساتھ گزرتے ہیں جن میں ہنسنے ابا ایمان صحیح و سالم کے ذکر
 بارگاہ جاتی ہیں۔ اور بس اہی کیفیات کے گرد واپ بلا ہی نہیں کرنا اپنے اصلی اُکھاؤ
 کو بھول بیٹھتے ہیں۔ لیکن انبیاء کی جملہ جماعتی و روحانی کیفیات تہذیب کی مخصوص گرائی
 و حفاظت میں پوری ہوتی ہیں۔ دنیا کا کوئی فقر و انتقام اپنے آفات و حوادث کے
 باوجود ان کو خداوند عالم سے غافل نہیں کر سکتا اور ان کے لئے اس تحفظ مخصوص کہ
 ضرورت بھی تھی اس لئے کہ اگر انبیاء علیہم السلام کی یہ خصوصیت گھڑاٹ و حفاظت نہ ہوتی
 تو کیوں کر ممکن تھا کہ وہ بیاد حق و حقوق خدا کے پہنچا سکتے۔ اور کائنات کے معلوم انسان
 صاحب آفات و غائب اگر کچھ بڑے ہوتے ہر ذل کو خدا سے ملا سکتے۔

تحفیس النبی صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ اس وحدت میں ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سلطنت کے اختتام میں بخوبی مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ دیکھئے اصول طور پر ہر ایک
 حکومت اپنے زیر اقتدار ممالک میں قیام اس انداز کے ساتھ داس کی ذمہ داری ہوتی
 ہے اور ذریعہ حفاظت میں پولیس اور فوج کے مرکز قائم کیے جاتے ہیں۔ جو اس ذمہ کے
 بسنے والوں کی حفاظت جان و مال، عزت و آبرو کے لئے ذمہ داری کے ساتھ انجام
 دیتے ہیں اور داس کے باقی حقوق میں افعال و تفاعلات قائم رکھتا ہیں ان کا کاروبار
 ہوتا ہے۔ لیکن جہاں عام رعایا کی حفاظت کے لئے پولیس اور فوج متین کی جاتی ہے۔
 وہیں مرکز سلطنت میں بڑے بڑے وزراء و مغربی سلطنت کی گمرانی و حفاظت کے لئے
 مخصوص پولیس اور فوج کی عہدہ بھی متین کی جاتی ہے۔ جہاں کی خاص طور پر گھڑاٹ
 رکھتے ہیں۔ جب تک ایسے انبیاء سلطنت جاتے ہیں تو گمرانی کے ہر ممکن ذرائع استعمال
 کئے جاتے ہیں اور جب وہ آرام کرتے ہیں تو سگینوں سے سنتری مسلح ایسا ہندہ رہتے
 ہیں۔ یہی سبب ہے کہ عام رعایا میں اگر گمرانی میں متین بھی ہو جائے تو ان کو معمولی طور
 پر رنج و غم کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ تعداد شخصی تعداد ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص
 ناجائز سلطنت و مغربی حکومت سے ایسی حالت میں ملازم ہے جب کہ وہ مغرضات
 انجام دے رہے ہیں۔ اور کوئی شخص ان کے دہرے آنا رہ جاتا ہے تو ایسے شخص کو
 نظام حکومت کا دشمن اور سلطنت کا باغی سمجھا جاتا ہے اور غیر معمولی طور پر اس کے سنبھال
 کا اہتمام کیا جاتا ہے اور سخت سے سخت سزا میں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ حکومت الہیہ کے رسول و دیوتا اور کائنات الہی
 کے حامل تھے۔ ان کی حفاظت و رشد و ہدایت کی حفاظت تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پر ہرگز کوئی جارحیت نہیں ہوا۔ یہاں راست حکومت الہیہ کے تذخا میں ہو کر
 نفسانہی کی سخت ہوتی۔ وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ بھی حکم مطلق اور ہرگز

کھوس فشتہ خلیفۃ غیبی فشتہ کثیرۃ باذن اللہ العالیہ۔ لیکن انجام کے لحاظ سے کفار کی تمام سرستیں کی نایب ہوئیں اور ان تمام حق و صداقت ہی کے ساتھ ہر اور کفر کی بلندی پر کمر رہا۔ یہ سید ذی البیضاء اؤ اللہ بابا آخر اچھو خلیفہ متبرک و محبوبہ قرآنکسی کے انکشافی ہوں۔

حکمتِ حمر | بہوئے وقعت و معلیٰ الشریعہ کو تسلیم ہمارے سرکاری خاکہ کے مانگہ روغت فنا ہو جائے اور سارا الشریعہ معلیٰ الشریعہ و تسلیم کی ان کے کارہی میں اختتام کا سبب بن جائے۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ انجام کے لحاظ سے جو پیش خدا سے ملنے والوں اور اس کے خوف کے اپنے دلوں کیلئے ہی نہیں رہا ہے، یہ کہ و سارا بھی حضور معلیٰ الشریعہ و تسلیم اور ان کی امت کیلئے خیر و فلاح کا بنے گا اور حضرت رسلات آب معلیٰ الشریعہ و تسلیم کی حقانیت کا ایک بے مثل و سزا زنا ہوگا چنانچہ فقید بن ماری الشریعہ سے روئے ہے کہ رسل الشریعہ و تسلیم سے موقوفین کے متعلق فرمایا کہ آج کی رات تجھے میری آئینیں نازل ہوئی ہیں کہ میں کی مثل آج تک میں نے نہیں دیکھی رجبین استغناء کے باب میں ایسی آئینیں آج تک آب پر نازل نہ ہوئے تھیں، غرض جس مثال میں ذکر فرمائے ابتدا سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کھدائیت فرمایا اور آپ کے اخلاق و اعمال کو مالمین کیلئے باعث رحمت و برکت بنایا۔ ان پرورد سورتوں میں کرا و ر کائنات کے جلوہ شہود و آفات کا ایسا کمال علاج نازل فرمایا جس نے صرف آنحضرت معلیٰ الشریعہ و تسلیم ہی ہمیشہ کے لئے مامون و معون ہو جائیں۔ بلکہ بعضی مولانا حسنی و دوعالی اکثرین اور سمیعون کی ہوسکتی ہیں رب انور کی پناہ طلب کرنے سے انسان ہر لمحہ محفوظ ہو جائے اور جو بھی تکلیف اس عالم کو دساد میں اضافہ ہو کشیں آئے مطابق قلب و ذراعی مدد کی دوسرے وہ تکلیف و راحت ہو کر نظر آئے۔

پشت پناہی کی کوسن سازا رہے | انی الحقیت شہود کائنات سے کوئی خدا ہے تو وہ خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہی ہو سکتا ہے جس کے کالی قدرت میں کوئی دست اندازی اور بے گناہی نہیں ہے اور آفات و بھلائی کی عمل ممکن ہے اسی کے دہار سے بچ سکتی ہے جس نے خیر کی بنیاد و نایبیت پر ہو کر کالی قدرت کی نسیب و خف پر ہو کر کالی کا ساغالبہ دوسرے کے ساتھ ڈالا جس طرح کسی کی پناہ میں آنا پناہ طلب کرنے والے کے کالی کو بڑے ہار کی گواہی کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ پناہ لینا جائے ہانکے کالی قدرت و جہود کو بھی ظاہر کرنا ہے اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ پناہ دینے والوں میں سب آخری مرتبہ اگر کسی کیلئے ہو سکتا ہے۔ اور پناہ کے نالیاں اگر کوئی ذات اقدس ہے تو ہی فانی الاصلاح اور فانی الحب والذی ہے جو مات کی تاریکیوں سے نور صبح چکائے والا اور دوزخ میں کے ہزاروں میں تو دوسرے سے واد کو چیر کر اگلنے والا ہے اور شہور کائنات سے پیچھے کی اگر کوئی سبیل ہے تو صرف یہ کہ اس ذات اقدس کی طرف رجوع کیا جائے جو کفر کی تاریکیوں کو اسلام کو ظاہر کر لیا اور دلوں کی ظلمتوں میں نور ایمان چکائے والی اور مدد کی اندھیروں سے دھوکہ دہی ہو کر انور الیٰہی ہے

کام ہر رنگ بھی فنا و دال سے بلند و برتر ہے۔ لیکن دنیا کی ہر ایک نعمت جو کہ دشنامیاب سے خشک ہے اور اپنے وجود و قیام میں سلسلے کی محتاج ہے۔ روح کا وجود بھی ہے تو ہم کے ہمدہ میں ہے۔ میں بھی پایا جاتا ہے۔ تو ہم کے لباس میں خیر بھی ہے تو شر کے ساتھ ہے بھول بھی ہے تو خائوں سے مشعل ہے اسی طرح اس دنیا میں کتاب اللہ کے انوار و برکات بھی نوع مخلوق سے اُنارے گئے ہیں قافلا و حروف کے پیکر ہیں اُنارے گئے ہیں۔

رفع کتاب الہی اور عقلا اس کا اثبات | لیکن جس طرح روح انسانی ایک اصل معینہ پر ہم کو چھوڑ کر جہاں سے آئی ہے وہیں لوٹ جاتی ہے اسی طرح ارشاد اب نبوت کو ہمیں نظر رکھتے ہوئے بقیا قیامت کے قریب خداوند عالم کا کلام بزرگ میں الفاظ کو چھوڑ کر روح محفوظ کی طرف اٹھایا جاوے گا اور اس کے انوار و برکات سے قلوب انسانی ایسی ہی طرح غالی ہو جائیں گے جس طرح روح کے صل جاننے کے وقت جسم فانی ہو جائے اور یہ رفع کتاب و رفع کلام حدیث عقلا بھی مستعد نہیں اس لئے کہ جب جدید سائنس کی رو سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان کے تمام مفعولات فضلہ آسمانی میں جو محفوظ ہیں اگرچہ بظاہر وہ فنا ہو چکے ہیں۔ لیکن اُن کے اثرات و کیفیات وغیرہ برہنہ ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اصل متین و نیا ہے آلات و کمپنیں ایجاد کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ جس سے کتاب انسانی کا مکمل ریکارڈ بن گیا ہو سکے تو کچھ کو حق تعالیٰ سے اُنارے کلام ہائی کس طرح فنا ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ ماصر اس قدر ہے کہ وہ نیلے کے غم ہونے پر غور و فکر کا کلام کا کلام قلوب انسانی سے نکال کر اپنے سر کوئی طرف پھینکا دیا جائے گا اور دنیا میں رہے ہوئے اس کی حفاظت حق تعالیٰ اس طرح فرمائے گا کہ دوسرے کوئی شاہرہ اور سلطنت کوئی حزب اس کو قتل اور مٹنے نہ کر سکے گا اور ایک جماعت فقر ہمیشہ ایسی موجود رہے گی جو اس کلام بزرگ کی صحیح طور پر حاصل ہوگی اور سلطنت اس کیلئے در اندازہ نہ ہو سکے گی لایا نبیہ الباطل من یثیب ینک یدلا من حلفہ تنزیل بن حلیہ ختید۔ غرض آیت زیر بحث اِنَّا غَنَّیْنَاکُمَا لَیْسَ فِیْہَا جَہَانٌ حَافِلٌ عَلِیْمٌ کا مدد دیا گیا ہے۔ جس اس سے یہ بھی مستفاد ہے کہ نزول و اشاعت کا جو رتہ مقدس اس عالم کو کہیں میں فانی و مخلوق کے درمیان ہو چکا۔ حفاظت و پناہ دہا رہاں میں وہ بھی برابر کا شریک ہو چکا چنانچہ آنحضرت معلیٰ الشریعہ و تسلیم اس وقت اُزا و مفسرین وہ کوئے متعاضد جو دروڑ سے اگلے اور وہ کوئی سمت سے سخت اذیت بھی جو روانہ ہو گئی اور وہ کوئی ازہرمت سے زبردست جہل شرعاً جو اس خیر غیر پر مدد کر لیا گیا لفظ اور فی اللہ ما لہ ارحضیٰ احد المحو یت لیکن حفاظت خداوندی پناہ رہاں چوں کہ حضرت سرور عالم معلیٰ الشریعہ و تسلیم کے شامل حال فانی اس لئے متناقصین و کفار کے تمام شیطانی کید و انوسوں بے سود دیکھا اور درجہ ان نبوت کی تمام مسامحہ ناما ظہور ثابت ہوئیں۔ گو وہ ماضی طور پر کسی اپنی دقتی سے خوش بھی ہوئے اور باوجود الہی سے مسلمانوں کو کبھی باوجود ان کی کثرت کے معنی یہ دورس عبرت لینے کے لئے شکست بھی دی گئی کہ حضرت و ظفر کا مدد کر کثرت و قلت پر نہیں بلکہ تائید و تانیہ رہے۔

ہے نہیں ہوتا بلکہ اس کے اخراج ہی کو باخداوند چاہا کی طرح اپنے لئے باعث راحت و مسکنہ ہے جیسا نطفے کی حامل ہوتی ہے اس سے قوتاً تو ہوتی جاوے گی۔ مگر اپنے اسن مادہ حیات سے کوئی بھی کائنات نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر انسان کو اپنے اس مادہ ذاتی نطفہ پر ہونا تو کبھی اُسے اپنے خود اذکار کو کرنا اور خدا کی عمت و شفقت و بیگناہی پر ہمارو تمام مخلوقات پر ذاتی اور جبرانی ہے۔ چنانچہ جب کچھ پیدا ہوتا ہے تو کچھ کے پاس اپنے مقاصد و غلبے کے اظہار کا کوئی ذریعہ بھی بجز صورتِ محض اور گرد و دھول کے نہیں ہوتا اور اس بیماری کے عالم میں نہ صرف اس کے ماں باپ بلکہ تمام دنیا کے مظلوم اور بیمار اس کو قوت کو پائی کس کو کوئی ادنیٰ سی بھی مدد نہیں کر سکتے۔ مگر شخص ہمارے کہن معنی اور گرد و گردہ انسان کیلئے مادہ و قوتاً باعث فکرت و خوشی ہی ہوتا ہے نہ کہ بے اختیار و خفت و عمت۔ اور یہی اس کی صورتِ محض کی بجز صورتِ محض کے اور کوئی ذریعہ مقاصد و غلبے کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتا۔ یہی خدا ایک خالق و مفضل کی ہی ربطاً ہیں۔ یہی مرقا و رفیع سے کوئی شخص نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ خداوند عالم کی کی تربیت خالق اور رحمت و شفقت کامل کا اثر ہے کچھ کی اس صورتِ محض اور گرد و گردہ سے ماں باپ کو اپنے لئے قوت کے متعین ہے اور اس کی گرد و گردہ سے ماں کی تربیت جو جس میں آجاتی ہے اور دنیا میں باقی اس کی چھائی چھلے سے دودھ کا قمار و جاری کر کے اس ناان ظلم و جہول کو کھانا اس دودھ چوس لینا سکھاتا دیتے ہیں۔ اور اس لطیف غذا یا حسرت اور خون کے درمیان سے اس کو طعمہ فرماتے ہیں کہ جس سے اس کی تمام قوتیں نمودار ہوتا ہے کہ نازل سے کر کے کھانا بن جاتی ہیں۔ خسیخو بشارت و بطول و صحت میں ضرب خرد و حسنا باخداوند شایقاً للشافعین۔

تعوذ و توسط الہی
اس لئے اگر انسان پہلے ہی اپنے اعلیٰ مالکی بناد و مقرر کرے اور اس کے ہد کر دے کہ وہ شے تعوذ اور بناد ہی سے دنیا کی تمام بیماریاں اس کے حق میں بھلائیاں ہیں جو جانی گ۔ اور کوئی بیماری اس سے قریب نہ پہنچ سکے اور اگر غفلت سے غیبت و غفلت انسانی قلب میں برائی نہ کرے تو بھی جادو کا اور شیطان کو اپنے پیروں کے در با میں تمام قوتوں پر اور بھی دے تو یہ ذرا نیت جلدی اس خوفناک و خوف کو اس کر دے گی۔ اور ہر ضرورت میں نہ ہوگی۔

قرآن حکیم ہی انسان کو نجات دلا سکتا ہے

اُسی شائی برائی پر عملی الاطلاق کا ہوسکتا ہے جس کی حکمت و بلاغت و تدبیر اور مانی اور ادراک و شعور و عقل و مفید و ناسر کے اعمال سے باہر اور جس کے پیدا کرنے ہوئے ہیں و مشغول اسباب کی کسی کا کھانا ناخن نگرے یا تھرے بغیر ناخن کا کسان نے اس عالم کی ہر صورت و تحریف سے نجات دلانے کا جو راستہ انسان دیکھ کر کھلے

طرح ایک خادم اگر آفاکے متعلقین میں سے کسی کے ظلم و ستم کی شکایت کرنا چاہے تو اپنے آفاکی سے کر سکتا ہے اور اسی کی پناہ و موعودہ ہے۔ اس طرح جو کہ انسان کا پائے والا درحقیقت خداوند عالم ہی ہے۔ ماں باپ ایک ذریعہ محض ہیں اور خدا کی شفقت و عمت ان باپ کی شفقت و عمت سے نہیں بڑھ کرے۔ کیوں کہ ماں باپ کی عمت تو فقط عالم اپنی اظہار ہی تک محدود ہے اور اس عالم میں بھی اگر اظہار ماں باپ کے لئے مرنے تو محض وہ دن کے ہدایتی دھماکا بھی نہیں ہوتا اور وہ عمت بھی خود اسی ذاتی نہیں ہے بلکہ مطلقاً غیر ہے جس کا ایک کھلا ہوا ثبوت تو یہ ہے کچھ جہنم کا دھوم سے باہر نہیں آتا۔ ماں باپ کو کوئی اس دھماکا کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا کی عمت و شفقت و بیگناہی راہی راہی ہے۔ کیوں کہ اس کی تربیت تو اسی سے شروع ہوتی ہے جبکہ عالم احوال میں مسموم اور مسموم اس منفرد گوشت کو کھل و صورت و عمت کرنا اور اپنی حیات لازماً کا پر وہ ڈال کر ایک اصل کی لئے عالم احوال میں بھیجا ہے۔ بلاشبہ شفقت و مافی و ذاتی کسی علقہ و دیگنوں کی پرکھنے سے جو عالم احوال کے تاریکیوں میں اپنی تجلیات یا ماحول و قدرت کاملہ سے آگاہ کرنا اور اپنی قدرت و ماحول سے اس نگہ دار یک جگہ کو فراخ کرنا ہے اور پتے کے سکون و طبعان قلب کیلئے اور اس کے تمام ماحول میں سے ہر دھند کیلئے اس کے اور اس کی ماں کے درمیان ایک ایسا اثر کرنا کہ اپنا ہی سے پس سے بلا جائے ہوئے اور رشہ اور پتوں کو بلا کسی اور کی تعلیم دینے ہوئے پتہ اپنی ہی کے مگرے سے ایک ایسی غذا کھینچنے لگتا ہے جو کھلے نہ کا بھی کام دے اور پتے کا بھی اور عالم احوال کے زمانہ قیام میں کچھ کو بے فکر کی کرنا سخت ہے اور قدرت کا مقرر ہے پتہ دہرے کچھ پر بیگناہی اور راست مہمان رب متعلقین ہوسکتا ہے اور جسک ماں باپ کی تربیت شروع نہیں ہوتی تو یہ اس شخص ماں کے پیٹ میں ذرا بھی گریہ دیکھا کہ بناد ہی نہیں کرنا کیونکہ جہنم کی ماں کے پیٹ سے باہر آئے اور شیطان اس راہِ عمل کے مصائب و آلام کے جو کہے دل پر لگا کپے تو یہ سچا ہر ذوار و دھانی فلاحی و نجاتی کے چھوٹ جانے پر توجہیں ہمارا کر دے لگتا ہے اور ظلم کے مارے آنکھ نہیں کھولتا غرض ہر درجہ اسیر اور دہائے ستم کی پہلی ماہی و ستم کی قیام کرنے ہے تو ماں کے دل میں جس قسم کی بھی تجلیات آجیں اُن کا سنا ہے کہ کچھ اپنی طرف سے ملاتی کی دہرے سے عالم احوال کے خاندان کبیر و قلب کے طواف میں کبھی ادھر سے ادھر رہا کبھی ادھر سے ادھر رہا کبھی اتنے سے درجہ انسانی کا عالم ہوتا ہے کہ اگر خاندان کبیر کا طواف کرنا اور غفلت کی تجلیات شہوری کو دیکھ کر دوا اور دوا چاروں طرف مچکر لگتا نا میں نفرت ہے۔ اور اسی دوا و نفرت کے کوٹاں میں چکر لگا جاتا ہے۔ جو آسائش میں غرضت بیت المود کے ہر جانب طواف کیا کرتے ہیں اور عالم احوال میں ہر ایک اور درجہ قدرت کی کرشمہ ساز ہوئی دیکھ کر عالم احوال کے خاندان کبیر کا طواف کیا کرتی ہے۔ اور دنیا و آسمان کو ایک و دیشا راست ہر ایک ایک سے جس کے کالی قدرت کے اعزاز میں دن رات چکر لگ رہے ہیں۔ دودھ و ثبوت ان باپ کی حمت کے ذاتی ہے جو نے کا ہے کہ انسان کا نظریہ جس سے اس کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب اس کی پشت میں رہتا ہے تو اسے کوئی ادنیٰ لگتا دیکھ اس

انسان کو ہر مخلوق سے مشابہت ہے۔ اسی لیے انسان فرشتوں کے مشابہ

نبوت میں ماہر یا ہر ایک طرح سے نوکمر و فریب میں شیطان کے ہم قدم ہے۔ ایذا و آسانی
تخلیقات، کشت و خون میں دو دندوں کے مشابہ ہے جو بات و تصرفات خائن میں فرسوس
کا ہر سرے اپنے حق و دفع میں مجرم و مجرم کا خون ہے تو فریادیت میں کوکب و دستورات کی
طرح متواتر و درشت ہے۔

انسان کے متضاد مادے

ایک طرف اگر بظاہر کے سامنے موانع و حسد
کو دیکھو و عداوت ہے مگر باطن و آسانی، اتفاق
شیطان پائے جاتے ہیں تو دوسری طرف آسان و درخت و مساحت، ہاں کبھی دانا
کے طبعات ہیں قدرت سے اس میں دو عینت فرمائے ہیں۔ اسی لیے ہر مخلوق کا رنگ
انسان پر آتا ہے۔ شیطان کا ہر بلے کہ انسانی زندگی کے آئینے ہے اپنا رنگ ظاہر کرے اور
اور فوجی، نباتی کا اقتضا ہے کہ انسان ہر قدر ایک رنگ آئے شیطانی اند، دھن و احس
من اللہ متشکنا لایۃ بغض اس میں چنان خبر کار و ہر بلے فریبی آدمی کے ساتھ ساتھ
نہایت ہے۔ اگر ہم انسان کا مزاج اصلی فطرتی اسلحہ کے لحاظ سے مائل بھری ہے اور اس
میں طبع بھری ہے۔ مگر با اوقات ضرورت کائنات اور تربیت والدین اور آثار پر گزرد
انسان کو کہے کہ کچھ کھاتی ہیں اس کو مولود و چول علی الفطر فاحوا ۱۱ بیچود اند، اور
بہ عمل نہاد و بھجنا نہاد۔

فطرت سلیمہ اور شرور کا سنات

ابھی دیکھ رہے کہ انسان اگر کائنات و دھار و دھام
سے بجا رہتا ہے تو اس کی فطرت اسلحہ فطرتی
حسن کی نمونہ بن گئی ہے اور ایسا انسان فرشتوں سے بھی گئے سبقت لے جاتا ہے اور
ایسے انسان کی برائیاں اس کے خلق اللہ کے درست رہنے کی وجہ سے اس کے حق
میں ایسی ہی طرح مفید پہناتی ہیں۔ جس طرح انسان کی نجاست اس کے پیٹ میں رہنے
سے یا زہر کے کار و ملاطبت جیسے جاتے ہیں ہر دے حق میں شرف و دقت کا در پور بخانی ہے۔

بحالت نافرمانی، انسان بہائم سے بھی بدتر ہے

اور اگر شر و شراد
اس میں بدتر ہے
میں تو انسان ماہر اور دے بھی بدتر ہو جائے۔ کیوں کہ بہائم میں جو قوت بھی و ذہنی
ہے اس کو اپنے ہر دور و کار کے نافع فرمان، مکر و تدبیر کرتے ہیں اور انسان تو فاضل
انجی حیوانے دے بدتر ہو جاتا ہے۔ خدائی فطرت اسلحہ ہر ہر بلے بھری ہے کہ انسان
ماہر اور دے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ ام نخبہ انا اکلہ خضر یقولون اذہم متعجب
ان خولا لا تدرایہ بنی خضر امق تہیلایہم کما ظہر میں انسان بہائم نافرمانی
متعجب بھی ہے اور گھبراہتی ہے۔ مگر چون کہ بالکے اپنا خلق قطع کر چکے ہے اسلحہ جہا
سے بھی بدتر ہے کیوں کہ ان کا تو فطر ہی علی ہے وہ پلے بھی ہیں تو اس طرح کہ زمین
کو رنجور ہے، ہر ایک اور انسان کا شرف باوجود ملوی ہوئے کے جب اس کی یہ دنیا متعجب
نور بہائم سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

فطرت انسانی میں غلبہ خیری کی طرف

اگر ہم انسان کی فطرت اسلحہ
کے مائل بھری ہوئی کی طبیعت
طبع و نباتی کے اس جوہر مرکب کی طرح پر ہے کہ اس کو کسی ماذون طبعیہ مختلف متضاد
اجزاء سے ترکیب دے کہ کس کو مزاج ایسا مستدل بنا دے کہ ہر شے مرکب مرض و مرض
یکے تریاق میں جاتے۔ جو خوش کے اجزاء کو اگر گالگ الگ کر کے دیکھا جائے تو ان میں
خوبی اور لطافت نہیں ہوتی جو جوہرے میں ہوتی ہے۔ لیکن طبعیہ ماذون کا کمال یہ ہی
کھلا ہوتا ہے کہ وہ اپنی جہت حرکت ترکیب سے مختلف اجزاء کو ملا کر جوہر میں وہ تاثیر و تربیت
پیدا کر دے جسے ہر مرض اور ہر رنگ کا استعمال کر دے۔ پھر وہی دے کہ جو خوش اپنے
مرکب کو پوری جانچ پڑتال کے ساتھ بنانا ہے اور اوزان و مغز و دماغ کے متعین کے
ساتھ نہ کھو تاکہ رتا ہے فایا مرکب یا خوں یا تہ لیا مالے لیکن اگر غبار سے ایک
زیر طلاء اس مرکب میں ملا دیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس مرکب کا مزاج طبعی مصلح بن جائے
جائے کھانا ہی طرح حق تعالیٰ شانہ نے بھی انسان کو جوہر و شر کے ماذون سے ترکیب دکر
الہام فطری سے ان میں باہم امتداد و توازن کی استعداد قائم کر کے کہ انسان اگر جان
اصلی ایسا طبعی بنا دے کہ اس کا جوہر فطرت عالم کے لئے تریاق بن گیا ہے۔ اور
اس توازن و تناسب سے ہر جز انسانیت، کرامت عقل، اور شرف و خیر و بد و ہر تمام مخلوق
اس کے مائل اور ہر گزوں ہو گئی ہے۔ یہ ایک عجیبہ چیز ہے کہ شیطان کی اثرات اور کائنات
کے مل جانے سے انسانی ترکیب میں فساد آجائے اور اس کا فطری مزاج مریا یا مشر
ہیں جاتے۔

متضاد قوائے انسانی میں تربیت خداوندی کی فطری ضرورت

غرض انسان کی ترکیب اور اس کی تقویٰ و تبحر و حرکت و تربیت سے کی گئی ہے
اور ان متضاد خواہشات میں انسان مدت اللہ گر گرفتار رہتا ہے کیونکہ بہت شیطانی
کا اقتضا ہے کہ انسان دن رات کو بوجہ تلذذ و تنسیخ میں گھرا رہے۔ بسبب کائنات
یہ ہے کہ انسان دن رات متضاد و جنگ و جدال، کشت و خون، لوٹ مار اور آواز
کا تلذذ کرتا رہے اور حرکت کا اقتضا ہے کہ روح انسان کائنات و روحانی ہر
روز افروزی کرتی کرے جوئے عالم آخرت کے لئے ذخیرہ جمع کرے اور مبرا و مساوی
طرف مشغول رہے کہ کائنات ہادی و جہت ہر مدی کی تسبیح بنے۔ اس متضاد خواہشات میں
کی رہنمائی اور مرد و کی ضرورت ہے جو ان متضاد قوتوں سے انسان کو ترکیب دے والا
اور اس کے قوائے تلذذ میں اعتدال پیدا کرے جو ہر انسانیت سے ہر عالم کو بجا
ہے ورنہ ظاہر ہے کہ یہ فساد کی طرح بھی انسان کو کجاست نہیں دلا سکتا۔

تنبیہ مسوم

توحید فالص و تعلیم ربانی کا غلاصہ اور ایک مختلف ہے جوہر کائنات
کے نزدیک سہل ہے کہ انسان کا

اگر دفت ان کے بغیر سے مراد ہے یا ان کو دیا ہے بہت سے اس کا سلسلہ منقطع رہا ہے تو یہ تک دفت کے حق میں بھی ایک بہت بڑی بات ہوگی اور وہ ہرگز نہ ہو سکتا۔
 ⑤ چوتھی آفت دفت کے حق میں ہے کہ جب وہ عین کمال پر پہنچ جائے اور نہ مرنے کے تیز تر حوادث مانا کا مادی ہو کر مطلقاً فوت کی اس میں پیدا ہو جائے تو باغیان کے سامنے اور دشمن برہنہ نہ ہو سکتا۔ دفت کے مرگ بار کا دل نہیں اس کو بڑے گھماؤ پھینکس اور دشمن کی تو فوں کے اس عمل کو نہ مرنے کی بات نہ پانی سے پھیلا یا تھا اور تو اسے بڑھا یا تھا۔ کتاب دہتاب کی ذرا نہ تھے جس کو پتا یا تھا اور انسان کی خدمت کا دشمن اس کو تباہ کر دیا تھا۔ ان کی آن میں دشمن اس کی جڑ پکھڑا کر بجا کر ہوسن کی خدمت برادر کر دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ جو چھی آفت تھی دفت کے حق میں عظیم الشان آفت ہے۔

⑥ پانچویں فرسوس آفت دفت کے حق میں ہے جو ہمارے خیال میں ان سب سے بڑھ کر ہے کہ دفت کی جڑ اور اس کے سوا کے قلب میں ایک لگ جائے جو کون کے طرح اس کو ہٹ کر نہ دے اور کھول کر دے اور خود سے ہی دونوں میں اس کے منہ کو کھلا کر دفت کو فنا کر دے۔ ظاہر میں تو دفت نہ درست معلوم ہوگا لیکن اندر بجا اندر یہ دفت فنا ہو جاتا ہے گا جب ان پانچ آفتوں سے دفت محفوظ ہو جائے گا۔
 قریب ہی اپنے مالک و باغیان کے حق میں مفید اثر ہو سکے گا۔
 اسی طرح انسان ہی کسی دفت اپنے مالک و مہربان کے حق میں کار آمد ہو سکتا۔
 جب مہربان ذیل پانچ آفتوں سے نہ تھے کہ تباہ ہوئے اصول کے تحت اپنا نقصان کر لے گا۔

آفات انسانی
 ہوتے ہیں کہ جب ان کا قابو چل جاتا ہے تو دفت کا ستارہ اٹھ کھڑے ہو کر نہیں چھوڑتے۔ اسی طرح سانپ، بھیر اور تمام سہارے دہانہ انسان کو جیلانے میں نوستا ہے بھیر نہیں چھوڑتے جب انسان اپنے اس قسم کے دشمنوں سے بچ سکے گا۔
 جن کی جیلانے عملت ہی خود انسانی رگوں کی ہے اور مطلق کے شر سے بچا ہے گا۔
 تپ ہی خدا کی عبادت کے بغیر نہیں کو کھل کر کے اپنی طبیعت کے ساتھ نبھا سکے گا۔
 جب تک شر باطنی سے انسان مامون نہ ہوگا۔ اس وقت تک اپنے مقاصد عبادت کو مکمل نہ کر سکے گا۔

باغ ہستی کے مختلف شرائط
 چونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے باغ ہستی میں ہر قسم کے کدوے نصب فرمائے ہیں۔ اس لائق بھی ہیں اور فرائض بھی کدوے ہیں اور بھی غافل رہیں ہیں اور نہ رادھی، نیک بھی ہیں اور بد بھی، مہول بھی ہیں اور مروتی بھی۔ ہر ایک مخلوق کو دوسری مخلوق کو اپنے کام میں لاتی اور اپنا آلہ کار بناتی ہے چنانچہ شیر بھیر بکری کو کھاتا ہے۔ شیر کے حق میں بکری فری ہے۔ اور بکری بھیر و لکھن میں شیر شر ہے اس لئے مخلوقات کا شرخواہ وہ انسانی ہو یا حیوانی، رومانی ہو یا آسمانی، جب تک اس سے بچے گا اس وقت

کمال اس کی روحانیت کے کمال کی وجہ سے ہے۔ وہ نہایت ہی فخر میں تو ہے اور سب سے بڑھا کر انسان سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے تعلیم پر مبنی اور توجہ حاصل ہے ہر ایک ملک و نہایت دہشت کے ہر نفس و ہر ذریعہ اور دعات میں انسان برابر مدعا و افواہی کو کھٹکتا ہے۔ جب ملے مصطفیٰ کی صورت پر یا دت مغرب کی آفات ارضی انسان پر غور ہوں یا باقیات ساری انسان ہر ہر پناہ الٰہی طلب کرتا ہے اور دت اور مصطفیٰ و شفقت مبارک و دروت سے اپنی گلی گلی کو ت کو ادج تری پر پہنچا کر ہے اور اپنے اعزاء و عوام کے مافیہ ذرا کمال کی منتظر ہوا اگر میں آسمانی دیانت ہی کو اپنے لئے مشعل راہ بنا دے۔ اور ملکیت کے جس درجہ پر بھی پہنچے اس پر کفایت کرے لگا سے اسے ہر کار سے تیر حاصل کر کے کوشش کرے اس لئے کدوات و مصطفیٰ و خداوندی کی تعلیمات اور زندگی کے موجب کی کوئی مدد نہایت نہیں۔

اسے برادر ہے نہایت درگہایت
 ہر مردے ہر مردے ہر مردے

تنبیہ چھارم

چونکہ ہم ادھر ذکر کر گئے ہیں کہ انسان کو دیگر مخلوقات سے مناسبت مشابہت حاصل ہے اس لئے اب ہر یہ کھانا چاہتے ہیں کہ جن آفات و دروت سے عالم اسباب میں انسان کو رہنا پڑتا ہے اور جن سے تعالیٰ شانہ نے موزوں میں استعارہ سکھایا، ان میں انسان کو دیگر مخلوقات سے مشابہت حاصل ہے حقیقت میں جس طرح دفت اپنے تقدیر و دروس میں باغیان کی خدمت و تربیت، آسمان و زمین، اور آب و ہوا، فطریہ کاغذ ہے اور اس وقت میرکال پر پہنچتا ہے جب آفات نہائی سے بھی بچا رہے۔ اسی طرح انسان بھی اسی وقت میرکال پر پہنچتا ہے جب کہ آفات جسمانی و روحانی سے محفوظ رہوئے جس طرح آفات انسانی پانچ قسموں پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح آفات نہایت بھی پانچ قسم کی ہیں۔

آفات عالم نباتات
 ① سب سے پہلی آفت دفت کے حق میں ہے کہ وہ سب سے بڑھا کر انسان سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے تعلیم پر مبنی اور توجہ حاصل ہے ہر ایک ملک و نہایت دہشت کے ہر نفس و ہر ذریعہ اور دعات میں انسان برابر مدعا و افواہی کو کھٹکتا ہے۔ جب ملے مصطفیٰ کی صورت پر یا دت مغرب کی آفات ارضی انسان پر غور ہوں یا باقیات ساری انسان ہر ہر پناہ الٰہی طلب کرتا ہے اور دت اور مصطفیٰ و شفقت مبارک و دروت سے اپنی گلی گلی کو ت کو ادج تری پر پہنچا کر ہے اور اپنے اعزاء و عوام کے مافیہ ذرا کمال کی منتظر ہوا اگر میں آسمانی دیانت ہی کو اپنے لئے مشعل راہ بنا دے۔ اور ملکیت کے جس درجہ پر بھی پہنچے اس پر کفایت کرے لگا سے اسے ہر کار سے تیر حاصل کر کے کوشش کرے اس لئے کدوات و مصطفیٰ و خداوندی کی تعلیمات اور زندگی کے موجب کی کوئی مدد نہایت نہیں۔

دوسری آفت دفت کے حق میں ہے کہ اس پر بار افواہی، اور مہربانی، سب سے بڑھا کر انسان سے کہیں بڑھ کر ہے اس لئے تعلیم پر مبنی اور توجہ حاصل ہے ہر ایک ملک و نہایت دہشت کے ہر نفس و ہر ذریعہ اور دعات میں انسان برابر مدعا و افواہی کو کھٹکتا ہے۔ جب ملے مصطفیٰ کی صورت پر یا دت مغرب کی آفات ارضی انسان پر غور ہوں یا باقیات ساری انسان ہر ہر پناہ الٰہی طلب کرتا ہے اور دت اور مصطفیٰ و شفقت مبارک و دروت سے اپنی گلی گلی کو ت کو ادج تری پر پہنچا کر ہے اور اپنے اعزاء و عوام کے مافیہ ذرا کمال کی منتظر ہوا اگر میں آسمانی دیانت ہی کو اپنے لئے مشعل راہ بنا دے۔ اور ملکیت کے جس درجہ پر بھی پہنچے اس پر کفایت کرے لگا سے اسے ہر کار سے تیر حاصل کر کے کوشش کرے اس لئے کدوات و مصطفیٰ و خداوندی کی تعلیمات اور زندگی کے موجب کی کوئی مدد نہایت نہیں۔

یہی سبب ہے کہ حسین کی مشارکت کی صداقت کا وقت آپا یعنی تھک کے بعد جو ہر وقت قیام عرب اسلام میں داخل ہوتے تھے جو حق تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا اذ احسۃ نفسہم و قالوا انما جئناک بآفت کی غلاری غلام و سپرد ہوا ایک اور یہ کہ ہر وقت غلاری کے بچے سے عداوت کرنا کہ کام بننا کیلئے خوب بات سے غلاری کا غلاری دہائی لگی ہوں گے بھی مغفرت طلب فرمائے اور اس پروردگار کی حمد و ستیج فرمائے جواب کو یہاں بہترین کے مرتبہ علی فرما کر نہ کرنے والا اور آپ کی شفاعت و طلب مغفرت سے تمام امت کے سینات و ذوق کرم حاضری فرمائے والا ہے۔

یہ ہے شرا علی اور شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۲ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۳ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۴ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۵ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۶ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۷ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۸ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۹ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۱۰ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۱۱ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۱۲ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

۱۳ شتر قریبی ازاد و قبیلہ شتر قریبی کی تفصیل و توضیح اس کے بعد حق تعالیٰ ان کو شتر سے تفرق سکھاتے ہیں جو اختیاری و غیر اختیاری شتر و کاتب لایاب اور دروہ ہیں۔ چنانچہ شرا علی کا نام قائم اول شتر یا جناب ازاد ہے اس کے شتر یعنی عرض ہے کہ۔

یہاں بھی سبب بیکہ مغفرت الہی کا اثر معاصی و خطائے امت پر ہے۔ ہر ایک کی طرف سے اصلاح امت و دستغفار و ذوق امت کی وجہ سے قریب کا درود اور اہم اہم کی طرف سے تہنیر ہو کر امتیال کرنے والا مالگیر مذہب نہیں آئے گا۔ حالانکہ کتب کی امت کو ذرائع و فضائل میں بھروسے سے حدیث لکھیں سنیں من فیکون شرا لہ شہر باب اربع الحدیث۔ اس سابقہ سے نسبت و مشابہت حاصل ہے قریب کا قاعدہ کے موافق سادہ الشرفان میں بھی یہی مشابہت ہوئی چلے جیے جیے گرجیوں کا امتیال ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا درجہ پانچویں نمبر ہوا ہے اور حضرت سرور عالم علیہ السلام کی طرف سے قریب امتیال کے اس مرتبہ اعلیٰ پر نہایت ہیں جس کے بعد کوئی مرتبہ نہیں اور عیدیت کا ملہ کے اس درجہ نسبت ہر طریقے سے جس کے بعد کوئی مقام ہو نہیں تو ہر ایک کی دعا سے مغفرت کا اثر بھی ہو کر ہوا چاہیے تھا کہ آپ کے درجہ کے مالگیر مذہب، طرفان نور و فیو کے اور ثواب کا وزن ہو جسے اور آپ کی امت ہو کر مالگیر مذہب، طرفان نور و فیو کے طرح کا دے اور قیامت سے پہلے دنیا کو اس طرح خیر کر جائے۔

حاصل اسلام ہے کہ آپ کا درجہ سطر اور آپ کی تہنیر کا ملہ اور آپ کا استغفار قریب امتیال کے کل افراد کیلئے ان مقام شہر و ملاقہ کو داخل کرنا ہے و خواہ مقدم ہو یا بعد آدم و حوا کی لغزش اور ان کا ذوق اور خواہ وہ مؤخر ہوں۔ جیسے امتیال ہو کر کی دھوکا

سے سزا کی گئی ہو، جیسے عیسیٰ کی کلی کی سزا میں جہاں پہچانی جاتی ہے تو وہاں ایک شش تاریکی میں آئے ہو دیتے ہیں کہ اگر قدرتی کلی یعنی کلی ہر گز سے تو اس میں ان کو ہیں کلی صفا کی گئی ہے۔ کوئی گندہ نہیں بلکہ یہ نار اس کو مذہب کے زمین میں آتا دے۔

اسی طرح حضرت زوال لعلین کی طلب مغفرت کا نام بھی نفس امتیال میں اسی جی طرح نکلا ہوا ہے کہ اس کے بعد کوئی مالگیر مذہب آئے اور اگر آئے تو امتیال ہو کر عیدیت ہو کر کوئی نقصان نہ پہنچائے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

بشریت کا ملہ کا تعلق شفاعت بنی نوع انسان سے

ہیں جاتا ہے سب امور کو پیشتر خودوں ہی کا کام پر تائید اور مقصد ان اعمال پر خود سے
ہے ہوتا ہے کہ جو بار اور مطلب ہے۔ ان اعمال کی تاثیر و فہم یہ وہ حاصل ہو جائے یعنی
طالب کے شمار کے موافق مطلب کا کام پا بند اور اس کے سامنے عاجز ہو جائے۔
لیکن طالب کا اس پر مشیدہ کسی عالمی مطلب کو نہ ہو اس لئے یہ شرط وہ ختمی ہو گئے
پوشیدہ ہو گئے اور اس میں ہزات الشاطین جنات و جنات کے ذریعہ سے مقصد ہی
کی جاتی ہے جو جیسا اوقات غریب نظم عالم ہوتی ہیں اور جیسا کہ جو تک تو پتہ گڑوں میں اس
قسم کا طوبی اوقات شرک کی طرف پہنچا ہے اور انسان انہی تاثیرات کو تو مضیق کے
درجے میں سمجھنے لگتا ہے۔ اس لئے جناتی شان سے اس شرک اضافت یا اعتبار کو نہ شیف
کے عورتوں کی طرف فرمائی اور ایسے باگانی اثرات جنہ سے خود رکھتا اور اس میں
سے جس کو دوسرے انسان کا دل کدہ پر پکا تھا تو ذکر کی فراموشی سے اس کو پاک فرمایا
کیوں کہ قلب انسان کی وہ شیخ جو شرع کے اس کی درستی پر مبنی اور آخرت دونوں میں
انسان شرفی اور اجرات حاصل کرتا ہے۔ ہر سارے اعمال و افعال درست ہو جائے
ہیں اور اس کے گڑھے سے نہ ہٹاؤ جن میں وقت اور تمام اعمال و افعال میں فراخ
ہیاد ہو جاتی ہے۔ اذ اصبحت صلح الجسد کلاماً و اذ اصبحت الجسد کلاماً الخ

تنبیہ دوم

شروع فہم سے استعاذہ کی حکمت
خداوند تعالیٰ نے استعاذہ فرمود جس میں اپنی غلطی پر ہے کہ جب ان سے استعاذہ ہو جائے
تو شروع و نظا ہری سے خود بخود ہو جائے گا جس طرح ہم درود میں اصل روح ہے اور
جو برہمنی ہونے کے کسی کو ہم پر کرامت و فوقیت ہے۔ اس کی شروع و نظا ہری پر شروع و فہم
کو استعاذہ کی اثرات کی حکمت کے فوقیت ہے۔ کسی گھمبہ کو بانی خدا میں اس طرح اس
کے حق میں شریعت ہے اور شخص کو برہمنی ہو جاتا ہے اور کسی کا ذکر کیا گیا جس طرح اس کے
لئے تابع حیات ہے اور یہ غلط استعاذہ ایک کھلا ہوا شرع ہے۔ اس لئے اس قسم کے شروع
کو حق تعالیٰ نے ذکر نہیں فرمایا اور اسے تو اکثر انسان خود ہی امتزاج کر کے جس پر اپنے خود
میں صرف دیوار و دیوار کی شروع و مذکور ہوئے جس جو ہر مشیدہ و شیعہ کائنات کا
غلام اور اس کے منہ سے اور جو ہر پر مشیدہ کے جن کے مصلحت کو بامانی سمجھنے سے
انسان قاصر ہے۔

(۴) شروع استعاذہ
جسے رزق کے برکت بار کا ڈالنے والا یا اس کو
مڑے لگاؤ دیکھنے والا غریب عالم بنانا ہے

اور رزق دیا خداوندوں کا جو خدا و عاصد تصور کیا جا سکے اور رزق کی صورت خود
کو بنانا کہ ایسی صدمہ کر دیتے والا صدمہ کہ تاجے اور ایسا کیا جا اور رزق کے حق
میں امر و نہی کسی شخص پر کہ اپنے خود سے اپنے مالک کو کوئی نفع پہنچا سکا ہی
خود نہ انسان جس کے عاصد اور دشمن اس کو اپنے مقاصد پر بخوبی میں عاجز اور بیست

کرتے ہیں اور جی کا ماذہ ظلمانی ہے وہ ظلمت تاریکی میں ترقی پاتے ہیں۔ ان میں کہ انسان
کا ماذہ نورانی ہے اور اس کے فطری و داخلی مزاج میں غلبہ خیر کا ہے اس لئے اس کے عمل
کا اور فوٹو غلبہ ہی برکت حاصل کرتے ہیں۔ جب انکے ناز و نور میں کی تاریکیوں کو چھٹا
ہے اور شب کی تاریکیوں میں اس کے لئے پلے کے بغیر سے انسان کیلئے استراحت سکون
کی رکھا گیا ہے۔ اسی لئے جب شب کی تاریکیوں میں شروع ہو جاتے ہیں۔ جو قدر ثبات اس
کا اس عالم سے ملد یا خواب میں جاتے کو بھی جاتے ہے اور اس کو اس عالم سے بے خبر
کر دیا جا سکے اور درندوں اور سرہانہ فریاد کا ماذہ چون کہ ظلمانی ہے اور ان کو کوڑے
نفرت ہے۔ اس لئے جب شب کی تاریکیوں میں آئے گا کہ کام کو گھمبہ میں جس کو اس قسم کے
شیطنت کے آری بیکر سہل و ہیام اور شاطین الاشیخ جو روڈ کو فوٹو عمل پہنچتے ہیں یہ
طبیعیات ہے کہ کوئی انسان شب کو آرام نہ کرے۔ اور باغی و زور کی مانند سچ کو سچ ہے
مگر قدرت تو فری میں کا رو بار کی کو چہ ہے اور دائمی میں انسان کیلئے استراحت پہنچتی ہے
اس لئے جب انسان کو کسی و سوزی ظاہری و داخلی تاریکیوں میں گھیر لیں اور اس پر جو ہم کر آئیں
فراس کے حمار کیلئے پروردگار نے بندہ کو رت الخلق کی وہ فراموشی مفلکی جو اس
ایضری کے شرک کا اس طرح کا نور کرے جیسے فراموشی شب کی تاریکیوں کو کو کر دیتے
اور ان پر غلبہ آجا سکے جس طرح عالم اجسام میں ایضری آتی ہے اور اس کا رتبہ کچھ
دی و قادر مطلق ہے۔ اسی طرح جب درود انسان پر پالی گھٹا کرے تو بتلا و پالی کلاس
کا رتبہ کرنے والا بھی دی و رب الخلق ہے کسی بندہ کے قبضہ میں کچھ نہیں ہے اور بندہ
کو از خود رتبہ الخلق میں شرفا ہستی اذ ادب کہنے کے سوا ہر بار ہی نہیں ہے۔

(۳) شروع التفقہ فی التقدیر

اس طرح ہر دفعہ کیلئے کچھ ناگہانی آفات ہیں
جو اس کے شعور و ارتقاء پر ہر ایک چھاپے لاتی
ہیں اور اس کے غریب حیات و قنات کو طیارہ کر دیتی ہیں اسی طرح انسان کے لئے بھی
الاشیاء ہائے محرومالی صلیہ طبعانی و انشروک نظر بد کالگ جانا وغیرہ ایسے ناگہانی
عصائب و آفات ہیں جو انسان کے فہم اور ادراک عقل و شعور کو متزلزل اور گھمبہ اس کی پاکت
میں ڈال دیتی ہیں اور انھیں غیبی کا شروع و ان کا قتل با اوقات انسان کو ضلالت و
گمراہی میں ڈال دیتا ہے اور دشمنانی کلمات کا جہانوں کی فراموشی کو زور کر دیتا
ہے۔ اور باطنی تاریکی کا اثر انسان کے اعمال و افعال میں اور اس کی نظروں میں غلط
ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کی ناگہانی آفتیں جلد و دماغ پر ہوتی ہیں ہرگز اکثر غریب شیطانی
کے لئے کا باعث ہیں جن میں ان اور جو شروع التفقہ فی التقدیر ہے سستہ ہیں اس کے اثرات
کے رب سے نفوذ کی تعلیم ہے۔

تنبیہ اول

چون کہ شروع و طریق صلیہ کی طرف بہ نسبت ہر دوسرے عہدوں کا دماغی طبعی ڈو
ہوتا ہے اور ان امتیازات ناقصہ سے زیادہ تر افتادہ ناقصات عقلی کو برکت ہے۔
مردوں کو رتبہ دلا تا اور ایسے مردوں کا خوردوں کے کہنے میں اگر خود ہی انہیں جیسا

وامثال کیلئے مختلف قسم کی تدابیر و تدبیریں حق تعالیٰ کی طرف سے تجویز فرمائے گئے ہیں مگر
کی غرض غایت اور اس کی تعریف یہی ہے کہ انسان کی خیال میں سمت و افعال بدل
ہو جائے۔ ذکر و شغل کے ساتھ لکھائی، لکھائی جو کہ باجا مال ہے اس کا مقصد بھی ہے کہ
خیال میں وسعت و افعال پیدا ہو۔ جو بہترین ما حاصل ہو اسی قدر ہے کہ انسان کی فکر
میں حیرت و حیرت پیدا کرے اور اپنی روحانی قوت کو مستعد اور ترقی ملاقت میں لگاتی ہو
کے چنانچہ بیسویں اور پندرہویں جملہ ملاحتی قوت خیال سے کرتے گئے ہیں اور ان کا
بارے میں میرٹھولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے وہ اپنے مریضوں کو دن رات غفلت
موقوف سے بھی باور کراتے ہیں کہ اب ان کے مریض کی سمت روز بروز ترقی کرے۔
اور دن رات مریض سے بھی اسی تصویر کی مشق کراتے ہیں کہ وہ باطل اچھالے۔ اس کو
کوئی نکات نہیں جانتا میں خود مریض سے کہہ لیا ہے کہ اب میں باطل اچھالوں۔
اور ہر قسم کی قوت میں میرٹھولی ہے۔

الارض اور ارضان ایک حقیقت ہے اور قوت تخلیق انسان کی سمت و افعال میں
خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور کمال انسان کی اس میں بڑا دخل ہے اور جب کمال انسانی
کے اثرات کا عالم ہے کہ چاہے وہ کچھ کہے گئے تو اچھا ہوئے غلط ہے اور مریض کے
بہار ہو جائے تو غفلت و رخا اس کی تسلیس کی کہ ہم کو کچھ کہے گئے تو اچھا ہوئے غلط نہیں ہو سکتا کہ قوت
کے ساتھ اور کمال انسان کی برکت شامل حال رہیں اور یہ قوت خود راہی کے اختیار
کا رفرقا ہوتی ہو وہ کائنات ہی اس پر مادی ہو سکتے ہیں۔ انسان ان کی قوت تخلیق یا
کسی طریقی یا عقلی شے پر غور و فکر ہو سکتی ہے اور آج آپ اسے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں
کیلئے نازل کی گئی ہیں۔ ان کے نفسی اثرات ہوتے ہیں تو کتب و کتاب کی تلاش میں نہیں
ہے۔ اور میرٹھولی ہے کہ جس قدر بھی مشورہ کائنات کی نصیحتیں ہو سکتی ہیں جو مال و
سے منتقل ہوں۔ یا مال یا مال سے بغیر ہوں یا کچھ نہیں غرض جس نصیحت سے بھی مادہ
انسان کی دیر سے روح انسانی شے ہو سکتی ہے۔ قرآن حکیم نے اسی اعجاز و
ادراکی نصیحت اپنے شاگرد اور استاد و تلمیذات کو بتلا دی ہے۔ روح انسان کی پاک
کا سامان کیا ہے اور یہ کلام پاک اور راجع مفید کی پاک کیلئے ہنر و پاک۔ دینے والے
کے جو حقیقت کی تفسیر کرتے ہیں وہاں دینے والے۔ اسی لئے ہوں کہ پاک کرنے والے
بے ایمان کے مختلف تلمیذوں سے پاک رہیں کہ پاک کرنے اور دینے کو دینے ہیں۔
اور یہ نصیحتیں یا نظام ہے۔ جیسے کچھ اور مریضوں کے دھوکے کا دنیا میں نظام
ہے دنیا میں یہ ممکن نہیں کہ کمال سے ہوا شے کو کسی بے کچھ دھوکے کے دھوکے اور
کی ضرورت نہ پڑے۔ اور یہی ہے کہ کمال کا رفرقا ہوتی ہو دینے والے نصیحتیں یا نظام
کرے۔ اسی طرح عالم میں ان کے کمال و خلقت و شاد و راس کے گرد و فاسے اور ارض
فرما دیا ہے تاکہ ان کے کمال و خلقت و شاد و راس کے گرد و فاسے اور ارض
موقوف رہ سکیں۔ اور ان میں دینے والے نصیحتیں دینے والے کی ضرورت ہو سکتی
قرآن حکیم کے انوار اور توحید کی راجع مفید و ضرورت ہو سکتی ہیں کہ جب تمام خلقت
خلقت مدد کے بغیر نہ رہیں ہوں کہ کچھ کہتے ہوں بلکہ ہر پاک کی قوت ہے کہ کچھ

اور اسی تصور و تصور کو کہتا ہے اس لئے خداوند عالم نے اسے وقت میں طرح کا ستارہ
کھلا ہے تاکہ اس کا شغل بن جائے بہت کی طرف کامل توجہ کے خدا کی طرف ہر جملہ طور
وہ حضرت خشت کی صورت سے بدل جائے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ روزانہ ذات کو
سوئے وقت اور دن کا شغل وقت میں باوجود زمین کو بڑھ کر کم کیا کریں۔ بہت سے
لوگوں کا تجربہ ہے کہ اس عمل کے دو حقائق ہیں کہ انسان پر ضرور ہوتا ہے۔ کسی کی
نظر ہی اس پر چھپ سکتے ہے۔ وہ بایں ہستی کو روح کی قوت پر کچھ خوں والوں پر زیادہ
اثر انداز ہوتی ہے اور اس کی شہادت عقلی علم بھی دیتے کو تیار ہے یا نہیں۔ سو یہ بات
بہت ہی واضح ہے۔ اگر انسان ذرا بھی غور و فکر سے کام لے تو اس کو نظر آ جائے کہ کچھ
ماحولیاتی اثرات و طبعی اثرات ہیں جو اس کے قریب ہے۔ ایک عقیدت و تابع ہے عقل نہیں ہے
تشیخ اس کی ہے کہ درج انسان کا اس کی ہے کہ ہر ایک وہ عالم و جسم مقدر ہے
اس وقت نگاہ بہت کے تمام مراتب میں مقرر ہے، خدا کا ہر ذرہ بدن ہر نایہ روح کی
تدبیر لطیف کی تاجیہ ہے اسے خون بننا اور خون کا کسی شکل میں آنا کسی کا تدبیر کا
شوق ہے اور یہی غایت ہے انہیں سبیل انہیں سے ظاہر ہے کہ جس قدر مادہ کے مراتب کا
میں لطافت آتی جائے گی اسی قدر مدد کا جان اور اس کی قوت اس کی جانب زیادہ
ہوتی جائے گی یہی وہ جسم ہے کہ خون ہوتا ہو سکتے ہیں یعنی ہر لوگوں کی بہت سے کاسا
اور ان کا ساخت نہایت نازک ہوتی ہے اور ان کی آن کی گروں میں ایسی ہی طرح خوشنا
نظر آتا ہے جیسے کھانہ و شفا کی کچھ میں منظر آتا ہے یا شے کی کمری میں شرب
اور ان کا جھلکتی ہے توان پر دوری و دیر ایسی ہی طرح میلان و توجہ کر لیں۔ ہمیں
مقناطیس سے لپکے کر کشش و دباہت ہوتی ہے۔ پس جو کچھ اس میں ہر ایمان نہیں لگا
وہ در حقیقت نظریت میلر کے روز و فاقہ نظر نہیں ہیں اور کیا اس کے بعد ایسی
روح متوجہ الی نہیں کیلئے جس نے ایک دوری روح کو اپنی طرف جلا بند کر کے
کی تمام روحانی ترقیات کو روک دیا ہے۔ عقلا اس کی ضرورت نہیں ہے کہ لایہ کا
انسان خدا کی غائب میں اپنی فراہم کرے ہوتے گھٹا ہوا اور آیات متوجہ ترقی کی کمال
کر کے ایسے قید و بند سے نجات حاصل کرے۔ یہ شک ہے جس جب عقلی انسانی کو گستا
ہے تو اس کا مطالعہ اور دلک زبانی ہی ہو سکتی ہے اور دیگر متوجہ ترقی کے اثرات
نورانی ہیں کہ روح انسانی کا روحانی یا فاعل کیا ہو جائے۔ وہی اس کے عقلی یا فاعل
ہیں۔ حق تعالیٰ ہر انسان کو ان اثرات و ترقی کے حصول کی توفیق بخشنے آئیں۔

سحرزدہ کیلئے متوجہ ترقی کا ایک مجرب عمل
سحرزدہ انسان کی قوت تخلیق پر اثر انداز ہوا کہ اس کے جس کے جلا جانے کی وجہ سے

انسان کا اندرونی نظام متزلزل ہو جائے اس کا مقصد بھی سحر کا اثر ترقی ہو سکتے ہے کہ سحر
اپنے مقاصد و غرام میں کامیابی حاصل کرے۔ قوت تخلیق انسان کے اندر مقصد سے
وہ بہت قوت پیدا کرے کہ انسان کی سمت و غرض قوت و ضعف کا مادہ مدار ہی
اس پر ہے۔ چنانچہ اسی قوت کے مدد سے زیادہ جلا جانے کا انجام موت ہے۔ اسی کی

خاک کلفت دم کا اثر ان میں نہ آتا۔ ہمز زمین کی مخلوق کا اجسام عنصریہ سے بھی چونکہ افزان
ہوتا ہے۔ اس لئے دم کی خلقت ایسی مخلوق کا ساتھ تو چھوڑ دی نہیں سکتی تھی۔ جیسے آپ کسی
دھبائی تہ میں سے جب غوطہ کھ کر باہر آتے ہیں تو ممکن نہیں کہ پانی کا اثر آپ کے جسم پر ہو۔
اسی طرح درہائے دم کی تہ سے باہر آنے والی مخلوق کی دم سے مناسبت سمجھئے اسی وجہ سے
جو مخلوق مادہ عنصری سے بھی مغزن نہیں اس کو بھی تسبیح اور تقدیس پسند کی ضرورت ہوئی۔
اور اترے مغزن مخلوق کو تسبیح و تقدیس کے ساتھ استعاذہ کی بھی ضرورت ہوئی۔

بہر حال جن لوگوں پر عملی اعمال کا اثر ہو یا ان پر سحر کیا گیا ہو یا کوئی اور ملوی مل
انسان پر تسلط ہو۔ ایسے زمینوں کے لئے ہم کو ایک علم دوست فاضل سے ایک جڑب مل
سلوک ہوا ہے جو بہت مختصر مگر کامیاب اور آرزوہ مل ہے ضرور تقریر کر کے دیکھا جائے۔
انشاءات شریک نجات حاصل ہوگی۔

حملہ میدہ ہے۔ اس قار کے روز طلوع آفتاب کے وقت نگے ہیروں زمین پر پڑے
ہو کر تین تین مرتبہ اول دائرہ درہ و مشرب کے ساتھ قل اعوذ سب العلین اور قل اعوذ
بسمہ اناسم تہواری پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ہیروں کے بچے کی مٹی لیکر ایک انگلی میں
جو پہلے سے تیار دی گئی ہو ملا دیں۔ انشاءات شریک ایسے سحر و غیرہ کا اثر ہو جاتا رہے گا۔ مگر
استعاذہ قلبی شرط ہے اور وقت مل یہ نصیحت رکھا جائے کہ جو اثرات سحر و غیرہ کے میرے جسم
میں ہیں وہ سب ہیروں کی جانب زمین میں منسوب ہونے جا رہے ہیں۔ گویا علم بہت کی
رؤ سے اس عملی سوتو زمین کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ نورانی اور جلالی آئینہ شمس کی جلالی جگہ
میں جبہ طہی جاتی گی تو جلالی خداوندی کی یہ دروں کیغینیں مل کر انسان کی قربت
و قرب طہیر میں جو دو گ لگ گیا ہے اس میل اور کثافت کو ایسی ہی طرح صاف کر دیگی
جیسے مٹی میں سونے کو تپانے سے سونے کا میل صاف ہو جاتا ہے۔ اور انسان کی شجہ اور
اس کی قرب متقللہ آثار شیطانی سے ایسی ہی طرح نکل جائے گی جس طرح سونا بھی میں تپنے
سے نکھر جاتا ہے۔ وانشاءالم۔

نوٹ:۔ اگر اس مل سے صاحبان ضرورت کو نفع پہنچے تو حق کو بھی دعا ہے خیر
میں فراوانی نہ کیا جائے۔ بلکہ قہر نہ ہو تو اطلاع دے کر سرور بھی فرمایا جائے۔



تفائق

مولانا محمد طاهر قاسمی
ابن ابی طالب حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

جیسے ہمیں ہی قسم کے ہوں گے اُزل وہ مخلوق اور مظاہر ہیں خیر ہی خیر ہو خواہ شائبہ پیدا ہو اس کا گزرتا ہو دوست و دشمن وہ مخلوق اور مظاہر ہو جو خیر و شر دونوں کا پتھر ہیں سو ازل ادراک کا معنی ہے کہ العظما جہاں قیام میں ایسے مظاہر کہیں خیر کے سوا کچھ نہیں ملا۔ اگرچہ الحق کہتے ہیں اور مظاہر بشر کو شایطین و دینت سے متحرک کر رہا ہے اور ان دونوں کے مجموعہ کو انسان کہتے ہیں اور جبکہ صورت حال یہ ہے کہ ایسا خیر و شر کے مخلوق ہیں انھوں نے مرتفق ہے۔

اور ان میں سے انسان ہر دو مخلوق کا خلاصہ اور روحِ وحیم کا مجموعہ ہے اور یہ غنا، ارادہ و قدرت کے ساتھ انسان میں محض آفرینش

انسان عادتاً مرکب مخلوق
ہی کو دیکھ سکتا ہے

خداوند پر کے لئے ہوئے ہیں تو حقیقت یہی واجب الستم ہوگی کہ غلامی سے عالم میں انسان کو صرف دو خلق محسوس ہوگی جو روم اور بادشاہ دونوں سے ترکیب یافتہ ہوں یعنی نہ مظاہر شخص اسکو محسوس ہوں گے نہ مظاہر شاہ کو دکھائی دوس گے بلکہ ایمان یا غیب کی حکمت کو باقی رکھنے کیلئے اس کو محسوس ہوا میں اس کو خدا ہی مخلوق کو اودار کر دیں گے جو تزی جہم اور روح و مادے ترکیب یافتہ ہو سکیں کہ جیسے اس کو تیلی کا نقطہ یا دو جزین و آسان اور کائنات کے ایک طرف ذرہ دو کہ تھکے کی اہلیت رکھنے کے بر قدرت ہر چیز میں رکھنا کیلئے ملکہ کی سی ایک دہسیدی کو خود بھی دیکھ کے اپنے رکھنے کا تیرہ جالت مجبور و خود پر کے جانا پیر کوئی صاف و شفاف آئینہ اس نقطہ نورانی کے بالماقابل نہ آجادیسے اسوقت تک اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنا پناہ ذرہ کو سکے اور اس کو تھکے کی پتلی کو اپنی شکل و صورت رکھنے سے پہلے پھر ایمان لا نا فروری تھا کہ وہ اپنے جرموں نور و خلقت و نوروں کی امتیاز دیکھنے سے ہی طوع انسان بھی اس خبر و شرس شایین و جنات کو اپنی نگاہ اور کچلی نسل کی طرح جب کہ میں بھی کجنگ جہل تک نہ آجادیسے اسوقت تک کہ

”یہ عنوان ملی دنیا میں مسعود دقین اور خادمہ سرائی کے لئے مسمیٰ سلاخ زمین گھسی گھسی ہے حضرت میر تقی اس سے واقف نہیں مگر موزیتین کے نزول میں سحر کو چوں کہ غاص ہو کر پہلے پہل پہلے مضامین موزیتین کے نشتر سے مسلسل سحر کی حقیقت و مہابت پر پھر نہ کچھ روشن دلیالیں ہلا کر ایک اہم فرض ہے یہ مخصوص ایسی صورت میں کہ ایک کردہ قدیم ہی سے سحر کا سکر ملے گا آپ اور اس کو تخیل کھن سے تعبیر کرتا ہے اور اس زمانہ کے روشن خیال اصحاب کا تو ذکر کیا ہے ان کے یہاں تو خدا اور رسول کا وجود ہی ہے ایک خیالی قصبہ ہے سحر تو مہلا بھر سحر ہے اسلئے بنام خدا جو کہ اپنے فہم کا کارہ میں اس آئینہ آباؤ ہرے اور جہاں سرائی ختم رہا ہے اسی کو ہم دیکھ کر رحمت و مدد کے پھر پریش کرنا مہول کر زندگی باقی ہے اور اس رسالہ کا چھپر ختم ہونا مقدمہ ہے تو بیخانی میں انشاء اللہ اس بحث کے ختم ہونے میں واضح کر دینے جائیں گے اگر بیخس سحر کے متعلق جو کہ لکھا گیا ہے ”الطوائف کلبیہ“ کی روشنی میں تاہم ۱۲۱ نمبر کا رسالہ ”عذاب“ کا بیخس سحر کے متعلق دیکھ کر گنت گئی ہے جو افسوس ہے کہ بیخس اس وقت دستیاب نہ ہو سکا اگر ہم سحر کی تو بیخانی میں اس کے لطافت بھی معصون خدا میں انشاء اللہ فرشتہ کے جائیں گے۔

تمہید
بہر حال حقیقت یہ ہے کہ روشنی دل لسنے کے لئے بطور تمہید اولاً اس قدر عرض ہے کہ چونکہ اس عالم میں خیر و شر دونوں کا وجود ایک دوسرے کے ساتھ قوام ہے اور ان کے وجود سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اس لئے بنیابینا شراوت عقل و نقل خیر و شر کے مظاہر

کردیکے اور بادی النظم میں جو بحر و کرامت کے مشکل معلوم ہونے لگتے ہیں وہ میرے کہبت سے سو عدد تک میں مبتلا ہو کر اپنا ایمان کھو بیٹھے ہیں۔ اور غالباً یہی قوتِ حق تعالیٰ شلیت لعین و جالِ اکبر کے پاس بمقامِ برین حضرت خاتمِ نبوت ہوگی جسکی بلاطِ قوت و شوکت کے دامِ تزییر میں ہزاروں کلرگو مبتلائے زیب ہر کہش جادوی کے مین جو پینچہ کار و سہ الامین سلطان ہوں گے وہ اس قریب کی دلت اولیٰ التفتات ہیں نہ کریں گے۔

خیر و شر کا اصطلاح اور آزمائشِ خداوندی
 رہی خیر و شر کی یہ مخلوط آزمائشِ خداوندی اور اس قسم کے علوم کا دنیا میں ظاہر ہو تا سو یہ کوئی خلافِ فطرت آزمائش نہیں دنیا میں رد و ہرام اس قسم کی آزمائشیں اپنے زیر

دستوں کی کیا کرتے ہیں چنانچہ ایک آدابِ اپنے نوکر کو آزماتا ہے تو سب اوقات اپنے خزان کی تجویزوں کا منہ کھلا چھوڑ دیتا ہے کبھی بہت سارو سپہ اسے مکان میں کھلے طور پر ڈال کر چلا جاتا ہے۔ اور آزماتا ہے کہ کھینچ کر یا غلام یہ رو پیہ مجھے دیتا ہے یا اپنی جیب میں رکھتا ہے سو غور کرنے کی بات اس میں ہے تو یہ ہے کہ رو پیہ مالک کے حق میں تو سرورِ اس موجب رحمت ہی ہوتا ہے البتہ غلام کی دیانت و امانت کی آزمائش کے لحاظ سے یہ رو پیہ اس کے حق میں باعثِ خیر بھی ہے اور باعثِ شر بھی کیوں کہ یہ رو پیہ غلام نے ازراہِ خیانت چپکے سے اٹھا کر جیب میں رکھ لیا تو ظاہر ہے کہ اس کا انجام اس کے حق میں جبراً کا عذاب ہی ہوگا اور امتدادی کی صورت میں اس کا شر کہ یقیناً غلام کیلئے آقا کی رضا و خوشنودی ہوگا اور مہربانِ اہمدا اس کو حاصل ہوں گے۔ اس طرح سحر کے اندر جو کچھ بھی قریبی و دلیت کی ہیں اور انسان کے سامنے ان کو ظاہر کیا گیا ہے وہ اس کی لئے کہ دیکھیں انسان کو مقصودِ حیاتِ قسارو سے کہ اپنے کو لا اعلیٰ میں نادان کہلائے ہے یا اس کو مشرکہ کہ اپنے کو نیچا نہ فرما نہ کہلائے ہے۔

علم نافع اور علم مضر اور عالم کے لئے ان کی موزونیت
 اللہ عز و جل نے ہر آدمی کو علم سے عالم کے اجزاء کی تحلیل و تفریق ہوتی ہے۔ علم نافع کا فخر نہ و شر بشر ثابت باری تعالیٰ ہے تو علم مضر کا فخر نہ و شر شیطان ہے اور یہ دونوں علم عالم کے اعتبار سے بعینہ وہی مثال دیکھتے ہیں جیسے کسی مہربان کی کتاب بشر پر ہے یا خیر یا غی یا غی و زینت ہوتا ہے اور عالم الفاظ و حروف کی یہ دونوں الہامی ترکیبیں

ناروا ہر مژدہ ایک وقت اس کے سامنے موجود ہو چکی ہیں بلکہ کھلے کھلے آجاتے ہیں کوئی تو درجہ نہیں آسکے کی سیاسی و سپیدی سے انکار نہیں ہو سکتا اسی طرح حضرت انسان کے علم الاولیٰ و الاخریٰ میں اپنی ترکیبِ نوئی کو دیکھ کر لاکھ اور ان کے مقابل مخلوق یعنی مشیٰطین و جبرو کا بھی منکر نہیں ہو سکتا۔

مخلوق ثلاثہ کے علوم ثلاثہ
 غرض جبکہ یومنون بالغیب کی حکمت اور انسان جیسے مرکب مخلوق کے دو جزو اول دانش و ذہنیت نے دو قسم کی جگہ کا مخلوق کا پتہ چلایا تو اسی کے بعد اس کا راقب بھی کرنا پڑا کہ ہر مخلوق کا علم بھی ایک دو سکر سے جگہ کا ہوگا اور ہر ایک کی تاثیر ایک دو سکر سے مختلف ادا کیے کا اثر دیکھنے کے احرام ہو گئے یعنی خرمشوں کا علم خرمش ہوگا تو نباتات و مشیٰطین کے علم میں شر ہوگا اور انسان کے علوم میں دونوں کا کھم ہوگا یہی سبب ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خاتمہ کا علم خیر اور سعادت کے ہو رہے تو ان کو مل ویتا ہے اور اس علم کے الفاظ و معانی اور ان کی ترکیبیں نورانی ہوتی ہیں اور اپنی تاثیرات نورانیہ و فیوضِ باریہ کی کیفیت محدود پیدا کرتی ہیں تو مشیٰطین کا علم شقاوت و مشرور کی تمام لایا میں مبتلا ہے اور ان کے الفاظ و معانی اور ترکیبیں دونوں غلامی ہوتی ہیں جو اپنے اختراعاتِ نادری و دغائی سے طلبِ انسان میں شقاوت و تیرگی پیدا کرتی ہیں اور عجائبِ ظلماتِ مضیبا فرقی بعض کی طرح دل پر مسلط ہو جاتے ہیں۔

علم قرآن اور علم سحر کا تعلق
 نور و ظلمت کا تعلق
 نور و ظلمت کا تعلق
 نور و ظلمت کا تعلق

کہ آزمائش اور محنت کیلئے اس علم قرآن نازل کیا گیا ہے۔ اور یہ علم نورانی عالم کے استحکام و استوار اور نظامِ انسانیہ کی بنیاداری کے لئے اسکو معصود و مکمل و درجہ پر ظہیر و اقتدار و تمکین کی لافروں دلائے کیلئے عطا کیا گیا ہے کہ انسان ارادہ و قدرت کے ساتھ نیک و بد میں امتیازی راہ نکال کر دنیا و دینی میں مقصودِ حیاتِ پالے اسی طرح حق سبحانہ و تعالیٰ کی فطرت سے انسان جیسے اس جسمِ روح و جوارح و دلا کو قدرتِ ہوت کی مہول ہیلیاں کھلے اور اس کی آزمائش کر کے کیلئے باریت و آورد کے ذریعہ سے اس علم سحر بھی آتا دیا گیا ہے جسے سیکھنے اور حاصل کرنے سے انسان کو ظلم کا کائنات میں بامعناجات و مشیٰطین اور جادو جلی و سفلی ایسا غیر مقصود و کمال اور ناجو و قوت حاصل ہو جاتا ہے جس سے عجیب و غریب ہو جاتا ہے کہ انسان دھکا کر لے آتا ہے جس کو اس علم کی بلا و خوشنودیوں کے جال میں پھاس کر گرہا

حق کی جانب میں غلبہ اللہ، مومن، قانت، مجاہد، بے نفس بن کر اپنے کو پیش کر دے تو اللہ و رسول کا فخر نظر بن جائے اور جو درجہ کی جملہ طاقتیں اس کے اشاروں پر کام کرنے لگیں اور بلائیں اور دشوار کے علم میں دروسری کے ہوئے بلکہ ظن ہی لاغیب و لا نکتہ کا فخر اہل حق کرتے ہوئے انسان بسجود، مالک و افلاک بن جائے اور تمام مادی طاقتیں اسکے آگے سرگوں ہو جائیں۔

درجات علم الرحمن و علم الشیطان جیسے علم الہی کے بہت سے درجات ہیں، اور

آخری مرتبہ ذات و صفات کی تجرباتیوں اور بینائیوں میں ارتقاء ہے۔ جس میں بندہ کو اپنے عدم کا کامل احساس ہو جاتا ہے اور خداوند موجود کے سوا کوئی وجود عالم میں نظر نہیں آتا اسی طرح علم باطل کے بھی متعدد مراتب و درجات ہیں۔ جن میں اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اسے انسان تیب حد کمال پر پہنچ جائے اور جو اوکو کلین کی قوتیں اس کے من میں سما جاتی ہیں، اور ستر باطن کی اعلیٰ سے اعلیٰ قوت جب انسان کو حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس کو عالم میں سوائے کفر و شرک کسی ہی طرح کچھ نظر نہیں آتا جیسے کسی جانور کے من میں سبز، بہمیت کے کچھ نہیں سما۔ احاذن اللہ منہ

ملکیت ہاروت و ماروت اور اسکی بحث

اس اس تقریر کے بعد ہاروت و ماروت کو ذریعہ خواہش کے طور پر جانے یا حضرت ابراہیم کی طرف

فرشتہ مجازی کہا جائے اتنی بات ضرور مہرب ہو جاتی ہے کہ دنیا میں حق کی طاقت ہو یا باطل کی قوت اتفاقی طور پر کے اثرات ہوں یا الفضا و فضاء کے تاثیرات خلیفۃ اللہ علی الارض کے لئے دونوں قوتیں مقرر کر دی گئی ہیں اور اس کے من میں کائنات و الاشیاء و الزمر و الزمر کے برزخ برزخ کے طور پر کھینچ کر دروازے کے دروازے کے دروازے کے دروازے کے دروازے کی دولت عطا فرما کر رکھ رکھا لے لے آسان کر دی گئی ہے۔ کلا خدا ہوا و لا دھوا لا من علما، دریش

ربا پر عہد کر ہاروت و ماروت کے ذریعہ جو علم سحر کا نزول ہوا ہے اور دونوں کو جو کچھ سحر کا تعلیم دیتے تھے اسلئے ان کا فرشتہ ہونا کیسے تسلیم ہو سکتا ہے کیوں کہ فرشتے تو خود گناہ کرتے ہیں دوسروں کو گناہ کی توبہ دیتے تیرہ ان کی شان تو لا یعصون اللہ ما امرہ و یطعونون ما یؤمرہون تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر انسان کی آزمائش و کمال ملے اور عالم اعدا کو متضاد علوم سے پائے تکمیل کی پیدائش کے لئے اسلئے ہاروت و ماروت کے دونوں فرشتے علم سحر پکارتے ہیں اور ذریعہ آزمائش قرار دیتے ہیں

بعید وہی شکل رکھتی ہیں۔ جیسے عالم شہادت میں دن اور رات کی صورت ہوا کرتی ہے طبعیات ہے کہ انسان کے شخصی احوال میں تضاد و کلاہ سے بے علم سحر کسی انجذاب طبیعت کا سبب بن کر اس کیلئے مالک و ضلالت کا موجب بن جائے اور کبھی اجتباب و پرہیزگاری کا سبب بن کر رحمت الہی کو کھینچنے کا ذریعہ ہو جائے عسی ان کو کھوشتی و دھوکہ دے و عسی ان کو بدوشتی و دھوکہ دے و عسی ان کو بدوشتی و دھوکہ دے و عسی ان کو بدوشتی و دھوکہ دے کے کھانک سے رات کی طرح علم سحر بھی سرا سر رحمت الہی ہی ہے۔

تعلیم سحر کا نتیجہ غرض جب کہ مدار کمال خیر و شر دونوں صورتوں میں علم کا حصول ہی طبعی اور اسکی انسان عالم کی عقلی اور برائی دونوں میں جذب و انجذاب پیدا کر سکتا ہے سفلی مخلوق سے جیسے تعلقات و مراسم علم کے بھی قائم کر سکتا ہے اور کوکب و سیارات اور مریخی مخلوق سے تعلق بھی علم کے بغیر ہی ممکن ہے تو جیسے دنیا کی مختلف اقسام سے تعلقات و معاملات قائم کرنے کیلئے یہ عام دستور ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی قوم مذہب ہو کر رہے ہے تو وہی قوم غالب قوم کے وضع و طریق کو انساں ملے دین ملو کہ ہر کی فطری رفتار کو اپنی بنیاد پر کرتا ہے اور اپنے کراس قوم کی نظریں غریب و مذہب بنانے کیلئے اس کی زبان و علوم کو اپنی و علم قرار دیتے ہیں چنانچہ جب تک کسی قوم کی زبان اور علم و تمدن سے واقفیت نہ ہو اس وقت تک اس قوم کو کوئی قوت و مدد نہیں مل سکتی اسی طرح انسان کے مشاہین سے روابط و مراسم اور حالات و تعلقات بھی اسی وقت حد کمال کو پہنچتے ہیں جب انسان مالک کی زبان کو ترک کرتے ہوئے اور علم حق کی آواز تک نہ سننے کا عہد بابت ہوئے جملہ آداب مشاہین و نذر و نیاز و موکلین، بھلا کر لائے مشاہین کے اسما و تصدیق و توصیف و مرد و زبان کرتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکیوں میں غوث رہتے ہوئے اور پاک سے کئی اعتبار و احراز کرتے ہوئے چنداں سے مہمل غلط فہمی کا لڑائی لڑتا ہے اور ایسے مشدد و غیر فصیح، بے معنی جملے لسان یاں پر جاری کرتا ہے جس سے ہزاروں موکلین جنات و مشاہین اس کے مجرب و دوست بن جاتے ہیں یا مثلاً انسان علم نجوم میں غلو کرتے ہوئے علم الحساب کی مدد سے شخص ستاروں کے اوقات و کیفیات و تاثیرات و باہمی تعلقات میں استاد کہے اور ان کی تاثیرات کو غلو میں داس کر کے لپٹے ابلتے جس کے اجسام و ارواقا پر ہر قسم کا تصرف اور قبضہ ہائے علی ہذا کلام رب العالمین کے فصیح و بلیغ ادبے ساخت کے نورانی جملے اور ان کی محمود و جامع ترکیبیں بھی اپنے اندر زمین و آسمان کی کل قوتیں اور ایک ایسا زبردست اثر رکھتی ہیں کہ انسان اگر بعدی نیت حضرت

بناتا ہے جسکو
گمراہ

۲۱) دو ایک آدمی وظیفی قوتوں کا ماہر ہو اور دوسرا کوکب اور واج کو سمجھنا اور مدائی طاقتوں کا استعمال انسان کو بتلانے کے لئے سکھاتا ہے اور بصیرت و حکمت میں ہمیشہ کوئی فرق نہیں آتا کیوں کہ جیسے باطل کرنے کے لئے ہمیشہ قسم کی ظلمتوں کو ساتھ لئے ہوئے انسان کو جھٹلائے عطا کیا گیا۔
۲۲) اسی طرح زمین صواب ہے کہ اس عالم میں آئے کیلئے اس عالمی مخلوق کو ہمیشہ تربیت پہنایا جاوے کہ علم دنیا میں پیدا کیا گیا ہو۔

کرۃ الارضی کا تعلق ہر ماہی و غوی سے اور اسکی مخلوق کا اثر اسکی مخلوق سے ہے

۲۳) ہر ماہی و غوی کے لئے تمام اجزاء کو مختار ہے اور جبکہ ہر ایک ان کے لئے ایک خاصہ ہے اور اسکی تعلیم سے اور اسکی استعداد سے ایک کرہ میں ملتا ہے وقت کے نزدیک کثیر مخلوق آپا ہے چنانچہ عالم میں ہر پورے نصف ستاروں کے اندر خود ہیئتوں سے آپا ہونے کا مشاہدہ کیا گیا۔
اب گفت و شنید کے آلات کی تیار میں دھات اہل داخل کی دوری جاری ہے تو اس کو ایک دنیا کی تقریر کیسے دیکھ کر کھائے کسی ستارہ کی مخلوق میں سے دو ذوق کوکب و سیارات کا علم نظر نہیں آتا ہے۔
جس سے انسان غوی و وظیفی دونوں مخلوق کی قوتوں کو یک وقت حاصل کرتے ہوئے اپنے ذوق کی دل کی قوت پر کامل قابو اور دسترس پانے اور اس سے جو چاہے اپنے اپنے جسم کی نظروں کی نظر بند کرے یہی نہیں دہی نظر سے جو یہ دکھائے اور وہ چاہے نظروں سے اوجھل ہو جائے کبھی اپنے قوت ہر ذوق سے آسمان تک پہنچانے کو بھی اس کی سہاٹی دینے کے طبعوں میں ہوتا ہے تو یہ عقل کسی طرح بھی مستعد نہیں اس لئے کہ جو شخص غوی و وظیفی طاقتوں کا مجموعہ بنائے نہیں جانتی تو بھی اسکی شکل ہو جائے اور مدائی طاقت بھی اس کو حاصل ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اسے بعد تخریر غلام اورید اور تبدیلی و تحلیل لباس روح اس کے لئے نہیں کھیل چکا۔

مقربان سبحانی و قسم کے ہوتے ہیں اور جبکہ ہر علم

ہو چکا کہ ہے تو یہ قرآن مقربان بارگاہ سبحانی کی قوت و شوکت کا اندازہ تو یہ کہہ سکتے ہیں جسکو براہ راست خالق کا نجات کی طرف سے ہمیشہ کے اعجاز اور روحانی و جسمانی اعلیٰ طاقتیں چھلکی گئی ہیں اور یہ ایسا ہی

ہے جیسے ایک شخص توڑ ہے جو دن رات اپنی زمین میں ترو کو کے غلے کا کار کو دولت حاصل کرتا ہے اور ایمہ بناتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جس کا پوشاہ وقت خود اپنے خزانے سے دولت عطا کرے اور سلطنت کے نظم و نسق میں اس کو حق دے ظاہر ہے کہ دونوں شخص اپنی حیثیت اور دولت میں کسی طرح بھی برابر نہیں ہو سکتے پہلا شخص جو کچھ بھی امارت و حیثیت حاصل کر رہا ہے، وہ اپنی قوت و کسب سے حاصل کر رہا ہے اور دوسرے شخص کو جو امارت و حیثیت حاصل ہوئی ہے وہ بلفظ غرور اور باذن شامی حاصل ہوئی ہے۔

تحلیل لباس بشریت

۲۴) غرض تحلیل و تبدیلی لباس برہمان کا دعویٰ کوئی نئی شے نہیں بلکہ اوہ لائے اکت کے اس قسم کے بحیرت و اوقات محیر کنا ہوں گے جسے جو موجود ہیں اور ہر گز ان دین کی کرامتیں مستند کتاؤں میں دیکھی جاتی ہیں بہر حال حب ان دونوں فشقوں نے لباس انسانیت سے لباس ہر کوئی زول فی الاوصیٰ فرمایا اور اس کو ایک وسیع امارت و دفعہ کے علم سے انسان کو آگاہ کیا تو اس علم حصولی قدرت اور اور علم کے نزول میں ان کا اسی قسم کی حیثیت ہو گئی جو علم حق کے نزول میں اس شخص علیٰ اللہ علیہ السلام کی حیثیت تھی اور حقیقت تو یہ ہے کہ علم کے درجہ میں جو علم حق کے علم کی ضرورت تھی اسی طرح اس علم باطل کی بھی ضرورت تھی کیوں کہ جب تک انسان اس عالم میں بڑائی کے بالمقابل بھلائی کو دیکھ نہیں لیتا یا بھلائی کے مقابلہ میں برائی کو نہیں پالیتا اس وقت تک بھلائی کی بھلائی اور برائی کی برائی پر مطلع نہیں ہوتا شاید یہی سبب ہے کہ اگر کوئی شخص شیطان کے مکائد و وسوسوں کو بہریت و معلوم کرے تو یہ میں ثابت ہے البتہ اگر اس پر عمل کرے گا تو بیشک وہ مشر ہوگا لیکن خاص علوم شیطانی کا حاصل کرنا خواہ بہریت و برائی کیوں دہو یہ جائز نہیں اس لئے کہ اسکی خاصیت شل نہر ہے اور نہر کے ملک ہونے کا علم سب کو ہے لیکن کوئی شخص اسکی تصدیق نہر استعمال کرے نہیں کرتا ہے۔

تعریف حقیقت سحر

۲۵) پس سحر حقیقت و تعریف یہ ہوئی کہ جہات و شیطانی اور کوکب و سیارات نفسی اطرع کو حق تعالیٰ نے جو قوت و قدرت عطا فرمائی ہے اسے بجا سے خداوند قادر و توانا سے مدد و قوت طلب کرنے کے اور عہد ایاک تعبد و ایاک نستعین کا پابند رہنے کے اس کی روحانی و

کو حرام سمجھا ہے اسکی حکمت بجز اس کے کچھ نہیں کہ علوم الہیہ کی تاثیرات اور قوتیں چونکہ درغیب سے ظاہر ہوتی ہیں، جو عالم باطن میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور عالم ظاہر میں پوشیدہ۔ اس لئے وہ بالخاصہ سرچشمہ توحید اور علم الغیب کی طرف انسان کو رجوع سکھاتی ہیں اور علم باطن کی تاثیرات اور ظاہر میں چونکہ عالم ظاہر میں محسوس ہوتی ہیں اور عالم غیب میں انکی کوئی اصل نہیں ہوتی اسلئے اس قسم کے علوم مشرک کی طرف توجہ دیتے ہیں بہر حال فکر اور فکر نتیجہ ایک ہی ہیں۔

شرک اور سحر کا ہی ارتباط اور ان میں بلاشبہ یہ نسبت ہے جو در مختلف سلطنتوں کے

راکھ اوقات سکون میں ہوا کرتی ہے جیسے عالم ظاہر میں مخلوق کی تاثیرات کو مؤثر حقیقی سمجھ لینے کا نام شرک ہے ایسے ہی عالم باطن کی تاثیرات اور روحانی مخلوق کی تاثیرات اور ان کی قوت و قدرت سے انیانت و دود طلب کرنے کا نام سحر ہے اسکی لئے حدیث شریف میں کہاں مشرک سے بچنے کی ممانعت فرمائی گئی وہاں سحر سے بھی اجتناب کا حکم دیا گیا۔ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات ۱: بیسے ظاہری مخلوق میں جو کچھ بھی قدرت و قوت ہے وہ اسی ذات بیگنہ کی عطا ہے اور سبب حقیقی کو قہور و کما سبب حقیقی ہی برائیاں کو مضر کو نافع و نفع کو مضر ہے اسی طرح اسکی طریقی مخلوق میں جو کچھ بھی قوت و طاقت ہے وہ اسی کاشیغ ہے پس ان معنی طاقتوں پر بھی ایمان کو مضر کر دینا یہاں مشرک اور نتیجہ علم فتنہ ہے۔

اقام سحر جیسے شرک کی اعتبار اسکے آثار و خواص کے چند نہیں ہیں اسی طرح سحر بھی چند نہیں ہیں۔ اقام سحر کی تفصیل امام فخر الدین رازی اور حضرت شاد علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیروں میں فرماتے ہوئے اسکی آٹھ قسم بیان فرمائی ہیں اور کھلائیوں نے ہوا زور سے سحر طسعات بنائے تھے انکو بھی خبر فرمایا ہے لیکن ان تمام قسموں کو اگر یہاں نقل کیا جائے تو قافیا مضمون پڑا میں طوالت ہوجائے گی اس لئے اسوقت سحر کے اقسام کی جو ترتیب احقر کے ذہن میں ہے، اسکو عرض کیا جائے جو بات مارت کے نزدیک اکثر برادر ایک نمٹنے کیلئے دروازہ کی دہرے فرمادیا گیا ہے اور پھر اسان کی تیر مری برائیاں اور کئی دست پر جانے پڑا ہوا ہے اور دنیا کی ہر طرف سے انسان کو مشابہت وسانیت حاصل ہے اس کا نام ہر قسم کے کھوکھالیوں کا ہے یہاں سے آتا ہے کہ اسکا سحر کی قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) اول سحر علوی جیسوں کاکب و سیاہ رات کی قوتوں سے استفادہ کرتے ہوئے انسان قوت و قدرت حاصل کرتا ہے اور عالم میں ہوشیار کرشمے اور حیر العقول طسعات بنا کر دیکر بنائے جس کو اپنا مبلغ و مقدار

فلوات کی جیسہ سائی کرے اور ان کے اسرار کو بکھر کر اللہ سے توسل اور مغضوب علیہ کونکر ماننے اور اوج و اجسام انسانی پر اس قسم کی قوت و قدرت حاصل کرے اور تاثیرات و تھفات اجسام میں اسکی سادہ و دوسرے انسان کو مایل ہوجائے کہ چاہے تو اس علم کی قوت سے حسب طبیعت باری ایک تندرست روح کو بیمار کر دے اور چاہے تو بواسطہ سیارہ و رخ اقتلا و یا مریخ بکھر کر کسی روح کو اس نفس غمیری سے آزاد کر دے تو نافع و ضار قوتی الحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ ہی تھیرا کیونکہ اگر کسی شخص نے کسی فرزند کے کو فرد سے مدد طلب کر کے کوئی فائدہ یا نقصان اٹھایا تو درحقیقت اس صورت میں بھی حق تعالیٰ کا رزقین منت دہر ہونے قدرت ہوا لیکن مشرک اس کو اسلئے کہیں گے کہ اس نے آقا کی اجازت و علم سے کیوں اپنی حاجت روا نہ کی اور اس کی مخلوق کی مولیٰ سی قوت و قدرت پر کیوں نظر کیا اور انسان نے ماہل شہہ طاقت و قدرت پر امان و غیبر سے علم کیوں بند کیا چونکہ علم سحر کی قوتوں کو جو شخص حاصل کرتا ہے اس سے اسی قسم کا سحر پیدا ہوتا ہے اسی لئے اس کے سیکھنے کی ممانعت اسلام میں کی گئی ہے۔ بیشک اسلام بھی کائنات میں مٹانی قوت و قدرت حاصل کرنا کی اجازت دیتا ہے اور علم بھی انسان کو یہی سکھاتا

علم سحر اور علم الہی کی تاثیرات کا باہمی فرق مگر ان دونوں میں فرق ہے تو یہی ہے کہ علم الہی برادر راست جناب الہی سے توسل سکھاتا ہے اور اسی کو نافع و ضار

بتلا آئے اور علم الہی بعض اوقات مرقی قوت کی تعلیم و تحریک سکھاتا کہ اپنی کو خالق کے مرتبہ میں بکھر آئے اس فرق کا مشاہدہ اس مثال سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ مثلاً اگر ایک شخص کیسا بنا سیکے اور کیا اسکو آجائے تو اس شخص بھی انسان کو معاش سے بے فکر بنائی ہے اور اگر ایک شخص توکل کی دولت حاصل کرے اور یہ دولت کسی کو مستر آجائے تو اس کا اثر بھی یہی ہے کہ انسان کو معاش سے بے فکر بنائے غرض ہوجاتی ہے اور بظاہر نتیجہ اور سحر و دنیا ایک ہی معلوم ہے تو سب سے غریب تر جیسے توحید و آسان کا فرق ہے کیا سازی مشرک کی غرض میں انسان کو مبتلا کرتی ہے کیوں کر یہ علم باری اپنی ہیبت کریمہ اور اخلاقیات باری سے انسان کو مؤثر حقیقی سے غافل بنا دیتا ہے اور انسان سمجھ لیتا ہے کہ یہ لائق سیکے ہاتھ میں ہے اور توکل کا راز عالم کی دوزخیت و قدرت پر اعتماد سکھاتا ہے کیوں کہ متوکل باوجود دولت و امتناء سے لالال ہونے کے اکثر دوسراں کیل میں اپنے کے درجہ میں ہی دست ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ جس شخص کو کیسا بنا آجائے اسے توکل کی دولت نصیب نہیں ہوتی اور جو شخص متوکل ہوتا ہے وہ کیسا

کی زبان سے منہ نہ کھولے۔ اسکی صداقت آنکھوں سے دیکھ لی اور ہمیشہ کیلئے بساخر علم حکمے کو برکے کے پکارا گئے۔ اھتیار رب العلیین

رب موسیٰ دھارون

معجزہ اور سحر کے الفاظ کا فرق

اسکی وجہ ہے کہ معجزہ کے الفاظ مثلاً

میرے ہاتھ سے آواز آئی اور وہ کوئی مرد زندہ ہو گیا۔ اور کلمات سحر

کو اگر جیسے اور مقررہ اصول کے مطابق ریاضت کیجئے تو سیکرنا

میرے اور شیعہ کے ہر انسان کو حاصل ہو جائیں۔ معجزہ

کو کوئی وقت حقیقی ہو جائے نہ قبل از عہد و معجزہ خود صاحب معجزہ

ہی کو معجزہ کی کیفیت و تفصیل اور اس کی اطلاع ہوجاتی ہے اور سحر

کے لئے اوقات کی تعیین اور مملکت مخصوص کی ضرورت ہوتی ہے

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جب ساحرین فرعون نے

ازدھارنے سے سحر دیکھنے کے بغیر واقعی سانپ بنا کر دوڑائے تو جب

ناواقعت علم سحر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر معتقلہ بشریت

ایک قسم کا ہر اس طاری ہو کر دیکھنے آج ذات ہے تیار یعنی تمام

کی طرف سے ہمارے لاج بھیجی جائیگی کہ جس میں حضرت کی قیادت

سے جب یہ بشارت آئی تو پھر یا موسیٰ کا مختلف اثبات الایضہ

۱۱۔ موسیٰ جبرائیل میں تم ہی ان پر غالب ہو گئے ہاں حضرت موسیٰ

بشاش ہوئے۔ لیکن اس کے بعد ہی جب اللہ عساکل کا حکم علم

مشرقی صدر دلا یعنی اسے موسیٰ اپنے عصا کو زمین پر ڈال دیکھے

تو ڈالنے وقت حضرت موسیٰ کو بھی یہ حکم نہ تھا کہ یہ عصا زمین پر

بر کر کرنا ہو گا چنانچہ زمین پر اس کے اڑ دیا پہلے کا مابعد دیکھنے

میں اور خود اس سے دوسرے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساحرین

فرعون دونوں مساوی تھے بلکہ ساحرین فرعون کے کہ جب وہ اپنی

ریسوں پر منتہی ہو کر حکم ہو کر رہے تھے تو انہیں معلوم تھا کہ زمین

تھوڑی دیر میں ساپ بننے والی بنی اسی لئے وہ اپنے علم پر مطمئن اور

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نادر تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

خائف تھے کہ ان کے ہاتھ میں عصا کی کوئی باگ ڈور نہ تھی۔ علاوہ ازیں

فضلنا بعضہم علی بعض کے اسلوب کو پیش نظر رکھتے ہوئے

ہر پہلو پر علم میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک سے ایک بڑھ چڑھتا رہا

ہوتا ہے ایک منتر اگر کسی کو یاد ہے تو دوسرا منتر اس سے بڑھ کر اسی

کے توڑ کیلئے دیا گیا تھا ہے۔

علم میں مقابلہ ہو سکتا ہے معجزہ میں مقابلہ نہیں ہوتا

اگالے کے قابل رہ جاتی ہے اس لئے قیادت اور سختی قلب میں
بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ شیاطین ہی اس کی آنکھ بچائے ہیں اور
وہی اس کے کان پہنچاتے ہیں وہ دیکھتا بھی انہیں سے ہے اور سنا
بھی انہیں سے ہے اگرچہ نفع و ضرر جو کچھ بھی عالم میں ہوتا ہے سب
خدا ہی کے اذن و مشیت سے ہوتا ہے لیکن بندہ کو فاعل و مختار
بتا کر خود دنیا میں انا مالک ہے اس لئے ہر دو طاقتوں سے کام لینے کا اسے
اختیار حاصل ہے خالصہ ما بخیر و ہا و تقویٰ تھا۔

حاصل یہ ہے کہ جب علم نافع اور علم مضر، علم محبت و علم عداوت
علم الرحمن و علم الشیطان دونوں کی تاثیرات جدا جدا ہیں اور ان کا باہمی
فرق دکھلایا جا چکا کہ ایک علم اپنے اندر اوقیت اور عجز اور پائیداری
منازع رکھتا ہے اور دوسرا علم بطلان، ظلمت، فتنہ وغیرہ واقعیت
سے ملوث ہے اور بعض دھوکا دیتی ہے اسکی قوت فنا پر قوت
ہے تو یہ میں سے معجزہ اور سحر کے باہمی فرق پر کسی غور فرمائیے۔

علم سحر علم کسی ہے اور
معجزہ افضل خداوندی ہے

جس میں بطور فرق عادت افعال نادرہ و احوال غیر العقل کا
ظہور ہو لیکن فرق یہ ہے کہ سحر میں بندہ کے کبد و اكتساب

کو دخل ہوتا ہے اور علم سحر کی حقیقت ایک فن کی سی ہے یعنی شخص
بھی اس علم کو سیکھے گا اسی سے ایسے افعال نادرہ کا صدور ہونے

لگایا اور معجزہ کسی علم یا فن کے ماتحت نہیں ہوتا بلکہ حضرت حق

جل مجدہ کو جب اپنے پیغمبران برحق کی سچائی کے نشانات ظاہر
کرنے مقصود ہوتے ہیں۔ یا اپنی آیات کو عالم پر واضح کرنا مطلوب

ہوتا ہے تو انہی کے ہاتھ پر ایسے فوق العادہ معجزے اور نشانات
ظاہر ہوتے ہیں جنکے آگے فطرت کے تمام قواعد و ضوابط بیکار ہو جاتے

ہیں۔ اور عقل انارسانا سحر و شہدہ رد جاتی ہے۔ بڑے بڑے اہل کمال
چکر کر آخر قدرت کی چوکت پر سرسجود ہو جاتے ہیں چنانچہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ساحرین فرعون نے جب علم سحر کے کلمات
دکھلے تھے جی انہیں بڑا ناز اور فخر تھا۔ تو اس کے جواب میں حق

قد نے کی طرف سے حملے موسیٰ سے ایک ایسا نشانہ سبب نشان ظاہر
ہوا جس سے ان سب ساحروں کو اس کا یقین ہو گیا کہ:

علم سحر سے کہیں فلاح نہیں ہو سکتی
یہ سحر سے ان سب ساحروں کا دعویٰ نبی منزل من اللہ

ہو چکے۔ اور جو لافعل الساحرون کا دعویٰ نبی منزل من اللہ

گھر جاتے ہیں وہ جماعت اور طائفہ عالم کار ہوا اور رہبر ہوتا ہے یہ لافٹ
 سے الجماعت اور کافر جو ہم من خذلانہم کا آج اس کے پر
 ہوتا ہے انسانیت اس سے پائے استقام کو پہنچتی ہے اور علم باطن
 کا تاثیر ہو جاتی ہے کہ اس سے دلوں میں فتنہ پیدا ہوتا ہے اور تفریق
 بین ائمہ درود اس کا ایک بدیسی خاصہ ہے اور یہ آپ کو معلوم ہے
 کہ جس طرح سلسلہ زراعت عالم کے تمام کاروبار و نظام ہی سلسلے ہیں وہ سب اس کی
 بقیہ جبرقدر بھی عالم کے کاروبار اور نظام ہی سلسلے ہیں وہ سب اس کی
 کے تابع ہیں یہ درست نہیں ہے تو سمجھ کر کہاں کا لانے والا اپنے
 غلاموں سے بہت ہی ناراض ہے جو یہاں تک نوبت پہنچی کہ کھانے اور
 پینے میں بھی کی کر دی گئی ہے۔

سبح سے انسانیت کی بنیاد کھڑی ہے
 اس طرح سلسلہ قوال و تناسل کی عالم
 کے تمام سلسلوں میں ایک بنیادی سلسلہ
 ہے جس جو علم انسان بنیادی سلسلہ

فوق ذال ہے یوں سمجھئے کہ وہ گویا سب سلسلوں میں فساد ڈالنے والا
 ہے، الغرض جب کہ نور و ظلمت کا تقابل الفاظ و حروف میں بھی دلیا
 ہی ہے جیسے کہ اس عالم خیر میں خیر کا مقابلہ شر کے ساتھ ظاہر ہے تو
 اب اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ حروف و الفاظ جیسے علوم و دین
 دونوں کے معانی و اثرات سے ترکیب پاتے ہیں اور یہ لفظ اپنے
 اندر ایک نور یا ظلمت رکھتا ہے وہ قلب انسانی کے ساتھ کیا علاقہ
 رکھتے ہیں۔ سوانہ کی مثال زمین قلب کے ساتھ بعینہ ایسی ہے جیسے
 مختلف درختوں کے تخم کا علاقہ زمین کے ساتھ ہوتا ہے۔

الفاظ سحر اور ان کے اثرات مخربہ
 جیسے اور یہ سحر دہانی تاثیرات
 و کثرے بدن میں دکھلا کر دیتی

ہے مثلاً بعض درویش تو ایسی ہیں کہ انسان اگر ان کو استعمال کرے تو جلا کر
 مفرط پسیدہ ہو جائے اور بعض ایسی ہوتی ہیں کہ جسے پرورد پر ہوا جائے
 اسی طرح الفاظ و حروف میں بھی حرارت و سردی ہے چنانچہ بعض حروف
 تودہ میں جیسے قلب میں حرارت پیدا ہو تو بے ادب و بیاد ہیں جیج بیروت
 پیدا ہو تو بے ادب و بیاد تودہ میں جیسے قلب میں نورانیت پیدا ہو تو بے
 ادب و بیاد الفاظ و حروف انسانی کو ادب کا ملی پر پہنچاتے ہیں۔ حیات روحانی کو بڑھا
 کر دیا کہ عالم کے مقصود بالذات ایک ہی بنیاد میں مدور رہتے ہیں اور
 بعض الفاظ و حروف وہ ہیں جو انسان میں سببیت و ظلمت و تیرگ و دقت و
 پیدا کرتے ہیں اور ان کے اثرات مظلمہ سے روح کے کمال و ارتقا کو روک دیتے
 ہیں۔ جس طرح ادویہ میں بعض ایسی دوائیں ہیں کہ اگر انسان ان کو کھلے تو بدن
 میں زہر دوڑ جائے اور انسان مر جائے اور بعض دوائیں وہ ہیں جنہیں دیکھتے اس

کیفیت کے سمجھو۔ کہتے ہیں اسی کو ہیں جس کا کوئی جواب دنیا میں کسی
 کے پاس نہ ہو اسی لئے جس چیز کا جواب دنیا میں ہو گا وہ مجسمہ و مہوگا
 ہو تو حقیقت علم سحر کو دائرہ حیات ہی تک محدود ہیں۔ بہت سے بہت یہ
 ہے کہ کسی جاندار کو سحر کے زور سے قتل کر دیا جائے لیکن مردہ کو زندہ کر
 دینا یا زندہ کو بغیر کھانے پینے آسان پر پہنچا دینا اور ہزاروں برس زندہ
 رکھنا یہ دائرہ صرف مجسمہ ہی کا ہے۔ یہاں سحر کی کچھ بھی دال نہیں گئی
قرآن مجید ہی صرف عالم کے مقصود
بالذات تک پہنچانے والا ہے
 کے غفلت اور جلیوں

اور حروف ہی کو اگر چہ سحر دیکھا جائے ان کے اثرات کے باقی
 قسم پر ادنیٰ سی نظر بھی ڈالی جائے مثلاً سحر اور دید کے مستندوں
 اور اہل سلسلہ کی عبارتوں کو قرآن مجید کے شیریں ادب کے پھلے کھول
 سے ملاحظہ انصاف دیکھا جائے تو خود بخود دل میں یہ حقیقت راسخ
 ہو جاتی ہے کہ قرآن مجید عالم کے مقصود بالذات تک پہنچانے والا
 ہے۔ اور اس کی برکت سے خود بخود تمام روحانی قوتیں انسان کی طرف
 متوجہ ہوتے والی ہیں۔ اس کے اثرات اور جملہ اس کی سببیت ترکیبی دل میں
 نور پیدا کرنے والی ہے اور یہ ترکیب مستشرقہ علوم انسان کو کھلے اس
 عالم کی بلقویہوں میں مبتلا رکھنے والے اور گائے اور جھینس اور حرس
 و ہوا، ہی کے پکڑوں میں پھنسا دینے والے ہیں۔ اس سے یہ مطلب
 نارا نہیں ہے کہ دید آسانی علوم سے معالی ہے ممکن ہے کہ نکل قوم
 ہاد کے مستور کے مطابق کسی بنیادی پر یہ کیا ہیں کسی وقت الہام
 کی گئی ہوں لیکن ہم انکی موجودہ حالت اور تفسیر و تبدیل کو دیکھتے ہوئے
 ان پر بحث کر رہے ہیں بخلاف خدا کی آخری کتاب اور کلام کے کہ اس
 کے جس صفی پر بھی نظر ڈالو جس سطر کو بھی بخورے سحر اس میں اس عالم
 کی بے شائبہ اور انسان کی بیماری کا دعا جزئی اور عالم آخرت کی بانی و باری
 ہی مثلاً آفتاب کے نظریہ ہے۔ قرآن کا کوئی صفی ایسا نظر نہیں آتا کہ
 جسمیں اثر کا نام موجود نہ ہو اور اس کے ساتھ توسل کو مختلف لطیف
 پیراؤں سے ادا کیا گیا ہو اور اس قسم کے علوم میں سوا سے نہایت
 کے تشو و غامی ترغیب کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

علم خداوندی کا خاصہ ادا دینی الفت ہے
اور علم شیطانی کا خاصہ باہمی تلافی ہے
 غلامہ انیس علم
 خداوندی کا خاصہ

دل میں راسخ اور جاگزیں کرنے سے باہم اخوت و فیاض و محبت و الفت
 و ارتباط و جمعیت پیدا ہوتی ہے جس جماعت اور جس طائفہ میں بھی یہ علم

الفاظ حروف کی اوضاع اور انکی تاثیرات اوضاع واجسام انسانی پر

وہ کوکب و سیارات و مدبرات امر ای سے آتے ہیں اور اس کو اس میں کھینچ کر مشاغل بندھنے کے متعلق کتب طب میں لکھا ہے کہ اس میں جو تاثیر آتی ہے وہ سیارہ مریخ سے آتی ہے لہذا کہتے ہیں کہ اس کا عمل ہے کہ جب انسان اس کو استعمال کرتا ہے تو بدن کے اندر جقدر بھی فائدہ رہو تبیں جمع ہوتی ہیں وہ سب خشک ہوجاتی ہیں، دوران خون زیادہ ہوتا ہے لہذا طبی تحقیق کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ سیارہ مریخ نے لوط علی بنقشہ انسان کے بدن میں جقدر رطوبتیں مقبض ان کو خشک کر دیا ہے اسی طرح الفاظ حروف کا تقاضا بھی شمس و قمر، عطارد و زہری زحل وغیرہ سے ہے اور ان کی حرارت، برودت کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ مثلاً الفت کے واسطے سے قلب انسانی میں جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ شمس کی وجہ سے ہوتی ہے اور تب سے جو جھنڈک اور رطوبت انسان میں پیدا ہوتی ہے وہ چاند سے پیدا ہوتی ہے۔ پھر جیسے ایک دوا کا بدتر ہو کر دور ہوتی ہے اسی طرح ایک حرف کا بدل دوسرا حرف ہوتا ہے باغلاظ و دیگر ایک سارہ دوسرے ستارہ کا مصلح ہوتا ہے۔ یہی الفاظ کا وہ قوت ہے کہ جس کی ترکیب کا علم لگتی انسان کو جب عطا ہوتا ہے تو وہ دفتر کے دفتر قدرت کے عجائبات و کمالات معنی میں یا کھو جاتا ہے اور یہ دفتر بلے بیان کبھی تعجب ہی نہیں ہوتا ہے اور آسمان زمین کے اسرار و عجائبات منکشف ہوتے ہیں کہ انسان حیران و دم بخود ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی قسم کے علم حق کی طعنے اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا: ولقد آتینا داؤد و سلیمان علما و قال الحمد للہ الذی فضلنا علیکثیر من عبادہ المؤمنین ۱۱

الفاظ حروف محمود و غیر محمود کی ترکیبیں

مرکب کا ایک خاص مجموعی اثر نمایاں ہوتا ہے، اسی علم الفاظ حروف و ترکیب کے تحت ترکیبوں کے تحت اثرات ہیں مثلاً انسان اگر غیر منہذب ہو جائے الفاظ حروف قلب سے زبان پر لے آئے تو سامعین کے قلب پر بد مزہ ہوجاتے ہیں اور مادہ سمیعیت بھج کر اٹھتا ہے اور اسی قوت و جدل کی قوت آجاتی ہے اور اگر منہذب جملوں کے الفاظ حروف کو لے کر لے کر زبان پر لے جاتے ہیں تو قلب میں بشاشت و سرور و محبت و اخوت پیدا ہونے لگتی ہے گویا قلب انسانی کی جب غیر منہذب لفظ نازا جملوں کے اثرات بیکنگ ہو کر زبان کو وصول ہو گئے ہیں جو عالم میں

زہر کا تریاق پیدا کیا ہے چنانچہ جگلوں میں بندر کے جب سانپ کاٹ لیتا ہے تو جھل کے سہر میں بیان کرتے ہیں کہ بندر خور ایک بھلی کا استعمال کر لیتا ہے جس سے زہر کا اثر اس پر سے اٹھ جاتا ہے اسی طرح الفاظ حروف میں بھی سمیت و تریاقیت ہوتی ہے چنانچہ بعض حروف تو وہ ہیں جن کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کھدا بخو است اگر سانپ ڈس لے تو یہ الفاظ زہر آتا رہا و اس مطلب یہ ہے کہ جب ان الفاظ کو عامل پڑھتا ہے تو عقل سلیم اس پر شاد ہے کہ تو ان ستاروں کی موع بام الشان میں سہا کرو و انسانی پر سے زہر کو اتار دیتی ہے جن الفاظ و معانی کو زہر کا تریاق حق تعالیٰ نے قرار دیا ہے اور بعض حروف وہ ہیں جو عامی خاصے بدن میں زہر پیدا کر دیں یا پسندیدہ زہر کو لڑھا دیں، اسی قسم کی کیفیتیں انسانوں اور جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً سانپ اور بچھو اگر کسی کے کاٹ لیں تو اس سے زہر پھیل جاتا ہے۔ لیکن فیروز کے سانپ کاٹ لے تو اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ حق تعالیٰ نے اس میں جو زہر کا تریاق رکھ دیا ہے اس سے خود سانپ ہی کو آخر میں شکست ہوجاتی ہے یا مثلاً جن عاملوں کے پس زہر کا آزار ہوتا ہے وہ بلا تکلف سانپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ اور سانپ کی کیا مجال کہ زہر بھی کاٹ سکے۔

علیٰ بذا لقیاس انسانوں کے اندر غور کیجئے تو یہی اسلوب و ترتیب ان میں بھی نظر آئے گی۔ چنانچہ بعض انسان مشیر ہیں تو بعض کڑوے ہیں کسی میں رافت و رحمت کا مادہ ہے تو کسی میں شیطنت و ساد کا زہر بھرا ہوتا ہے۔ فرض ناشر غفلت میں حشا بھی جاری میں اور معنا بھی۔ اور جب کہ ہر فوق کا ہے یا تحت پر مژدہ و مقتدر ہونا ایک ظالم فطری اصول ہے تو کوکب و سیارات کی تاثیرات اگر ذی جم و ذی ردت مخلوقات پر ہوں تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ حق تعالیٰ نے سمجھ میں اور اس کی نسل میں زہر دار وادوں اور اسی قسم کی قاطع حیات بوٹیوں میں جو سمیت عطا کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تیزی اور قوت و جدت میں اور حرکت میں غنا ماریا کو تحلیل کرنے والے اور ان میں سے حیات کی گرد کو کھینچنے والے ہیں اور غیرہ میں اور اس کی نسل میں، شانی دواؤں میں۔ اور اسی قسم کی روتا پر درد بوٹیوں میں جو تریاقیت قدرت کے وہ دیت کی ہے وہ ان ستاروں کے ذریعہ سے عطا کی ہے جو اپنی تندی و تیزی اور قوت و جدت سے غنا ماریا کو جمع و بیکر کرنے والے اور ان میں جو حیات کی گرد لگی ہوئی ہے اس کو مضبوط کرنے والے ہیں۔

القولی ہے تو برف بارش سے روح غیر کوئی صدمہ محسوس نہیں کرتی بہت سے بہت اگر کسی اثر پر تلبہ تو عرف انتہائی کدر و رعیت کے جسم پر کچھ ذرا سا اثر آجائے اور اس کے چند بچے زرد ہو جائیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام پر اگر کچھ کچھ آئے تو ازل تو موثر نہیں ہوتا لیکن اگر بہت ہی شدید ہو تو گرد و غبار کی طرح حضرت انبیاء علیہم السلام کے لباس بشریت پر پڑ جاتا ہے بشریت کچھ اثر انداز ہو سکتا ہے مگر قوائے ملکیہ و عقلیہ قطعاً متاثر نہیں ہوتے۔ کیوں کہ حضرت انبیاء علیہم السلام روحانیات میں اپنی نوع کے کل افراد سے بہت ہی اعلیٰ و اشرف ہوتے ہیں البتہ امت کے اجسام و ارواح دونوں محرک زرد سے نہیں بچ سکتے۔

سحر منجمد اثرات کفریہ کا نام ہے اور ان اثرات سحر کو عام اثرات

کو بارش سے نسبت ہوتی ہے، جیسے درخت پر اگر موسلا دھار بھی بارش کیوں نہ ہو مگر درخت بھی اس سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ باران رحمت کا طالب و عادی ہونے کی وجہ سے اس سے فیض و برکت ہی پاتا ہے لیکن اگر وہی صحابہ جو انجاء کا بارش کی صورت میں پھر زمین پر واپس آتے ہیں حضرت رعد کی زہریلی مشین ہیں منجمد ہو کر اور درخت کی شکل اختیار کرتے ہوئے درخت پر گر جائے تو درخت ہرگز اس بوجھ کے اٹھانے کا متحمل نہیں ہوتا اور اس ناقابل برداشت کیفیت سے اس کے صدمہ کوئی انتہا نہیں رہتی اور اگر ہر وقت انجانب کی طغیانی سے تارک ظل میں دے آئے تو درخت بسا اوقات اپنی جان دے بیٹھتا ہے اور ایسا تو بکثرت دیکھتے ہیں آج کے کضعیف القوی درختوں کی ترقی و روئیدگی میں تسلسل کی پیچیدہ گرہ لگ جاتی ہے جو پھر بڑی مشکل سے نکلتی ہے اسی طرح عالم اثرات کفریہ اور مخصوص اثرات سحر کا عالم ہے کہ عام اثرات شیطانی سے تو انسان زیادہ مبتلا ہے اذیت نہیں ہوتی بلکہ خطرات و دسوس کے فی الجملہ عادی ہونے کی وجہ سے اسکی طرف اکثر انسان لغت بھی نہیں ہوتے لیکن وہی عام اثرات، بلا جب کو آب و مہلکات اور تسخیر جنات و شیطن کی قوتوں میں ممد و دیندہ ہوجائے ہیں تو سحر کا انجملہ عام اور راج انسانی سے کسی طرح بھی نہیں ہوتا اور وہ کسی طرح ان کو دور نہیں کر سکتیں جب تک مدد خداوندی شامل مال نہ ہو اور تو محمدی ان کی مقاومت و مدافعت نہ کرے۔

علم سحر کے اجتماع کی ضرورت علم
ساتھ اس طرح اس عالم میں عین ہونا
ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے باغوں
میں شیریں پھولوں کے پودے بھی نصب کرتے ہیں اور باغ کے چاروں طرف

باڑھ کیلئے غار اور درخت بھی لگا کر تے ہیں لیکن ان متضاد درختوں کے نصب کرنے سے ہم پر کوئی تکرار نہیں اور حرف گیری نہیں ہوتی بلکہ ہمارے عمل سراسر حکمت پر مبنی سمجھا جاتا ہے اسی طرح علم الہی کے ساتھ علم باطن کا صحیح کیا جانا بھی عالم کے لئے سراسر موجب امتیاز و ہدایت سمجھا جاتا ہے۔

بخارات شیطانی کا صعود اور انوار تعوذ کی بارش

اور ان میں سے ایک کو دوسرے کی ضرورت بغیر اسکی طرح پر ہے جیسا کہ زمین کو فضل ربی حاصل کرنے میں بخارات و انجرات اور سورج کی تیر تیر شاخوں کی حاجت ہو کرتی ہے چنانچہ اس عالم میں جب بخارات زمین سے اٹھتے ہیں جب ہی آسمان سے بارش برسی ہے اور جب تک تازت آفتاب زمین کو خوب گرما نہیں دیتی تب تک بارش کے برے اور مکر کے اپنا صفت فیض و انہیں کرتے، اسی طرح علوم باطل کے بخارات و انجرات نہ بھی جب عالم ارواح میں، بخارات تعوذ و کعبہ آسمان رحمت حضرت فخر و عالم سے اللہ علیہ وسلم صود کیا ہے ہی حضرت حق بل عمدہ کی طغیانی سے انوار تعوذ کی بارش برسی اور عالم میں برکت کی توفیر ہوتی۔

اجتماع علم نافع و علم مضر سے اثبات قیامت

اور یہ اجتماع علم نفع و علم مضر کیلئے اہل بعیت کو حیات کی آمد و اس کے درجہ پر بھی متنبہ کرنا ہے کہ اگر عالم میں صرف علم الہی ہی پایا جائے اور انسانوں میں صرف خیر کا مادہ ہوتا تب بھی ایک درجہ میں یہ قرینی عقل ہو سکتا تھا کہ شاید یہ مخلوق کا عالم میں ہمیشہ باقی رہے اور یہ عالم بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے لیکن جب کہ انسانوں میں فساد کا مادہ بھی ہے اور عالم میں اس کے نشو و نما کیلئے علم باطن بھی موجود ہے اور آفتاب اسلام کی صورت بدالہ اسلام غریب و مسعود غریب کے اسلوب پر یعنی دینی ہی ہے جیسے آفتاب و ظاہری ملتوں کے درمیان محصور ہے اور ظلوں کے وقت میں جو اس کی کیفیت ہوتی ہے غروب کے وقت بھی وہی کیفیت عموماً کرتی ہیں اور علم نفع و حوائج کے عالم کو ایسی ہی طرح تنہا کرنے دیا ہے جیسے بڑھاپا انسان کی عمر جوانی کو تدبیراً فنا کرتا رہتا ہے تو اس کے بدلہ قیامت پر ایمان لانا اور اس عالم کو ہمیشہ یوں ہی مربوط و دائمی سمجھنا صرف اہل کلام ہو گا جنکو تعلیم سلیم سے کوئی حصہ نہ ملا ہو۔

سحر کا انکار بدامت کا انکار ہے خلاصہ یہ ہے کہ سحر کا وجود

یہ جو شل مشہور ہے کہ جاوید ہے جو سرچرچہ ہوئے وہ غلط نہیں ہے بلکہ اگر ہم خود کریں تو ہمارے دلائل و براہین ایک طغیانی اور اس

سب فنا ہوتا ہے اور کتنی ہی تخلیق صبر ہم سر کیوں کر میں لیکن اس
 جاں میں پس منے جانے کے بعد بڑے بڑے انسان و اسکا اثر کرنا پر پتہ ہے
 کہ کھر ایک واقعی چیز ہے کہ اب غور اس پر کرنا چاہیے کہ آخر عاشق و محبوب کے
 درمیان یہ شرطی علائق کیوں ہے کہ ایک منٹ کو بھی عاشق کو اپنے محبوب کے
 ہوا کی شاق ہے اور محبوب کو حبیب کے روئے کی صورت میں مجیب کی آنکھوں
 سے دریا کے انگہ رواں ہوا ہے یا خوش غلو کی آواز کا جادو انسان
 کو کیوں گرفتار کر لیتا ہے اور حسن کا احسان اور مقرر کی تقریر کیوں انسان
 کو بندہ بے درہم بنا دیتی ہے۔

سحر علم غلط کی و فطرت صورت ہے

سچ نہیں آتی کہ عاشق کی نظر میں اور اس کے تم و یقین میں اسے محبوب
 سے بہتر عالم ہم کوئی خوبصورت نہیں ہوتا اور گو واقع میں اس کی علم
 و یقین غلط ہو کیوں کہ دنیا میں حسن و جمال کسی ایک پر ختم نہیں کیا گیا بلکہ
 ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے مگر عاشق خوبصورت سے جب پوچھیں گے
 تو یہی کہے گا کہ میرے محبوب سے بہتر دنیا میں کوئی خوبصورت نہیں اور
 اگر اس کیفیت عشق میں انسان واقعی اپنے محبوب سے بہتر دوسرے کو
 سمجھے تو کبھی یہ ملاقات جو بشریہ قائم رہے یا جب آواز کا جادو انسان کو
 خوبصورت بنائے ہوئے بوئیں اس محبت کے عالم میں اگر آپ پوچھیں گے کہ
 جناب میں یہ آجکی روح پر سکرتی کیسے ہے تو ہم آفریں اس آواز پر معقول
 ہونے کی یہی نیکی کیساتھ اپنے علم و یقین میں اس وقت اس سے بہتر
 کی آواز کو کہیں پاتا عالم کو واقعی یہ بتا ہے کہ عالم میں دوسرے خوش غلو
 اس سے بہتر اور دیر پر مٹے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

علم کا جادو

علم بڑا محسن کا احسان انسان کو محض اس لئے دیا ہے کہ انسان
 آج اگر انسانوں کو اس کے یقین ہوجائے کہ کس قدر قاضی الحماجات کے
 نائب نہیں اور عالم کے کار و بار ان کے چلنے والے نہیں تو پھر دنیا بھی معقول
 زندگی طے کرے گی تو یہ نہیہ اور حسنوں کا کوئی بھی شکر گزار اور عالم میں کوئی
 بھی معقول و مشکورہ پایا جاتے یہی وجہ ہے کہ جن اہل انفس نے واقعی اس
 حقیقت کو سمجھ لیا ہے کہ کس قدر اس کے ملک دنیا اس کے حصول میں زندگی
 گنوا دینا ذرا بھی سو مند نہیں ان کی نفس میں پرہیز اور شکر گزار اور عالم میں کوئی
 کیسا ہوتے ہیں اور یہ استفادہ کام پر تو بہت ہی اعلیٰ مرتبہ ہے جو کہ
 دنیا کو کسیر نہیں ہوتا اس لئے عام طور سے اسکی حقیقت کے لوگ
 واقف نہیں ہوتے مگر میں ایک دور کی کیفیت پیش کیا چاہتا ہوں۔ دیکھیں کہ

کامیاب کے ہونا ایک طرف ہے واقعہ یہ ہے کہ روزمرہ کی گفتگو میں اور
 اندازت کے واقعات میں ہم کو کھر کا وجود نظر آتا ہے مگر چون کہ اس
 وقت اشفاق نہیں ہوتا اسلئے سحر میں ایک انسان کی فزعی ہی معلوم ہوتا ہے
 دیکھئے ایک انسان کی روح جب کسی دوسرے انسان
عشق کا جادو
 کی روح پر عاشق و مودید ہوتا ہے تو عاشق
 نام و شہرت تعلیق کی بنا پر اور وقت عشق کی اس تاثیر کی کیفیت کی
 وجہ سے! ہے! محبوب سے کسی آن کسی حال میں جدا ہونے کو پسند نہیں کرتا
 اور اسے! محبوب کی ایسی ہی طراوت و ہستہ رہتا ہے جیسے مفتاحیں پر لوہا
 چمک جاتا ہے اور قلب مجیب میں محبوب کے حسن و جمال اور صفت و لغت
 کی کہ کچھ اس طرح سے لگتی ہے جیسے ہم اور آپ کسی چیز کو مضبوط باندھنے
 کے لئے اس میں گولہ لگا دیا کرتے ہیں۔ یا عورتیں گندہ بنائے وقت دعا
 میں بیچ لگا دیکر تیں۔ حالانکہ عاشق کی خلعت اور اس کا مزاج طبی
 اور ہوتا ہے اور محبوب کی خلعت اور اس کے اخلاق یا خلق اور ہوتے ہیں
 مگر اس اخلاف کے اور جو جب یہ روح فرسا اور ہوشیار بلا طاعت قائم
 ہوتا ہے تو پھر لاکھ دنیا کے مدبر و دربار کبھی اس مگر غلام نہیں کسی
 کی بات بھی نہیں اترتی اور نور عقل کو کسی طرح سے بھی غلام نہیں داخل
 ہونے کی راہ نہیں ملتی۔

آواز کا جادو

بائسٹا جب کسی خوش الحان خوش غلو کے ترنم پر اور
 مسکت کی راگ اور نغمے میں سن لیتے ہیں تو باری روح
 بیزار ہو کر اپنی تدبیر سے بیٹھ جاتا ہے اور دل میں ایک سنسنی پیدا کر دیتی
 ہے جن کے روئے کھر ہے ہوجاتا ہے۔ اور روح اپنی تمام تر توجہ سے
 اسی سامع نواز غلوں کی طے خوبصورت بناتی ہے اور انسان تو پھر انسان ہیں
 یا نورنگ اس کیفیت وادوی سے شاکر ہو کر محبوب کے ساتھ ساتھ ہوتے لیتے
 ہیں۔

کلام کا جادو

علا ہذا ایک قوت گویا رکھنے والا شخص جب فزعی قوت سے
 بھی سنانے لگتا ہے تو فزعی دلوں کو سحر و سحر

روپیہ کا جادو

یا شفا ایک شخص ہمارے ساتھ روپے پیسے کا سالن
 کرے تو بوقت شفا شرافت گواہ ہمارے دل فانی
 کا مالک بن جاتا ہے اور یہ احسان کا جادو ہم پر ایسا تسلط ہوتا ہے کہ کھر میں
 محسن کے انتہا و تقدیر میں جان و زنا ہر ایک سے بلا وقت بحث نہیں ہوتی
 روزمرہ کے واقعات محسن کے واقعی عیب کو نقشہ کشی صاف و صریح کیوں
 دیکھ کر کیا مگر دل و دماغ اس سے کسی نہیں ہوتے مگر روپیہ کا جادو
 کچھ اس بری طرح سے انسان پر مسلط ہوتا ہے کہ اسکی بدلتی عمر کی آواز کی فزعی

کونسی نوبل سے عجیب و غریب تعلق ہوتا ہے جو درہم پیڑ سے ہوتا ہے
لیکن اسکی وجہ یہ اس کے کچے نہیں کہ کونسی نوبل تو سہم و ہنر پر مگر
کے صحیح کام پر قائم فرد ہے۔ یہ وجہ ہے کہ ایک انگریز لڑکے لاکھ روپے
کے دھیرے کے متنازع میں بھول جاتا تھا اور جتنا بچہ چوڑا مضبوط ملک اور کاغذ
ویدیا ہے جس کی حکمت نے ضمانت کی ہے کہ وہ ایک لاکھ کا دھیر ہوا مطلب
بھی ہو رہا نہیں بلکہ اس کے قوم اسکو شہر کا ٹھکانہ بنائے ہیں اور دنیا بھر اس
پیش نہیں کرتے۔ کچے ہیں اسکا لاکھ نیشن بنانے کے لیے ایک ملک کے جس قدر
دوسرے حصے میں جملے جاتے اس چوٹے سے کاغذ کے پرزے سے اپنا
سزا اور جان داری دیا ہے لیکن آتا آتا درجہ بندی میں بھول کر علم میں
ہو چکے کہ کاغذ کا پرزہ ایک لاکھ روپے کا صحیح کام پر قائم نہیں ہے تو پھر
بھینے کے کیسے دھڑا دھڑ کونسی نوبل اور منڈیوں کے روپے بھانے میں
نفاذی کا نام ہوتا ہے۔ بس جبکہ کہ ہمارے دور ہمارے علوم میں اس اثر
اور عادی کے خلاف تیز دیر و آسان کافر ہو جائے۔ ایک
وقت میں اگر کسی کو برا سمجھتے ہیں تو اسکی بدولت و دوسرے وقت میں
اس کے اچھا سمجھتے گئے ہیں نوبت و دنیا میں بدولتی و غلو کی کاظم
انسان سے کہیں زیادہ ہے۔ ان کے قدم میں تو قرب متغیر زادہ دنیا ہے۔

علم انسانی پر قبضہ جنتا ہو جائے
اور اس کے آثار و مناسک

قوی الاثر اور وسیع الشفوذ ہونے کی وجہ سے انسان وہی دیکھتا اور وہی سمجھتا ہے جو یہی مخلوق دکھائی اور سمجھائی ہے اور اس حالت میں تدبیرِ حکیم میں رُوحِ انسانی آزاد و مختار نہیں رہتی بلکہ تحت المشیروہ کی باگ و دُور کے عرصہ کیلئے سحر اور اسکے معجزہ کو محکوم کے اقبال میں ملتی جاتی ہے۔

بجالتِ سحر تدبیر جسم میں
روح آزاد ہیں رہتی

اور روح انسانی کے کابینہ فرماں بردار بن جاتی ہے تو حرمِ مشائخہ کا ہوا سے دکن
روح بڑھ کر نئے ملک سے ملتا ہے اور اس کا مشافہہ ہے کہ جسم پر خدام کا ہر منگ
جاتے تو روح حسبِ عطائے خستہ راہی وصال سفر روا کرتی ہے اور ان
کا شاعر یہ ہوا ہے کہ روح اپنے جسم کو چھوڑ دے اور عبادت کے بارے سے
اپنے جسم کا خود قلع قمع کر دے تو دریا میں ایک مکمل عمل کر کے حسبِ اجازت و تقاضا
اپنی ایسے جسم کو چھوڑ دیتی ہے اور اس عالم سے خبر نہ چھو جاتی ہے۔

کس علوم شیطین و جنات اور انس کے مضر نتائج

کے علم سے راج و سراج، روح انسانی کسب و کتاب و علم کا مروجہ ہے تو دورِ جاہلیہ
 و خلافت میں پڑھا ہی جا رہا تھا اور پھر اسکو عالم میں دھکلا دینا ہے جو بہت بد
 سنتِ باطلین اسکو دکھلائے ہیں، چنانچہ مسیحی مشفقین نے اگر سارے مشرق پر کتاب
 کا رے لا کر دیا تو دنیا میں کتنے تھے جو راضی نہ رہیں کہ جب تو کفر میں ہے اور انہیں
 جہنم لے دیا اور اقرار کرے کہ (محاذ اللہ) یہ کارنامہ خاتمِ عصر کا نامِ اوجہاں
 قوت کا ہے بلکہ اسے اخلاقی نہیں ہیں، میں اسی جہاں کے مسکونان
 کے جہود سے الگ نہیں ہے تو یہ مسیحی مشفقانہ لطف ان غلابِ واقعہ کو
 تسلیم کرنے کے لئے عقائد کفر کا اقرار کر لیتا ہے اور بتولِ مذہب کی یاد
 بس و پیش نہیں کرتا اور کتابتِ ان کیوں نہ لکھا تو کسی طرح نہیں لکھا۔

سحر کی تاریخی حیثیت اور
قرآن حکیم کی صداقت

[illegible]

سحر کی یہ تاریخی معلومات جنگجویم ذیل میں درج کر کے سنسکرت کا بعض
فضلارے کو حاصل ہوئی ہیں جو تاریخی اعتبار سے بالکل مستند ہیں اور ان کا
اختصاصی سنسکرت کی کتاب "اسٹنڈنگ ان" ہے۔

سحر کفار کا علم سمجھا جاتا ہے اسلئے
اسکی حقیقت انہی سے معلوم کرنی چاہئے

مناسب مظلوم ہوتا ہے کہ اس ظلم کی حرمت کی حکمت و عاقبت پر غور کر دیا جائے۔ انصاف کیا کہ صورت میں کہ یہ امر مسلم ہے کہ اہل بنوود، دینی اعتبار سے سب مذہب سے قدامت رکھتے ہیں اور انکی تاریخ بہت قدیم تر رہتی ہے۔

ہم کھڑے ہوئے تو خدیجہ بیگم نے کہا: اب اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اگر ان کے پاس سے گزریں تو ان کے ہاتھوں سے مار دیں گے۔

سحر کی ابتدا کس ملک سے

کے پیر و تھے۔ اگر چہ زبان میں اس کا قدم کھینکنا "تیس" بنا لیا گیا اور نہ تو
 میرا کام، "مالک" ہے جسے معنی ہیں "موت کا علم" جس پر کرشن کا شامسا (جہنم)
 تحقیق کے مطابق نماز گزرا اور وہیں آباد ہوا اور یہ موجودہ عرب کی نسل سام کی نسل ہے۔
 اور فلسطین میں اس کی نسل بلربے اور وہیں سے ملے ملتے افغانستان تک پہنچی ہے
 چنانچہ افغانستان کی درانی و خذوق قوموں میں سے غزنوی قوم اس سام کی نسل ہے
 اور انھیں بہت سی علاقوں میں ایک ایسی ہی پائی جاتی ہیں) جنم کی پہلاک میں مبتلا
 ہو گیا جو ہندوستان کے ریشوں کو مار کر اسے مذہم کا علاج پوچھا گیا ان سب ریشوں
 کے بارے میں اس کا نواسہ کوئی علم نہ تھا جس سے اہل ایران میں ایک قوم فرد
 اس کے جوئے سے علم کے دور سے اس بارے کو اچھا کر دیتے تھے چنانچہ ایران سے
 گنگ قوم کے چند لوگ لائے گئے ان لوگوں نے ہندوستان میں پہلے اپنے علم
 کے قواعد کے مطابق سام سے سورج کی پرستش کرانی جس سے سام کی باریک مٹ
 گئی اور وہ اچھا ہو گیا لیکن ہمارے دوست فاضل مسکرت کا خیال یہ ہے کہ غالباً
 اس ایرانی قبیلے سام سے سورج کی پرستش اور پوجا میں کوئی بھی جگہ سورج کی شاعریوں
 مذہم کا علاج کر لیا ہو گا۔ جب کہ حال کے قضاے سے اہل سام کو کام پر کر دیا گیا ہے کہ کھانا
 کھانے پر غور کرنا پڑا ہے اور سام کی شاعریوں میں کھانا میں شامین کو شک کرنے سے
 پہنچا کر کرشن کو دور کیا گیا ہے۔ غالباً اس کو عبادت کی کسی دشن سے دور رکھ سورج
 کی شاعریوں میں اس کے پیرے کیلئے بنایا گیا ہے جو کہ اس سے غلام کو پرستش آداب
 کا جوہر ہو گیا اور وہی خود ہو گیا جس کی بنا پر ہندو تاروں میں بھی لکھا جانے لگا
 نیز گنگ قوم خود بھی جو کہ زبردست کے مذہب پر آفتاب کو پوجنے والی تھی اور سام کی
 ساتھ رہتا تھا اسلئے بہت ممکن ہے کہ سام کی ساتھ عبادت میں شامل ہوجا آلود
 پوجا پان کے وقت میں عبادت کی سے کچھ بنا لیا ہو گا اور سام کی اس کا شریک مذہب ہو گیا
 قوم ساحرین کی آمد
 ہندوستان میں کیونکر ہوئی
 سام کی سورج کی پوجا کرانی گئی ہو یا سام کا علاج
 سورج کی شاعریوں سے کیا گیا ہو تو سام کی لایہ ہوا
 کر سام اس باریک سے اچھا ہو گیا اور سام نے اپنی
 محنت کی باوجود خوشی میں ملان میں سورج کا ایک مندر بنایا جس کا پوجا باریک اپنی گولی
 کو قہر کر لیا اور اپنی کے ذمت اس کے سام سپرد دیئے۔ یہ مندر سام لیا ایک مذہب کو عالم
 رہا مگر خود بڑی کے علم ہندوستان کے وقت میں ہندو کی گناہن میں جبر سے لگ
 لوگ ملان میں آج بھی گئے اور ان کو دور کے چیلے کی پرستش کی تو وہ ان کے ہندوؤں نے
 ان کے سورج پرست اور غیر مذہب ہونے کی وجہ سے ان کا پانی لڑ لیا اور دینے سے انکار کر دیا
 تباہی لائے جانی ہندو کی ہندو کی چھو کر ان کے سام دی اور اس کی نسل ہندوستان
 کے مختلف علاقوں میں پھیل گئیں چنانچہ آج کے راجہ راجہ اور جوتہ میں یہ قوم ایک
 ملی آتی ہے۔ اور اس قوم کا بے سبک اور جوہر کے لئے انوں سے لکھا جاتا ہے۔
 بہر حال جب یہ لوگ ایران سے ہندوستان آئے تو اپنا علم (جادو) بھی بڑا
 لائے اور ہندوستان کے لوگوں نے ان کو سیکھنا شروع کر دیا اور اس کا جوہر ہو گیا

اصل میں تو یہ علم جو گویا علم کا علم لیکن جو گنگ کا طور سے لوگوں کو نہ بتلائے
 تھے امدان کو بتلائے کی مہارت کی تھی اسلئے اس علم کے جملہ مقامات کا علم
 گولیا ایک بڑی دشوار اور دشمن کام تھا۔ اور چونکہ ایران سے جو گنگ لوگ آئے
 تھے ان کا مقصد خود سے ملنا تھا اور وہ اس علم کے چند اہل اور مقامات
 اسلئے علم کے لئے تھے کہ کچھ شے سیکھ جائیں اور لوگوں کو اسے کرشنے دکھائیں
 مفتون دکھو کر اسلئے انہوں نے نئے نئے کرشنے دکھلا کر لوگوں کو اپنا معتقد
 اور گروہ بنا لیا۔

علم سحر کا اہول ہندو دھرم
 کے اعتبار سے

سے درود پڑھ کر لے۔
 علم سحر کی سطح اسٹیشن
 ہندو دھرم کے اعتبار سے
 گزرا کر ہمارے دانش درانت کی خدمت ہوتی ہے۔
 پہلا مقام ایک
 (اسلام پر گاندھی خاطر ان میں سے پہلا مقام ایم ہے جس کے
 میں سے پیر کی رد کو باور اور دھرم سمجھنے کے لئے دیا گیا ہے۔
 خاکسار کو بجا گیا ہے کیوں کہ گاندھی کی دور کیلئے یہ مضبوط ہے اور خیال
 کی تشریح پر گاندھی خاطر کا باعث ہے۔

دوسرا مقام نیم
 کا گیا جانا، مطلب ہے کہ صبح سے شام تک جو کام بھی
 ہوں معین ہوں اور وقت مقررہ پر ہوں۔ تشریف کا داخلہ احوال نہ ہوا
 جیسے خلل انقطاع میں جو وقت جس چیز کا مقرب ہے ٹھیک اسی وقت پر وہ
 ہوتا ہے اسی طرح یہ رد کی قوتوں کو حاصل کرنے والا شخص بھی اپنے وقت
 کو ایسا ہی مضبوط کرے اور نہ سحر کا فرض نہ آئے۔ دیکھا، چنا
 اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، بہر حال ایک ایک مقدار معین ہو کر اس سے کم
 ہو نہ پڑے، چیشا، پاخانہ اپنے وقت پر نہ چاہئے تاکہ صحت میں
 خرابی نہ آئے، غذا قلیل، اور صریح اہم جو اور بدربخ غذا کو کم کر کے
 بالکل ترک کر دیا جائے۔ چیشا اول ہونا چاہئے اور پاخانہ اس کے کچھ دیر
 بعد ہونا چاہئے۔ دھرم اس عادت کو پانچوں کی چند دھرم ہے کہ
 اگر پاخانہ چیشا ساتھ آئے گا تو پیشا اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کرتے وقت
 دست آئے اور وہ اس کی راستہ سے نکلتی ہے اور یہ علامت رد کی
 ناک اور عدم نجات کی بھی گئی ہے۔

تیسرا مقام آسن ہے
 اہول نشست و پرغاساتین، بیٹھنا اور
 اہول نشست و پرغاساتین، بیٹھنا اور

ہیں وہ اسی کے پاس سے آگئے ہیں۔
ایک قوت دوسری قوت کو اس طرح کاٹی ہے جیسے (نورِ باہر) علیہ کا
خط ایک دوسرے کو کاٹتا ہے، چنانچہ کان ایک طنز سے سنتے ہیں تو دہم
طرف نکال دیتے ہیں، آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ دوسری طرف سے
من میں منظر پر چڑھتی ہیں، اس لیے ایک قوت دوسری کو کاٹتی
ہے آنکھ کو دیکھتی ہے اور کان کچھ سنتے ہیں، نیز آنکھوں کی پتکوں
کو بھی ادھر کی طرف چڑھا کر من کو دیکھنے کی سعی کرے اور اس وجہ
مشتربھائے کر آنکھوں کی سفیدی کو اس طرف آجائے اور پتکوں کا
طرف چل جائے تاکہ یہ آنکھیں نیچے کی طرف دیکھیں گئیں۔ سہانہ انداز
بڑی طرح بھی جو مرتبہ حاصل کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتا، نہ خود
کو وہ دیکھ سکتا ہے نہ دوسرے کو حاصل تھا، یعنی آپ کا ایک الجھان
یہ بھی تھا کہ میرے آپ آگے کی جانب دیکھتے تھے حسبِ ضرورت اسی
طریقہ پشت کی جانب میں جو دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے تھے غرض یہ
یہ من کی طاقت اس وجہ پر پہنچ جاتی ہے اور انسان کے قبضہ میں
آجاتی ہے تو حسبِ ذیل قوتیں اور درجہ صیال انسان کو حاصل ہوجاتی
ہیں۔

سح کے آٹھ قوتوں کا حاصل ہونا

- (۱) انوری ما { یعنی چھوٹے سے چیز: چنانچہ اگر آنکھ سے دکھائی دے
اور نظروں سے غائب ہو شیدہ ہوجائے۔
- (۲) مہمی ما { یعنی آنا بڑا اور لانا ہوجا کر آنکھ سے ایک ہی حد
نظر آئے چنانچہ میں نظر مگر سے اور میرا کہ عاقلین نے بھی دنیا کو اس طرح
دیکھا ہے کہ ان کا سر آسمان میں ہے اور زمین سے لگے ہوئے ہیں۔
- (۳) لگی ما { یعنی اتنا بڑا لگا ہونا کہ ہوائے اوپر چلا جائے۔
- (۴) گری ما { اتنا موٹا اور وزن ہوجا کہ کھینچ نہ سکے۔
- (۵) پل پل پل { یہ قوت قدیم سپید ہوجا کہ جو چاہے آواز
کی مدد سے دنیا میں حاصل کر لے
- (۶) پل کا می { ایسا سپید ہونا کہ طول، عرض، عمق، وزن
چاہے بڑھتا چلا جائے۔
- (۷) ایشٹ { چربی سر کو کاٹنے کا تو نہیں رکھنا۔
- (۸) تو و شلیو
شاہدۂ عالم

تو ہر شخص جیسا کہ جس طرح اسکا ہی جانتا ہے مگر اس علم میں چڑھا کر اس
بتلائے گئے ہیں ان کے کوئی نشست و برخاست ہونی چاہیے ان کے نزدیک
دروغ کی قوت و ضعف مرتد میں بہت بڑا دخل نشست و برخاست کو ہے
اور انسان کے اندر رکھ کر بڑا ایک خاص اہمیت رکھتی ہے جو کہ قدرت
نے اس کو پیدا کیا ہے اور یہ دماغ سے نکلتی ہے پس اگر نشست و برخاست
میں اس کو سیدھا رکھنے کا احتیاج ہے تو اس سے عقل و شعور میں
اضافہ ہوگا، اور دل میں جو بھی خوش آئے گی وہ برا بر قائم رہے گی لیکن اگر
نشست و برخاست میں جلد جلد تبدیلی عمل میں آئے گی یا اس کو غیدہ
رکھا جائے گا تو جو خیال میں دل میں قائم ہوگا یا جو خوشی کسی آگے وہ جلد
یہ ختم ہو جائے گا اور روح قوی نہ ہوگی، عقل و شعور کمزور ہوئے چلے
جائیں گے، اسی لیے جو کلام کر چھٹا ان کا پہلا آسن ہے، اور ایک آسن
بند و دھرم میں ایسا بھی ہے جیسے سلاٹوں کے پاؤں نماز کا قعدہ ہوتا ہے۔
نہیں ہیں کہ اس آسن کو شہ کی نشست سے بنایا گیا ہے تاکہ بہادری و توانائی
پیدا ہو۔

چوتھا مقام انچا انچا ہے

میں دم یعنی اس کو روک دے رکھنا۔
چوتھا مقام انچا انچا ہے جس کو صوفیائے اسلام صبر دم کہتے ہیں
یہ آسن کی سمیت ہر موقوف ہے اگر آسن درست ہوگا تو قوس دم میں دم و کواکب
نہ ہوں، نہیں تو منفرد کی بجائے سمت ہوگی، اور یہ باؤم ایک دوسرے کے موقوف
دو موقوف طریق ہیں، دم یک ہوگا جبکہ ضبط اوقات کا غازی ہو اور دل کا خیال
ادھر ادھر نہ ہو، قوس بڑھائی جائے یہاں تک کہ فضا سے یہ سانس کی ہر قوس
مستفی کر دے، چنانچہ جو کچھ ٹوٹ محض سانس کی قوت پر سالبا سال تک جیسے ہیں
پہلے کی دردوں کا میں سے سانس کو اس طرح نکالنے اور داخل کرتے ہیں جیسے
لوہا اپنی حرکت سے ہوا کو داخل و خارج کیا کرتا ہے اور یہ شش کے بہ ہنگامی
ہے۔

پانچواں مرتبہ پر تیا ہوا

نظر و خوارقِ طاقت (یہاں تک تو مشق تھی)۔
ان چاروں درجوں کی مشقت کا ابتداء ثلثہ
حاصل کرنے کیلئے اس کی ضرورت ہے کہ آنے اور جانے والے دردوں مافوق کو
ایک ساتھ طاقت اور اس راہِ منتِ شاد پر قائم رہنے کے بعد دونوں دم نیچے
کی طرف لپکا کر مٹھائے جہاں سانس کا پہلا نشانہ پیدا ہو، جس کو
تاک اور دھرت سے خارج کر کے اپنے ذہن کی طرف پہنچائے اور یہاں سے
دردوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں جو بند ہے جس کو ابلی ہونے سے تسمیر
کرتے ہیں، دم جو جس کی قوت کو اس میں جھک کر دے اور من کو اس سے
قوت پہنچائے، چوں کہ ابلی ہونے کے نزدیک فضا سے غرض اور ہر دم کی قوتوں کا
منہج دہر کر صرف دماغ ہی ہے قوت لاسر کیلئے بھی دماغ کی قدرت نے لکھنے

نہیں کہلائی کیونکہ اس قسم کے شی اور دیگر کچھ بہت بڑے گناہ خداوندی کی طرف سے
چلتے ہیں اور ان تعصبات اور کڑوئوں میں نفسانیت کا کچھ اور قسبیت کا دخل
ہوتا ہے ان کو دیکھ کر انسان بجائے اسلام الفیوض کے کہنے چلتے کچھ بدہنوں
ہی کا طرف چلتے ہیں یہی حال ہے علم چونکہ اپنی غیر معمولی ششوں اور فطرت حسن
صوتوں کی وجہ سے قلبی و روحانی قوتوں کو فطری طور پر بچھنے کرتا ہے اسلئے
اس قسم کے مباحثات سے شرات بھی فرستیں یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے انسان کو
انسان کے اندر غیر معمولی قوت ہر وی پیدا کر دیتی ہے عروجہ سبحان فطرتی و باطنی
ہوتا ہے تو ابھی اس کا آخر میں برائی نکلتا ہے مملات ان دواؤں کے
جو انسان میں مدد کی طرح پراسرار و محسن قوت پیدا کر دیتی ہیں اسی طرف اس
علم نیز کی شکست بھی چند روزہ ہوتے ہی سکر انجام فرمان کے سوا کچھ نہیں ہوتا
کیونکہ علم ہی عالم کے مقصود بالذات تک انسان کو نہیں پہنچاتا بلکہ اس سلسلہ
میں انسان کے کسب و ریاست سے جو کچھ بھی قوت و قدرت انسان میں
بڑھتا ہے انسان اپنی قوت بازو سے کمائے ہوئے مال کی طرف اسکو اپنا
قدرت کا نتیجہ سمجھتا ہے۔ اپنے رب کا انعام نہیں سمجھتا۔ اسلئے علم ہی سے
جو قوت ایک قوم کو حاصل ہوئی تو انہوں نے اسکو غیر عملی و صرفت کو کے
لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کیا۔

جو علم مقصود تک پہنچائے وہ فتنہ ہے اور اس میں پرکھا
موقوف ہے ہر وہ

راستہ اور ہر وہ علم جو انسان کو دریا لے اس میں اس کی تہہ گوں میں پھاڑ کر عالم
کے مقصود خشیت تک نہ پہنچائے وہ فتنہ اور کفر ہی ہے اور ان تمام اسکی فتنات
و کفرانہ حجاب پناہ پھرنا غلامانہ انجمنی کا دعویٰ نبوت اور ان کے سامنے
تحریرات و اعمال اور عدم برعکس کی شیعہ کا ان ہی کا نتیجہ ہے کہ انی اسلام
میں ایک جماعت ایسی پیدا ہو گئی ہے جو نبوت و ختم رسالت کو نہیں مانتی اور
اسلام پر ایمان لانے کے بازو اور ایمان نہیں لاتی۔

چھٹا مقام دھیان ہے (معرفت بالشرعیہ کو کا ایک درجہ ہے
ہندو دھرم کے اعتبار سے) یعنی میں ایک
طرف تک جانا اور جو اس قسم کا ایسی گم ہونا نہ ہو کہ فتنے اسلام کے اس مسئلہ
میں معرفت بالشرعیہ ہے۔ اس درجہ میں یہ شیعہ کو اپنی جاتی ہے کہ جو اس غیر معنی
اکھٹا کان زبان و فریب و نیات سے غم ہو جائیں اور انسان اپنے کانوں کے
دونوں اطراف کو بند کر کے اندر کی آواز سے چنانچہ جپ کا انہوں پر نکلیا ہے
کہ کھلیاں ہیں تو اندر سے ایک آواز سنائی دیتی ہے جسکو ہندو دھرم میں کی
آواز قرار دیتا ہے۔ غالباً اس مرتبہ کے لئے معنی اسلام نے فرمایا ہے
اب یہ ہندو دھرم ہندو گم ہند اور غالباً وہی کی آواز بھی اسی قسم کی آواز
ہو گئی جسکی حدیث میں "کلمۃ الجبرم" سے دکا گیا ہے۔ اور ہم نے اس کے

(نوٹ) یہ آٹھ قوتیں اور سدھیاں جو کھریاں ریاست خما کے اس پانچویں مرتبہ میں
پہنچ کر انسان کو حاصل ہوتے ہیں اور خوارق مابیات و نوادر بہات کا ظہور
شروع ہوتا ہے اس لئے اکثر لوگ اسی درجہ میں پہنچ کر اپنی ریاست کو ختم کر دیتے
تھے اور دوسری مرتبہ کے ذکر ہونے ان کو حاصل نہیں کرتے تھے گو یا وہ
اسی درجہ کو اپنے لئے معراج کمال سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے جاہل مغفول
میں بھی اسی قسم کے آثار بک دیکھے جلتے ہیں یہی حال ہر کسی کی مشہور حقیقت
سے زیادہ جو کھ قدرت و قوت میں کمال پیدا کرنا سکھایا جا جائے جس سے
فتنہ میں پڑنا زیادہ قریب الہم ہے اور مقصود حقیقی کو اس راہ سے پالنا خارج
بعبعد ہے۔

علم حکم ہندو بھی ضلالت کا ذریعہ سمجھتے ہیں اسکو تسلیم کرتے ہیں

کہ اس علم کے پانچویں مرتبہ پہنچ کر بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو آگے بڑھیں
اکثر انہی چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اسی لئے قرآن عزیز نے اس علم کے حاصل
کرنے کو کفر قرار دیا ہے اور فتنے اسکو تعبیر کیا ہے کیونکہ یہ علم "الوان قدرت
کو کچھ اس طرح سے ظاہر کرتا ہے کہ انسان میں استبداد و مطلق العنانی اور
انانیت و خود ستائی درجہ کمال حاصل کر لیتی ہے اور خود اپنی حقیقت انسان
سے پوشیدہ ہو جاتی ہے اور یہ فتنہ کا حاصل بھی ہے کہ انسان حقیقت کو
نہ پا کر دریاں میں بیگم جلتے۔

علم الہی کی رفتار تہذیبی ہے اور
علم حکم کی رفتار تہذیبی ہے اور

ایک دم مل جلتے اور العین من الشیطان کے مطابق انسان عجول یعنی غلو قوت
کی قوت و طاقت سے دائرۃ انسانیت ہی سے نکل جلتے۔ مملات علم الہی کے
کہ وہ انسان کو تمام فتنوں سے بچا کر تدریجاً اس میں ایسے ملکات و حاصل
پیدا کرتا ہے کہ اس کی ہر وہ زندگی امن و برکت سے گزریں اور قلب و روح
کی جملہ قوتیں ایسے محمود بننے سے برسرِ پورا ہوں جس جہت تک باقی رہنے والی ہوں
اور انسانیت کی شناخت میں باوجود فتنہ فساد کے کوئی مشکل نہ پیش آئے۔
بیشک وہ انسان کے روحانی قوت کو اس طرح پھیلتے کی عام طور سے اجازت
نہیں دیتا جیسا کہ ان آٹھ اصول میں مذکور ہیں اور یہ قیاسی قسم کی غیر مقصود و
غفلتیں قیاسی قسم سے انسان زمین و آسمان کے قلابے ملا سکتا ہے مگر دائرۃ
انسانیت اس کا مرکز و رشتہ ہو جائیگا ہاں اگر کسی کا رعبیت یا ملامت یا
خداوندی کے لئے مگر نہ خدا کا سرمہ کونے کے کوئی گرامت یا سحر و برہنہ
آئے جس میں ہندو کا شبائے نہ ہو کچھ خداوندی کو باطنی صورت کی طرح مقصود

کے شروع صفات ہیں اسکی تشبیہ بالسلک کے کعبہ کی آواز سے دی ہے مگر معرفت باشریں دینا سے کامل ہے خبری پیدا ہو جائے اور مجاہدہ تک اسکی طرف سے متوجہ ہو جائے۔

شأتواں مقام دھارنا ہے | خواہی غم سے کا تعقل اور من کی لوانے

دی گئی ہے کہ خواہی غم سے کہ جو دنیا سے متصل کر دیا گیا تھا اُن کو اب بحال کر دیا جائے یعنی خواہی غم سے دنیا کا کام کو ہی اور نہ دنیا کا کام کرے۔ اسی مقام کو اصطلاح صوفیہ اہل اسلام میں غفلت دراجن سے تعبیر کیا جاتا ہے جو سلطان الذکر کا خاصہ ہے۔

آٹھواں مقام سادھی ہے | در تیر نانی اشر تقیم کجی بندہ دھرم

سبعہ کی تکمیل کا شرط ہے یعنی اس مقام میں پونچھ سو سالہ شعاہۃ ذات کے کچھ نظر نہیں آتا جدھر دیکھو وہ جی وہ نظر آتا ہے اور اس میں پونچھ انسانی کی قدرت کامل و مکمل ہو جاتی ہے۔

اصول ثنائی اور ان ایک اجالی نقد و بصیرہ | یہ تھی علم سحر کی حقیقت

روسے بیان کی گئی اور گواہ کے پورے شرط و لوازمات اور مشرق و مغرب کے مذکورہ نہیں مگر تاہم دوران تعلیمات سے خارج ہو جاتا ہے کہ سحر کے اکثر اعمال کفر کے مافوق اور ایمان کے ضد ہوتے ہیں اور واقع میں اس علم کو ایمان کا مخالف ہونا بھی چاہئے۔ اسلئے کہ جیسے خدا کی صفات ہادی صفت ضل کی ضد ہے اور یہ دونوں صفتیں جہ نہیں ظہور کے لئے جدا جدا عمل کی طالب ہیں اور سوائے خدا کے اور کسی وجود میں یہ دونوں صفتیں جہ نہیں ہو سکتیں اور اگر ہوجائیں تو بندہ میں اور خدا میں کوئی فرق نہ رہے۔ اسی طرح علم سحر اور علم الہی کو دونوں آسانی میں ہی مگر ایک متضاد میں جہ نہیں ہو سکتے۔ علم سحر میں جس قدر مشقتیں اور صعوبتیں پائی جاتی ہیں اگر ان کا تقابل علم الہی سے کیا جائے تو یہ حقیقت کا شش فی انہار ہو جاتی ہے کہ اسلام کا دعویٰ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ ٹھیک واقع کے مطابق ہے چنانچہ جہاں تک غور کیا جائے نفس کو پاک کرنے والے مجاہدات اور ریاضتوں کے کمال کی تین ہی علامتیں ہو سکتی ہیں۔

مجاہدات کے ناقص کامل پونہی سچان | لہذا یہ خوارق عادات

اس طرح سے انسان سے ظاہر ہوں کہ اسکی مجاہدہ اگر مسکت و بندگی میں اشتباہ نہ پیدا ہوئے ہائے اور باوجود قدرت میں کمال پیدا ہو جائے کہ انسانی جنات و مشیاطین کی طرح چر نہ ہو جائے بلکہ دائرۃ انسانیت کو باقی رکھ کر اپنی قدرت و عجز کو ساتھ ساتھ دیکر درجہ کمال حاصل کرے۔

(۲) اور کمال چونکہ نقصان کی ضد ہے اور صوبت عمل شدت شفت طہران نقصان کے اہم افراد ہیں لہذا حصول کمال میں ان کا بھی گذر نہ ہو۔

(۳) اور باوجود کمال کی مجاہدات کی قدرت حاصل کرنے کے دنیا سے علیحدگی اور رہنمائی بھی نہ ہونے پائے اور مسلسل توالد و متوالی جو اس عالم کا بنیاد و کسلا ہے اس سے بھی قطع نظر نہ ہو سکے۔

پس جو مجاہدات زیادتی کے ساتھ خوارق و تصرفات کی طرف انسان کو حثت کر دیا لہے اور اس طرح سے انسان میں کمال کی قدرت پیدا کرنا چاہتا ہے کہ جسے کمال کی عجز و حاصل نہ ہو بلکہ کبر و انانیت پیدا ہو جائے اور ایسے صعب راستوں سے اس مقصد کو پورا کرنا چاہتا ہے جسکی گھڑیوں سے انسان کا صحیح و سالم کھٹنا مفق ہو اور جو مجاہدہ جسم اور اس کے منافع کو منافع کر دینا والا اور عالم اہمال سے باطل ہی بے تعلقی کر دینے والا ہے ایسے مجاہدہ کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ مجاہدہ یقیناً ناقص بلکہ مضرب الہیہ ہے مگر انسان کے لئے ایصال الی العلو بہ موجب نہیں رہ سکتا۔ البتہ جو مجاہدہ جس میں کمال پیدا کر کے قدرت و دلالت ہے وہ یقیناً کامل مجاہدہ کہلا سکتا۔ اور اسلام ہی کا مجوزہ معاہدہ ہے جس میں یہ تمام شرائط موجود ہیں۔

علم سحر عربی کمال نہیں پیدا کرتا | اس علم سحر چونکہ بندہ عاجز کے
بلکہ انانیت میں کمال پیدا کرتا ہے | اسکو انانیت میں کمال پیدا کرنے کی تعلیم کرتا ہے اور نتیجہ میں
و مشیاطین کی برابری سکھاتا ہے لہذا یہ علم فقر میں ڈالنے والا ہے اور نتیجہ میں
کا ذلت و خسران ہے۔

علم الہی بندگی کے کمال سے | اور علم الہی چونکہ بندہ عاجز کو بندگی کا
رفعت و قدرت بڑھا لے | کمال سکھاتا ہے اور بندہ کی حرمانت
جو فطرت جو وضع ہے اسی کو بڑھاتا ہے
اسی پر چلائے لہذا انسان رفعت و کمال

کو لے کر اور تادریغ کی مدد سے جنات و مشیاطین پر غالب و کامیاب بن جائے کہ یہ علم مخلوق کو انسان کے سامنے ایسی ہی طرح لاؤں گا کہ جیسے جیسے انسان کے سامنے ہوتی ہے۔ اسی لئے حدیث شریفہ میں اس راستے کو جزا و عقوبت پر مبنی ہے والا ہو اور اس علم سے جو انسان کو نفع و زیور پہنچائے یا ہلاک کرے کہ جو عزت و مصوبت تو لے لے بغیر اس میں سے شمار ہوتی ہے اور نفع کے درجہ میں کچھ نہیں ہوتا مطلب یہ ہے کہ عزت و شفت تو انسانوں کو جنوں کی طرح کر دیتی ہے اور راہ انسانیت علیحدہ اس سے بند ہو گئی۔ کما قال النبی علیہ السلام اعوذ باللہ من علم لا یمنع و اعوذ باللہ من طول الاصل۔

یہ کیونکہ تسلیم ہے کہ علمِ حرم کی یہ مذکورہ بالا باتیں اور مقاماتِ ثنائیہ انسان میں کمالِ انبیا ہیں کسی کام کا نہیں رہتا عالم کے اندر داخل و معترف بننا دینی ہے

اور وہ ان اذواج کی قوت و استمداد سے اپنے انہائے جس پر چند روزِ نظر و اقدار ضرور حاصل کر لیتا ہے لیکن انسان پھر دنیا کے کسی معترف کا نہیں رہتا اور وہ ہلک و خفیات سے جس قدر ساقیہ اس راہ میں چلے وہ سونے پر ہلکا ہی بخلاف اسلام کی تعلیم کے کہ اس نے عبادت و ریاضت کے جو بھی طریقے سکھائے نہایت جامع اور مختصر اور پُرکاشن سکھائے۔ اور عجز و بندگی میں اس طرح سے کمال پیدا کرنا سکھایا جس سے دائرۃ انسانیت بھی کال رہے اور روحانی و مادی و معنی و جملہ مخلوقات پر بھی انسان کو غلبہ سبقت نہ دیا ہے پھر ان مقاماتِ علمِ حرم کو تو شاید وہی کہہ کر سکتا ہے جو بہت ہی بے جا ہے اور اسلام کی تعلیم اور مجاہدات کو ہر شخص بہت جلد یا بے تکمیل کو پہنچا کر سکتا ہے۔

مجاہدین میں افراط و تفریط کا مقصود کھو دیتی ہے بیشک علمِ حرم کا ایک عالم اور مادہ اور

معانی ہیں جس کے میں ہیں کچھ گزری ایک ایسی ہی حق کے راستے سے پیٹ کی حید آنتوں میں چوٹیا کر اس سے اپنی آنتوں کو مات کر سکتا ہے ترکِ طعام سے اپنے پیٹ کو اپنی گھر سے سلا سکتا ہے تین تین ہینے جس دیکھ کر وہ بکھر جاتا ہے اپنے کو دھن کر سکتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا نظامِ قدرت ایسے لاطال کا تعذیرِ باطن کا اس سے طالب ہے؟ اور اس عالم کے کاروبار کیا اسی ریتیت کے متعلق ہیں؟ نہیں اور بیشک نہیں اگر نظامِ قدرت انسان سے اسی قسم کی ریا آنتوں اور مشقتوں کا طالب ہوتا تو پھر دنیا کا وجود ہی مہربش اور بیکار ہوتا۔

تقصیرِ رُفح کے ناپاک اور پاک طریقے بیشک آئینہ کو بیشک کے نہیں پائے سے صاف کیا جاسکتا ہے اور غلاب کے پائیز اور لطیف عرق سے صاف معانی حاصل ہو سکتے ہیں لیکن غلاب جیسے پائیز خوشبو دار عرق کے ہوتے ہوئے کیا عقلِ سلیم اسکی تقصیر سے کہ کسی ناپاک چیز سے تقصیر کیا جاسکے۔

مجاہداتِ اسلامی وغیرہ اسلامی کا یا بھی توازن اور مقابلہ کر کے تقصیرِ قلب حاصل کرنے کے بجائے اگر باخچوں وقت حواسِ غصہ کی تو کوں قلب میں بھجے کوئے اور دھیان اور فکر میں بیکسوئی حاصل کرنے کے لئے

ان تعبدوا اللہ کانتم تتلوا فان لم تکتم تتلوا فامتدیرا لہ تکمیل اور پاکیزہ روشنی کے کمال کی بیکسوئی پیدا کیا جاسکتی اور مسلمانوں کے ہر بار پانچ گھنٹہ میں ہر روز لازماً پانچ مرتبہ اور اختیاراً پانچ مرتبہ پیش مشاہدہ ذات کی حاصل کیا جاسکتا ہے اور درجہٴ احسان حاصل کرنے کے لئے انسان حاصل و موصول الی اللہ بیکسر دل ببار و دست بکار و لے مرتبہ پر پہنچنے چاہئے تو دیکھئے کسی آسانی سے یہ مقصد عظیم بھی حاصل ہو جائیگا اور دنیا کے کسی سلسلے میں بھی سرورِ فوق نہ آیا جیسے کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی طریقہ مسلامتی ہو سکتا ہے کہ جس سے سانسِ بھی چلے اور لاطی بھی نہ ٹوٹے یعنی انسان کمالِ معرفت الہی میں حاصل کر لے اور کمالی بندگی و انسانیت میں غرضِ حصولِ قدرت کے لئے اُن تمام فرائض اور دشوار گزار مراحل سے بچے کہ جو علمِ حرم میں سکھائے جاتے ہیں اسلام نے منظرِ وحدت کا وسیع منظر پیش کیا اور طریقہٴ مسلم کا تو قیل الیہا سکھلا دیا ہے جس سے انسان کو وحدت و بندگی کا یہ جامع اور مختصر راستہ میں مناسبت باری تک پہنچنے کا حاصل ہو گیا اور دنیا کے منصبِ عکرائی پر بھی ناگزیر ہو گیا اور عالمِ اذواج میں بھی تمام فرائض سے افضلیت کی راہ چرچائی۔

اسلامی وغیرہ اسلامی مجاہدات کا فرق اور ان کی مثال اور ایسا ہی فرق ہے جسے ایک شخص تو روشنی حاصل کرنے کے لئے تیل اور تیل کے پتھر میں چڑھا ہے اور ایک شخص آفتاب کے روشنی میں اپنے تیل کا مادہ بار بار آسانی کے بجلا جا رہا ہے۔ یا مثلاً ایک شخص تو ایک کتاب کسی انامی اور ناواقفِ مستند سے پڑھے اور وہی کتاب ایک شخص کسی نیک و دروگر راستہ سے چڑھا ہے جس سے غلبہ ہرے کہ پڑھنے میں تو دونوں مادی ہوں گے مگر غلبے میں رتبہٴ اعلیٰ رہیگا جو راستہٴ کامل سے پڑھے گا۔ یہی فرق اسلامی عبادت و ریاضت اور طریقیہ مصلوں کے طریقہٴ عبادت و ریاضت میں جھگھے۔

علمِ حرمِ مخلوق کی جبرستانی گرائیاں و سفیات کے آگے ناک رہو گئے و سفیات کے آگے ناک رہو گئے و سفیات کے آگے ناک رہو گئے و سفیات کے آگے ناک رہو گئے

و سفیات اور جمیع مخلوقات و کائنات کو انسان کا مصلح و مفاد بناتے ہیں اسی لئے وہ شریک ہے اور یہ تو حید ہے۔

خدا تک پہنچنے کا راستہ انسان کیلئے عجزی ہو سکتا ہے انانیت نہیں ہو سکتی علمِ الہی بجز کے راستے انسان کو خدا تک نہیں پہنچاتا ہے اور یہی ایک راستہ انسان کے لئے صرف

کرنے لگا اور یہ تو یکہ خدمت، فرشتہ صفت لباس بشریت میں لباس فرشتہ ہی تھے خدا کے سامنے بھی جب کوئی انسان دل سے توبہ کرتا ہے اور اپنے قصور کا معترف ہو جاتا ہے۔ بندہ گناہ کرنے کا سچا مہرہ بیان کرتا ہے تو حضرت ظالم الغیب عالم غائب و مائکونؑ ہونے کے باوجود ہندو کی توبہ قبول فرماتا ہے یہی فرمایا کہ تم تو آئندہ علیحدہ گناہ کرو گے لہذا تم اپنے قول کی گارنٹی ہو اس طرح بابت باروت کا کام بھی یہی تھا کہ وہ طبع و ضرورتوں سے آگاہ ہو کر دیکھیں جو راستہ انسانوں کے چلنے کا نہیں ہے بلکہ جنات کا ہے اس سے خبردار کر دیں کہ اس پر بھی جہر و اصرار سے جو اپنے کو خطر میں ڈال رہا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ وہ جانے اور اس کا کام یہ دونوں اس سے بری ہیں کیونکہ رسولوں کا کام تو نیک و بد کا موازنہ کر کے دکھانا ہی ہے اور بس چنانچہ جب باروت باروت سے کوئی اس علم کو سیکھتا تو اولاً وہ اسکی سفلیات میں ملوث ہونے کی ہدایت کرتا ہے اور جب کوئی اسکو کرکڑیا تو وہ دیکھتا کہ اس کا ایمان چلتے ہوئے ستارہ کی طرح البیہ یصدد الکلمہ الطیب کے نتیجے سے ٹکرا آسمان کی طرف چلتا ہے اور اسکی جگہ کوئی توفیق بیلیٹیں ہیں آیت ہذا میں جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آیا ہے فرمایا گیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ باری تعالیٰ ہے اور ظالم ہر آدمی کو حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنات و شیطاں و ساحرین پر جو غلبہ و تسخیر عطا کی تھی وہ سب سحر کا نتیجہ نہ تھا بلکہ ساحروں اور جنوں کے فرشتے انسانوں کو چیلنے کے لئے تھے تعالیٰ نے جو قوت و قدرت مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کے بغیر و کمال بندگی کی وجہ سے ان کو عطا کی تھی وہ ایمان کی دولت کے ساتھ عطا کی تھی۔ گویا ہندو دھرم کی اصطلاح میں ان کو راجہ یوگ نہ ملتا تھا اور قرآن پاک کی اصطلاح میں ان کو ایک ایسا علم نہ ملتا تھا جو تعالیٰ کی طرف سے مرحمت فرمایا گیا تھا جس سے وہ تمام مخلوقات کی بولی سننے اور دیکھنے تھے اور فضلائے کثیرین میں عبادہ المؤمنین کا مصداق تھے۔

ہندو دھرم میں علم سحر و طب لوگ ہے ہندو دھرم میں چار یوگ ہیں۔

یوگ تیسرے اچ یوگ، چوتھے ہتا یوگ، پہلے یوگ کو کہتے ہیں جس کا مطلب اہل ہندو کے یہاں ہے یہ کہ خدا کا ہر اور ہٹ ہے جو پنچا۔ اور اچ یوگ کے معنی ہیں خدا کا ہندو کو انہ خود اپنا مقرب اور خاص بنا کر اپنی توفیق عطا کر دینا سو اہل اسلام کے لئے یہ ایک صحیح و مفاد خدا و قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو عبادت نہایت اور کرب و محنت سے غلبہ خداوندی حاصل کرتے ہیں دوسرے وہ قرب و محبت و چنگ و حق توئی انہ خود معرفت و عرفان عطا فرمادی اور انہ کے اچھی معرفت اور دہیان کو مکمل فرمادی چنانچہ انبیاء علیہ السلام وغیرہ جو بھی کلمت و معرفت کا نزول ہوتا ہے اور انکی مقصد میں تربیت ہوتی ہے وہ انہ خود دینا میں دین امرائے ہوتی ہے۔

چونکہ یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ تھے اور ان کی کوتاہ نظر اس پر جو کہیں بھی کسی کو آخر تمام سحر کے سرور دم ہوں جو سب جگہ سحر کی طاقت ہر ایک حاصل کر سکتا ہے اور ایک کا توڑ دوسرا کر سکتا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت اور یہود کی غلط فہمی اسلئے جب آیت و انبوا عا متلو الشاطیئین سکا نزول ہوا تو یہود نے کہنے کو کہنے سلیمان کو کیسے نبی کہہ دیا ملائکہ وہ تو ساحر تھے تو اسی میں یہود کے پیش نظر یہ فرق نہ تھا اور نہ یہود ہر گز متعجب نہ ہوتے۔ دوسرے پہلے یہی سے یہود شیعین کی بدولت اس فریب و عجز میں پڑے ہوئے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو کچھ بھی جنات و غیرہ پر تسخیر حاصل ہوئی وہ ایک مخصوص کتاب کی وجہ سے حاصل تھی۔

کے پیش نظر یہ فرق نہ تھا اور نہ یہود ہر گز متعجب نہ ہوتے۔ دوسرے پہلے یہی سے یہود شیعین کی بدولت اس فریب و عجز میں پڑے ہوئے تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جو کچھ بھی جنات و غیرہ پر تسخیر حاصل ہوئی وہ ایک مخصوص کتاب کی وجہ سے حاصل تھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سحر کا نتیجہ نہ تھے علی ہذا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بھی مسلمانوں کا ایک طبعہ آجنگ اس میں مناظر میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے کہ ان کے تعزات میں سب سحر کا نتیجہ تھے

غالباً انہی مذہب میں کے لئے قتلے شانزدہ جہاں حضرت علیہ السلام کے معجزات کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا تو وہاں ہر معجزہ کے ساتھ لفظ یا تو جو ہے جسے سحر اور ماغادہ سے صاف و صریح اشارہ اس طرف معلوم ہوتا ہے کہ ہماری اذن و اجازت سے جو بھی نشان اور امر ظاہر ہوتا ہے وہ یہی کلمہ شعی کا مصداق ہوتا ہے اور اس کی مثل اہل دنیا نہیں لاسکتے اور کچھ لوگ کہی مثل دنیا میں ہوہ ہمارا نشان اور فعل نہیں ہے بلکہ وہ سحر و تیسرے کتب انسانی ہے چنانچہ اندھے کوڑھی کو قدرت کی پیدا کردہ ادویہ کے ذریعے سے نظر آنا سونکھا اور سندرست کر سکتا ہے لیکن بغیر کسی غیر محسوس مدد خداوندی کے صرف دیکھا اچھا کر سکتا ہے جسکو بارگاہ احدیت سے اذن الہی کی قوت اور معرفت کامل حاصل ہو چنانچہ معجزہ حضرت جبرائیل علیہ السلام و لا آخرہ کے متعلق اسی لئے ارشاد ہے واذ یخلف من الطین کھشہ الطیر یا ذی قنفصہ فھا تکتوت طیراً یا ذی الخواص عین علیہ السلام نے مردہ کو زندہ کیا تو وہ بھی ہمارے علم اور اجازت سے اور اندھے اور کوڑھوں کو (بغیر تعزات اور ہوا) اچھا کیا تو وہ بھی ہمارے ہی ارادہ و قدرت سے ان کے سب کا اسی مصلحت و تعالیٰ کی جبروت و معاندین سے معجزہ و مکر کے ایسے ہی فرق دکھائے جائیے جو بھی اپنے دم و وجود پرست ہیبتوں کی وجہ سے معجزات کا انکار کیا اور انبیاء میں سے ہوا ہے۔

مذہبین معجزات انبیاء سابقین پر حق تعالیٰ کی طرف سے ایک آخری انعام حجت تو حضرت عائشہ انبیاء علیہ السلام پر سبب اشترک علیہ وسلم ہر سبب آخر میں سحر کے بقا ہیں

خوف جملہ معنی قیامت تک اگر انسان اور جن مغرور اور متعصب بھی یہ جانیو
جیسا قرآن بتلائی تو ہرگز نہ سانس گے جیسا کہ جن دانشمندی آسان
زمین بنا ناچا ہی یا آسمان کے ستاروں کی موجودہ ترتیب ہی کو بدلنا چاہی
تو ہرگز بدل نہیں سکے تو تم ہی انصاف سے بتلاؤ جب وہ قوم عرب جو فحش
و بلاغت اور اعجازِ کلام میں امام الاقوام تسلیم کی گئی ہے وہ ہی اس بیسلا
پُر اثر نسل سے عاجز ہو گئی اور جا دو گرا اپنے منہ وں اور سارا نہایت
میں اس جیسا اثر نہ دکھلا سکے نہ اپنے اثرات کو اثراتِ علم الہی پر غارت گ
تو اس بدیہی اور سکت صریح اور محسوس اعجازِ قرآنی کے بعد بھی کیا انبار
سابقین کے انجانات و معجزات کو سحر ہی کا نتیجہ اور اس کا مرتبہ دیا جا سکا
ہے ؟ اور حضرت صدق انبیاء علیہ السلام کی تصدیق کو معاذ اللہ لفظ
طعیر یا جاسکتا ہے ؟ ہرگز نہیں اور میک خدا کی عنایت و شہادت سے کسی
طرح بھی نہیں خوب سمجھ لیجئے کہ زمین اپنی جگہ سے ہل سکتی ہے اور زمین ایک
دن میں ہلنے والی ہے و آسمان اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے اور اقیانیا قیامت
کے دن ہل کر رہیں گے مگر حضرت الصادق المصدوق کی تصدیق معجزات
انبیاء سابقین یقیناً و لا ریب اپنے موقع و محل سے ایک پاچہ اور سر جو بھی
تجاوز نہیں کر سکتی ۔

قرآن حکم کے اعجاز کی اصلی وجہ جس طرح گندھک، بڑا مال یاہ

اور جہان کی جگہ جگہ بنا دیا کرتی ہے اور سونے اور چاندی کے شکل میں ہے
اور وہاں کی جگہ جگہ بنا دیا کرتی ہے اور سونے اور چاندی کے شکل میں ہے
کو معلوم ہیں لیکن ان کے اوزان اور مجموعی ترکیب و ترتیب کا علم بجز جن جن
حاملانِ برآہنی کسی کو معلوم نہیں اسی لئے ہر ایک ہمیں کیا ساری ہی ملتا
ہیں اسی طرح قرآن حکیم کے الفاظ و حروف تو ہر ایک کو معلوم ہیں لیکن
ان حروفِ آبی و آری خاک و بادی کو ترکیب مہر کے ساتھ ایک خاص
کے ساتھ جمع کر دینا اور ان میں معانی غیب کو مضمر کر دینا جس سے وہ قلب
انسانی کی گہرائیوں اور مینائیوں میں اترتے چلے جاسویں اور انسان و روح
زیور کمال سے آراستہ و مزین کر دیں یہ سوائے خداوندِ عالم کے اور کسی
بس کا کام نہیں تھا اسی لئے نہایت ترکیب و آرائی کے متعلق قرآن مجید باوجود
کہ اگر قرآن کریم کو نہ منزل میں اترتے تھے مانتے بلکہ یہ عقیدہ دونوں میں پتہ
رکھتے ہو کہ یہ حکیم بشر ہے تو اچھا اسی جیسی اثر رکھنے والی ایک ہی سوتیل
جس کے معانی و مطالب، کیفیات و اخراجات و امور جس کے الفاظ و حروف کی
باجی کشش ایسی ہو جیسی ستاروں کی کشش اور علاؤ ایک دوسرے کے
ساتھ جو تلمے اور جس کے انوار و ارواح و اجسام انسانی پر ایسے ہی تاب
اور ناطق ہوں جیسے مذکورہ بالا اثباتیہ عالم کے اثرات انسان پر جانتی ہیں

علم الہی کا ایک ایسا بدیہی اور آخری معجزہ قرآن پاک کی صورت میں نازل کیا گیا
جس کے بعد ہر اس شخص کو جس کا گرچہ ایمان صرف مشاہدات و محسوسات پر ہی
ہو اس کو بھی دم مارنے کا موقع نہ رہے اور ہر ایک نصف مزاج کو ماہذا کلام
الہی ہی کہتے ہیں جسے تشریح اسکی یہ ہے کہ ہم سحر کی جس قدر بھی اثرا
عالم میں پائی جاتی ہیں وہ الفاظ و حروف ہی کے سائچوں میں پائی جاتی ہیں ۔
چنانچہ جاد و گر جب اپنے منہ وں کو چڑھ کر اپنے منہ وں کو بلاتاہے اور کو اکس
و سیارات و ارواحِ سفلیہ کی تاثیرات سے فائدہ اٹھاتا ہے تو واسطہ ہی
حروف و توجہ ہوتے ہیں جنکی تعداد اٹھائیس یا اس سے کچھ زیادہ ہے اس لئے
حق تعالیٰ شانہ نے انہی اٹھائیس حروفوں سے جس سے دنیا کے تمام انسان ہر
قسم کی بولیاں بول کر اسکی مخلوق میں ایک کو دوسرے سے مزید ہے جسے اور ہر
زمانہ کے غیب اور فصیح فصاحت و بلاغت دیا رہا کہ کلام کی قوت سے لوگوں
کو مغتور و مسحور کیا کرتے ہیں اور سحرانِ انانیت مشا رکلات سحر کو لوگوں
کو اپنا تابع و فرمان بناتے ہیں ان سب کے غرور و انانیت کا نارود بوجہ شہادت
اور اعجازِ الہی کی ہر دنیا میں لگائی گئی ایک ایسا قول بیخ و کلام نور نازل
فرمایا جسکی نورانیت سے آفتاب و مہتاب بھی ماند پڑ گئے اور سحران کے
سحر و دزد کے چہرے ٹھنڈے ہو گئے فصلیہ طالع و زشتہ در کئی اور ایک کئی باطنی علوم
الہیہ کی اس مولا و علما دہا نے اس حقیقت کو بے نقاب کر دیا کہ خالق ہے چون و
بیگونی کیلئے ہر قسم کے کمالات سزاوار ہی اور اس کے موصوف کمالات ہوتے
کے بعد کسی خلقت کا مہر رکھنے والے وجود کو یہ حق نہیں ہو چکا کہ کسی وقت
اور کسی سلسلے میں بھی دعویٰ کمال و یکتائی کرے اسی لئے جناب باری تعالیٰ فرما
ڈنکے کی چوٹ اعلان و تجدید فرماتے ہیں و ان کتوفیہ سب ماضی و ماضی
فا تو سورۃ من مثله و ادعوا شہداء کہ من دؤین اللہ ان کنتم مخلوق
یعنی اے مدعیانِ فصاحت و ادب و عکریں آیات ربانی اگر اس قرآن معجزہ نہیں
بھی مگر مثل انبیائے سابقین معجزات کے کوئی شک و شبہ ہے تو تم سب ہی مگر
قرآن جیسی ایک سورۃ یا قرآن جیسی ایک آیت بنا لاؤ اور جو بندش و ترکیب
الفاظ و حروف قرآنی میں ستاروں کے باہمی ربط و ارتباط کا طرح قائم ہے اور
اس کے معانی میں جو انوار و نور و پناہ ہیں اور ان کی تاثیرات کا یہ عالم ہے
کہ زمین و آسمان کی تعمیر ان سے وابستہ ہیں اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو
اس کے باقیات تم بھی کوئی ایسی کلام نورانی پیش کرو اور دوسرا ہر عصر سحر
کی تاثیرات پر فخر و ناز کرو انہوں سے یہ کلام پُر اثر کہہ رہے کہ اسے سحرانہ
انانیت شمار اگر تم اپنے دعویٰ ملاچ سحر میں صادق ہو تو اپنے اثرات کو کچھ پر
غالب کر کے دکھلاؤ لیکن بندہ عاجز سے قدرت کا مقابلہ چونکہ کسی طرح بھی نہیں
ہو سکتا اس لئے علم الغیب تادرو تو انکی طرف سے یہ پیش کر گویا بھی فرمادی
گئی قل لان اجتمعوا لالذین علی ان یاتوا بمثل هذا القرآن لایا

جس قدر حضرت نوین صلوٰۃ وخرے اپنی اپنی استعداد قدرت کے موافق مرتبہ احسان حاصل کرتے رہیں گے اسی قدر ان کے حامد اور دشمن مرتبہ ابتر رہیں و بربادی حاصل کرتے رہیں گے۔

اب ناخن ہی اندازہ فرمائی کہ الفاظ و حروف کی یہ اعلیٰ نورانی ترکیب اور سورہ کوثر کے برکت و بڑے تاثیر کی کسی انسان کی طاقت سے کہ وہ بنا کر دکھائے اور جو بشارت اس میں مدلل طریق سے حضور علیہ السلام کو دی گئی ہے جس کا زور اس دنیا میں صلوٰۃ وخرے انسان چمک سکتا ہے اور جسکی صداقت ان شانندہ حوالہ بقرہ کی بھی پیشگوئی ہے ہزاروں بار شاہدہ میں آچکے ہیں کوئی اس کا انکار کر سکتا ہے؟ یا سوائے خدا کے کوئی ظلم غیب کو اس طرح انسانوں پر آشکار کر سکتا ہے؟ یہی جو اصل سبب ہے جس پر ہر کس دانکس کی نگاہ نہیں سمجھتا اور باوجود ہر کس دانکس کے اظہار اجماع قرآنی کے سب کو حقیقت العجاز قرآنی سے واقفیت نہیں ہوتی اور یہی وہ سبب واحد ہے کہ اس کلام کو کہ ہم پچہ دم مثل کوئی کلام آج تک نہ سیکار نہ سمجھیں نہ سیکھا بھی نہ سوسنا اور نہ یاد کی تو باذن پروردگار نہ لینا ممکن بھی ہے۔ چنانچہ برسوں خاک چھاننے والے اس کی حقیقت پر کبھی مطلع بھی ہو جاتے ہیں لیکن علوی اور وحی لطیفہ نورانیہ کا مطالعہ الفاظ و حروف میں اس طرح بند کر دینا کہ اس قرآن پاک میں جلو کوب و سیارات کی طرح قسم قسم کے انوار موجود ہیں کسی انسان کے قبضہ قدرت میں نہیں دیا گیا۔ اسی نے غفلت و ذکر حکیم کو بھی خداوند عالم نے اپنے ہی سے مخصوص فرمایا یعنی ایسے پاک سینوں میں اس نور کو رکھنا جو فرمایا گیا جو ہر طرح قابلِ ایمان ہوں اور اگر کوئی معتدلہ اختراعت غیب کوئی تحریف کرے بھی تو خداوند عالم نے جس طرح انتظام کئی میں بشر کو گمراہ کرنے کی قدرت نہیں دی اسی طرح وہ اس کلام نورانی میں کوئی گمراہ نہ کر سکیں۔ لایاتہا الباطل میں یقین دیدہ و لدن خلقہ تنزیل من حکیم حمید۔

ظہور معجزات کی ضرورت

باقی رہا یہ بات کہ اس قسم کے اعجاز و شہادت کے ظہور کی ضرورت کی کیا تھی جو اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ جب ہماری اور ہماری حالت باوجود اس عجز و بیچارگی کے یہ کہ اگر کارواں کی تلازم جو وضع میں اور قطع میں اور درج میں باطل ہم سے شائبہ اور ہمارے مساوی جو ایک مرتبہ بھی سمجھ ہی نہ سیکھ ڈاکٹر یا سمجھ ڈاکر بات کرے یا ایک شاعر اپنے استعارے اپنے کو بڑا اور بڑے کہنے لگے تو ہم ہمارے باہر ہو جاتے ہیں۔ ہماری انسانیت باوجود عجز و بیچارگی میں ٹوٹ ہونے کے اپنا عجز و گناہیں کرتی تو وہ بکریا میں گرنے کے عجز و بکریا میں گرنے کے مساوی ہوتی ہے اور جو تادری ملحق ہر قسم کے عجز و دنیا سے نہزہ و دقت سے بچھڑا کر اس کے جلنے کمالات اور کینا ہو چکے باوجود دیکھی کا دعویٰ قدرت و یکتائی کیسے قابلِ برداشت ہو سکتا ہے۔

چنانچہ سورہ کوثر میں یہی سورت کو جب ٹھکر خاند کعبہ کے دروازہ پر لٹکایا گیا کہ کوئی اس میں سیلاب بنا کر پیش کرے تو تمام فعلی نے عرب باوجود ادعا کے نصاحت کے اس جیسے اعلیٰ داروغہ کلام کا مثل پیش کرنے سے عاجز و ششدر ہو گئے نصاحت و بلاغت میں ظاہر ہے کہ ایک سے ایک بڑھ کر ہر عقائد کین اگر وہ عاجز نہ ہو تو اسی ترکیب الفاظ و حروف اور صافی فیہ کے پیش کرنے سے۔ مثال کے طور پر ہم سورہ کوثر کی کہ شفق و جہاں کو ظاہر کرتے ہیں۔

سورہ کوثر کا اعجاز علمی
علمی اور انسانوں کا عجز

دیکھیے سورہ کوثر کے صرف تین جہز وہیں پہلا جہز انا اعطینا انکوثر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے اپنے نبی عالم ازما کو توثر عطا کیا۔ دوسرا جہز و شفق و جہاں کو ظاہر کرتے ہیں اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے شکر میں ناز و آرزو قرآنی ادا ہوتی جائے۔ تیسرا جہز وراثت شانندہ حوالہ بقرہ ہے یعنی تیسرے دشمن ہی استرا و شفق الذکر ہیں۔ کوثر عالم غیب کی ایک نعمت عظیمہ ہے وہ اس عالم میں عطا کی گئی جسکی لذت اندوزی کی صورت اس جہان میں صلوٰۃ اور خیر ہے کیونکہ ان میں سے منانے روح کو تقویت اور زہد و برکت حاصل ہوتا ہے توخرے جسم انسانی کے اندر توانائی و استحسان آتے ہیں کہ لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے بالمقابل جو انسان بھی حمد کی راہ سے قابلِ آسائش و ہوا ابتر کے مرتبہ پر پہنچے گا۔ تو اب نہیہ کہ اس الہام ہوتی اور مضمون عالم غیب کا مثل کوئی مضمون بشر کیسے لے سکتا ہے اور کیا ایسے کیلئے نہ مضامین غیب کو مشق یعنی اسی سورہ بنا کر کوئی دکھلا سکتا ہے۔ جسکی صفت یہ ہے کہ جس علم کی رو سے بھی سورہ ہذا کو جانچو وہ کامل و اکمل ہی نظر آتی ہے۔ ہم نے سالہ آپ کوثر میں ایک جگہ لکھا ہے کہ شفا علم الوضائف اور علم العدد کی رو سے اگر سورہ کوثر کی خاصیت دیکھی جائے تو اس کے اثرات تب بھی اعلیٰ اور حلال ہیں نظر آتے ہیں کیونکہ اس سورہ کا حاصل مجموعہ ہے جو مدد حکیم فیاض غرض کی تحقیق میں سیارہ زحل سے متعلق ہے۔ حکیم موصوف کا بیان ہے کہ ہر ایک حرف اور ہر ایک عدد کا تعلق ایک نہ ایک سیارہ اور ستارہ سے متعلق ہے تو اب حاصل یہ نکلا کہ سورہ ہذا کا یہ عدد باذن الہی طرف بھی تو ہر جہز اسکی بربادی و ابتری کے لئے تعلق ہو گا۔ اور جب بات یہ ہے کہ روایات و اعدا و بیعت مقبرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنان خصوصاً یہی آٹھ ہیں جسے جو تباہی و بربادی کے گھاٹ آتے ہیں یہ نتیجہ یہ نکلا کہ صلوٰۃ وخرے میں جس قدر مرتبہ احسان کسی کو حاصل ہو گا تو بڑت میں تو اس کے لئے اس کا صلہ عطا ہے توخرے اور دنیا میں اس کا لازمی اور تعلق صلہ نفع اور بربادی خدا و ابتری دشمنان ہے چنانچہ جو جن جو جن حضور علیہ السلام کو صلوٰۃ وخرے میں مرتبہ احسان حاصل ہو ناگی وہی وہی حضور کے دشمن ابتر و ابتری و بربادی میں کمال حاصل کرتے چلے گئے اور حضور کے صدر میں اب بھی

روحانی نقوۃ

حرکات غریبہ عقلی، عقل غریبہ، مارادہ، ذہن کے بہترین کامیاب نتائج کو ظاہر میں رومانی قوت کا حصول کہتے ہیں۔ یہ طاقت ایک نسبت غیر متزلزل ہے۔ جو کسی قلب کے حاصل ہوتی ہے۔ یہی حرکات غریبہ عقلی کو ہم کیسوی قلب بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیسوی ذہن یا حرکات غریبہ عقلی کے معنی یہ ہیں کہ وہ عقلی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور متزلزل و متزلزل نہیں ہوتا ہے۔ اس طرح یہ قوتیں اپنے آغاز میں اگر کمزور ہو جائیں۔ اور یاد رکھیں کہ ان تمام حرکات سرچشمہ قلب ہے جو جملہ حرکات بلکہ کائنات کا مرکز ہے۔

قلب اپنی مرضی کا مالک نہیں ہے۔ یہ اپنے مشیروں کا محتاج ہے جو اس کا اپنے اصلی کام یہ قائم نہیں رہتے دینے۔ دوزیر یا نذیر اس کی آنکھیں ہیں۔ اور مشیر اس کے کان ہیں جو اس پر پیشہ مادی رہتے ہیں۔ یہ ان سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اختلاف خیالات اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تمام خواہشات کا مرکز دل ہے جس میں طبع طرح کی تباہی پیدا ہوتی رہی ہیں ایک خاص کامیابی خواہش ہوتی ہے جو اس کو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام اندرونی خواہش ہے۔ دوسری خواہش کا نام بیرونی ہے جو اس کو کانوں سے سن کر پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ اندرونی خواہش پر جلد غالب آجاتی ہے۔ اور یہ اس کا سربراہ ہو کر آئینوں سے دیکھنے کا مشاقق ہوتا ہے۔ جو کہ دوزیر یا نذیر اس کے اسے کی قابلیت و ماہیت کو اچھی طرح سے دیکھ کر اس کو آگاہ کر رہتا ہے جس کے مشورے اس کا اس کی مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس میں اعتراض ہے تو فرمائیے کہ اور دیکھئے۔ آپ اپنے خیال کو ایک طرف لکھائیے یعنی کسی چیز کی خواہش دل میں کیجئے۔ جوں ہی آپ کے کان میں کسی عجیب و غریب خبر کی آواز پہنچے گی۔ فوراً آپ کی پہلی خواہش صدم ہو کر آپ کا دل اس طرف چلا جائے گا۔ اور آپ کو اس عجیب و غریب دانش کے معلوم کرنے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوگی۔ پس یہی اشتیاق و اشتیاق ہے جسے روکنے سے کیسوی قلب پیدا ہو کر ایک رومانی قوت حاصل ہوتی ہے جسے عقل زیادہ تر دل اور آنکھوں میں پایا جاتا ہے۔ دیکھئے جب آپ کسی شخص کی طرف مخاطب ہو کر اس کو کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ پیشتر ہی ہمارے مطلب کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اس کی یکسوئی قلب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس سے دل از میان کر کے کیسوی دل خشنامہ مادی ہو جاتا ہے اس لئے کیسوی قلب کا ہونا بہت حالت میں ضروری ہے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ یہ صراطِ مستقیم ہے۔ اسی صراطِ حق ہے انسانی کمالات کی تعداد بھی پانچ ہے۔ پانچوں کو اس حسبِ ثبوت ہیں۔ اندیکھنے کی اس رفتار کو کہلاتے ہیں۔ سننے کی اس رفتار کو کہلاتے ہیں۔ جھجھنے کی اس رفتار کو کہلاتے ہیں۔ دیکھنے کی اس رفتار کو کہلاتے ہیں۔ چھوڑنے کی اس رفتار کو کہلاتے ہیں۔ اشتیاق و اشتیاق کا باعث ہے پانچوں کو اس پورے میں ان پانچوں کو اس کو تابوں میں لانے کے بعد ہی مصداق قوت حاصل ہوتی ہے۔ ادھر یہ تابو کیسوی قلب ہے۔ ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

اسی لئے سنتِ الشریعہ جاری ہے کہ جب انسان سراپا محبوب و نفعان اپنے دائرہ اور حد سے متجاوز ہو کر کسی قسم کا دعویٰ کی ل کیا کر تا ہے تو اسی کے ہم جنسوں سے اُس کے دعویٰ کمال کو پاش پاش کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ علمِ حکم کے متعلق بھی جب یہ یاد ہوئے لگا اور دعویٰ کیا جانے لگا کہ انسان اس کے ذریعہ سے فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے اور ساحراہنے انانیت شعار بھی جب انبیاء و بندگان خاص کی صف میں شمار کئے جانے لگے اور حق باطل کے ساتھ اس درجہ ملتس اور غلط ہونے لگا کہ باطل کو حق اور حق کو باطل سمجھا جانے لگا تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ اور حضرت مسلمان علیہ السلام کو ایسے معجزات ماہرہ کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ جس سے اس حقیقت باطل کا عللار د ہو جائے۔

اور سب سے آخر میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن عظیم اور مودتین کا نزول فرما کر ملتا اس پر غلط عدم کھینچ دیا گیا اور پیشہ کے لئے کھر کا سر نہ بچا کر کے اس کے بچنے الگ الگ کر دیئے گئے۔ فقط۔ سبحان رب العزیز عما یصفون و سلام علی المرسلین محمد و آلہ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔



جادو کیسے کرایا جاتا ہے

سوال از: مسود احمد ایٹکھاؤں۔

جادو کے بارے میں پہلے پراخیال ہے تھا کہ جادو صرف شعبہ - ع بازی اور نظر بندی کو کہتے ہیں، لیکن حضرت شیخ صاحب رحمۃ اللہ صاف فرما کر ادراس میں آیاتِ مکی تبصرہ پڑھ کر مجھے معلوم ہوا کہ جادو اگرچہ حرام ہے۔ لیکن اس کی ایک حقیقت ہے جادو کے ذریعہ انسان کی جان تکلیف جاسکتی ہے۔ آپسے سلامتی دنیا کے ذریعہ درد و اداسی کے فزنی کو کھول کر رکھ دیا ہے حقیقت اور انسانی کے درمیان جو فرق ہے اس کی وضاحت بھی آپ نے کر دی ہے۔

جادو کے بارے میں آپ نے وقتاً فوقتاً دی کہ ہے جو ملے حق کی رائے ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جادو لوگوں پر کیسے کرایا جاتا ہے؟ اگر آپ اس سوال کے جواب کو تفصیل کے ساتھ بیان کر کے تو بہت لوگوں کو فائدہ ہوگا اور جادو سے حفاظت کے طریقے بھی بتا دیں تو عبات ہوگی۔

جادو طوی ہوا مغلی اس کے بہت طریقے رائج ہیں۔ اور تقریباً سب طریقے شیطانی حرام ہیں۔ اس لئے کہ جادو باصوم الشریعہ کے بندہ کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا جاتا ہے۔ اور الشریعہ کے بندوں کو نقصان پہنچانا اور کسی ازیت میں ہٹا کر انطا حرام ہے۔ اور جادو کی کفایت، بیشا رعاق و شواہر سے دیکھا و رد جادو کی طرح ثابت ہے۔ اور اسی لئے تمام علمائے ربانہ نے اس کی حقیقت اور واقعت کو تسلیم کر لیا ہے۔

جادو کو کسی پر واضح کر دینے ایک نہیں لاء تعادل طریقے ہیں۔ مام جوہر بکھا ہے کہ جیزد میں کوئی سلی علی کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر ہر کسی کو کھلا دی پلا دی جاتی ہے۔ یہ جیزد کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اپنا اثر دکھا دیتا ہے اور ایسے جاکا جھلکے پینے کی جیزد کے ذریعہ ہوا جو کھا کر نا بھی قدر سے دشوار ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ جادو کھلے پینے کی جیزد کی وجہ سے انسان کے رنگ و بون میں سرگت کر دیتا ہے۔ اور خون میں جن رنگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔

درمطابق کا بری نے یہ لکھا ہے کہ جادو گر اپنا ناپاک ارادہ پورا کرنے کیلئے سحر کے بال یا ہاتھن بیروں کے ناخن یا پھر استعمال شدہ کپڑے کی طرح حاصل کر لیتا ہے اس سلسلے میں بعض عاملین کا خیال یہ ہے کہ بال صرف ستری کے کام میں آتے ہیں جس کے درمیں ہتھ کے بالوں پر جادو اثر انداز نہیں ہوتا۔ ناخن کے سلسلے میں یہ رائے ہے کہ اگر وہ جس کی تیس انٹھیوں کے ہوں تو کارگر ہوتے ہیں۔ در جادو ہے اثر ہوتا ہے۔ لیکن بعض حضرات کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن حاصل ہو جائیں تو جادو گر اپنے ناپاک قصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ استعمال شدہ کپڑے میں جادو اس وقت اثر انداز ہوتا ہے جب کہ کپڑا دھونے سے پہلے کسی کے ہاتھ لگ جائے۔ جو دھونے کے بعد اس کی جسم کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اور تو بہت لاسر کا اثر باطل ہو جانے کی وجہ سے انسان مکی ہیٹ میں نہیں آتا۔

اگر یہ بنوں جیزد و متباب ہیں تو جادو گر سحر کے پاؤں ملنے سے متنبی حاصل کر لے اور اس میں مرہ گھاٹ کی کھلا دے گندے اور مغلی علی تیار کی ہوئی جیزد میں ملائے۔ پھر ایسی جگہ انہیں دبا دیتا ہے جہاں سے سحر کو روزانہ گندہ نا ہوتا ہے۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ رشتہ رشتہ جادو کا اثر سحر کے بدن پر پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جن کا دواؤں اور جیزد کے ذریعہ علاج نہیں کیا جاسکتا۔ معالجین اور تیمار دار علاج کرنے کرتے تھک جاتے ہیں۔ لیکن کوئی دوا اور کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ اور دونوں بدن میں کی صحت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی لاء تعادل طریقے ہیں۔ مثلاً اگر کسی کو چھت پر کوئی چیز گڑا دینا۔ گھر کے صحن میں کوئی پاڈی دبا دینا۔ کسی فرستادہ میں کوئی پتلا دبا دینا۔ اور اس پتے پر تھیل کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دینا۔ پھر اس پتے کے ساتھ سا کوئی ایسا علی بھی دبا دینا جو علی اور پیلے علی کے ذریعہ موجود پذیر ہو جاتا ہو۔ ایک وقت میں ستر میں اس کو گھٹ کے اثرات پریش کے قلب و ذہن پر پڑنے کے شروع ہوتے ہیں اور پھر اس کے بعد جسم بھی کمزور اور لا فروتا ہوتا چلا جاتا ہے۔

بعض جادوؤں کی پڑیوں پر بھی ٹریس کا نام لکھ کر مل کیا جاتا ہے اور پھر اس پڑی کو ٹریس کے گھر میں یا آس پاس دبا دیا جاتا ہے۔ بعض جادوؤں کے خون پر مثل مل کر کیا جاتا ہے جو اس خون کو ٹریس کے گھر میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ خون جادو کے لیے جو بھی ٹریس کے گھر میں ڈلوادیا جاتا ہے۔

اسی طرح بڑے جادو کے گروہوں اور کبھی پر بھی مثل مل جاتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ چیزیں محو کے گھر جاتی ہیں۔ اگر بالاتفاق کوئی شخص انہیں ہاتھ لگائے یا ان پر سے گزربھلے جس کیلئے یہ مثل مل ہو جائے تو جادو گر اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

روزمرہ کے استعمال میں آنیوالی کھانے کی چیزیں مثلاً سرخ، ہلدی، دھنیا، آنا، پاپیر کوئی ترکاری یا کوئی پھل وغیرہ پر بھی مثل مل کر کے اس کے گھر بھجوا دی جاتی ہیں جس پر مل کرے گا اور وہ ہمہ اگر اتفاقاً ان چیزوں کو دیکھیں استعمال کر لیتا ہے جس کے لیے بھجوائی گئی ہیں تو جادو گر کا تیرنادر ہر گھلے اور اس کے بعد وہ شخص جادو کی زد میں آ جاتا ہے۔ اور ہر باد ہو جاتا ہے۔

بعض جادو گر فریب جادو کرتے ہیں۔ اور بعض کی سیاد مقرر ہوتی ہے جس میں کی سیاد جادو ایس دن کی ہوتی ہے۔ اگر اس دوران ٹریس کا علاج کر لیا جائے تو مثل کٹ جاتا ہے اور مٹا کر انسان خطر سے عمل جاتا ہے۔ لیکن اگر سیاد پوکا ہوگی اور کوئی ٹھنک کار و دوائی علاج نہیں ہو سکا تو ٹریس کی قوتِ علاج کھٹے کھٹے کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور جسم برف سرد اور زہنی طاری ہو جاتی ہے۔ نیز جادو زہنی انسان کا روزگار بھی متاثر ہو جاتا ہے کیوں کہ جس کے لئے کیا جاتا ہے اس کی زندگی کا ہر گوشہ متاثر ہوتا ہے۔ صرف اس کی جان ہی متاثر نہیں ہوتی بلکہ اس کا سال بھی متاثر ہوتا ہے۔ اور جو دن وقت گزارتا رہتا ہے اس کی صحت گرتی چلی جاتی ہے اور اس کا روزگار بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی ٹریس جان بحق ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ موت اور زندگی کا مالک اللہ ہے۔ اور جب یہ بات سچ ہے کہ موت جب ہی آئے گی جب اللہ چاہے گا تو پھر کسی کا دے سے پاس کسی بادو کرنے کوئی کیسے سرکھلے؟۔ بات بظاہر بہت خوشنما اور دینِ عقیدہ معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اس بات میں کوئی دم نہیں ہے۔ اسبابِ دل اس کی دنیا میں جب بھی کوئی شخص اچھا کرنا سبب اختیار کرے گا اس کے نتائج سننے آ کر ہونگے۔ اور یہ نتائج نظامِ خداوندی ہی کا ایک جزو ہوں گے۔ ہر نے آج تک کبھی صحابہ عقیدہ انسان کو کفر نبی کے دور میں یہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا کہ گھر سے باہر مل کر نبی سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی جواب ہی لگے گی جب اللہ چاہے گا؟

کوئی شخص خواہ کتنا ہی راسخ العقائد ہو نہ ہر کے پیالے پر کچھ کر نہیں پیتا کہ جب تک اللہ نہیں چاہے گا۔ نہ فرما کر انداز نہیں ہوگا۔ اسباب کا اس کو دنیا میں اللہ کی قدرت کی بڑائی اور نوعیت الہی مگر لیکن اسباب باذن اللہ ہر مرحلے میں امتداد نہ ہوتے ہیں۔ آگ باذن اللہ شعلاتی ہے۔ تلوار باذن اللہ کاٹتی ہے۔ تیریاں باذن اللہ اڑتی ہیں۔

عطا کر لے اور ہر باذن اللہ ہر کھڑا رہتا ہے۔ اسی طرح مثل جادو باذن اللہ انسان کو ضرر پہنچاتا ہے اور کبھی کبھی جان بحق لیتا ہے۔ اور صحیح بات ہے کہ جس کی موت کا تپ تقدیر سے محو کے ذریعہ لکھی ہے۔ اس کی موت محو کے ذریعہ جسے دانت ہوتی ہے۔ خواہ وہ کھڑا ہو یا نہ ہو۔ کوئی اگر نہ ہر کی حیثیت کا قائل نہیں ہوتا۔ جب بھی اس کو نقصان پہنچانے میں کمر نہیں چھوڑتا۔

جادو کے صرف یہی طریقے رائج نہیں ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان کے علاوہ بھی ہزاروں طریقے ہیں جن کے ذریعہ انفس پر یا کجیاتی ہیں۔

جادو سے حفاظت کیلئے اپنے ہاتھوں کی اپنے کھٹے کی اپنے ناخنوں کی اپنے استعمال شدہ چیزوں اور کپڑوں کی اپنی استعمال شدہ ٹوپی کی اپنے نوٹ کی حفاظت خاص طور پر کرنی چاہیے کسی جگہ سے آئی ہوئی چیز کو بالخصوص اگر وہ مشتبہ شخص سے بھی ہو۔ **بَلِّغُوا لِلْعَمَلِ الْبَرِّ وَالْإِسْلَامَ الْبَرِّ** جیسے جملہ رکھنا چاہیے۔ علاوہ ازیں غار جادو تلاوت قرآن کی پابندی رکھنی چاہیے۔ جو لوگ باہر کی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور روزانہ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں وہ مفضل رب المصلین اور علی اور سوا کی آفات محفوظ رہتے ہیں۔ اور اگر کسی زہم آجی جاتے ہیں تو علی کی آیتیں پکارتے اور انہیں پکارتے ہیں۔ اس تعلیم سے آپ کو کچھ ہی۔ ہوتے ہوں گے۔ جادو کس طرح کیا جاتا ہے ساتھ ساتھ آپ پر بھی جان گئے ہوں گے کہ جادو توڑنے سے اپنی حفاظت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

جادو سیکھنا کیسا ہے؟

سوال از: رافضی

جادو کی تعلیم حاصل کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جادو کو منع کرنے کے جو طریقے بزرگوں سے منقول ہیں جو مؤمنانِ ازل و احوال پر مشتمل ہیں۔ انہیں سیکھنا تو اس دور میں بے مدنی ہے بعض طریقے جو عبرانی اور عبرانی زبان میں ہیں۔ لیکن ان سے شرک کی جو نہیں آتی انہیں سیکھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ اس جادو کی تعلیم حاصل کرنا جو گندے اور پیلے علم کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور جس میں شیطان اعلیٰ نے سدا کی جاتی ہے قطعاً حرام ہے۔ اللہ ایسی ناپاک چیزوں سے ہم سب کی حفاظت فرماتا۔ آمین ثم آمین۔

علم نجوم اور علم رمل کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال از: رافضی

بعض علماء سے سنا ہے کہ علم نجوم اور علم رمل ناجائز علم کے دائرے سے ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

ہمارے علم کے مطابق علم نجوم اور علم رمل مطلقاً ناجائز علم کے دائرہ میں

جواب

کوئی حقیقت ہے۔ برائے بہانہ ان اپنے رسالے میں اس پر روشنی ڈالیں۔

جواب

جنت کے ذریعہ جادو کرانے کی روش تو بہت گمراہ ہے۔ جو تاہم یہ کہ جادوگر اپنی روحانی طاقت سے جنت کو ناپ کھینچے ہیں، لوگ جنت تک ذریعہ دوسروں پر مشتمل اور ملوثی جملے کے ان کی زندگی امیر بن کر رہے ہیں۔ اور یہ محض ڈوگوں کا علاج تھوڑے دھڑکے سے دھواں ہو جاتا ہے۔ دھواں سے مراد ناسک نہیں ہے۔ بلکہ دھواں سے مراد وقت طلب ہے۔ اور یہ علاج ہر کس دھواں کے کس کی بات بھی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگوں کا علاج وہی عامل کر سکتا ہے جو روحانی تعلیمات کا مفسد اور مہر ہے۔ اور جسے فن کی باریکیوں اور گہرائیوں کی خبر ہونے کے ساتھ ساتھ فطرتیں اس کے تابع ہوں۔ رہا اے نہ کاغذ تو وہ کسی جگہ کسی کے ذریعہ کسی کے بھی لگ سکتا ہے۔ جسے اتفاق کو اصولی دہر نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو لوگ روحانی تعلیمات میں ملوثی رکھتے ہیں وہ بانامہ اس فن کا درس لیں تاکہ موجودہ دور پر مبنی اس میں سبکی اور پہلے ملے کے ساتھ ساتھ جنت کے ذریعہ جو کرانے کی مثالیں بھی کافی سے زیادہ ہوں۔ وہ لوگوں کی جماعتوں میں بروقت حدیث کر سکیں۔

ایک مصیبت اور آفت اس دور میں اور بھی دیکھنے میں آرہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جنت خود بھی جادو کا سہارا لے کر انسانوں کو ہریشاں کر رہے ہیں ایسی صورت میں جب مابین تشریف کا علاج کرتے ہیں تو انہیں بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ ایسے زمین کی تقشیں درپیش ہوتی ہیں۔ وہ محض وہ بھی سکتا ہوتا ہے۔ اور سبب اس کے یہ ہے۔ حالانکہ انہی وقت کے محض وہ بھی ہوتا ہے اور اور محض کا علاج اسے صحت عطا کرتا ہے۔ لیکن کہ تعلیم یافتہ مابین یہاں دھوکا کھاتا ہے۔ اور انہیں خاصی مصلحتات علاج کے سلسلے میں اٹھانی پڑتی ہیں۔ سبب یہی ہے بات کہ جو جادو دینا جس کے ذریعہ کرایا جاتا ہے اس کا علاج ممکن ہے یا ناممکن۔ تو اس سلسلے میں ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی بات ناممکن نہیں ہے جب کسی پر کچھ چڑھا دینا ممکن ہے تو اس کو ناممکن دینا بھی قریب امکان ہے۔ یوں بھی انشراح سے اس دنیا میں ہر چیز میں اور ہر آفت کا علاج اور دفعہ پید کیا ہے۔ اور اسی پر کائنات کے وجود کا انحصار ہے۔ اگر کوئی پید کردی جاتی اور دفعہ پید کردی جاتی تو بھی دنیا کا نظام تبدیل ہوتا اور اگر اس میں کوئی تبدیلی حقیقت پید کردی جاتی لیکن علاج اور دفاع کی صلاحیت عطا کی جاتی ہے تو بھی نظام کائنات درہم برہم رہتا ہے اس بات کو تسلیم کریں کہ جنت کے ذریعہ جو جادو کرایا جاتا ہے وہ مدد سے زیادہ ہی ایک اور خطرناک ہو سکتا ہے ساتھ ساتھ بہت دھواں طلب ہوتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ایسے جادو کا علاج ناممکن اور ختم ہے۔ شاید خدا کے رحم و کرم کو محدود کر دینے کے لئے

جادو سے حفاظت کا عمل

سوال: از: فہمیل احمد۔ اُمین

آج کے ایسا گمراہ علم جادو میں توہم و ان میں فحاشت پیدا ہو جاتی ہے۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس میں کئے والے زمانے متعلق علم کو بیان کی گئی ہوں۔ اور فہمیل کی باتیں بتائی گئی ہوں یا بتیہ گمراہ کہ ہوتا ہے۔ اسی طرح علم رحل کے ذریعہ گمراہوں کو گمراہی سے بڑے پٹے مارے ہوں اور اس کے توسط سے حاصل شدہ علم کو مدعی صحت تصور کیا جا رہا ہے اور تو بلاشبہ ناچار ہے۔ لیکن علم نجوم اور رحل کا وہ حصہ جو ہمارے بزرگوں سے نقل ہوتا رہا ہے۔ اور جسے اسباب کی اس دنیا میں نظام خداوندی کا ایک حصہ کہہ کر علم طریقی سے بطور سبب اختیار کیا جا رہا ہے اور اس پر اتنا ہی یقین کیا جاتا ہے جتنا سحر و اُلات کے ذریعہ حاصل شدہ علم پر یقین ہوتا ہے اس کے سیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے مفید و غیر مفید کہنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (دراصل علم)

چوکی چوڑی کے حقیقت

سوال: از: سلطان احمد۔ کاہنہ
اکثر لوگوں سے سنے ہیں آتا ہے کہ فلاں آدمی چوکی چوڑی ہو گیا ہے اور اب اس کا ہنسا مشکل ہے۔ کیا یہی چوکی چوڑی ہونے کی کوئی حقیقت ہے یا یہ خواہ خواہ والی بات ہے جو عام میں پھیلی گئی ہے۔

جواب

چوکی سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی آدمی چوکی چوڑی یا سخت کسی کے خلاف چوڑی لڑا جائے۔ بلکہ مشتمل اور دفعہ ملے کے ذریعہ جو خطر کی جھلک لیا جاتا ہے اس کو چوکی چوڑی کہتے ہیں۔ بالعموم گندے اور سیلے لم کے ذریعہ یا بڑی جادوگر کسی کے خلاف مخصوص واقعات میں ردائے کرتا ہے۔ اور یہ یا بڑی از خود ڈاکر اس شخص کے گھر پہنچ جاتی ہے جس کی نشان دہی یا کیا ہو اور اس کے بعد وہ کسی ہنگامہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور یہاں کوئی بھی ہوجا سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا کا کوئی حربہ اور کوئی طریقہ کسی انسان کی جان اس وقت تک نہیں لے سکتا۔ جب تک انشراح کی مرضی نہ ہو۔ ہاں یہ طے ہے کہ جس طرح اس دنیا میں بندوبست ہوئی ہوگی اور کمال سے نکلا ہو یا کسی کو کوئی کر سکتا ہے۔ اسی طرح ہمارے ذریعہ چوڑی ہوتی ہے جسے نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ بالعموم اس طرح کے عمل اس قسم سے کرتے ہیں جتنے میں چوڑا پینے اور دفعہ مزہ کا گوشہ کھانے کے مادی ہیں۔ کیوں کہ اس طرح کے عمل مٹی میں وہ حاصل زیادہ کا سبب ہوتا ہے جزیارہ سے زیادہ جہاں اور روحانی طور پر نامک ہو۔ (اللہ تعالیٰ اعظم ہوں شہد ہے ان شاء اللہ)

جنت کے ذریعہ جادو کرانے کی حقیقت

سوال: از: دایمٹ

یہ بات بھی اکثر سنے ہیں آتی ہے کہ فلاں انسان پر جنت کے ذریعہ جادو کرایا گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج ناممکن ہے۔ یہ بات مابین کا دھوکا ہے یا اس کی

ناتیس: تاکہ بندش مکمل جلد سے اور پریشانیوں دور ہوں۔

جواب: دوا چالیس روز تک دوا نہ کھولنے کے بعد اپنے نیچے پر بیٹھ کر ۱۱ گز سورہ الم نشرح پڑھیں۔ پیل بچہ اگر کہیں کیلین مہل کے آگے پیچھے ہو کر تین تین گز درود شریف پڑھیں۔ جب تک اس مہل سے فارغ نہ ہو جایا کریں۔ خرید و فروخت شروع نہ کریں۔ انتشار الشراہ سب دن میں بندش مکمل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی دالا مہل جاری رکھیں اور سورہ الم نشرح دالا بند کریں۔ فائدہ ہونے پر اطلاع دیں۔

بوجہ سحر اسقاط حاصل سے بچنے کی تدبیر

سوال از: محمد فاروق کلپیان

ہماری شادی کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہم میں بڑی اولاد کے منت سے محروم ہیں۔ جب بھی بوی حاصل ہوتی ہے کوئی بے کوئی بات ایسی پیش آتی ہے کہ منشاء غلط ہو جاتا ہے۔ شروع میں اس طرف دھیان نہ دے کے۔ اب بعض خاندان کی عورتوں کے کہنے پر ہم نے روحانی ملیات کی طرف دھیان دیا تو اکثر مایوسوں نے جادو بتایا۔ علاج بھی کرائے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ایک صاحب کے علاج سے جو پرہیز کے در سے تعلیم یافتہ تھے۔ اتنا زور ہوا تھا کہ چار ماہ سے زائد تقریباً پانچ سو گئے تھے۔ بھوری ہوا کہ اسقاط ہو گیا۔ اداس رہتے بڑی کی جان خائے ہونے کے قریب ہوئی تھی۔ عام حالات میں تین یا چار مہینے میں اسقاط ہو جاتا ہے۔ آپ بہت امید ہے کہ آپ کوئی ایسا مل بتائیں گے جو ہمیں اس جادو سے نجات عطا کرے۔ اور انشاء میں اسقاط بندش دے۔ جواب کا بے مہینے کے ساتھ انتظار ہے گا۔

جواب: اپنی بولی کے تہہ سے شرع رنگ کا سو گز دور اناب میں چھائیں کی

مدناک کی بڑھتے لکیر ہڈی کے انگوٹھے تک رہے گی ایسی ناپ کے ڈھونڈو اور لے لیں۔ کل سات ڈھروں پر ایک مرتبہ سورہ کفرؤن رقصن یا بَاقِیَ الْکُفْرِ قُتِلَ اَوْدَیْکَ مَرْتَبَہٗ اَوْت۔ وَ لَمَّا بَقِیَ مَآءُ نَزْفِ الْاِثْمِ وَاللّٰہُ عَلٰی غَفْرِیْهِمْ وَلَا تَافِیْ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا یَنْتَکِسُ ذُنُوبَ اٰدَیْہِمْ اِنَّہٗ سَمِعَ الَّذِیْ یَنْتَکِسُ اِثْمَہُمْ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنْ مَّخْشُوْیْنَ عَاطِلٌ کَرِہٌ۔ اور گرہ نکال دیں۔ دم گرہ کے گول دائرے ہی میں کریں اس طرح دم کے کل سات گرہ نکالیں اور یہ گزرو اس دفینہ یعنی بڑی کے گلے میں ڈال دیں۔ جب اس کو ایک ماہ پڑھا گیا ہو۔ انتشار الشراہ اسقاط نہیں ہو گا۔ جادو اور بندش کے اثرات دور ہو جائیں گے۔ اور پھر مائتہ خیر و مائتہ کے ساتھ پیدا ہو گا۔

محمد رفوفہ معلوم کرنے کیلئے

سوال از: جنید احمد غاں اردہ

محمد رفوفہ کیلئے کوئی ٹوٹل ملنا میں جس سے محمد رفوفہ کا سراغ لگ جائے۔

جواب: محمد رفوفہ معلوم کرنے کیلئے عشا کی نماز کے بعد پہلی رات ایک سو ایک مرتبہ سورہ قورت دس بار پڑھیں۔ اس کے بعد کافرا گیا راقون تک پہنچ سورت گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ آگے پیچھے طاق تعداد میں درود شریف پڑھا کریں۔ پھر وائیں کر دھڑ پر سو جایا کریں۔ انتشار الشراہ دن کے اندر اندر گزرت کی رہنمائی ہو جائے گی۔

ایک سالے کا دراصل یہ ہے کہ سورہ شمر کا نقش سفید مرغ کے گلے میں باندھ کر شکوک مکان میں چھوڑ دیں۔ مرغ جس جگہ پر بیٹھ جائے گا وہیں محمد رفوفہ دفین ہے۔ کھود کر نکال دیں۔ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے کھودیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۲

۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۳۱

مردانگی کا علاج

سوال از: غلام رسول سرنگر

میرے ایک دوست ہیں جو دیکھنے میں اچھے خاصے صحت مند ہیں۔ اور تینے بچوں کے باپ بھی ہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ کالی پریشان ہیں۔ ان کے بٹلنے کے مطابق تقریباً تیرہ ماہ زانہ طور پر بیکار ہو گئے ہیں۔ انہیں زیادہ خودی محسوس ہوتی ہے کہ کسی نے ان کی بندش کر دی ہے۔ اور ان کی ترواز صلاحیت سلب کر لی ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے؟ اگر ایسا ممکن ہے اور آپ کو بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے تو برائے بہرہائی اس کا علاج عنایت کریں۔ ہم سب آپ کی صحت و مائتہ کی دعا کرتے ہیں۔ انشراپ کو سلامت رکھتے اور آپ ای طرح خدمت خلق کرتے رہیں۔

مغلی مہل کے ذریعے مقدر فرج کر دی جاتی ہے۔ اور اس طرح انسان **جواب:** بڑی کے قابل نہیں رہتا۔ کبھی کبھی مغلی حملہ پوری طرح کا سیاب نہیں ہوتا تو انسان مہل کے ذمہ اگر کسی قدر بیکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر حملہ پوری طرح کا سیاب ہو جائے تو پھر انسان تقریباً اپنی سوانحی کھو بیٹھتا ہے۔ انشراپ مہلوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

آپ کے دوست کے لئے ایک مہل غریب کر دے ہیں۔ منور کی چھالی یا عود کی ٹکڑی پر تین سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر دم کریں۔ اس کے بعد اس کو جلا کر کاکھ کر رکھیں۔ اور ملائے سے پیٹلے اس شہد پر ایک سو مرتبہ متوذن و قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں پڑھ کر دم کریں۔ ۲۱ روز تک پراگم

نفس یہ ہے وہ اس نفس کی نقل ہے جس کی نقیص آپ کو بھجوائی ہیں۔ آپ کو ہم انشر کے نفس کا ہی روشنائی سے ناگزیر بھجوائے ہیں۔ اور ایک نفس جیسے والا کلاب و زعفران سے ناگزیر بھجوا لیا ہے۔

ب	س	م	ا	ل	ل	ا	ل	ل	س
س	م	ا	ل	ل	ا	ل	ل	س	ب
م	ا	ل	ل	ا	ل	ل	س	ب	س
ا	ل	ل	ا	ل	ل	س	ب	س	م
ل	ل	ا	ل	ل	س	ب	س	م	ا
ل	ا	ل	ل	س	ب	س	م	ا	ل
ا	ل	ل	س	ب	س	م	ا	ل	ل
ل	ل	س	ب	س	م	ا	ل	ل	ا
ل	س	ب	س	م	ا	ل	ل	ا	ل
ر	ح	م	ن	ا	ل	س	ب	س	م

یاد رکھیں! ملا و بھرتا اس نفس عمر علیہ

جادو سیکھنا سکھانا کیسا ہے؟

سوال از: امجد الجبار _____ دارالاسی

ایک جبات ہمارے قانون میں پڑی ہے وہ یہ ہے کہ جادو شریعت میں حرام ہے۔ جادو کیوں حرام ہے اس کی وضاحت کوئی نہیں کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب جادو سیکھنا حرام ہے تو پھر مسلمانوں پر جو جادو ڈھونڈنے پورے ہیں ان کو کون سے کیلئے کیا صورت ہوگی کیا اس لئے غیر مسلمین کے آگے جھکا پڑے گا؟ جب جادو کی حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے تو پھر اس سے منہ کئے جادو سیکھنے کی اجازت شریعت میں نہیں دینی؟ جب کہ کھس علم حاصل جائز ہو نا چاہیے۔ امید ہے کہ آپ اس بارے میں کچھ روشنی ڈالیں گے۔

جادو سیکھنا شریعت میں حرام ہے۔ اور جب سیکھنا حرام ہے تو پھر سکھانا بھی حرام ہے۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن و سنت میں اس کو کفر کہا گیا ہے۔ یہ کفر اعتقادی یا کم کے کفر ہی سے خالی نہیں ہے۔ اگر مشایخ کو راضی کرنے کیلئے کچھ اقوال یا اعمال اختیار کئے تو کفر اعتقادی ہو گا۔ اور اگر عمل میں بات جا کر گریں ہو کر کرنے والی ذات تو ان شرعی کی ہے لیکن مشایخ کو بھی راضی رکھنا چاہیے۔ اس لئے ان کی دماغ کے لئے انہیں بھی پکار دیا گیا۔ تو پھر کفر ہی ہو گا۔ خلاصہ یہ کہ جس صورت میں عمل ایسا اختیار کیا جائے جس سے کفر و شرک کی برائی ہو مثلاً مشایخ سے استیوا یا ستاروں کی تاثیر کو باذات ماننا یا عمر کو سحر کے سادو سمجھنا جیسے امور فاعل کفر و شرک سے متعلق رکھتے ہیں۔ اور عقائد مثلاً تپا لیب

شعبہ دین و دلت کو کج دشنام ایک ایک بھجوا لیا۔ ان شاء اللہ شریعت میں غم ہو جائیگا۔ اور ان کی بھوتی ہوئی صلاحیت نفسی، دلب، ظلمین واپس لوٹ آئے گی۔ یہ عمل ہمارا بار بار آکر زور دے گا۔ اور بہت کم خطا کر لیا ہے۔

میعادی جادو کا علاج

سوال از: رفیق احمد انصاری _____ احمد نگر

میرے والدہ شیخ احمد انصاری کئی ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ قیمتی سے قیمتی علاج کر کے بعد بھی ان کی بیماری ختم نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر لوگ کچھ ہلنے بھی نہیں کمروش کیا ہے۔ بس وہ دوائیں کھتے رہتے ہیں۔ اور ان دواؤں سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ کیفیت ان کی ہے کہ قہام جن میں درد ہوتا ہے سحر کا درد حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ دل میں بھی پھین ہوتی ہے۔ اور پورے دن میں عجیب طرح کی کچا دھل وہ ہلنے ہیں۔ بے ہوش ہیں۔ اور دوات کو اکثر ڈرتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد نیلا پن پیدا ہو گیا ہے۔ چہرے پر سوزی سی چھائی ہو رہی ہے۔ ایک دو بار خون کے تے بھی ہوئی ہے۔ بعض حضرات نے سحر دیا ہے۔ کہ آپ سے رجوع کیا جائے۔ روحانی علاج بھی کراچے ہیں۔ لیکن سکون نہیں ہوا۔

اندرہ کریم کوئی نقش بھجوانا یا تجویز فرمائیں۔ اور اگر اس کی وضاحت فرمائیں کہ انہیں کیا مرض ہے تو صاف علم ہو گا۔ اور ہم سب گھروا اور خاندان والے آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

میرے والدہ بزرگ کی والدہ کا نام صدیقہ تھا۔

ڈاکٹر کے ذریعہ آپ کے خط کا جواب بھجوا چکا ہوں۔ اور یہ نقش بھی بھجوا چکا ہوں جس وقت تک ”جکادو طوطا نامہ“ چھپے گا۔ اس وقت تک انشاء اللہ آپ کے والدہ صحت یاب ہو چکے ہوں گے۔

مقام لوگوں کی افادیت کے لئے آپ کو جواب اور نقش بھیجا گیا ہے اے روحانی ڈاک میں شائع کیا جا رہا ہے۔

آپ کے والد بزرگ سے مل کے ذریعہ سفلی مل کیا گیا ہے اور اس کی بیدار بھی پوری ہو چکی ہے۔ لیکن مایوسی کفر ہے۔ اور اللہ کی رحمت کسی بھی وقت نا امید ہو جانا خلاف عقیدہ ہے۔ اس لئے اس نوٹ میں اور نہت ہاں انشاء اللہ آپ کے والد بزرگ صحت یاب ہوں گے۔ اور ان پر جو سحر مسلط کیا گیا ہے وہ انشاء اللہ ہے اثر ہو گا۔ انشاء اللہ کہ جادو نقش بھجوانے جا رہے ہیں ان میں ایک نقش کالے رنگ کے کپڑے میں بیک کر کے اپنے والد کے گھر میں ڈال دیا۔ ایک نقش بڑے ہی ڈال دیا۔ اور اس کا باقی سچ دشنام اپنے والد کو دیا۔ ان کو تنک پائیں۔ غیر نفس خیز میں کر کر ابی پیکار اہل ان کر دیں۔ کہ والد کا کوئی سحر پہلے ہونے نکلا نہ ہے۔ اور جو نفسی والد کے سر پرانے ہنگ کے پائے میں باندھ دیں۔ یا ان کے کچھ میں سلوا دیں۔ انشاء اللہ ۲۱ روز میں مکمل آرام ملے گا۔ اور اس سفلی مل سے انہیں نجات ملے گی۔

نتیجے میں مستقل ہمارا روزگار تباہی اور بربادی سے دوچار ہوتا رہتا ہے۔ اور گھر میں طرح طرح کی بیماریاں بھی رہتی ہیں۔

ازراہ کرم ایسا کوئی عمل بتادیں کہ ہماری حفاظت ہو جائے اور جو بھی عمل کرے اس کی طرف لوٹے۔ تاکہ کرنے والے کو بھی سزا ملے۔ اسباب ایسا کوئی ٹوٹا اور آسان عمل تجویز فرما کر شرک یہ کام قعود میں لگے۔

آپ کا رسالہ بھیجی کے ایک دوست نے ہمیں بھیج دیا ہے۔ جلد ہی ہم اس کے خریدار بن جائیں گے۔

جالیس روز تک بعد نماز مغرب اگر ۲۱ مرتبہ سورہ ہس (سپارہ) پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیں تو انشاء اللہ کسی بھی جادوگر کا جادو آپ کے اوپر اثر انداز نہیں ہو گا۔ اور اگر خدا نخواستہ جادو اثر انداز ہو چکا ہے۔

جواب

جیسا کہ آپ کا اندازہ ہے تو بعد نماز مغرب تین مرتبہ اسی سورہ کی تلاوت کریں غیر مرتبہ تلاوت کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں جانب ہلکی سی کھسکائے۔ اس طرح تین مرتبہ ہلکا ہلکا کھسکا کر چوتھی مرتبہ ٹوپی اتار کر بائیں طرف زمین پر زور سے پٹخ دیں اور اپنے دل میں خیال کریں کہ اپنے جادوگر کو پٹخ دیا ہے۔ ٹوپی پھینکنے کے بعد بائیں جانب تھوڑا سا تھوکیں اور پڑھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم قائم جعواۃ مرتبہ پڑھیں۔ کل ۲۱ مرتبہ سورہ ہس پڑھیں اور سات مرتبہ ٹوپی پٹخیں۔ اور ۲۹ مرتبہ قار جعواۃ پڑھیں۔ لگاتار ایک ہفتے تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ جادوگر کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور جادو کی غوسٹ اور آفت آپ کے سر سے اتر کر جادو کرنے اور کرانے والے کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ یہ عمل

یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب کسی عامل کے ذریعہ یہ شخص ہو جائے کہ فی الحقیقت آپ پر جادو کیا گیا ہے۔ خواہ بخواہ اس عمل میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ میرا ۳۰ سالہ تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اکثر لوگ دم کا شکار ہوتے ہیں۔ اور دوا کی تکلیف کو جادو سمجھ بیٹھتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ پر سحر کرایا گیا ہے تو اس عمل کو پورے اہتمام اور اثر کے کلام پر پورے بھروسے کے ساتھ کریں انشاء اللہ آپ کو آرام ملے گا اور آپ کے بدخواہ کو لینے کے دینے پڑیں گے۔

کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن بعض فقہار نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ مسلمانوں سے دفع ضرر کے لئے اگر جادو کے ایسے حصے کی تعلیم حاصل کر لی جائے جس میں اسلامی عقائد نشا نہیں بنتے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ جادو کو دفع کرنے کیلئے قرآنی علوم سے استفادہ کیا جائے اور جادو کی تعلیم اگر حاصل نہ کی جائے تو افضل ہے۔ کیوں کہ جادو کی تعلیم عقائد کی بنیادوں کو کھوکھلی کر سکتی ہے۔

ایک جادو ہی نہیں اگر تعویذ گنڈوں میں غیر اللہ سے استمداد لی جائے یا تعویذ کوئی نفسہ پوٹران لیا جائے تو بھی کفر و شرک کی بات ہے۔ اس لئے کہ اسلامی نقطہ نظر سے کہ اللہ کے ماسوا کسی میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں ہے۔ جب کہ جادو اور غیر شرعی تعویذوں میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں انسان کے ایمان و توحید کا خلیہ خراب کر دیتی ہیں۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ جادو ہمیشہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کیلئے کیا یا کرنا جاتا ہے۔ جادو کا اور کوئی مقصد ہی نہیں ہوتا۔ جادو دوسرے کو نقصان یا دھوکہ دینے کیلئے عمل میں آتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسلامی شریعت میں مطلقاً حرام ہیں کسی کو نقصان پہنچانا اور اذیت دینا بھی حرام ہے اور کسی کو دھوکہ اور فریب دینا بھی ناجائز ہے۔ اس لئے جادو کی حرمت بڑھ جاتی ہے۔

ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر قرآنی آیات کو استعمال کر کے کسی کو نقصان پہنچایا جائے تو یہ بھی جائز نہیں ہے۔ قرآنی علوم سے صرف لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا پھر لوگوں کا دفاع کرنا چاہئے۔ البتہ ایسے ظالم اور فاسق لوگ کہ جن کے ظلم و فسق سے ایک دنیا پریشان ہو ان کے خلاف اقدامی کارروائی کرنا غلط نہیں ہو گا۔ ایسے لوگوں سے منہ کیلئے جائز علوم کا استعمال کرنا چاہئے اور مسلمانوں میں ایسے عامل بھی ہونے چاہئیں جو ان ظالموں اور فاسقوں کی مزاحمت جبری کر سکیں۔ تاکہ امت مسلمہ ادھر ادھر بھٹک کر اپنے عقائد خراب نہ کرے۔ جب مسلمانوں کے قلوب میں سظی عمل کی ایک اہمیت پیدا ہو گئی ہے۔ تب سے طرح طرح کے نفع جنم لے رہے ہیں۔ اور اسلامی عقائد کو زبردست نقصان پہنچ رہا ہے۔ نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سظی عمل کو صرف سظی عمل ہی سے کاٹا جاسکتا ہے۔ حالانکہ صرف یہ خام خیال ہے۔ سظی عمل کو قرآنی آیات سے دفع کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ بات میں بار بار کے تجربے کے بعد لکھ رہا ہوں۔

اپنی حفاظت کے واسطے

سوال از قریش احمد شارح

ہماری بعض لوگوں سے خاندانی دشمنی چل رہی ہے۔ وہ مختلف ڈھنگ سے ہیں پریشان کرتے رہتے ہیں اور ہمیں ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی جادوگر ہمارے پیچھے لگا دیا ہے جو مستقل ہمارے خلاف کوئی عمل کرتا رہتا ہے اور اس کے

اپ بیتی

طے کا وہ اصل طے تھا، اور وقت بازار سے کم ہوگئی۔ رومان میں گاؤں کے ریش کا یہ عالم رہتا تھا کہ صبح آٹھ بجے سے سناٹا رات کے نو اور دس بجے تک اکثر میسر مشائیب نہیں ہوتا تھا۔ رومان بندہ کے وقت دو تین صاحبین سے ان کے سامان کی لیسٹ لیکر رکھ لینے تھے کہ صبح سب سے پہلے ان ہی سامان نکالیں گے، پھر پچھتے پچھتے یہ دیکھتے یہ حالت ہوگئی کہ میں اور میرے ملازمین تمام دن بیٹھے رہتے تھے، میں دیکھتا تھا کہ گاؤں کے میری گمان سے کتنا بھی مستسا رومان دن نہیں غریب نا تھا، اور دوسری گمان سے ہی سامان دو گنی قیمت پر بیچا نا تھا۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی پُرانا سا ساکھ آگیا ہے اور میں اس سے انتہائی غلوں اپنا تیت اور شرافت سے بات کرتا ہوں۔ مگر پتہ نہیں کیسے اس کارمان ہی پٹ جاتا تھا۔ اور ابھی خاصی لڑائی ہو جاتی تھی۔ اُس دوران میں گمان کی بربادی کے کئی خواب بھی دیکھے اور آنکھوں سے بھی اُسے ٹوٹتے ہوئے دیکھا۔ اور بار بار رفتہ رفتہ غریب انتم ہو گیا صرف گمان کی جو کچھ داری باقی تھی بچا رہے تھے۔ دل پائل بچ گیا۔ اور گمان میں رفتہ رفتہ کوشش باقی تھی اور نہ کوئی شادی یا شہناہن۔ بلکہ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گمان میں دھواں چرا ہوا ہے۔ یہی فواکھ ذرا بعد معاش تھا۔ وہ بھی ختم ہو گیا۔ میری عقل میں فتنہ پیدا ہو گیا۔ اور کاروبار ان انھیں میں منتقل ہو گیا جن لوگوں نے اس کی سہی کو کوشش کی تھی۔ ایک بات میں یہاں ان دیکھنا چاہوں کہ یہ تمام واقعات ۱۵ سال پہلے ہوئے۔ اگر تمام کھینچوں یا پورا احاطہ کر لیں گے تو یہ خود ایک ضخیم کتاب ہو جائے گی۔ اسلئے ہر طرح کے چندہ چیدہ حال ہی لکھوں گا۔ تاکہ قاری کو ذریت دمحسوس ہو اور سمجھ سکے کہ ایشی صاحب کی فرمائش بھی پوری ہو جائے کہ آپ جی جی ہی لکھیں تو یہ آپ جی جی ہے غلم۔ بلکہ ایک طرح۔ ایسا ابھی سب کچھ غلوں میں پھر رہا ہے۔ میری ناک ن زندگی کا یہ حال ہوا کہ سب سے پہلے پورے خاندان میں فیملی دھواں پھڑک رہی تھی کہ رو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خاندان کا ایک ایک فرد میرے بچوں کی دشمنی میں ایک دوسرے پر ہیقت لے جاملے پھر گیا ہوا ہے۔ اس قدر عقارت اور وقت کی نظر میں رہتی تھیں کہ بچے اور اولاد اندر ہی اندر کٹ کر رہ جاتے تھے۔ ایک ایک بچہ رہ گیا۔ نہ تو میری سمجھ میں آتا تھا اور نہ بچوں کی طس و تلیج میں کئی باتیں بلاوجہ سماعت پر بار پڑتی رہتی تھیں۔

مضمون کا لکھنا ایک فن ہے جس سے میں بالکل بے بہرہ ہوں۔ میرے الفاظ میں یہ ایک تحریر ہے جو آپ جی کی شکل میں ہے۔ ملامتی دنیا لینے کو کوشش ہوں مگر ملامتی ہی بہت جانتے ہیں کہ اس تک کامیاب نہ رہوں گا۔ یہ کیف اس میں سائیکٹ ایک لفظ اور نہ واقعہ کامل سچائی اور حقیقت پر مبنی ہے۔ لفظ غلوں خور معانی سلسلے سے منک ہے۔ اور نہ کہ یہ نفس تشفیہ روح میں اپنی بساؤ پر کرناں ہے۔ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ واقعات لکھتے ہوئے بعض توہم ایسا بھی ہو گا جس سے بڑا کئی ہوگی۔ حالانکہ شرک اور بدعت سے نفی نفرت ہے۔

یہ کیف اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکا کہ چاروٹا ماحول مغلیہ عیادت قبل کی تمام ملتوں کی دھرم اور صرف صدی ہے۔ ان اعمال غلط کو سناٹے سے لے کر کوئی فراموش نہیں۔ بلکہ اپنے اتنے فریبی ہوتے ہیں جس پر کسی مشہد بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ کیف جنوری سلطانہ جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ میں اور میرے متعلقین بھی اس دور میں پھنس گئے۔ حرارہ اس کے سنگین اثرات کا پہلے رفتہ رفتہ علم تھا۔ کوئی مشاہدہ تھا۔ جو واقعات اس وقت ہمارے سامنے آئے تھے۔ وہ پوٹن غلوں کو دیکر دیتے تھے۔ ہم اپنی لاش کی بنا پر تمام انہونی باتوں کو مقرر سے خوب گہ دیتے تھے۔ پھر جن غلوں سے چلنا تھے جملہ بات ہونے کے بعد جب غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ پہلے جملہ ہمارے اوپر کیا گیا وہ سانپ کے ذریعہ ہے۔ رمضان کے ہمارے دہائی کو روں کی کچھت پر ایک کٹی ہوئی ٹنگی ٹھیک جس کا پانی فٹس خانے میں استعمال ہوتا تھا۔ اس کے اندر سفید سانپ کے تقریباً ۱۳ انچ قطر ایک فٹ کے چھ یا سات چمڑے پڑے ہوئے تھے جس کو چمڑے اس میں لا اور باہر پھینک دیا۔ کئی کو کھردھو کر دوسرے ہالے پھر یا شام کو جب میں تو یہ بات معلوم ہوئی۔ تعجب تو بہت ہوا۔ کچھ فریبی اعزاز سے ذکر بھی کیا۔ مگر ان لوگوں کو شاید سانپ کے پیچھے کوئی تولا بھی آیا ہوگا۔ اس نے سانپ کے ٹکڑے کر کے پیسے ہوں گے۔ مگر سفید سانپ تو میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ بات آئی گئی اس واقعہ کے بعد میری کاروباری حالت لوگوں پر ہونا شروع ہو گئی۔ میرے بار کی مقبولیت کا یہ عام خاکہ کوئی فن نہیں تین سو میل سے صرف میری دوکان سامان کے لیے آئے تھے۔ اس اطمینان کے ساتھ کہ انہیں جو بھی مال اس دوکان سے

ابھی ہم لوگ اسی شیش دینج میں تھے کہ بالٹی پر سالما کیا ہے کسی فہمکشاؤ
 پر کچن کی ملائیس شیش تھدی کرے گئیں۔ ایک وقت پانچ یا چھ بیجار ہو جاتے
 اور ان اسرار کو نہ تو کوئی ڈاکٹر کچھ پاتا تھا اور وہی کوئی حکیم صاحب سب سے پہلے
 کے شمس کے دل بے چہرہ گئے کوئی بھی ڈاکٹر نہیں کچھ سکا کیا یا کیوں ہوا اس
 کا دایہ دی اور دم دوا لے گئے۔ پتھر نے استعمال کر لیا۔ اور بس مرض فکان سے
 اتفاق ہوا۔ وہ جب بھی گیا اپنے سس سے گیا۔ بخار آ رہا ہے تو سب کے سب سترے
 گئے۔ ڈاکٹر پریشان کہہ کر سس کا بخار ہے جو اعلیٰ دوا کو بھی لائق اعتنا
 نہ تھا۔ اور پری اخراجات سے دودھ صوب کر کے جو کچھ حاصل ہوتا تھا۔ دوا دھائی سو
 روپے کی طرح صل جاتا تھا۔ اور باقی بچھڑائی کا مالی۔ پتھر کے اس مرض کے سلسلے
 و دودھ صوب جو جاری رہی تھی کہ کبھی بھی بڑی تہ پیاں دونا ہوتی۔ یہ راجہ جڑ
 سنا۔ ہو گیا تھا۔ انکسین دوا لال لال اس پر نئے اور دوا دوا کنبیوں پر بڑے
 قورٹ عکس تھے۔ بڑا درد ہوتا تھا ان گڑلوں میں اور جب ذرا زور سے مسل
 ولگ ہو جاتے تھے اور اس حمل سے علیٰ حق تھی۔ دواؤں کا ہنوں کی بھلجی
 ہر بڑے بڑے آبلے پیدا ہوتے تھے۔ جو خود نہیں بھوٹے تھے۔ بلکہ میڈ سے
 ڈاتا تھا۔ ہر سے ڈاکٹروں اور دوا دوا خاؤں کا طواف کیا۔ مگر کہیں بھی بھٹے کوئی
 اصل ملتی۔ جو اس مرض میں شفا دے سکتی۔

میری اہلیک حالت سب سے اچھی تھی۔ بیٹ میں ایسا درد آ تھا کہ کئی مرتبہ
 فرود کسی حرام نہ ہوتی تو ہم ضرور کہنے۔ ان کے علاج کے لیے ہم کوئی گھر
 ملی یا کسی سے پورے میٹ اور وہاں جہاں بھی اچھے علاج کا پتہ چلا۔ اُن
 کے پاس گئے۔ مگر کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوتا تھا۔ ہوا۔ یا ہنوں کے لیے
 پریٹن کرتے تھے۔ بڑا درد اور بڑی جلیں رہتی تھی۔ اور کبھی میں نہیں
 صاب کس کے پاس جاتیں۔ مثالیال یا کیوں نہ مٹا نہ ہاں سہل کے شہر
 لدی سے رجوع کروں۔ بلوٹ کرے کیلئے وہاں پہنچا۔ تو پتہ چلا کہ دوسروں
 لدی کے ڈاکٹروں کا بورڈ ہے۔ دوسرے دن میں صبح ہی۔ ہیجہ دوا خانہ
 تیسرا صبر ہوا تھا۔ ڈاکٹر درنگ آباد کراس شہر کے انچارج تھے۔ انہوں نے
 یا پورہ ڈاکٹروں نے صابیز کیا۔ بخون پیشاب، خشک و دیر سب کا میٹ ہوا
 ہر ایک ڈاکٹر نے دیکھی مگر کسی ایک لئے مرتضیٰ نہ ہو سکے۔ ہر ایک تو ڈاکٹر
 لئے دوا لکھدی اور کہا کہ بازار سے لوں۔ دوا لیکر گھر آیا تو نہ چکے تھے
 نے کے بعد ایک خواب کا دال۔ دوا لیکنے کے ٹھوڑی دیر بعد یہ حالت ہوئی کہ
 اٹوگیا۔ گھٹنے بیٹ سے لگے گئے۔ چار پانی پر پی پڑا۔ گیا۔ نہ آٹھ سکا تھا۔
 سکا تھا۔ مگر بھلا کس کی وقت کی ناز قضا نہ ہوئی۔ جبارت و دیر کے لئے
 کے سہارے گھٹنے ہوئے جانا تھا اور آتا تھا۔ تیسرے روز پریٹن ہی بہت
 یا ہنوں کی تھیلیوں کے سہارے گھٹنا ہوا اپنے والد صاحب کے پاس
 سے والد صاحب تارک الدنیا انتہائی مشہور تھی ہر بڑا دوا دوا جاتا اور

تھے ہیں۔ کہا کہ دعا کر کیجئے۔ اب ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے بڑی توجہ سے
 دعا کی۔ انداس کے بعد میں نے اپنی حالت میں بڑا فرق محسوس کیا۔ طبیعت بہت ہلکی
 ہو چکی تھی۔ کڑی کے سہارے جھکے داس آیا۔ اور لہجہ ہلک کر پریٹن کی طبیعت
 میں جب کون پیدا ہوا تو قیند کے جھکے شروع ہو گئے۔ ابھی نیم خورنگی کا ہی عام خفا
 کہ مجھے محسوس ہوا کہ میرے دواؤں میں برائے دوا میں بیٹھے ہیں۔ ایک حافظ صاحب اور
 لک صاحب صاحب ہیں۔ دواؤں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں۔ ایک صاحب نے دوسرے
 سے کہا کہ ان پر جادو ہے۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں ہے۔ پھر پہلے نے کہا کہ ابھی گئے
 دوسرے نے کہا کہ نہیں گئے۔ صاحب سنا تھا کہ اس کا خفا۔ کہ گھر پر بند ہیں سو گیا۔
 خواب دیکھا کہ ناز خاں بڑھ کر مسجد سے واپس آ رہا ہوں۔ میرے مکان کے بازو میں
 ایک اور مکان ہے۔ اس کے مکان کے دروازے پر دوا میں جھکے ہیں۔ ان میں
 سے ایک صاحب جو کہ تانگلی۔ اور دو پانی ڈال دے ہوئے ہیں۔ مجھے میرا نام لے کر
 بکا صاحب میں قریب پہنچا تو دروازے کے اندر لے گئے۔ اندر ایک کمرہ ہے۔ اور
 وہاں بھی ایک پستانا ہے۔ ایک کدو پر غم دراز تھے۔ ان صاحب نے میرے دواؤں کا شکوہ
 پوچھا۔ پتہ لایا اور کہا کہ یہ بہت خطرناک چیز تھی۔ مگر اوپر سے حکم ہو چلا ہے۔ ٹھیک کیا جائے
 میں ان کی بات سے محسوس کروا پس لوٹا اور دواؤں سے تک پہنچا تھا کہ کمرہ آواز دے کر
 بلایا۔ واپس پہنچا تو وہ صاحب جو بیٹے ہوئے تھے۔ کہا کہ ہمارا فلق پانی پر سے
 ہے۔ میں کہہ بولا نہیں۔ بلکہ سر کراپس آگیا۔ اور میری آنکھوں میں لگی۔ دیکھا اور پتھر والہ
 میری خیریت کیلئے میرے جاگ اٹھنے کی منتظر بیٹھ گئی۔ میں نے والدی دوا کا پتہ لایا تھا
 بتایا تو کہنے لگی کہ کدواں لنگی دالے صاحب کا علیہ قریب آؤ۔ میں نے جو کچھ دیکھا تھا ان
 کے سراپے میں سب بتا دیا تو کہنے لگیں کہ وہ تمہارے نالائق تھے۔ تم لوگوں کو کیا مسلم
 انہوں نے پانی پت کے قندہ رکھا پیا۔ پتہ لایا تھا۔ یہ قندہ رحاب سال میں صرف ایک
 مرتبہ برآمد ہوتے تھے۔ اور کبھی تو گوں کو اپنا پال پلاتے تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ پتہ
 نانا بھی عام باطل تھے۔ اور اپنے شمع کی ہدایت پر ہمیشہ سفر میں رہتے تھے اور سال کا
 صرف چھ یا کیلئے گھر کرتے تھے۔ ان کا سامنا ارجاں بھی حالت سفر میں اور غربا و لونی
 میں ہوا ایک مرتبہ دروازہ گزرنے کے بعد یہ حقیقت کھلی کہ جسے ہم عقداوت کا کوشش
 کچھ کہ جلاؤں کو برداشت کرنے رہے وہ صرف جادو کے اثر سے تھا۔ یہ نظریات
 غلطی کر تھیں۔ بڑھا اور دم غنیمت میں لگ گئے کہ کیا کیا صورتیں پیش آئیں۔ چوں کہ پہلے
 ذہن صاف تھا۔ کوئی چیز اگر غنیمتوں میں آتی تھی تو ہمارے لئے کوئی قابل توجہ نہیں
 رہتی تھی۔ اتفاقات پر عمل کر کے روک کر دیتے تھے۔ اب جو فور کیا تو طبیعت میں
 کہ یہ پیدا ہوئی اور کچھ تھجے۔ جوئے مائلوں کی صحبت میں اٹھے۔ بیٹھنے سے معلوم ہوا
 کہ وہ کئے ہوئے صاحب اور باطل سیاہ مریض جو گردن کی کھنچی ہوئی صدر دواؤں سے
 کے اندر پانی گئیں اور مفت پر کہ یہ مریض جھانڈ میں پانی گئیں۔ نہ تو انہیں کسی جلی
 نے کھا یا۔ اور نہ ہی بیٹوں نے کھا۔ باہر جب پھینکا تو کہنے لگے بھی نہیں سمجھا۔ بلکہ لڑے
 کی کھاڑی انہیں کچھ سے میں کہ عمل کی گئی۔ مکان میں ایک دوا نہیں۔ بلکہ دواؤں کو

اور میں اپنی محنت کے سہارا نہ سروسے لوں گا۔ بلا کا گھبراہٹ ہو گھر آیا۔ اور تمام حیرا
سنا دیا۔ میرا ہاتھ تو باطل غلطی تھی۔ سوچ میں پڑ گیا۔ میرے داماد بھی اتفاق سے
موجود تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اگر جان علاج کرالیں، پیسے دفری کا انتظام انا دانت میں
کر لوں گا۔ مجھ جیسا خود وار کوئی کب یہ گوارہ کر سکتا۔ میں اپنے قتلہ والہ صاحب کے پاس
ہنچا۔ وہ اس غرض سے کہ وہ پیسے کا انتظام اپنے کسی اور بیٹے کے ذریعہ کرادیں گے۔
پوری داستان سننے کے بعد کہنے لگے کہ موت و حیات صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔
اس میں اس کا کوئی شریک نہ ہو سکتا ہے۔ میرے دل کو بڑا سکون ہوا۔ اور حقیقت یہ
ہے کہ میں شوہر کے رجوع کا غلطی پسند نہیں کرتا تھا۔ میرا خدا سیرا رسول میرا دین
جن کی بلند نیکی کوئی حد نہیں ہے۔ ایک فخر اسلام در شریکے املا کا طالب ہو کر
اے اپنے سے برتر خیال کرے۔ کہ لوگوں کا اصرار تھا۔ مگر میں نے سب کے نظر انداز کر دیا۔
اس قسم کے خیالی ہی کو دل سے جھٹک کر بے تک دیا۔

میرے اہل و عیال کا حالت اور پریشانی، بباریاں، آزادیاں اور
غوری حالت زبانی ایسی غمی کن نظر انداز نہیں کیا جاسکتی تھی۔

مجھے ان دنوں جو بھارا تھا۔ اس کا کیفیت ایسی ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا
میں چاروں طرف سے آگ کے خلاف میں گھر گیا ہوں اور اس کی سوزش آہستہ آہستہ
میرے اندر مل کر رہی ہے۔ اور میرے کا سلسلہ شروع ہوتا تھا۔ اور چار پائی سے
لگ جاتا تھا۔ چارہ گھر سے میرا دماغ میں بیٹا بیٹا ٹھیک تھا تو خود ہی ٹھیک ہوتا تھا۔ میرا
بڑا لڑکا اس وقت دہندہ میں زیر تسلیم تھا گھر آیا۔ تولے بھی نہ شروع ہوئی۔ اور
اس گتے میں خون سے مل کر ایک کالے رنگ کی پلے ہوئے کڑے کی چندی بھی بڑا کر
ہوئی تھی جو فوراً غائب ہو جاتی تھی۔ بہت علاج کیا۔ مگر فائدہ فقور۔ میلی ڈاکٹر اور تو
تھوڑو رنگ دیتے تھے۔ یا پھر زہد کا انجکشن دے کر کون فراخ کرتے اور میں۔

تمہاری اہلہ اور دو چھوٹے بچے مکان کے ایک الگ تھلک چھوٹے سے پیش
میں رہتے جب کہ اور تمام بچے اس ٹکے کرے میں رہتے جو پاس باغ کے باطلہ انتظام
تھا۔ دو کمر کا باغ کی طرف تھیں۔ یہ عرصہ باطلہ انتظامی دور تھا۔
رات میں جس گیارہ بجے کے بعد اور کسی بھی ۱۲ بجے اور ایک بجے کے بعد حادثہ کی آواز
میں آتا۔ بوجھ لگتے تھے۔ ناجائز ناشر شروع کر دیتے تھے۔ میری کسی شب میں انگریزی ٹی وی
کسی شب میں عربی ناغہ کیھی صرف دو شیوں کے بھاگے ہوئے تھے۔ سچہ سید تجب
بتاتے تھے کہ رات کو دیکھا۔ میری شویش تو فیر بھی تھی۔ مگر میں نے بچوں سے
کہا کہ بچوں کو گیم سینا دیو رکھتے ہیں۔ ہوسا لے نعت نے ایسا انتظام کر دیا۔
کوئی بھی صدمہ نہ ہو تو نا باطل نہیں۔ بچوں نے جواب میں کہا کہ لوگ آتے ان کی
اور ان شریک کی منی میں آتیں یا وہیں سب بڑے ہوتے ہیں۔ میں نے بھی تلقین
کر دیا تھا کہ اگر کوئی بھی تم لوگوں کے قریب آئے چہل جائز ہو جیسا ہے۔ اس سے طس
کی پٹائی کرو۔

ایک صبح بچوں نے بنا کہ آج رات ہم لوگوں نے فحاش دیکھا۔ دروازہ

اچھے آئے۔ کباب کل درست رہتے تھے۔ میرے کوئی بڑی شرب پڑھا تھا۔ میں انہیں کنا بھی
دارودہ اپنی بگ سے لے کر نہیں تھے۔ باہر ہو کر دیکھ کر میں موجود نہ کچھ کھاتے پیتے نہ
ہی تھے۔ میرے تھے۔ ہر کرایہ میں لینے سے کسی طرح سے کوئی سونہ پھیل اور گرگٹ بھی
آئے تھے۔ جن میں میں انہیں گن سے خر کر دیتا تھا۔ میرے کرے میں اور دکان کی راہداری
میں اکثر چا دل، بلدی اور گم کا بھی کھلائی میں بھی اچل کے ایسا بڑا رہتا تھا جس
کرمات کر کے بھگتا دیتے تھے۔ پائیں باغ میں سیرا ایک مجور کا درخت تھا جس کی کھجور
یکتا تین انچ لمبی ہوتی تھیں۔ اور پتوں میں اس قدر سائے ہوتے تھے کہ ہاتھ ٹانہ
مشکل تھا۔ اس کے اندر کی شاخ چاند سے خوش نظر تھا۔ اس طرح سے کئی ہوتی تھیں
کہ میرے کپسے نے کانا ہو۔ چورے باغ میں کنا ہوتے تلاش کیا۔ مگر دلتا خدا
دلتا چھال ایک نازیل کے درخت کا بھی ہوا۔ کچھ ماسوں نے بنا کہ اور دو عا د کے
زور سے بے کنا خدا دلتا کے پاس کھلا گیا۔ میرے بے کناشی مکان کے اندر
ایک آم کا درخت تھا اور اس کے پاس ایک کھل کا بھی درخت تھا۔ باؤ مری کے کنارے
اشوک کے بھی درخت تھے۔

ایک روز دن ہی میں میرے ہر وقت تھا کہ سب لوگوں نے دیکھا کہ ایک شملہ
لہائی میں آیا۔ اور ان دونوں درختوں کے درمیان سے ہوتا ہوا گر گیا۔ اور پھر کنا
میں دونوں درخت کو کھ گئے۔ مگر کے دروازے پر اکثر اور دکان کے شریکے پاس بھی تیلی
پڑا ہوا تھا۔

ایک روز تو میرے غمی دروازے پر چھین کر چھین لگا ہوا ہے اس کے چوں بچ
خون پڑا ہوا تھا۔ کچھ ہوشیار لوگوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ وہ سور کا خون تھا جو کسی
کے پاس سے لایا گیا تھا۔ جب سے راز کھلا کہ ہم سب ہی سود میں تھیں اور اگر کشت
پیدا ہوئی۔ ہر ایک کے سلیات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ میرے ایک خیز نے بتایا کہ
قریب ہی میں ایک جھگلی رہتا ہے۔ وہ جا دکر نا نہیں ہے۔ بلکہ نا رہتا ہے۔ اس کے
پاس بہت بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ اتفاق سے اس گشتگو کے دوران میرا لڑکا بھی
موجود تھا۔ اس نے کہا کہ شاید آپ بے ہوش کر کے باہر سے بنا رہے ہیں۔ انہوں نے
جواب دیا کہ اس کے باہر سے میں ہی بتا رہا ہوں۔ بچے نے کہا کہ اس کا لڑکا ہمارا
ساتھ چھتا ہے۔ میں کئی بے ہوش کر کے مل لوں گا۔ عرض کر لیا لڑکا اپنے ساتھی کے
ساتھ اس کے گھر گیا۔ بے ہوش کر کے لڑکے سے کہا کہ مار کا نور لے آؤ۔ وہ کافور لے کر
پہنچا تو بے ہوش کر کے ایک پلیٹ میں جو خشخاش اور منس میں عربی ہندو میں میں تھا اس
پر کو کر کا نور کو آگ دی۔ تو دھواں کی آٹھان پر اس نے تمام باہر تیا میں باقود
کرانے والے نام اور یہ بھی کہ باغ میں ایک آدم مکان میں چودہ گرگٹ ہیں۔ اور سب
میں تمہارے والد کی شکل کا پتلا موجود ہے۔ جو نہ کھلے گی۔ کہے۔ اگر نہ کھلے گی
تو تمہارے والد پر ایک بیکل کا درود بڑے گا۔ اور اگر کھلے گا۔ آئے تک نہ لیا ہے
جائے ہو گے۔ یا پھر ایک ٹیٹ ہوجائے گا۔ ایک ایک گوت کٹان ضروری ہے۔
میں سب کٹانوں کا اور جو گم جا دکر رہے ہیں۔ انہیں بھی سامنے لاکھ کر دیتا۔

نہیں۔ اور یہ اب تک برقرار ہے۔

میرے ایک دوست یہاں محکمہ آب رسانی میں ملازم تھے۔ گزشتہ سال میں خدمت مکمل کر ڈھونڈ کر پھرتے ہوئے تھے۔ ایک روز دوکان میں بیٹھ رہے تھے۔ ادھر اصر خٹنگ کے بعد میں نے اصل موضوع جھپڑ دیا۔ بخود دیکر وہ ایک کاندرہ لنگر کر بیٹھنے پر آمادہ ہو گیا۔ پھر وہ تمام حالات کا احوال اس طور سے کیا کہ مجھے یوں لگا کہ وہ میری جگہ پر بیٹھ گیا۔ یعنی باتیں بتاتی تھیں جس کی طرف جوج شخص اچھوٹے دن بتانے تمام پارچہ چٹوٹی کی باتیں تھیں۔ اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ میرے دوست ہیں۔ میں کچھ بھانجنا بھی چاہتی تھی۔ آپ کا اصل نام تاریکی میں نہیں رکھوں گا۔ آپ کے ابراہیم کو براہ راست دہرے تو کیا کہہ سکے گی۔ اس کا نہیں ہے۔ یہ غلط ہے کہ آپ کو ملوٹر کی جگہ تاریکی میں کہیں گے۔ آپ پر جواہر دہرے آپ سے سزاوارتہ تاریکی کی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ وہ یہ جب آپ جگہ تاریکی میں ملے گا۔

جس نے ان سے دریافت کیا کہ میرے اہل بیت کا تھکا کر دینے والے کو کون جگہ ہے۔
 بڑی رازداری سے کہنے لگے کہ تو آپ کو بھی معلوم ہے۔ آپ کے مزید اطمینان کیلئے
 مہاتما تبارہ پاؤں کس شخص یا باپاؤں آج ہی کو ٹرانا سٹیکل سے دھکی ہوا ہے۔
 ان کا سے راپٹ آئے ہر اس کے ہرے دھکی ہونے کی اطلاع بھی مل گئی۔ اس کے
 مدبر جن کسی اہل عدال کے پاس نہیں گیا۔

سری پریشانی کچھ اس حد تک بڑھائی تھی کہ انھوں نے نیند غائب ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود بھی میں اپنے فیصلے پر قائم رہا۔ اہلکار دھواں کے اس بحران کا بھی ہم لوگوں نے اپنے نئے کلاس طرح دکھا تھا کہ کسی کشمیری نہ ہو کہ ہم پریشان ہو۔ تاکہ ان لوگوں کو کوئی خوشی دینا مباح ناموافق نہ ملے نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ کام پر کام چلتے چلے گئے۔ ادوار ہم کو سخت خیر سے دھار ہونا پڑا کہ وہ لوگ ہجر کے درپے سے ہم پر مصیبت مسلط کرنا نہ گئے۔ ایک دروغیت بھی نہیں بلکہ ایک وقت جو ہم سے ہو گئے ان کے وجود کو تو میں نے محسوس کیا۔ اکثر یہ گفت سری چار پا یا بلا کہتے تھے۔ اور جب خیر نہ آئے گئی تھی تو ایسا شور کرتے تھے کہ خیر نہ آتا چار پا یا بوجا یا تھی اٹھ کر دیکھنا تھا تو کچھ بھی نہیں۔ رات میں ۱۲ بجے کے بعد یہ گھنٹ دکھائی دیتے تھے۔۔۔ سیراؤ اسلاخا جو سہرے چھاؤں کے دروازے کے دروازے تھا۔ اس نے اس کی پٹائی بھی کٹی تھی، جب یہ لوگ دکھائی دیتے تھے تو بچے اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ اور زرائیں انہیں دھیر و جوی یاد دلاتی تھیں۔ پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ گردوغوث بہت بددعا سناتے تھے۔ دونوں ایرانی شیعہ تھے۔ یہ بچوں کے سینوں پر مہر لگا دیا دیتے تھے۔ خیر بچے آتے اگر کسی کی پاؤں میں شریعت کر دیتے تھے۔ تم بھائی گئے تھے۔

پہرہ دوسرا لڑکا اس وقت ڈاکٹری کے آخری سال میں تھا۔ اُسے تو مجھے زیادہ سنانے دے۔ تھے بہت پریشان رہتا تھا۔ وہ پچھلے ہی سال میں تھا جب بھی کہ اس قسم کا سحر کیا گیا تھا کہ وہ چڑھ دیکے گمراہ لڑنے لگے اُسے کامیاب کیا۔ اسی طرح میرا ایک چھوٹا لڑکا اس وقت دسویں میں تھا۔ انتہائی ذہین

ایک ایک داغ پڑنے سے باہر نکلنے کی طرف دھکے دے دینا اور دندوں کے جوتا ہے۔۔۔ ٹوٹے کے کہنے کا کوئی بھاری پوچھا کرتے ہیں۔ اور درگاہ کو گنگا کا پانی دینے پوچھا اعلان کیے۔ اپنے ہاتھوں میں جھاڑنے کے ٹکڑے لیے ہوئے پوچھا کرنے کیلئے بہت طاقتور ہیں۔ بڑی مٹکی والے ہمارے سامنے نہیں آتے۔ پھر ٹوکے کے جواب دینے سے پہلے ہی غائب ہو گیا۔

یہ جادوئی ایکڑ کبھی کبھی بڑے چنے کی باتیں بھی بتاتے تھے۔ میرا بڑا لڑکا اس رقت ریاضِ سودہ میں تھا۔ ہمیں زور سے خبریت نہیں معلوم ہوئی تھی طبیعت لگی ہوئی تھی۔

ایک دروزات میں تقریباً ڈھائی بجے میری لڑکی سرے کرے میں اس آواز
کے سنتے ہی کہ آپ بی بی لون کے پاس جائیں۔ بھائی کا فون آنے والا ہے ایک میٹ دیتے
تھوکر آپ کا اطلاع دینے کیلئے مجھے ہے۔ جب میں بی بی لون کے پاس پہنچا تو فون کی گھنٹی
بج اٹھی اور خیریت معلوم ہو گئی۔ _____ ان مندرجہ بالا حالات میں بی بی لون
میرے زوری کیا تھا۔ اس کا اندازہ کیا جائے۔ اب جو مطمئن کا تلاش شروع کی تو
۲۵ ماٹوں سے ملاقات کی۔ مگر ماضیوں کے ساتھ دیکھنا پڑا کہ کوئی بی بی لون نہیں
سامنے نہ مل سکا۔ زیادہ تر مڑ کا انداز تھے۔ اور صرف انداز سے ہی اٹنی سی بی بی
جانتے رہے تھے۔ مگر میری بعضوں نے کسی ایک ملت میں فائدہ ضرور ہوا۔

ایک مرتبہ جگہ انارام ایک عامل کے متعلق معلوم ہوا۔ دو ہاں بھی پہنچا دو
اتفاق سے میرے ایک مناسلہ کے والد بچے۔ جس کا کہنا تھری طرف دیکھ کر اوپر
دیکھنے لگے۔ اور پھر کہنے لگے کہ بھتیجا کیا آپ کچھتے ہیں کہ آپ کی بری کو کوئی بیاری
ہے مدد یاری نہیں بلکہ کرت ہے۔ میں ایک نو خود دیتا ہوں۔ اس کو کسر ہے پر
تک سات تیر چہرہ کر آگ میں ڈال دو خود بھی انہوں نے ہندی ہندو میں گنا
خدا۔ میرے دل میں بات آئی کہ بھلا ہندی کا تو یہ کیا کام کرے گا۔
پھر میری بال خدا سے جب میں رکھ لیا۔ اور گھر دوا میں آؤ تو دہر کا کھانا پک رہا
خدا۔ مجھے بھی مذاق سوچا۔ میں نے اہلے سے کہا کہ اس سے تھرا سے سات جگر
کھا لے۔ اس کے بعد عادی کیفیت کے پر نکشہ ہونا شروع ہو گیا۔

سات چکر میسا کر انہوں نے بنایا تھا۔ دیر سا کر کے میں نے جلتے چرخ چھو لیے
تو لکھا تھوینہ ڈال دیا تو رخ پے اور آج کا دن ہے۔ پھر سری المیہ کو وہ درد کبھی نہیں تھا
سک کا قدرت کے سامنے خود کسی آسان تھی۔

ایک اور عامل صاحب جو میرے محلے میں ہی رہتے تھے، کوئی بوٹا بیاریانے
 بلاتے تھے۔ ایک دن رات ملاقات کی۔ انہوں نے معاوضہ کی بات پہنچی۔ میں نے
 ان سے کہا کہ کچھ قیمت معاوضہ کی گنتہ کر کے انہوں نے باتیں سب کھول کھول کر
 دیکھ کر تمہیں ملائے اور پھر کہنے کو دیے۔ اس علاج سے صرف اسٹافٹہ ہوا کہ کچھ
 مگر سے میں اور بلنگ میں جو دھما پکڑی ہوتی تھی۔ یہ بند ہو گئی۔ مگر دوسرے اور
 حاملوں میں جیسے کہ مسماںت اسد حار یا شادی وغیرہ۔ ان سبھوں پر کڑا قاضی

کیلئے ظان شخص نے نہیں سمجھا ہے۔ اور میرا پس منظر بھی گئی۔ دو تین قرابے تھے۔ بچوں نے اُسے اٹھا دیا۔ فائز نے میری ہڈی کے لئے اور بڑی کڑوا سی آواز دی کہ جب ان بڑے میٹروں سے بچھا گیا کہ جب تمہارے امداد کے لئے میرے لئے کہیں ہو۔ کہنے لگے کہ تم کو زبردستی سمجھا مانے۔ اگر تم آؤ تو میں نہیں مارا جاؤں۔ اُسے پس منظر سے تھامے ہوئے تھے۔ یہ میرا ظان کا تھا۔ اور کچھ عرصہ پہلے ایک نیا پڑوس بھی بنوایا تھا۔ قسمت کی خوبی دیکھئے کہ ایک سال بعد نئے گھر بننے میں درہم کے۔

اس مکان کے چھوٹے کی تقفین کی طرف سے ہوئے گئیں۔ میں ایک مکان سے شستا تھا۔ اور دوسرے سے کال دیتا تھا۔ اپنا مکان اور جانا صاحب نام نہ ہو سکتا تھا۔ کوئی مکان کو چھوڑنا۔ اس لئے میں ان باتوں پر قطعی غور نہیں کرتا تھا۔ میرا ہی ایک لوگ نے ایک روز کہا کہ اگر تم میرے خواب میں ایک بزرگ شخص ملا کر دیکھو۔ آئے تھے۔ چار سال پہلے میں نے کہا۔ پورا علاقہ اُنہیں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے کہا کہ تم لوگ یہ مکان چھوڑ دو۔ اس کی زمین بہت مستحق ہے کہیں بھی گزر بسر ہو سکتی ہے۔ میں پھر بھی اطمینان بنا رہا تھا۔ مگر کچھ کہنے کے بعد میں نے اُسے اور مستحق سے ملے تو پھر مکان کی تبدیلی ضروری ہو گئی۔ تقریباً ایک سال بعد ایک کرانے کا مکان پر منتقل ہو گئے۔ اس کرانے کے مکان میں آنے کے بعد تمام خورد و کھانے کے چھوڑ دیے۔ کچھ بکاشت نظر کرنے لگی۔ اور دو تین ماہ کے اندر نہایت بہت ساری فصلیں دیں ہو گئیں۔ موت آجے اصل کی طرف رجعت کرنے لگی۔ سب سے خراب حالت تو میری اہلیہ کی تھی۔ میری بڑی اور بڑا وارہ لگا تھا۔ اس مکان میں تو ایک دن میں آؤں جاتی تھی کہیں اس کے سونے میں۔ کھانے کے کچھ سے دوپہر کے دوپہر کی طرف۔ کبھی کوئی دھماکا نہیں رہ گیا تھا۔ اگر کبھی کچھ کھایا تو یہ ایکس ہو جاتا تھا۔ مگر اس مکان میں آنے کے بعد کچھ نقدی طرف رغبت پیدا ہوئی جو آہستہ آہستہ اپنے معمول پر آگئی۔ موت بھی ابھی ہو گئی۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ میری ایک لڑکی نے دیکھا کہ گھر میں ایک لڑکی آئی ہے۔ اور وہ بہت بڑی ہے۔ لڑکی نے پانی کی باٹھی ان کے سامنے رکھ دی۔ اس نے پانی پیا اور نکلی گئی۔ دوسرے روز دو لڑکیاں جو ان میں سے ایک طرح کی کہیں لڑکیاں جانتی تھیں کہ وہ لڑکی لڑکی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مکمل انسانی بنیٹ پر آگئی۔ اس نے بتایا کہ ہمارا سنی گروہ وہاں ہے۔ تم لوگوں کو دیکھئے یہ کہ کون سا لڑکی لڑکی کا تم کو سب کچھ سکھو۔ کہ تمہارے گھر لے کر پھر دو کلاں پر منتقل کیا گیا ہے۔ اور تمام منتقلی اعمال ایک قسم کے ہیں ہیں۔ جو جیسے جیسے اس کے ساتھ دیباہی مل بھی گئی گی۔ تم لوگ خدا سے شکرا کر دو کہ تم لوگوں پر ان تمام عملیات کے وہ اثر خفا نہیں جو حقیقت میں ہونا چاہیے تھا۔

بہر کیف انہوں نے خاندانی کے ہر خورد و کھانے کے لئے الگ الگ وظائف کی تقفین کی۔ خود میرے لئے بھی قرآن مجید کی ایک صورت پڑھ کر لانے کے بدلے میں پانی پھر کر دیا۔ پھر وہ کم کے چنے کیلئے کہا۔ ہم جوں کے ان بناتے ہوئے وظائف پڑھے۔ پھر کچھ روز بعد پہلے دالے صاحب کے ساتھ ایک صاحبہ اور آئے انہوں

اور پھر میں نے جبراً ایک بیرون خیال خا کر پڑے میں سے ہڑا سا رکھے آگے رہے۔ مگر کہا کیا کہ لوگ ایک دن اس کے اس کو گئے۔ شاید کسی کے داخلے کیلئے۔ اسنادوں نے اس بچے کی ذات کی اتنی تعریف کی کہ حد کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تیسرے روز سے اس کا سلیب جانا اس دوسرے بند ہو گیا۔ کہ اس کی دونوں ہڈیوں میں عجیب قسم کے چھوڑے پھینکیے گئے تھے جس کا علاج نہ کروں گے اس کا نہیں تھا۔ اپنے محلے کی میں جو عامل صاحب تھے۔ میں ان کے پاس گیا۔ کہ اس بات پر ہوا کہ انہوں نے خود سے دیکھا اور فریہ دیکھ کر بڑی بڑی کھانے کھانے کھانے کے روزوں پاؤں پھیر دیا اور دیکھتے ہی ایک دم سب غائب۔ نہ چھوڑا تھا۔ نہ جیسی۔ البتہ نشانات باقی تھے۔

اس کے بعد سے کئی سالوں کے پڑھ لائے۔ مگر کسے نہ پڑھنا تھا۔ نہ پڑھا اس کا دل ہی پڑھائی سے اجاڑ گیا۔

ان تمام چیزوں میں یہ دو حقیقت جو ابھرنی تھیں۔ ایک عبد الکریم اور دوسرا عبد بہت بدعاش تھے۔ جب ان کا انداز سا نیاں دوسرے پڑھنے کی خصوصیتیں اُنہیں پر مسلم کی اہم حضرت خیرا درویش نے عبد الکریم کو قتل کر دیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ یہ دونوں عزم کا لالہ اس ہی بنے تھے۔ اور بکسوں میں بھی شریک ہوتے تھے۔ اور اگر نہ ملنے بھی تھے آج ظان جگر بکس میں گئے تھے۔ اس کی زبان ہی بھی معلوم ہوا کہ اُسے بزار دوسرے فرخ کے سڑا لیا گیا ہے۔ بہت سے نبیوت جیہہ آکر لائے۔ بعد ایک آدھ رہے۔ اور ان میں بعض بعض بہت شریف بھی تھے۔ انہیں میں سے ایک نے کہا کہ آپ لوگ مکان خالی کر کے چلے جائیں۔ اب یہاں تین تین لوگوں کو کیاں سے بھانگنے کی تدبیر ہو رہی ہے۔ تب ہم ڈنک کر بات کا قافلا کر کے کیلئے تیار ہو گئے۔ حالانکہ اس نے سب بات بتائی تھی۔

ایک مرتبہ ایک انگریز نصیحت بھی آیا تھا۔ جو ہم پر گئے۔ لندن میں کوئی مقام ہے۔ وہاں کارپسے والا تھا۔ یہ پانی کے ایک جہاز میں کہیں بھی تھا۔ اس کا نام ایٹھ پڑاؤں تھا۔ اس کا جہاز ششہ میں لندن جاتے ہوئے ڈوب گیا۔ اس نے جہاز و فیر کا بھی نام بتایا تھا۔ مگر اب نہ پڑاؤں سے آخر تک ہے۔ اُن کے ساتھ ایک وہ بہت سنا کر ہوا اور کہنے لگا کہ تم آپ لوگوں کو فوراً بھی تعین نہیں دیں گے۔ آپ لوگ غلام پرست ہیں۔ انھان سے اس وقت میری لڑکیاں کو کھانا بنائی اور چپڑاں کا کام سیکھ رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میری بیوی اور بچی میں اس میں خیر تھیں۔ ہمارے پاس اس کام کے لئے بہت سامان ہے۔ وہ ہم کو لگا کر دیں گے۔ وہاں بھی جاتا تھا۔ مگر لوگوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور دو ماہ سوئی سے چاہی گیا۔

ایک مرتبہ ایک عدوت بھی آئی تھی۔ یہاں سے قریب ایک گاؤں میں ایک تالا کے کنارے کا ڈیرہ تھا۔ اس کے پانچ پانچ پانچ و فیر سو بٹا ہوا۔ اور بتایا کہ اس نے خود کسی کی تھی۔ وہ ہمارے گھر میں بھی آئی۔ کہنے لگا کہ آپ لوگ بہت سیدھے ہیں۔ ہم آپ لوگوں کے کیسے پریشان کریں۔ آپ لوگوں کو پریشان کرنے

طاسماتی دُنیا کے ناظرین کیلئے

چند تحفے

پیشکش
مولانا اکرام الحق قاسمی

(۲) روزانہ تین پیالی صبح - دوپہر شام - کو ایک ایک پیالی پی لیا کریں۔ پانی کم ہو تو اور ملا لیا کریں۔ (۳) تین اتوار کو غسل کریں۔ غسل کی ترکیب یہ ہے۔ اتوار کے دن صبح سویرے نہار منہ میں غسل کریں۔ غسل سے قبل کچھ نہ کھائیں۔ نہ چائے نہ کھٹکے نہ ناشتہ۔ یہ سب غسل کے بعد کریں۔ ایک بائبل پانی میں سے ٹیکر پوتلے سے ٹیکر ڈال دیں۔ (۱) پہلے ایک چلو پانی اسی بائبل سے پی لیں (۲) پھر اس بائبل سے ایک لٹا نکال کر وضو کر لیا کریں (۳) پھر اس بائبل کے پانی سے غسل کر لیا کریں۔ پانی اگر کم ہو جائے اور پانی ملا لیا کریں۔ انشاء اللہ مکمل صحت ہو جائیگی

بڑا تعویذ یہ ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَلٰی اَعْوَدِ النَّاسِ
اَلْفُتٰنِ اِسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ
عَلٰی اَعْوَدِ النَّاسِ اَلْفُتٰنِ مِنْ شَرِّ رَاخِلٰقٍ وَمِنْ شَرِّ عَاسِیٍ اِذَا وَقَبَ
وَمِنْ شَرِّ الثَّقٰثِ فِی الْعَقْلِ وَمِنْ شَرِّ خَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ فَلَمَّا
اَلْقَوْا قَالَ مُوسٰی مَا جِئْتُمْ بِمِ اَسْحٰرِنَ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا
یُعْیِلُ عَمَلِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَیَقِی اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَتِہٖ اَوْ تَوَکِّیۃً اَلْمُجْرِمُوْنَ
انما صنعوا کید سحر ولا یصلح السحر حریث آتی۔

نوٹ:- سب کا غذات کو اچھے کنزئیں۔ یا تالاب میں ڈال دیں اور دھڑ دھڑ
ڈالیں وہ سب کو تعویذ میں اس کو بکھریں یا چنے یا دس روپے خیرات کر دے۔ ہر چہ
مناسب ہوئے ہیں۔

(۲) کسی کو کوئی عزیز ہو۔ اور اس کو یا دوست ہو۔ گھر کو خط و کتابت نہیں کرتا
نہ روپے دیتا ہے۔ اس کے لئے بہترین عمل یہ ہے۔ اس کو ڈاک پانی کہتے ہیں۔
ایک تلی لٹیر سورہ جمعہ کو تین بار پڑھ کر دم کریں۔ اس لیٹے سے خط تحریر کریں۔ انشاء
روپے اور غلط آئے گئے گے۔ مجرب۔

(۳) ایضاً:- کارڈ نہیں صرف کاغذ۔ یا انیسٹریٹ میں منون لکھا لکھا
آیتا لکرس۔ اور سورہ زلزلین شریف کا شروع سے پہلی بین تک کاغذ کے پر پر
یا تہہ میا دم کر کے خط کو بند کر دیں۔ انشاء اللہ کسی بھی سخت دلی ہو روپے
اور خط دینے لگے گا۔ مجرب الحجب۔

علامات جس وقت کوئی مریض آئے (۱) اس کا نام (۲) اس کی مائیتام
(۳) دن کا نام ان سبوں کا ایک کے حساب سے اعداد تک اس
سب خبروں کو جوڑ دیں۔ پھر ان خبرات کو ہم سے تقسیم کریں۔ اگر (۱۵) بچے تو نظر
(۲) بچے تو پیٹ میں کسی چیز سے کھڑکیا گیا ہے (۳) بچے تو بدنی مرض (۴) بچے تو کمر
اب اس کے لئے تعویذات کا استعمال اس طرح کریں۔
(۱) یہ تعویذ سات عدد لکھ کر دیں۔ روزانہ رات کو ایک پیالی میں ایک
نقش ڈال دیں صبح سویرے نہار منہ میں پانی پی لے کر اس شرط نہار منہ ہے
وہ تعویذ یہ ہے

۷۸۹

۲۱۹۹	۲۱۷۲	۲۱۷۰	۲۱۹۱
۲۱۷۹	۲۱۶۳	۲۱۷۸	۲۱۷۲
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷
۲۱۷۱	۲۱۷۷	۲۱۷۳	۲۱۷۷
۸۷۷۷	۸۷۷۸	۸۷۷۲	۸۷۷۷

(۲) ایک تعویذ دائیں ہاتھ میں باندھ لیں۔ وہ یہ ہے۔

۷۸۹

۱۱۸۵۰	۱۱۸۵۳	۱۱۸۵۷	۱۱۸۳۳
۱۱۸۵۵	۱۱۸۳۳	۱۱۸۳۹	۱۱۸۵۳
۱۱۸۳۵	۱۱۸۵۸	۱۱۸۵۱	۱۱۸۳۸
۱۱۸۵۲	۱۱۸۳۷	۱۱۸۳۷	۱۱۸۵۷

۷۸۹

۸	۲۵۹۳	۲۵۹۷	۱
۲۵۹۷	۳	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	۷
۲۵۹۳	۵	۳	۲۵۹۸

یا انشاء اللہ اس کو سحر کی شکایت نہ ہو۔ آئیں۔

(۳) جسے تعویذ کو پوتلے میں ڈال دیں۔ (۱) تین دن کے بعد کاغذ کو نکال دیں۔

چند روحانی تحفے

ڈاکٹر ایم تو حید عالم
قطب بہاروری

ترکیب مکمل ہو گئی۔

ترکیب نمبر ۱۔ زمین کو صاف کرنا کہ اسے مٹی سے تھوڑی دور رکھ لیں وہی (۲) جب زمین سوکھ جائے تو مال یا دھنوی۔ چھڑی یا لکڑی سے

(بھج) مال بیٹھے



مٹی

مٹی یا مٹی بیٹھے

(پورب)

اس طرح گول دائرہ بنالیں۔

(۳) کسی چیز سے نیچے خانہ میں

صلی اللہ علیہ وسلم نکھریں۔

(۴) سوام چنی دائرہ سے باہر دانے

طرف ملا دیں۔

(۵) دائرہ سے باہر بائیں طرف

اگر مٹی ملا دیں۔

(۶) دائرہ کے اندر مٹی

صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے دیا رکھیں جس میں قند رکھا ہوا ہے۔

○

ترکیب نمبر ۲۔ مٹی یا مٹی کو دائرہ سے باہر پورب طرف بیٹھے

○

(ب) مال کچھ طرف دائرہ سے باہر پورب رخ بیٹھے۔

(ت) اب مال بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہوئے قند ملا دیں۔

(ث) ۳۲ عدد سفید کارک لگی شیش بھی رکھنا ہے۔

ترکیب نمبر ۳۔

(۱) اب مال۔ درود شریف ۴۰ دفعہ اول و آخر درود بیان

میں ایک دفعہ سورۃ یسین شریف پڑھ کر دونوں ہتھیلی

کو سنکھ کے طرح گول کر کے زور سے اپنی ہتھیلی پر بھونک ماریں۔

(۲) پھر یہ کہیں۔ فلاذا بطسٹم بطسٹم خبثا۔ لا تعداد دفعہ

پڑھیں پھر زور سے پڑھتے ہوئے ہی حکم دیں۔ اے سوکھ ہزار ملے

حاضر ہو کر مریض یا مریض کے اوپر جو بھی چیز ہے جلد حاضر کر دو۔

(۳) ۱۰۰ دفعہ مریض یا مریض قند کو غور سے دیکھتے رہیں گے۔ اس کے بعد

عمل نمبر ۱۔ اگر ڈاڑھی، جوگن نے جاو یا سوکر دیا ہے۔ کسی نے دوکان یا مکان کی

بندش کر دیا ہے۔ شیطان، جھوٹ، سوار ہو گیا ہے جنت

نے تنگ کر دیا ہے ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں، انشاء اللہ تعالیٰ فریاد

کا سامنا ہوگی، اس میں سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ چلنے جانتا تک قید ہو جاتا

ہے یا جمل جانتا ہے نیز ریش یا مریض اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔

ترکیب عمل۔ پہلے زبان میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے کم از کم ایک سو اکیس بار

سورۃ یسین شریف کا درود کریں۔ اس کا قید نہیں کر ایک ہی

بیشک میں ہو جب سورہ کا حفظ روانی سے مکمل کریں تو مریض پر مندرجہ

ذیل ترکیبیں استعمال کریں۔

ترکیب عمل۔ پہلے ایک کاغذ پر چوسا دھواں ناموں کو لکھ لیں۔

(۱) جنت	(۲) شیطان	(۳) غیبت	(۴) ابلیس
(۵) مردود	(۶) غرور	(۷) باہان	(۸) سلطان
(۹) علیشا	(۱۰) علیشا	(۱۱) علیشا	(۱۲) علیشا
(۱۳) علیشا	(۱۴) علیشا	(۱۵) جن	(۱۶) جھوٹ
(۱۷) ڈاکن	(۱۸) جوگن	(۱۹) پریت	



اب دونوں ہتھیلیں لگے ہوئے کاغذ کو لال نشان کو دھتے ترکوں پر لکھیں۔

(ب) اب صاف روٹی (COTTON) لیں اس کے بعد مٹی یا مٹی سے

MUSTARD OIL یعنی سرسوں کا تیل سے ترکیبیں اور ترکوں کاغذ کے اوپر

پیشہ قند بنائیں۔ پھر اس قند کو مٹی کے دے میں رکھ دیں یہ آپ کی پہلی

ایک یادگار تحفہ

تاریخ کے لئے جادو ٹوٹا نہیں ہمزاد تاریخ کرنے کا ایک
تادر عمل پیش کر رہے ہیں جو لوگ اس لائن کی ریاستیں کر چکے ہوں ان کے لئے
یہ ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ امید ہے کہ خدمت خلق کی نیت سے ایسے لوگ
ہمزاد تاریخ کریں گے۔ اور وہ خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں
کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ (ح ۸۰)

عمل ہمزاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا سميع یا بصیر اللہ سبحانی ہمزاد بحق سُبْحَانِیْل و
وَسُبْحَانِیْل ہمزاد بحق رَفِیْعَانِیْل و سُبْحَانِیْل ہمزاد بحق اِلَہِیْل
اَضَعُوْا اَصْفُوْا هَذَا الْوَقْتُ و اَضَعُوْا اَمِنْ الْوَقْتُ الْعَاجِلَات
بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق یا مدد و ح
طریقہ اسکایہ ہے کہ شرائط اعمال کا پابند ہو کر نو چندی جہرات کو بعد از نماز
عشاء تازہ غسل یا وضو کریں۔ اور پھر تنہا اور پاکیزہ مکان میں جے بخورات
سے معطر کیا گیا ہو قبلہ رخ بیٹھ کر اور اپنی پشت پر چراغ جلائے جس میں
فائع سرسوں کا تیل ہو۔

اور سایہ کی گردن پر نظر نہا کر عمل کو سوا گھنٹہ تک مسلسل پڑھیں تو
تعداد کا لحاظ ہرگز نہ رکھیں بحوت میں عمل کو بڑھتے رہیں۔
نوی روز سایہ گم ہو جائے گا اور کبھی دائیں کبھی بائیں مختلف اشکال
یا سائے یا روشنیوں نظر آئیں گی کبھی پیچھے سے کوئی آواز دے گا عمل
چالیس یوم کا ہے جس روز عمل ختم کرنے کے بعد ہمزاد مخاطب کرے تو
اس سے وعدہ وعید کر لیں۔

اور ہمزاد کو آزاد کر دیں روزانہ بطور عداومت عمل کو ایک بار پڑھتے
رہنا بہت ضروری ہے۔

اور جب ہمزاد حاضر کو ناظر ہو تو تین بار عمل پڑھ کر تین بار تالی بچاؤ
انشار اللہ بہت کامیاب عمل ہے۔

جو بھی چیز ہوگی وہ اپنی شکل میں تبدیل ہو دکھائی دے گی مریض یا مریضہ اس بینک
شعبہ دیکھ کر طرح طرح کی غلطیوں کو سمجھانے کے ہم میں انشار اللہ کچھ نہ ہوگا۔
(۴۱) اب سفید شیشی قالند والی مریض کو دیکھ کر کہنا ہے۔ اے مریض تو
شکل ہے اُسے کو عین شیشی میں آجائے۔ چونکہ مریض دیکھتے رہیں گے جب شیشی
میں آجائے تو کارک سے منہ نہ کر دینا ہے۔

احتیاط یہ کہ کبھی کبھی مریض پر کئی طرح کا سایہ تنگ کرتا ہے یا کئی جنات
سوار رہتا ہے لہذا مریض کو شیر، بھالو، خوناک، شکاری، سانپ، بھینس وغیرہ
کئی نظر آسکتے ہیں سب کو قید کرنے کیلئے ایک شیشی رکھنی ہوگی پھر اس شیشی
کو گہرا لگا رکھو کہ وہ نہ کر دینا ہے۔

دوسرا تجربہ شدہ عمل

اگر سال کا مال ہے چاہتے ہوں کہ آٹھ بند
کوس اور سلنے بھاگے ہوتے؟
نفل یا کسی چیز کو دیکھ لیں تو مسلسل چالیس روز تک اس عمل کو اس
ترکیب سے کریں۔

طریقہ عمل

نماز کی پابندی ضروری ہے۔

(ب) بعد نماز کھراپیں بکریں رہیں اور بکری گفتگو کے
سورہ الم ترکیب پوری۔ ۱۴ چودہ بار پڑھ لیا کریں یہ سلسلہ مسلسل چالیس روز
تک چلے گا۔ اگر ایک روز بھی ناغہ ہوگا تو پھر سے شروع کریں۔

عمل نمبر ۳

اگر دشمن میں عداوت ہو یا دشمنی دوستی میں بدلتا
چاہتے ہوں یا زہن دشواریں اختلاف رہتا ہو یعنی ہائز
محبت کے لئے سورہ المحدثہ..... والفتن تک ۱۱ بار پڑھ کر شیشی بنی
پر کھلا دیں بہت زود اثر ہے۔

عمل نمبر ۴

اگر سید مرتضیٰ کا علم ہے کسی دولے فائدہ نہیں ہو رہا ہے
قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہو اللہ۔ قل اھو ذر الناس۔ قل اھو ذر بطن الغلق
یعنی چاروں قل۔ ایک ایک دفعہ پڑھ کر پتہ پھونک دیں۔ اور سے
پتہ چارک ملا دیں۔ یہ ترکیب مسلسل گیارہ دنوں کریں۔ انشار اللہ تعالیٰ
ت آجائے گی۔



ان کان اور شیطان کی کشمکش



جب نیش آدم کی نفس مبارک کے پاس دماغی نظموں کو چھوڑ کر اپنے ٹھکانے کی طرف چلے گئے۔ اس وقت حوا زیل اپنے باجج ساتھیوں شہور اور مسرہا دوسم اور دیگر کے ساتھ کوہستان فزیر نازیل ہوا۔ ابیس و عزازیل نے اپنے ساتھی ورم کو حکم دیا کہ جہاد قابل اور اس کے قبیلے کو بلا لاؤ اور میرا نام بیکر قابل کو میرا بیٹا م دینا۔ دہانے قبیلے کے لوگوں کو لے کر بھاگتا ہوا میری طرف آئے گا۔ درم کہہ کیے نظر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ پھر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ قابل اپنے قبیلے کے مرد و عورتوں کو بیکر اس چٹان کے سامنے اکٹھا کر دیا۔ جس چٹان کے اوپر عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ آن کا منتظر تھا۔ آل قابل کو مخاطب کرتے ہوئے عزازیل نے پہلے اپنے ہاتھوں ساتھیوں کے ناموں کا تعارف کرایا۔ پھر اس نے بلند آواز میں قابل کے قبیلے کو مخاطب کر کے اپنے ان ہاتھوں ساتھیوں سے مشعل تقسیم بتاتے ہوئے کہا۔

اے آل قابل! میرے ساتھیوں میں سے جو میرے، اس کے اختیار میں ہیں، اس کا رد بار ہے، جن میں لوگ ہلنے دو بلا کرتے ہیں اور گریبان پھاڑتے ہیں، منہ پر ملاچے مارنے ہیں اور بجا بیت کے نوچے گاتے ہیں۔ میرے دوسرے ساتھی کا نام فر ہے۔ یہ لوگوں کو بدی پر گستاخانے اور اے اسے ان پر اچھا اور پسندیدہ کر کے دکھانا ہے۔ میرے نمبر سے تمام سوط ہے، یہ کذب اور دروغ پر مامور ہے جسے گ کاں لگا کر سیں، جس طرح جہاب میرے ساتھ انسانوں کی شکل میں ہے۔ ایسی ہی شکل میں یہ انسانوں سے ملنے اور انہیں سادہ بردار کرنے کی جھوٹی خبریں سننا ہے۔ میرے جوئے ساتھی کا نام دم ہے۔ یہ آدمی کے ساتھ اُس کے گھر میں داخل ہوتا ہے اور گھروالوں کے جب گے دکھاتا ہے اور اُسے اُن کو خضیاں کراتا ہے۔ میرا ہاتھوں ساتھی کرکے رہے ہے۔ بازادوں کا شمار ہے۔ بازادوں میں اگر یہ قسم کی بدی اور بد بختی کے جھنڈے کاٹنا ہے۔ اے آل قابل! میں تم سے کہتا ہوں کہ فغانان شیت کے پاس آدم کی نفس کی صورت میں ایک ایسی چیز ہے جس

کو جب وہ دیکھتا ہے تو کورے بیٹا میں بل و جب شرق کی طرف ایک ہاڑی ہے جس کے بل و سمٹ ہے اس کو یہ ہاڑی باجج فطریہ جارج لیا اور دروغ جھانچ چڑا انسان پانی کا نشان ہے۔ رعایت ہے کہ حضرت آدم طبرہ اسلام انھیں پا ہے

جس میں شیطان کا اصل نام عزازیل ہے۔

حضرت آدم کی نفس مبارک کو ہستان فزیر کی بڑی تھی حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے شیت اور ان کی اولاد مائے اندام میں ہاتھ اٹھائے لائیں کے اور درگھڑے تھے کوہستان فزیر جنوبی ہندوستان کے سرسبز زمین پہاڑوں میں ہے جب حضرت آدم کو جنت سے نکالا گیا تو اس پہاڑ پر ان کا نزول ہوا تھا۔ کوہستان فزیر کے ایک طرف حضرت شیت اپنے قبیلے کے ساتھ تھے جب کہ جلی فزیر دوسری طرف ان کا بڑا بھائی قابل اپنے قبیلے کے ساتھ پڑاؤ کیے ہوئے تھا۔ یہ حضرت آدم کا دی بیٹا تھا جس نے اپنے بھوئے بھائی قابل کو قتل کر دیا تھا۔

اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ جنوب میں آدم کا ٹہل اور آدم کے چلنے کے پہاڑوں کا سلسلہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ ہر شے ڈبے سورج کی آخری تھلک دیکھ رہی تھی۔ پھر کوہستان کے ٹوہل سلسلے پر شام کی سیاہی غالب آنے لگی جاڑے کی ایسی ٹھنڈی رات دھیرے دھیرے اترنے لگی۔ چودہ تری سے اپنے ٹھکانوں کی جانب سفر کرتے اور تیز سربراہوں میں پتوں سے بے نیاز پتوں کی شاخیں بڑی طرح جھج رہی تھیں۔ کارگاہ زبست میں ظلموں کا نزول ہوئے لگا تھا۔ آف کے درجے لال گوں پر کرسیدی میں ڈھلنے لگے۔ رات سنان بڑے جنوبی کیفیت اختیار کرنے لگی اور سارے ٹھکانا کر آدم کے دوڑوں بیٹوں کے نیلوں کو دیکھ کر کرسما نے لگے تھے۔ شیت آدم کی نفس مبارک کے پاس دو کڑیل دماغی نظموں کو چھوڑ کر اپنے قبیلے کے دیگر لوگوں کے ساتھ اپنے پڑاؤ کی طرف ہانچے تھے۔ شیت علیہ السلام اور قابل کے قابل کا قیام کوہستانی فاروں اور ہاڑی گھاؤں میں تھا۔ یہاں دوڑوں قابل کا قیام چونکہ ماضی تھا۔ اس لیے انہوں نے اپنے لیے گھر نہیں دیکھے تھے۔

یہ عبادت اور یوں کے درمیان سمندر میں ریت اور ریت کے چھوٹے ٹیلوں کی ایک لیں غار روایت ہے کہ حضرت آدم جب جنت سے نکالے گئے تو وہ اس کا ریت سے خند و دم کر کے یوں کی طرف گئے تھے۔ اس لیے اے آدم جب وہ پہاڑ کی تھیں۔ پہاڑ آف کی موجود ہے جس کا ہر پرین مقامات میں ہے اس میں کو کر کر اس ملائے کوہستانی کے قابل بننے کی کو کشش کی فیکس، اس کا پانی نہری تھی۔ اس کو ہستانی بن کے اس کا پانی کی گہرائی میں تباہی سے زلزلہ ہے (انسائیکلو پیڈیا اسلام)

گرد گھومتے ہیں۔ اس کی تسخیر کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ اپنے اندر برکت محسوس کرتے ہیں اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔

”اے عزرا زیل:“ تاہم! آگے بڑھا اور عزرا زیل کے نزدیک ہوتے ہوئے بولا۔ تو کہہ میرا دوست بہرپان اور فگار ہے۔ تو نے مجھے اپنی بھائی باہل پر غلبہ پانے کو کہا، سو میں نے تمہارے مشورے پر عمل کیا اور کامیاب رہا۔ میں تمہارا بھائی ہو کچھ تمہاں کہو گے وہ بھی ہماری بہتری کی خاطر ہی ہو گا کہ ہم کتنا کتنا چاہتے ہو۔“

”سنو تاہل! آدم کی نفس امارت کا بے فیصلہ بدلے آکا اور بنی شیث کا پس اہم سے نکال دو کہ صرف وہی آدم کے اصل اور صحیح وارث ہیں، اس طرح بنی شیث کو نذر اور بزدلی میں تم لوگوں پر کوئی ظہر نہ رہے گا۔“

”اے عزرا زیل:“ سو کہہ کر مکس ہے؟ تاہل نے پرسوج چھے میں کہا: میرے قبیلے میں سے کون ہے جو میرے باپ آدم کی نفس امارت کا بدلے لے گا۔ کیوں کہ کش پر بنی شیث کے دونوں بھائیوں کا بہرہ ہے۔ ان دونوں میں سے ایک کا نام یوناف اور دوسرے کا نام جروق ہے۔ ان دونوں میں سے جو یوناف ہے وہ موذن جان موت کی طرح بھانک اور کوسستانی پتھروں کی طرح منہ بٹا اور کڑا ہے۔ وہ ایسا طاقتور ہے کہ چٹا فوٹا کھا کر رکھ دے۔ وہ بنی شیث کی راقوں کا تارا اور انفرادی شجاعت میں نور کا روشن چرا ہے۔ وہ اس قدر زوردار ہے کہ اگر اس کے پس میں ہو تو زمین کا کرندہ بیکر کر کے اپنے سلسلے پچھا کر رکھ دے۔ بنی شیث نے اے اپنا آخری اور منہ بٹا جرت کیجئے ہیں۔ وہ ایسا جتان ہے جو عاصف آسانی میں نہ نقدیر کا نوشتہ بدل دے۔ شیث! اس کے

سارے بیٹے اور عاصم کس کا بیٹا افوش یوناف سے محبت کرتے ہیں۔ اور اپنے لئے اے ایک قیمتی مٹا جاتے ہیں۔ اور دوسرا جس کا نام جروق ہے گو وہ یوناف سے کتر ہے لیکن وہ بھی ایسا طاقتور ہے کہ پھاڑ کھڑ کر رکھ دے۔ بنی شیث اس سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اے عزرا زیل کون میرے باپ آدم کی لاش اس نادر سے نکال کر میرے پاس لائے گا جب کہ کش کے آس پاس بنی شیث پڑاؤ کے بھستے ہیں کچھ عزرا زیل! میرے پاس میرے قبیلے میں یوناف جیسا ایک طاقتور و زور خان ہے اس کا نام مار ہے۔ لیکن وہ ان دونوں میں سے اور فگار کے اندر میرا چڑا ہے۔“

”اے تاہل! کیا تیرے قبیلے میں کوئی اور ایسا نہیں جو یوناف کا مقابلہ کرے؟“

”جیہ تو ہی:“ تاہل کچھ سوچتے ہوئے بولا: ”میرے قبیلے میں ایک اور طاقتور اور گراٹھیل جوان بھی ہے۔ اس کا نام علاق ہے لیکن اسے ابھی آزمایا نہیں گیا۔ کیا ضرور یوناف سے چٹ ہوتا ہے یا اُسے مغلوب کرتا ہے۔ کیا ایسا ممکن نہیں کہ مار کے مغضوب کرنے کا اختیار کیا جائے اور جب وہ اچھا ہو جائے تو اسے اور علاق کو بھیجا جائے کہ وہ دونوں کسی قبیلے سے کام لیں مگر یوناف اور جروق پر غالب رہیں۔ اور کہہستان تو نے اس نادر سے میرے باپ آدم کی نفس امارت کے میرے پاس میرے قبیلے میں لے آئیں۔ میرا مار علاق بھائی ہیں اور دونوں مل کر اس کا کچھ کرنا کر گزریں گے۔“

”تو ہیں گزرتے نہیں؟“ عزرا زیل نے بے اطمینانی اور اشتعال طبع کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”میرا ایک ساتھی عورتی دیرنیل بنی شیث میں سے ہو کر آیا ہے۔ وہ شاید کل تک آدم کی کش کو دفن کر دیں گے۔ اے تاہل! جو کچھ کہتا ہے آج کی رات ہی کی جب اہل شیث آدم کی کش کو زمین میں دفن کر دیں گے تو بہرپان کی کوئی حداری اور دواخت نہ رہے گی۔“ تاہل سر جھٹکے کچھ سوچنے لگا گیا عزرا زیل نے اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: ”اے تاہل! قبول نہ ہو مگر میں نہ بڑبکا تمہارے قبیلے میں کوئی ایسی لڑکی نہیں جو انتہائی خوبصورت ہو؟“

تاہل نے چونک جانے کے انداز میں اپنا جھکا ہوا سر اٹھاتے ہوئے کہا: ”اے عزرا زیل! میرے قبیلے میں ایک ایسی خوبصورت لڑکی ہے جس کا کوئی نانا کوئی شال نہیں میرے اور شیث دونوں کے قبیلوں میں کوئی لڑکی بھی ایسی حسن نہیں ہے۔ اس کا نام ہوسا ہے اور وہ میری ایک فواہی کی لڑکی ہے۔ اے عزرا زیل! ہوسا حسن شطرنج اور رادو سرکرتی ہے۔ وہ خیانت الائن حسن نگارستانی نثر ہے۔ وہ میرے پورے قبیلے کے دونوں کی مدد کرتی ہے اور ہر کوئی اُس سے شادی کر نہ سکا حتیٰ کہ اپنے اے عزرا زیل وہ ستاروں کا خوش اور بہاروں کا فوہر، ہوسا مردوں سے انتہائی نفرت کرتی ہے۔ غالیان ارض دسلے اس کی جہت، شورا اور اس کے غیریان و دچیری بھری ہیں ایک سے دوسرے انتہائی نفرت، دوسرے صرف اپنی ذات سے نفرت۔“

”کیا اس کے علاوہ بھی کوئی اور ایسی لڑکی ہے؟“ عزرا زیل نے تاہل کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

”بالہ پور تو ہی:“ اس کا نام نیٹ ہے۔ یہ میرے پچھنے کی بیٹی ہے جس میں نیٹ اور ہوسا ایک، سی سی ہیں۔ لیکن حسن و زینہ صورتی ہیں ہوسا کو فطرت حاصل ہے لیکن فطرت نیٹ، ہوسا کا آٹ ہے۔ جہاں ہوسا انتہائی خوبصورت، سادہ، فاضل طبع اور مردوں سے نفرت کرنے والی ہے۔ وہاں نیٹ خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ہرے و برے کی خوش طبعی مردوں کی طرف میلان رکھنے والی اور بھول چل و فعلی طبیعت کی لڑکی ہے۔ یہ مار علاق دونوں کی بہن ہے۔ مار علاق دونوں سے لگے بھاٹی ہیں جب کہ حسین ہوسا ان تینوں کی بھینجی زاد ہے۔ کاش مار ہوسا ہر زمانہ قودہ بنی شیث کے یوناف کا غیب مقابلہ کرنا: آخری جملہ اس کرتے ہوئے تاہل کے چہرے پر حسرت اور نگرہندی کے ساتھ پھیل گئے تھے۔

”سنو تاہل:“ عزرا زیل نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا: ”تم مار کے بھائی علاق کو اس نادر کی طرف ردا د کرو میں آدم کی کش ہے۔ علاق کے ساتھ تم ہوسا اور نیٹ کو بھی ردا د کرو۔ وہاں جا کر علاق یوناف کو قتل کی دعوت دے۔ جب وہ مقابلے کیلئے تیار ہو تو نیٹ جروق کے ساتھ جا بیٹھے اور اُسے باؤں میں لگا کر مار دے جس اور اپنی خوبصورتی کا چکر دے گا۔ یوناف کی طرف غافل کر دے۔ حسین ہوسا کا یہ کام ہو گا کہ وہ اپنے آپ کا اپنے ناز و انداز کو خوب واضح کر کے یوناف کے سامنے لے۔

ادامہ گئے بعد اُسے سب پر فوقیت دی جب کہ تیرا تھاجہ قابل اپنے بھائی کا قابل ہے۔ اس سے تمام زندگی نافرمانی کی بدود عزادری کی طرح مردود و مقہور ہو گیا۔ جہاں اپنے قبیلے میں لوٹ جا اور مجھے اس مقدس خاک کی حفاظت کرنے دے کہ یہاں ہمارے جدِ اُمّی آدم کی لاش پڑی ہے۔ لوٹ جا کاسا غار کے تقدس کا مجھے خیال اور احترام ہے۔ دروازہ بھی بند کیجئے تیرے خون میں نہلا گیا ہوتا۔ قابل اس کے کہ قہیرے ہاتھوں مارا جائے اور تیری ماں تیری بہنیں بھائی اور تیرا باپ تیری جوان مرگ پر تڑپ کرے۔ لوٹ جا اور مجھے اس کام میں لگا رہنے دے، جس پر میرے باپ کے دادا شیثؑ نے مجھے مقرر کر رکھا ہے۔ یونان بھی اپنی جگہ پر بچ گیا۔

ملاقات نے سخت آواز اور گرفت پر مجھے یہ کہا۔ اے بنی شیث کے بڑے بیٹا! میں تجھے مقابلے کی دعوت دیتا ہوں اور دو ٹوٹے اپنے قبیلے میں واپس چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اٹھ میرا مقابلہ کرنا کہ میں اپنے قبیلے کی عزت و سطوت کا باعث ہوں۔ دیکھ میرا بڑا بھائی مارب جو مجھ سے کہیں زیادہ طاقت ور ہے وہ میرا پرہے ہے۔ وہ اگر اچھا ہوتا تو اپنے قبیلے کی فوقیت ثابت کرتے۔ تیرے ساتھ مقابلہ کر کے آنا اور ابھی تک وہ تجھے بھاگ کر لگے کہ اس الاؤ کے پاس ہولناں کر چکا ہوتا۔ اٹھ میرا مقابلہ کر۔ ورنہ میں تجھے مار کر چلا جاؤں گا۔

ملاقات کی گفتگو پر یونان اپنی منگی سے یوں اٹھا۔ جیسے زمین کی جوف کے پرات لڑنے والا ایک حرکت میں آگئے ہوں یا کسی بلند چٹان پر اچانک ایک لگے کہ ان گنت الاؤ بھگڑ گئے ہوں۔ یونان نے کسی ہمسوز طرفان کی طرح ملاقا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”تو میرے قبیلے اے ملاقا! میں تجھے خوش ستارہ جان کر تجھ پر حادی ہوں گا۔ تیری ساری سطوت کے ایوان گراؤں گا اور تجھے نہایت ہی آگ، لالچی کا اندھیرا اور دُلت و دامت کے آنسوؤں میں نہلا دوں گا۔“ نبیط فوٹا آگے بڑھی اور ہر بروق کو اپنی طرف راغب کرنے ہوئے اُسے ہاتھوں میں لگایا۔ میں اور اُن کے ساتھ ہوسا لگے بڑھ کر الاؤ کی تیز رفتاری سے آئی۔ اور ایسے زور سے ہر آنکھ پر بولی کہ تیرا فکری دنگہ براہ راست اس پر پڑے گی۔ اباد اس پر لگے ہڑے ہی بے ناف اس کی خوبصورتی اس کی کشش اس کی جگمگی انھوں اور مجھے بھرے غلابا کو یاد کرو چکا۔ پُر جلدی اس نے اپنے تکرر جھٹکا دیا۔ سنبھلا اور ایک جست لگا ملاقا کی طرف بھاگا۔

میں ہوسا کا ہر حرکت پر ناکام رہا تھا۔ یونان نے فوٹا کے آگے بڑھ کر ملاقا کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے سے گھم گئے تھے اور ایک دوسرے پر اپنی آہنی فرس میں لٹکے تھے۔ اچانک یونان نے فوٹا کے ملاقا کو اپنی گرفت میں لیا اور ایک جھٹی زور مارتے ہوئے اس نے ملاقا کو فضا میں اچھال دیا۔ ملاقا اپنی تپانے پر کسی کی حالت میں ایک چٹان پر گر ا تھا۔ اس کا جسم ایک لپٹے تڑپا اور ہر سارک ہو گیا۔ یونان نے بڑھ کر اس کی ناک پر ہاتھ رکھنے کے بعد دونوں لوگوں کی طرف ہٹ کر بولا۔

”میرے چچا ہے اور تم دونوں اسے اپنے قبیلے میں لے جاؤ اور شیثؑ ملاقا کے رزینا

یہاں شہر اور دروازہ دیکھ کر تار و تار سے اپنے قبیلے والے یہاں آجے ہوں گے اور حائلے کی جہاں کرنے کی خاطر مردوں کو یہاں روک دیں گے۔ سب سے جانتا ہوں۔ ملاقا مجھ سے مقابلہ کرنے کی تحقیر کرتا تھا۔ کیا تھا۔ تم دونوں اپنے قبیلے کی جیسے تریں لوگ ہیں۔ تم دونوں کا ساتھ آنا بھی ان گنت غلامیاں کھڑی کرنے کو کافی ہے۔ میرا دل کہتا ہے ملاقا آدم کی لاش اٹھائے یا خدا اور تم دونوں کو کسی نے اپنے ساتھ لایا تھا کہ تم، وہ اپنے شمس اور فرعون سے مجھے اور ہر بروق کو اپنی طرف مائل کرنے کے ہمارے فرض سے غافل کر دیا۔ یہاں کیوں کر ممکن ہے۔ وہ دروازہ کا دروازہ ہوسا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

”شیثو میرا! تمہارا میرے سلسلے سے کسی بے باکی سے آنا اس آدم کی دلیل ہے کہ تمہیں مجھ پر ہال ڈالنے کو مغرور کیا گیا تھا۔ اب یہ کم تیرے سلسلے سے آئی گئی ہو تو شمس رکھو۔ اب میں تمہیں اپنے لئے حاصل کر کے رکھوں گا۔ جہاں میں ہوں جس قدر فرعونیت اور پرکشش ہوگی قدرتمند ہوں سے نفرت کرنے والی بھی ہوگی، پھر میں جہاں کو کہو تمہاری اس ساری نفرت اور کدو کرنے کا بدجو میں جس میں حاصل کروں گا اور تمہیں اپنی رقابت میں لاؤں گا۔“ آئے ہیں دوسرے مردوں کی نسبت میں تیرے زیادہ نفرت کروں گی۔ یہ سب نے نفرت سے زمین پر ٹھوکنے ہوئے کہا۔ پھر بعد دونوں ملاقا کی لاش اٹھا کر اپنے قبیلے کی طرف لوٹ گئیں۔

عزائیل کی طرح جبلِ ذوق پر اپنے اچھوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا اور اس کے سامنے قابل اپنے قبیلے والوں کے ساتھ تھا کہ ہوسا اور نبیط ملاقا کی لاش اٹھائے وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے لاش کو قابل کے قدموں میں رکھ دیا۔ نبیط بھائی کی لاش کے پاس بچہ کر دے گئی جب کہ ہوسا پر سکون خمی اور اس نے قابل سے کہا۔

”اے میری ماں کے ناتا! ملاقا اس یونان کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ وہ اس سے ٹھٹھ گیا۔ اے ایک بے توان بچہ جان کر فضا میں اچھال دیا۔ ملاقا ایک بچہ ہو گیا اور گر گیا۔“ نبیط کے دوسرے کی آواز اس کا دوسرا اور طاقت ور بھائی مارب بھی فٹا سے آگیا۔ اس نے بھی ہوسا سے ملاقا کے کرنے کے واقعات سنے اور لاش کے پاس بیٹھ کر دے لگا۔ قابل نے ملاقا کو اس دوجہ سے جلدی دینا کر دیا کہ اس کی موت سے اس کے قبیلے کے لوگوں پر بڑا اثر پڑے اور وہ بنی شیث سے بھاگ نہ ہو جائیں۔

”اے آلِ قابل! ملاقا کی تدلیں کے بعد عزائیل نے بنی قابل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔“ بنی شیث کے پاس اس وقت آدم کی لاش تھی جس کے گدے گھومتے ہیں اور اس کی شکم کرتے ہیں۔ جب کہ تمہارے پاس کچھ نہیں۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز دونوں جو ہمیشہ تمہارے پاس رہے۔ اور فوٹا کے چمکنے تم اس سے خبردار کرکے حاصل کرو۔“ بنی قابل نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ عزائیل نے اس ہمارا مرب نبیط اور ہوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”ملاقا تم یونان سے ملاقا کی موت کا انتقام نہ لو گے۔ صرف یونان سے ہی نہیں پورے بنی شیث کے انتقام لینے کے مارے گئے

اس لاہوتی عمل سے عجمی ہوئی اور پوشیدہ قوتیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ تم نیکوں میرے
اور میرے ساتھیوں کی طرح انسانوں کو ان کی اصل راہ سے گمراہ کر دو۔ قدرت اس مل
میل کے ذریعہ رعب و بربادی کا ابتدائی پیمانہ ہے میرے ہوتے ہی اہل علاقہ کے انتقام کے کرد
سنو آدم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اب وہاں یونان پہرہ دیتا ہوگا۔ تم جب دیکھو کہ یونانی
بستی سے باہر نکلا ہے تو اس پر چل پڑو اور اسے قتل کر کے اپنے بھائی کا انتقام لو سنا!
اسے قتل کر کے اس کی لاش کو یوں ہی پڑے رہنے دینا تاکہ نئی نیت اس سے برکت پڑیں
یونان کے قتل کے بعد تم کوئی اور کام کرنا۔

”میں یونان سے انتقام لینے کیلئے اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کر دوں گا غالب
خزائے ہوتے ہوئے بلائیں میں اپنی تیلی اور فطری قوتوں سے اس پر غالب آؤں گا اور اسے اپنے
ساتھ زہر کر دوں گا۔“

عزازیل نے اس بار یوسا اور بیٹیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: تم دو دن باری
باری اس کا ہری شکل کی بجائے اپنی لاہوتی قوت سے کنگرلاتائی حسین ملکوں کا رد
دھارنا۔ اور نئی شہت میں باکماند کے مردوں کو نئی قاتل کی عورتوں کی طرف ترغیب دلانا
اور ان کے مردوں کو تم دو دن باری ہی قاتل بن کر آنا تاکہ ان کے مرتد بھاری
عورتوں سے شادیاں کر لیں۔ اور ایک نئی نسل پیدا ہو۔ اور تم میری شہت کی نفرت نہ بھولے۔
اب آؤ میرے ساتھ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم چاروں کو تھما کر قبیلے میں چھوڑ کر
آتا ہوں۔ عزازیل ان سب کو کوہستان فزکی بلندوں سے لیے لایا جب وہ اس جگہ آئے
جہاں بنی قاتل آ رہے تھے۔ جہاں سے دیکھا وہاں قاتل شادیاں کے انتظار میں کھڑا
ہوا تھا جب وہ اس سے فریب گئے تو قاتل نے ایسی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے عزازیل! میں بلدیگی میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔“

عزازیل نے فورا غار میں یوسا، یوسا، بیٹا اور طرش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
”اب تم جاؤ اور اپنے اپنے گھر میں جاؤ جب وہ چاروں ملے جلے تو قاتل
ایک استہسا اور تحریف و کیفیت کے ساتھ عزازیل کے کانچوں میں بیٹھ کر ان کی طرف دیکھتے
لاٹھا۔ عزازیل نے قاتل کا حوصلہ چڑھاتے ہوئے کہا: یہ کانچوں میرے ایسے ساتھی
ہیں جن سے میں کوئی راز نہیں رکھتا۔ تم نے جو کچھ کہنا ہے۔ اسی کو جوں کی ہی بولی۔ یہ سب
میرے ایسے ساتھی ہیں۔ جو ہر طرح پرکاشی کے قابل سمجھوسے ہیں۔

”اے عزازیل!“ قاتل نے برپائیا اور انجمن میں کہا: ”میں نے اپنے بھائی
کو قتل کیا۔ جسے میں ایک کب میں جلا ہوں۔ اس لئے کرات کو کبھی سوئے میں اور کبھی
بیدا رہی کی حالت میں پائیل کی روح اکثر بچھ پیدا ہوئی رہی ہے اور مجھے اسے ایسی گفتگو
کر رہی رہی ہے جس سے بیشیز میرے کب میرے دھکا اور پریشانی میں اضافہ ہی ہوا ہے۔
اے عزازیل! چند روز نہ ہوتے میرے بھائی کی پائیل کی روح میرے پاس آئی اور اس نے مجھے
مخاطب کرتے ہوئے کہا: ”لے کر! اور ماست باہر کے قاتل نے اپنے بیٹے کے باطن
مارا جائے گا۔“ اے عزازیل! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ پائیل کی روح میری طرف نہ آئے۔ یا
میں اس پر قابو پاؤں اور اس کی باتوں کے کب کے نجات حاصل کر لوں تو میرے لیے

کے ساتھ خدا کے چلنے ان کا جھلکے تلوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان سے مدد اور اپنی
حاجات طلب کرتے ہیں۔

”اے عزازیل!“ طرش نے اپنی بے بسی اور بے ہارگی کا اظہار کرتے ہوئے
کہا: ”میں کیسے اور کونسا نکلان اپنی کو ایک جگہ جمع کروں گا اور انہیں جان سے اوردگا۔
اگر ایسا ہوا تو کچھ پر شک کرینگے میں دھرا لیا ہوا دھکا اور دیکھیں اس مارا جاؤں گا۔“
”تو قاتل کہلے طرش!“ عزازیل کہہ سوتے ہوئے بولا: ”اس طرح تو بڑا ماجا۔“
دیکھ جتا میرے ساتھ اپنا ایک ساتھی بھیجا ہوں۔ وہ اس کام میں تری مدد کرے گا۔ تم دوں
لی کر مارت ہی ان کانچوں کو ہلاک کر دو۔ اور پھر ان کے بت بنا دو پھر کو بھی قاتل کی کس
تیری اور صرت کے ساتھ ان تلوں کی طرف ہلے ہوتے رہنا اور یہی.....“ عزازیل کہتے
کہتے خاموش ہو گیا کیوں کہ اس کے سامنے کوہستان فزکی چوٹی میرے شہد ہلے غالب
ہو سلا اور غلبہ پوش میں آ رہے تھے اور ان میں حرکت پیدا ہوئی تھی جب تینوں
اٹھ کر بیٹھے تو عزازیل اپنی کامیابی پر سرکرا یا اور ان تلوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔
”نیکو! میں نے تم تلوں کے ناموس تہا ہوت ۲۷ مل کر کے تم تینوں کو کس دمیر باغی اعلیٰ
یا فوق العظمت قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ اب تم نئی شہت میں سے سے کسی بھی چاہو
انتقام لے سکتے ہو۔ پھر سرائیل! ان ساری قوتوں سے مشق کجائے لگا جو اس
کے مل سے انہیں حاصل ہوگی نہیں اور ان قوتوں کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی وہ
انہیں کجائے رکھنا ہے لگا خدا اس دوران غیبتہ نہ غشی سے چیتے ہوئے کہا۔

”کیا میں اس مل کو آزما سکتی ہوں۔؟“

دلاریب تم آن ماسکتی ہو۔ عزازیل سکتے ہوئے بولا غیبتہ عزازیل کی چہتا
کے مطابق مل گیا۔ اور وہ میکے دیکھتے دیکھتے جبل از سے غائب ہو گئی۔ بغوی روبر
بعد پھر وہاں لوٹ آئی۔ وہ بے حد خوش اور سرور تھی۔ غالب اور یوسا بھی مطمئن اور
شادان تھے۔

”سنو!“ عزازیل نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کہا: ”اس مل سے تم تینوں ایک
مفرود وقت بیکان رہو گے اور یہ مفرود وقت ہزاروں برسوں پر محیط ہو سکتا ہے
ہاں اگر یاد کو تم میرے سے کسی بھی شادی کرے اس کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔
تم تینوں کے ہاں تناسل کا سلسلہ جاری نہ رہے گا اور سنو! لاہوت کے اس مل سے نہ رہے
زہن میں ایسا گمان بھی نہیں آنا چاہیے کہ باخوق العظمت، نا قابل تسلیم یا ہدی ہو گئے ہو۔
سنو! ہدی صرف خداوند کی ذات ہے۔ میں خود تمہارے سامنے جو کچھ لایا ہوں، ہادی نہیں
ہوں بخداوند نے روزیہ شریک مجھے بہت دے دی تھی ہے۔ اب یہ بہت سیکڑوں برس
بھی ہو سکتی ہے اور ہزاروں برس بھی، محض کب رہا ہوگا یہ ایک دانہ ہے، جو خداوند کے
طاہد کوئی نہیں جانتا سنو! اس دنیا میں ایسی ہیستیاں بھی ہوں گی، جو قوت یا اپنی
فرغاتی طاقت میں تم سے بھی بالا اور اونچ ہوں گی۔ اور تم اپنی لاہوتی طاقتوں کے باوجود
ان کے سامنے نیست و نہج ہو گے۔ کسی بھی رسول اور نبی کے منہ نہ لگنا، و نہ ناک کجائے
اور ہو سکتا ہے ان کے سامنے ملے تم لوگوں کو ایک مذہب میں جلا کر رکھ دوں۔ نہیں

بائبل کی روح کو تیز کر کے اُسے سری ناک فرماں نہیں بنا سکتا۔؟

توہیں اگر پرزور مکتب نہیں ہے۔ عزائیل نے غمی میں سر ملنے ہوئے کہا بائبل ایک ٹیک اور خداوند کا پسندیدہ اسان خدا۔ اس کی روح نیکی اور کرکوں کی آیتیں ہے اس پر پورے پس منہل نہ کے گا۔ اس پر خداوند کی نظر فرماتے ہے۔ اے قابل! اگر بائبل کی روح نے تجھے غلاب کرنے ہوئے یہ کہا ہے کہ تو اپنے بیٹے کے باخون مارا جائے گا تو پھر سن رکھ! ایسا ہی ہو گا۔ اگر تیری تقدیر کا نوشتہ ہی ہے تو کوئی کیوں کر اُسے جل سکے گا۔

قابل نے انتہائی مایوسی اور کرب کے کہا: کیا میں یہ کہہ لوں کہ تو مے بے مٹاؤ بہت رہا ہے۔ اور میں بہترین اذیت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے یا ہماری اپنی امتداد دیکھنے لگی ہیں۔ اور اب، میں بہترین نوشتوں اور تصحیف حقائق کا سامنا کرنا چاہتا ہوں۔

”اے قابل! خداوند کی گفت کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ کس کی اپنی سخت کہاں کر اس کی ابدیت کی گہرائیوں میں آخر تو بہت دور کی بات جھانک بھی سکے۔“

”کاش! میں نے اپنے بھائی بائبل کو قتل نہ کیا ہوتا تو آج میں یوں نہابی کی لگ اور مایوسی کے اندر صبروں میں دیکھتا۔“ کہے اسے اور خداوند کے آسمانوں سے قابل

آتش سے بولا اور مژدازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہالے میں ایک موعظوں اور افکار کے نائب ہو گیا جب کہ قابل گردن جھکا کر اپنے فیصلے کی طرف جارہا تھا۔

محرکات و ہندہ درویش کا مینا مار اور دھکے خالوں میں اندامی کرودار ہوئی تھی مہتر سے طرز ہوئی دو مہتروں نے اپنے حیات بخش رنگوں اور دو شیلوں کے آگے آگے..... تارکین و بیابان کے خوش اور جاودوں کو کہتا کہ تارکین نے دے کے کئی ہر تارکین کی طرح اپنے تارکین کا وہ دناستند کر کے رکھ دیا تھا۔ تارکین ختم ہونے ہی لگاؤ میں آبشاروں کا خرم اور مہتروں کی ہنس بکھری تھی سورج جس وقت کائی اور چڑھا آیا۔

توہی قابل کا ایک جوان بھائی ہوا عارب کے پاس آیا اور اپنی چھٹی ہوئی ساتوں کے درمیان تیزی سے بولنے لگا: عارب! عارب! میں نے وہ کام کر دیا جو تیرے میرے فتنے لگا چاہتا۔ اُس نے دیکھی اپنے ہوئے اور اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا: ”میں نے توہیں مہتر مہتر کی بھی کہ تم ہی مہتر کے بوناف پرنگہ رکھو اور جب تم آئے کہیں لکھا اور اپنے فیصلے والوں سے ملکہ دو کچھ تو اس کی اطلاع لے کر دو۔“

”میں اُسے لکھا ہی دیکھ کر آیا ہوں۔؟ میں اس نے اپنی ساتوں پہ قابو پانے ہونے چل دی ہیں کہا۔ وہ بائیں طرف کی دادی میں دریا کے کنارے اپنی بکری چاربا چہ۔ اس کاروبار مہتر ہنساؤ کے واسطے میں ہے، جب کہ وہ خود دریا کے کنارے ریت پر بیٹھا ہوا ہے۔“

”میں توہم آج کاروبار بوناف کی زندگی کا آخری دن ہو گا۔ میں عارب نے ایک کبوتر اور دو خرافیں کہا۔ میں اُسے دریا کے کنارے اُس کے مڑے کے پاس ماروں گا۔ اس کا سر زمین میں دفن کر کے خوب رنگیدوں میں بھر اُسے اس کی ساری بے بسی کے

ساتھ نفاذ میں اچھا ل کر اس طرف ماروں گا جس طرح اس نے میرے بھائی علفان کو مارا۔“ عارب نے فتنے میں جوان مسکریاں کیا۔ جاس کے پاس یونان کی خبر نہ کرنا تھا۔ مجھ پر تیری خبر سے اس طرف روانہ ہو گیا۔ جس طرف اسے یونان کے اکیلا ہوئے کی خبر دی گئی تھی۔

دو بلے کے کنارے اور کوسٹانوں کے دامن میں جس جگہ کی نشان دہی کی گئی تھی عارب اس جگہ آیا یا اس نے دیکھا۔ وہاں ایک خوب کڑیل، دراز قد اور دیر سے ہم کاخوند اور انتہائی خوب صورت جوان دریا کے کنارے غصہ ریت پر بیٹھا ہوا تھا۔ عارب اس کے پاس آیا اور ایک مہتر انداز اور خرابہ لہجے میں بولا۔

”اگر میں غلطی کرتا ہوں تو تیرا نام یونان ہے۔؟ اور تیرا فتنہ ہی شیشہ ہے۔؟ یونان نے اس کی طرف ایک ہمدردانہ اور مسرور نگاہ ڈالی۔

”اے! جی! ایسا اندازہ درست ہے۔ پر تو کوئی ہے اور مجھ سے ایسا کیوں ہو جاتا ہے۔؟“

مہتر فتنہ ہی قابل سے ہے۔ عارب بولا۔ اور میں تیرا قابل ہوں۔ میرا نام ہے۔ ہے۔ تو نے میرے بھائی علفان کو قتل کیا۔ اس وقت جب کہ تو اور تیرا ساتھی عارب مار رہے تھے آدم کی میت کی حفاظت کر رہے تھے۔“

”اگر علفان تیرا بھائی تھا تو میں اس کی موت پر تم سے ہمدردی کا اظہار نہیں کرتا۔ اس لئے کہ وہ مجھ سے مقابلہ کرنے آیا تھا۔ یونان بے پروائی سے بولا۔

عارب نے بھائی تائے ہوئے کہا: ”جس طرح تو نے میرے بھائی علفان کو مارا تھا مار دیا تھا، ایسے ہی میں بھی توہیں اچھا لوں گا۔ اور تیری زندگی کا اختتام کروں گا۔“ عارب کی اس گفتگو پر حسین اور کڑیل یونان کی حالت سے بے تحاشا دھم سے روک غرت طوفانی بادل سے شعلہ بیابان اور وقت کی تیز اور اندھی آندھنیوں کی بلنار مہتر ہوئی تھی لگتا تھا اس کے سب سے میں طوفانوں کا ناظم بدل اور وہاں میں آتشیں مہتر وادی، آنکھوں میں سان مدھن کی آگ اور خون کا بیجان چہرے پر بے کل کر دینے والی جنونی کیفیت اور فیصلوں میں شرح شعلوں کا فتنہ شروع ہو گیا جو کہیں یونان نے اپنے بے ظلم و طوفانی اورادوں کو بڑی مسئلہ سے اپنے نابینا کیا اور بولا۔

”مجاہد میرے آلبے، اُدھری چلا جا، اور میں شراہ برقی بن کر تھہر پڑوں گا۔“ مساب کے۔ بے نیکی طرح جو پر ماروں گا۔ یہاں مہتر وادی کے فتنے میں عارب نے عروہ کی گواہی لیں اس کے تیزی بلنار تیزی ترکانہ کو تھہر کی دھم ڈالوں، قبل اس کے کہ تیری شعلوں کے سارے رنگوں تیری بیخ بستانا کی اور بادل میں جہاں دول بہا لے چلا جائے بھائی علفان بھی میرے ساتھ مقابلہ کرنے آیا تھا۔

قواس کے انجام سے ڈر اور مہتر حاصل کر۔

”دیکھو تیرا کچھ آج کل کے سکا: یونان کے فتنوں نے ہی عارب بولا۔ تو اگر مجھ سے بھاگ کر زمین کے پاتال میں بھی اُتر گیا ہوتا تو میں تیرے فتنوں کی دھمیر سے کاٹنے ہر روز زمین میں کہاں بھی پہنچے گا۔ میں آج اس دریا کے کنارے تھہر پڑاؤں گا۔“

کمر بے ہو گیا تم کوئی حقیقت بیان کر دے ہو یا دریا کے کنارے اس ریت پر دون کے وقت تم کوئی خواب دیکھ گیا ہے۔

”ہنس میرے دوست“ یونانہ خیمہ دگے سے بولا یہ خواب در سہا میں ایک سچائی اور حقیقت ہے، مجھ سے میرے پاس آیا۔ اس نے میرے ساتھ گفتگو کی پھر اس نے مجھ پر چھ لگائی تھیں۔ اُسے ہوا میں اُچھالا بھرا پئے نیچے دبا کر گہرا دبا تھا کہ اچانک وہ میرے نیچے سے ہوا میں ناپ ہو گیا جیسے وہ کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔ اس کے اس طرح ناپ ہوئے سے میں مایوسی اور غصہ کا شکار ہو گیا ہوں۔ وہ مجھ سے اپنا آپ بیکاریوں ناپ ہو گیا، جیسے وہ لائق خاموشی میں کسی سانس کی آواز ہو یا اس کا جسم سونے کی ہلکی طرح اپنا کوئی وجود ہی نہ رکھتا ہو۔“

جس وقت چند ناپوں کی گہری سرچ میں کھویا ہوا بھر اس نے بھلائے ہوئے لیے میں کہا۔ یونان الہا انکشاف کر کے تم مجھ پر دم اور خوف طاری کر رہا ہے۔ جو کچھ تم نے کہہ لیا ہے اگرچہ سچ ہے، تو پھر میری اور تمہاری دونوں کی زندگی کے دن گئے جا چکے ہیں۔ ہم دونوں سے عذاب اپنے نزلے بھائی ملنا کا انتقام لے گا۔

خود زہر کو شہر بھر دھر رکھو۔ وہی دونوں کی مدد و اعانت کرے گا یہ پھرین محافظ اور مددگار رہے۔ یونان نے جس وقت کوڑھ اس اور سنی دیتے ہوئے کہا۔ چند ناپوں تک ہم دونوں خاموش رہے، اپنی دیرینہ کشیدگی کے کچھ اور جواہر بھی اس طرف آنے دکھائی دیئے۔ لہذا دونوں پہلے اور خاموشی سے دوسرے جواہر میں شامل ہو گئے۔

یونان سے مارا کھلے کے بعد مار بے باقی ہم اپنی پوتی توڑوں کے سبب ہلکے چپکے میں کوستان خون کی دوسری سمت ہوا اور... یہی قابل کی آباویں سے اپنا کمر لے ایک جگہ اپنی ہنس میندا اور بنی شیت دینی قابل کی سر سے زیادہ میں اور دکھ لڑائی پیا کو کھڑے بیٹھا مار بے باقی دونوں کے قریب آیا اس کی حالت دیکھ کر اس کی ہنس میندا چونک چڑی اس لئے کہ مار بے باقی حالت تیری ہو رہی تھی۔ سر کے بالوں میں دہن بھری ہوئی تھی اور اس کے علاوہ اس کی گردن اور پیشانی پر خون کے دھبے بھی تھے۔ شیت نے ہرسانی میں جو کچھ مجھے معلوم ملا وہی پوچھا: ”اے میرے بھائی! تمہاری یہ حالت کس نے بنائی ہے؟“

مار بے باقی دل زخمی سی آواز میں کہا: ”اس کو وہ زخم کے دوسری جانب میں بنی یونان نے اپنے بھائی ملنا کا بدلہ لینے لیا تھا۔ میں نے یونان کو دبا کر اس کے کان سے جا لیا۔ وہ وہاں اپنے زہر کو دیکھ کر بھال میں اکیلا تھا۔ میں نے اُس سے مقابلہ کیا۔ پہلے خوف وہ مجھ سے بہت زیادہ طاقت ور دکھلا۔“

”اے میرے بھائی“ شیت نے چونک کر پوچھا کیا وہ تم سے بھی طاقت ور دکھلا، جس کے پاس ایسی پرستیدہ اور فوق الطرت تو تھیں ہیں۔“

”وہ اصل یونان سے مقابلہ کرتے ہوئے میں اپنی ان لہری توڑوں کو کھڑے میں نہلا تھا۔ اس کے خلاف میں نے اپنی ان لہری توڑ دھبے کا استعمال کیا تھا پھر اے

دو زہری ہر ساق گائیہی ساری قوت اور ادنیٰ کو شکلی اور بے جا دگ اور برف و جھرمیر سے تبدیل کر دیا تھا۔“ یونان نے ایک بااہمی عقاب لگایا جس کو خوارانہ میں عذاب پر جھاکا پھر اس نے کوٹھے اور گنہ عکس کے دھماکے کی طرح پیٹنے ہوئے کہا۔

”تو کلمہ ہے، اپنی ناخیل میں ابھی کوئی انسان پیدا نہیں ہوا جو میرے لئے جوش کا سامان کھڑا کرے جیسے کبھی باقی تھیں تو میں نے پھر بار بار کھجکا دیا اور اب تیری بھی اُن جیسی ہی حالت ہوگی۔“

مار بے باقی جذبات اور خشم میں آکر آؤ رکھا دتا اور ایک لمبی زندگی کے ساتھ یونان پر چل پڑا۔ لیکن اس کی حواض اور اندھا جوش تھا۔ وہ اس کے مقابلے میں یونان ایک غولان اور پھر قوت خفا میں اس کے عذاب، یونان پرست لگانے کے بعد اُسے کوئی نقصان پہنچا نہ کیا۔ یونان نے اسے اپنے دروں مضبوطی توڑ کر گت میں لے لیا۔ پھر کُڑے بند کر کے ہوا میں اُچھالا دیا۔ عذاب بڑی دے ہی اندھا پار لگ کر حالت میں تڑ پڑا اور اس کے گرنے کے قبل کے ساتھ ہی یونان سے بھی اس پر چھ لگائی اور اسے رگیدنا شروع کر دیا۔ یونان یونانی قوت اور اس کی شہر زہری کا اظہار کر رہا تھا۔ کڑا طرح کسان کے ہل کر بے جا دلا زہن کے اندر گہرے سیار ہٹا لپے۔ دھماکے طرح اس نے بھی مار بے باقی کو کڑی توڑ میں دبا کر اُسے رگیدنے ہوئے ریت کے اندر گہرے سیار ہٹا لپے شروع کر دیئے تھے۔ یونان یونانی قوت کا مالک تھا کہ مار بے باقی کو کڑا قوت سے اس نے زہن کے اندر دھنسا کر رکھ دیا تھا۔ عذاب کو توں لپے اُسے زہر خور میں دھکیا مار بے باقی اپنے آپ کو یونان کی طاری کردہ آتش اور عذاب سے بچا دلانے کیلئے مار بے باقی کو قوت اور فوق الطرت توڑوں کا استعمال کیا۔ اور ایک دم وہ یونان کے نیچے سے کل کر یوں ناپ ہو گیا۔ جیسے وہاں تھا ہی نہیں۔

مار بے باقی اس طرح اچانک مار بے باقی سے یونان سخت حیران اور پریشان ہوا۔ وہ بھی کچھ نہیں سکتا تھا کہ مار بے باقی کے ہاتھ یوں بچ کر بھاگ جائے گا۔ وہ یونانی دبا کرے پریشان اور مجیدہ حال بیٹھا تھا کہ اس کا سامنے جی جرمی وہاں آگیا۔

”یونان! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ وہ یونان کے پاس بیٹھے ہوئے بولا۔ تم زخمیدہ اور پریشان حال کیوں ہو؟“

”جرمی میرے دوست! پھوڑی دیر نیل بنی قابل کا ایک جوان کہ جس کا نا مار بے باقی میرے ساتھ مقابلہ کرتے یہاں آیا۔ وہ مجھ سے اپنے بھائی ملنا کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو زہر دار اور طاقت ور رکھتا تھا۔ سو دیکھو مجھ کو جس نے اُسے زہن پر گرایا۔ اور اپنے نیچے سے رگیدنے لگا۔ پھر اُس پر زہری کردہ اچانک سری نظروں سے غائب ہو کر دوپٹ ہو گیا۔ میں نے کبھی یہاں پریشان نہ بیٹھا ہوں۔ میں سرتجا ہوں کیا وہ مار بے باقی کا جان ہار کی طاری کا سامان تھا۔ اگر تھا تو وہ یونانی کی طرح کبے ناپ ہو گیا۔“

جروون نے بھی پریشان اور تجسس سے پوچھا: ”یونان... یونان! یہ تم کیسا

کردیا اور جب بتی قابل نے اپنے قیلے کے ان پانچ سالہ اور نیک انسانوں کو دفن کر دیا تو پھر اوش کوستان اور نکا ایک چٹان پر کھڑا ہوا اور بتی قابل کو غالب کر کے بڑے ہوا۔ اسے بتی قابل، عوازلینہ نے بھی ایک ملک سکھا دیا ہے۔ اس علم سے میں ان ربعاے پانچ نیک انسان دودھ، سوان، بنوت، یوقی اور کوزندہ تو نہیں کر سکتا۔ تاہم میں ایک ایسا عمل ضرور کر سکتا ہوں کہ میں ان پانچوں کو ہر وقت اپنے سامنے رکھوں، ان کے سامنے اپنی خدیں اور حاجات پیش کروں۔ میں ہمیں یقین دلانا ہوں کہ وہ تہاری گفتگو سمجھ گئے اور تہاری حاجات کو پورا کر دیں گے۔ وہ پھر اوش کے کوستان اور نکا چٹانوں کو تراش کر دودھ، سوان، بنوت، یوقی اور کوزندہ بنائے اور بتی قابل کو ان کی ہر شے پیش کرے گی ترقیب دی۔ اسی طرح بتی آدم بن بت ہر شے کی ابتداء ہوئی اور لوگوں نے طرہ شے کو توشی سیکھ کر کھانا پنے نے بت نہایت شے شروع کر دی ہے۔

عوازلینہ کے طے ملا خول کے تحت بنیاد ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کی شکل میں بنی شیت میں گئی اور وہاں کے کرود کے سامنے اس نے بتی قابل کی لڑکیوں کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف کی اور ان میں سے سوجاؤں کو وہ بتی قابل میں لے آئی۔ جنہوں نے بتی قابل کی لڑکیوں سے شادیاں کر لیں اسی طرح سوا بھی اپنے مٹن اور خوبصورتی کا لہو کا سر کی شیت کے سواد جو ان کو بتی قابل میں لے آئی اور انہوں نے بھی وہاں شادیاں کر لیں۔ اسی طرح بتی شیت اور بتی قابل آئیں میں غلط ملط ہو گئے وقت گزرتا رہا ان کی تعداد بڑھتی پئی تھی اور بتی شیت اور بتی قابل کوستان اور نکا کے نادر اور نادر ہوں سے صل کر کے کئی سر میں ہر آکر آباد ہو گئے رابع سر میں عوازلینہ کا قدیم نام اور بابل شہر آباد کر دیا گیا تھا۔ اس دوران میں حضرت ادریس بابل میں پیدا ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے حضرت شیت سے تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی تھی۔ اسی عرصے کے دوران بابل کے ایک بیٹے نے بتی قابل کو بھڑکا کر قتل کر دیا۔ ہندک شریٹا سے سب کی طرف جانے کے بعد بتی شیت نے حضرت آدم کی شش کو طس میں اور بابل کی شش کو دش شہر کے شال میں بتی قابل کی شش کو دش شہر میں کر دیا تھا۔

ایک روز بتی شیت اور اس کا بھتیجہ کا سانھی اور دست ہر وقت دے دے عزت کے کار سے بابل شہر سے باہر ایک چٹان پر بیٹھے تھے اور نیچے ادا ہی میں ان دونوں کا روبرو چہرہ ہوا کہ ہر وقت بتی شیت نے بتی قابل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "یونان، میرے بھائی، میرے دوست، میرے مٹن کا ماطہ ہے کہ میں اور تم میں تو ایک جیسے ہیں ہم میں کیوں بڑھا ہو گیا ہوں اور تو ویسے کا دیبا اوجوان، تازہ دم اور دھرم ہے۔ آخر تو کیا بدلے کو تو ویسے کا دیبا ہی تیرا تازہ، لطافت اور دست زور ہے جب کہ تیری عمر کے بکر سب لگی سامی اور بڑے ہو گئے ہیں۔

تیرے دوست: "یونان سکھانے ہوئے ہوا۔ تو دیکھتا ہے، میں تیرے پاس تھا کھانا پتا ہوں۔ کچھ کچھ نہیں کہیں کیوں اور کیسے ویسے کا دیبا ہی ہوں۔ دیکھ دو پھر

تیری بہن یونان سے سلسلے میں ایک میں غلط نہیں کا شکار تھا وہ مجھ سے گئی گناہ اور وہ خود کا مالک ہے ایک بچے کی طرح اس نے مجھے غصاؤں میں اچھا لا۔ اور وہاں کے کنارے کی ریت پر اس نے مجھے گرہ کر رکھ دیا۔ اگر میں اپنی ہلاکتی قوتوں کو استعمال کر کے اور اس سے جان چھڑا کر بھاگ چلا تو وہ مجھے ایک نانا قابل برداشت عذاب اور اذیت میں مبتلا کر دیتا۔ بلیوں کے گہارے طوفانی قوتوں اور لڑہ برانداختی قوتوں کی طرح مجھ پر ہمارے ہاں اسی کی قوت میں ایک یونان اس کے خرم میں اور وہاں کے لئے ایک حوطہ تھکی، اس کی بک میں شہاب ناقہ کی سی تیزی اور اس کی گرفت میں ہر دوسرے تھے۔ اس نے لوگوں کے اندر اپنی تیز رفتار اور ترکانہ سے مجھ پر افسانہ طاری کر کے رکھ دی تھی اس کی لگا ہوں میں ایسا توڑا درجہ ہے پر ایسا اعتقاد کرکے دیکھ لے کر وہ اگر اپنی قوت سے چلے تو چٹانوں کو ٹک کر رکھ دے گا ش میں اس پر بھلا بھلا۔

یونان نے دونوں میں بھائی کی گفتگو کے درمیان ابھی تک کچھ نہ کہا تھا۔ بیٹھنے نے پھر یونان کی حاداس بندھ لے ہوئے کہا: "اے میرے بھائی! تم نے اپنی پرشیدہ قوتوں سے کام لیا ہوتا۔ قوتوں کے اندر یونان کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہوتا۔ اگر تم ایسا نہیں کرنا چاہتے تو میں خود اس کی طرف جاتی ہوں اور اپنی لگاؤ قوتوں سے اس کی حالت ایسی کر دوں گی جس طرح تیرا نازندہ کے اندر رشک ہے اور جس دعا شاک اڑے ہیں۔

بنیاد کی بات پر اس کے چہرے پر ہلکی کا تاثر پھیل گیا اگر تم نے ایسا کیا تو کیا سمجھوں گا۔ میری بہن ہی نہیں ہر دور میں اپنی قوتوں کو تمہارے خلاف استعمال کرنا تمہارے ہر دور میں سے کوئی بھی اسے نقصان نہ پہنچائے۔ میں اے اپنی شش قوتوں سے زبردستی ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس کے لئے انتظار کروں گا۔ بھوہ یا انتظار نہ سیکڑوں میں ہی کیوں نہ ہو جب وہ بڑھا ہو جائے گا اس کے قوی اور اعتقاد جو تیرا کزور ہو جائے اور میں ویسے کا دیبا ہی ہوں گا۔ پھر میں اس پر ہر دور ہوں گا۔ اُس سے ایسا نادر کر دوں گا۔ اور ہر کار سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا۔ وہ حق ہے بھلا۔

مادربین فائوس چہرہ یونان نے اپنے خیالات کا اظہار کر کے ہوئے کہا: جب وہ بڑھا ہو گیا تو اس سے اپنے برتاؤ میں بھائی کا بدلہ لیا۔ دیکھا گیا شاید اس وقت تک اس کا بڑھا دین نہ تھا۔ بھائی کا نام اور اس کے مرنے کے واقعات تک کو فراموش کر کے اس نے کزور کچا ہو پھر تم نے اُسے اور بھی دیا تو کیا سکر مارا۔ بتی قابل میں سبے طاقت و داد و شمع جان لے جانے ہو کر یونان نے نہیں آسانی کے ساتھ ات کر دیا ہے۔ یونان اس وقت بتی قابل اور بتی شیت دونوں کا طاقت و داد

اشان ہے: "ہاں تمہارا گناہ درست ہے، مادربین اسے حقیقت کو تسلیم کر کے ہوئے کہا۔ جوانی میں یونان سے مقابلہ کرنا نامکن ہے، بخوشی دیکھ دو ہاں چپ کھڑے رہے پھر وہ قبیلے کی طرف پلٹ گئے۔

ایک روز بتی شیت نے قیادی سے سلام لیکر دودھ، سوان، بنوت، یوقی اور کوزندہ

یہ ہمارا تاریخ کا طس میں رشام عہد عشق کے شال میں بتی شیت کا ایک زیارت گاہ بتی شیت ہے جو قتل بابل کے نام سے پور ہے۔ اس کے مشرق میں ماریشہ نامی شہر ہے۔ اس کا تعلق

یونان شہر کا ماطہ ہے۔

ہو گئے تھے نہ پاں بیٹھیں نہ پاؤں پائے رملے پانی کی چھال بھرتا ہوں۔ پھر دوڑو بیڑا کھانا کھاتے ہیں۔ جیرونی غاموش رہا اور یونان لکڑی کی بیڑی چھال اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

اسی وقت مارب، بیوسا اور نیپلس کو سہارا پر نمودار ہوئے۔ مارب جیرونی کو مارنے کے ارادے سے آگے بڑھا جیرونی نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ وہ بوڑھا ہو چکا تھا جب کہ مارب دلیے کا دیباہی جہان اور زور آور تھا۔ مارب نے جیرونی کو ہوا میں اٹھالا تو وہ فضا میں تیرتا ہوا کچھ نائلے پر جا گرا اس کا ہم ایک دو بار بچھا اور پھر ساکت ہو گیا۔

یونان پانی کی چھال بھرے کے بعد اس پٹان کے قریب آیا جہاں خورٹی دریغل وہ اپنے عزیز دوست جیرونی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ قواس نے دیکھا وہاں جیرونی کی بجائے مارب، بیوسا اور نیپلس کھڑے ہیں جبکہ جیرونی کی لاش وہاں سے فاصلے پر پڑی ہوئی تھی۔ غصے اور فحش میں یونان کا رنگ لک کی طرح بھڑک اٹھا چنانچہ جیرونی کے مارب، بیوسا اور نیپلس نے بھی غور سے اس کی طرف دیکھا۔

کیا کرتے یونان کی طرف دیکھا نیپلس نے کسی قدر حیرت اور تعجب سے اپنے بھائی مارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "وہ پہلے کی طرح ترو تا زہ اور جوان ہے جبکہ اس کا ساتھی جیرونی تو بوڑھا ہو گیا تھا۔ یہ کیا معاملہ ہے میرے بھائی! کہتمی ہمارے طبع اس پر بھی کسی قوت نے اپنے باطنی زور سے اس کے نامت پر لاہوت کامل کر دیا؟ اگر ایسا ہے تو کیا جیرونی کی موت کے بعد ہمارے لئے مسائل کھڑے نہ کر دے گا جیسے بھائی میری لائق باطنی طبیعت سے مقابلہ نہ کر دیا؟ اپنی لاہوتی قوت کا استعمال کر داور یونان کا خاکہ کر دو۔"

ایسا کہیں نہیں۔ مارب نے ایک نیپلس کو انعام میں کہا: "میں اُسے طبیعت سے سٹکے گاٹ اتار دوں گا۔ یہ میرا اپنی ذات کے ساتھ ایک وعدہ ہے اور میں اُسے پورا کروں گا۔ شیو نیپلس یہ ہیں! یہ تمہارا دم ہے کہ یونان بوڑھا نہیں ہوا۔ اتنا عمر گزر گیا۔ کیسے ممکن ہے کہ یونان بوڑھا اور لاغر و زرد ہو گیا ہو۔ یہ پس منظر ہمارے ترو تا زہ اور جوان دکھائی دیتا ہو گا۔ درجہ جیرونی کی طرح اُسے بھی بڑھاپے کی دیکھنے پات لیا ہو گا۔ اور جیرونی کی طرح میں اُسے بھی غم و غم کے گھاٹ اڑاؤں گا۔" اُسے میرے بھائی۔ نیپلس نے ہمدردی سے مارب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "یونان کے ساتھ کھیلنے سے قبل میرے ساتھ وعدہ کر دیا کہ تم اپنی طبیعت سے اُسے زیر کر سکتے ہو۔ چنانچہ اپنا وعدہ ادا کرنا ہی تو توں کو مل گیا کہ یونان کا خاکہ کر دے گا۔"

مارب نے یونان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا: "اے سری بہن! میں تمہارے ساتھ اپنا کر کے وعدہ کرتا ہوں۔ آج میں ہر حال میں یونان کا خاکہ کر دوں گا۔"

مارب کا اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر یونان نے غصے اور شکی حالت میں اپنے پاؤں اٹھائے

میں تھامی چھال اور درجہ ایک دی اور مارب کی طرف بڑھا۔ جیرونی مارب نے زہیہ اگر

کہا کہ اُنہوں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا۔ ان کے ساتھ اہل بیت تھے اور اہل

نے رقم کا کہہ کر بڑھائے ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قول کی تصدیق کی۔ اسی وقت

یونان کے اوپر چھال لگانے کی تیاری کی۔ بیوسا اور نیپلس بھی آگے بڑھنے کی تھیں پھر ایک ہی جوت کے ساتھ مارب نے یونان پر چھال لگا دی تھی۔ مارب نے چمکنا دکھائی کی طرف سے چھال لگائی تھی اور اس کے سامنے یونان ڈر گئی ڈھلان پر کھڑا تھا۔ لہذا یونان، مارب کی قوت اور وجود دونوں کے باعث اپنا توازن برقرار نہ کر سکا بلکہ زمین پر گر گیا۔ ڈھلان کی وجہ سے وہ زمین تیزی کے ساتھ لڑھکتے ہوئے دریاے فرات کے کنارے کی طرف چلے گئے تھے، بیوسا اور نیپلس بھی بھاگتی ہوئی دریاے فرات کے کنارے کی طرف بڑھنے لگی تھیں۔

یونان اور مارب ڈھلان پر لڑھکتے کے بعد ہزار زمین پر گرنے کے اور پھر تیزی سے اٹھ کر ایک دوسرے پر گڑھ اور گھوسلوں کی بارش کر دی تھی۔ کئی دیر تک دونوں ایک دوسرے سے چمک لڑتے رہے، یہاں تک کہ دونوں زخمی ہو گئے تھے۔ پھر لہر لہر یونان مارب پر غالب آئے گا تھا۔ یونان کی ضربیں مارب پر ٹھکان اور نیپلس پیدا کرنے لگی تھیں۔ مارب نے جب دیکھا کہ یونان کی چمکوت ضربوں کے سامنے اس کے جسم میں تقابوت اور پاؤں میں لڑھکاؤ پٹ پٹ ہونے لگی ہے تو وہ اپنی لاہوتی قوتوں کو مل میں لایا اور یونان کے سامنے سے غائب ہو کر زور نائلے پر پہنچی اور پریشان کی حالت میں کھڑی بیوسا اور نیپلس کے پاس جا نمودار ہوا تھا۔

مارب کے اس طرح اپنے سامنے سے غائب ہو کر بیوسا اور نیپلس کے پاس جا کر ہونے یونان بے بسی اور لاہوتی کی حالت میں آئے دیکھا وہ گیا تھا۔ وہ پریشان اور پریشان میں تھا۔ بیوسا اور نیپلس کے پاس جا کر مارب نے نصرت اور نصیب سے اُن دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

تیرا میرے لئے باعث خوشی ہے کہ یونان ابھی تک جوان ہے۔ اس کے قوت، اس کی ترو تا زہ، اس کا شباب اور اس کی ساری توانائیاں دیکھ کر دہشت ہوتی ہیں۔ میں اپنی طبیعت سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کاش کوئی مجھے بتا سکتا ہے کہ میرے بھید افشا کرنا کہ یونان کی توانائیاں کیونکہ بڑھاپے اور فسادات سے نہیں ہیں۔ "آؤ ہم اپنی لاہوتی قوتوں کو مل میں لائیں۔ اور آج وہ دریاے فرات کے کنارے زمینوں کی طرف یونان کا خاکہ کر دیں۔ درجہ جیرونی کی موت کے بعد ہمارے لئے کئی کئی کھڑے کر دے گا۔ بیوسا کچھ سوچتے ہوئے اپنی بھوہہ نیوں آہستہ آہستہ قوت کے نشان میں کی طرف کی طرف بڑھ گئے تھے۔ یونان اپنی جگہ کھڑا اور اس حیرت اور استعجاب سے اپنی طرف دیکھ رہا تھا کہ اچانک اُسے اپنی گردن کے گرد ایک ریشمی اور حریر کی بس سموس ہوا یوں جیسے کوئی سانپ اس کی گردن کے گرد مل دے رہا ہو۔" اسی ہی وقت اس افسانہ کے بارے میں سوج بجا رہا تھا کہ اس کی سامنے ایک نہایت شیریں اور شہد میں ڈوبی ہوئی گھونگھنی لہو لہو آواز نکلتی تھی۔

گھونگھنی! یہ تیوں تمہارا کچھ دیکھا دیکھیں گے۔ میں تمہاری ہمدردی کا سامنی اور تمہارے ساتھ ہوں۔

"سنو! یونان اس نادرہ ہوشی کی بات کاتنے ہوئے ہوا۔ پہلے یہ بتاؤ تم

کون ہو۔ کیوں میری مدد پر آمادہ ہوا اور تم مجھے نظر کیوں نہیں آتی ہو؟

فی الوقت تمہاری جان کو ان تینوں سے خطرہ ہے۔ یہ بھول جاؤ کہ میں کون ہوں۔ اور سنو! عارب، یوسا اور نمیطہ کے ناسوت پر عزازیل نے لاہوت کا عمل کر کے انہیں پُراسرار اور ہولناک قوتوں کا مالک بنا دیا ہے۔ تم تم فکر مند نہ ہو۔ تم بھی ان تینوں کے سامنے بے بس لاچار اور ہستے نہیں ہو۔ جس رات عزازیل نے ان تینوں پر یہ عمل کیا تھا۔ اسی رات حالت نیند میں باہل کی نیک دل روح نے تم پر بھی یہ عمل کر دیا تھا۔ اب تم بھی پُراسرار اور ہولناک قوتوں کے مالک ہو۔ اور جس طرح عارب، یوسا اور نمیطہ ایک مقررہ مدت تک جوان اور زندہ رہیں گے ایسے ہی تم بھی جوان اور پُر قوت رہو گے۔ تمہارے یہ زندہ اور جوان رہنے کی قوت ہزاروں برس پر بھی محیط ہو سکتی ہے پھر ان تینوں کی طرح تمہیں بھی ایک روز موت آئے گی۔ کیوں کہ انسان فانی ہے اور اس کے غیر میں فنا بھر دی گئی ہے۔

”میری موت اور میرا خاتمہ کس کے ہاتھوں ہوگا۔۔۔؟“ یونان نے کچھ پوچھنے ہوئے پوچھا۔

”تیرا خاتمہ کسی بہت بڑی شخصیت کی وجہ سے ہوگا۔“

”کیا وہ شخصیت مجھ سے بھی زیادہ طاقتور ہوگی۔؟“ یونان نے تجسس سے پوچھا۔
”تم فی الوقت ان باتوں کو چھوڑ دو۔“ نسوانی آواز نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور سنو! جو قوتیں تمہیں ملی ہیں انہیں نیکی اور بھلائی کے فروغ کیلئے استعمال کرنا اور اپنا دفاع کرنے رہنا۔ اور اُسے بدی کی قوتوں کے خلاف استعمال کرنا۔ پھر نسوانی آواز بڑی تیزی کے ساتھ یونان کو اس کی ذمہ داری، پُراسرار قوتوں اور ان کے استعمال سے متعلق تفصیل سے بتانے لگی تھی۔ اس سحرزدہ کرپنے والی نسوانی آواز نے جلدی جلدی یونان کو سب کچھ سمجھا دیا۔ اتنی دیر تک عارب، یوسا اور نمیطہ بلندی سے دریائے فرات کے کنارے کی طرف قریب آگئے تھے۔ یونان کو پھر یوں محسوس ہوا۔ جیسے کوئی سانپ بڑی تیزی سے اس کی گردن کے گرد بُل دینے لگا ہو۔ ساتھ ہی وہی سٹھی آواز پھر اس کے کانوں میں بڑی۔ وہ کہہ رہی تھی۔

”یونان! اگر وہ تینوں ایک ساتھ تم پر پُل پڑیں اور تم پر اپنی لاہوتی قوتوں کا عمل شروع کریں۔ اور تم ان تینوں کے سامنے اپنے آپ کو عاجز اور بے بس محسوس کرنے لگو تو جس طرح تھوڑی دیر قبل عارب تمہارے سامنے غائب ہو کر یوسا اور نمیطہ کے پاس جا نمودار ہوا تھا۔ اُسی طرح تم بھی غائب ہو جانا۔ اور جب یہ تینوں عاجز ہو کر چلے جائیں تو تم اپنے ریوڑ کو ہانک لے جانا۔۔۔“ یونان کو پھر اپنی گردن کے گرد سانپ کے بلوں کا زخمی اور حریری لمس محسوس ہونے لگا تھا۔ یونان کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی سانپ اس کی گردن سے اپنے بل کھول کر علیحدہ ہو رہا ہو۔

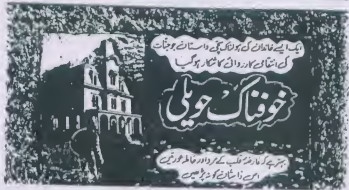
یونان کے قریب آ کر یوسا اور نمیطہ ایک جگہ گھڑی ہو گئیں۔ عارب آگے بڑھا۔ اس نے ایک عجیب انداز میں اپنی پلکوں کا اشارہ کیا۔ اور یونان اس طرح ہچکچاہٹے کسی بہت بڑی قوت نے اسے پکڑ کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔ فضا میں بلند ہو کر یونان

بے بسی کی حالت میں دریا کے کنارے گرنے ہی کو تھا کہ اس کے ذہن میں لاہوتی قوت کے استعمال کرنے کا خیال آیا۔ جس کا انکشاف چند لمحے قبل پُراسرار آواز نے کیا تھا۔ یونان اُسے عمل میں لایا۔ اپنا دفاع کیا۔ اور زمین پر بے بسی کی حالت میں گرنے کی بجائے وہ انتہائی آرام دہ حالت اور پُر سکون انداز میں زمین پر گر گیا۔ عارب، یوسا اور نمیطہ یہ دیکھ کر پریشان اور دنگ رہ گئے تھے۔ اچانک یونان نے اپنا دایاں ہاتھ عارب کی طرف اٹھایا تو اس کے ہاتھ کی اٹھلیوں سے انسانی جسم کو گھلا دینے والی گرم شعاعیں پھوٹ کر عارب کی طرف لپکیں۔ عارب فوراً اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور ذرا فاصلے پر نمیطہ اور یوسا کے پاس جا کھڑا ہوا اور ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔

”تم دونوں نے دیکھا ہماری طرح یونان بھی پُراسرار قوتوں کا مالک ہے شاید اس پر بھی کسی نے لاہوتی عمل کر دیا ہے۔ آؤ فی الوقت یہاں سے چل جائیں اور پھر کسی وقت اچانک اس کو آلیں۔ اور اُسے اپنے سامنے بے بس و مجبور کر دیں۔ اب ہم اسکی موت کا باعث تو نہیں بن سکتے۔ صرف اسے کوئی خطرناک چوڑی لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ اب اُسے بھی ایک مقررہ وقت تک موت نہ آئے گی۔ تاہم جب تک یہ زندہ ہے۔ ہم اپنی نظر سے اس پر قہر اور عذاب بن کر برسے رہیں گے۔“

پھر وہ یونان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ تیری قسمت اچھی ہے جو تو آج ہمارے ہاتھوں بچ گیا ہے۔ ورنہ دریائے فرات کے کنارے اور باہل کی سرزمین میں جہاں ان چند ٹیلوں کے علاوہ کوئی پہاڑ نہیں ہیں۔ ہم نے تیری زندگی کا خاتمہ کر دیا ہوتا۔
”بدی کے گماستو! یونان نے جرأت مندانہ انداز میں چند قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ گناہ کے فرزندو! میں اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ تم سے اپنی طبیعتی قوت کے علاوہ اور طریقوں سے بھی نمٹ سکوں۔ اس بار عارب نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ یوسا اور نمیطہ کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔ یونان نے جرموتی کی لاش کو اٹھالیا۔ پھر وہ اپنے اور جرموتی کے ریوڑ کو ہانکتا ہوا باہل شہر کی طرف جا رہا تھا۔

از قلم
دلیچہ بانو شیریں



نئے قارئین کیلئے ابتک کی کہانی

مصریہ پولی میں ایک چھوٹا سا خوبصورت گھر تھا جو طلوع ہمت کی چاندنی میں نہا کر پھولوں کی سی پاکیزہ زندگی بسر کرتا تھا لیکن اچھے پھولوں کی طرح اس گھر نے کی مہر بہت کم ہوئی۔ پہلے دہلی، پانی کے ٹپکے کی طرح ایک دن اس گھر نے کے دوڑنے سنوں موت کی آغوش میں گم ہو گئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا اجمارا اور دوسرا کا نام تھا اسامہ۔ یہ دونوں ۲۰۲۰ء کی ایک ایکسپریٹ میں اس ایجنسی میں عزت منگنا بیٹھے تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کے دو بچے گندوا در رابعہ بانو شیریں اپنے کچھن کی خام شوخیوں میں غرق ہو گئے تھے۔ ان کے بچے کا نام گندوا اور غلام کے ساتھ دہلی آ گئے۔

کچھ عرصے کے بعد ۱۵ مئی کو رابعہ کے نانا ٹھیکیدار نے رابعہ صاحبہ نے ایک حویلی خریدی۔ حویلی کا بیڑا دہلی کے بعد ان کو بیات کی طرف سے ذریعہ فضا مستحب لگایا۔ کہ اس حویلی کو فروغ دینے کی نگرانی کر لیں۔ دروازہ انعام پر ہوا گا۔ سرٹشیں نے اس تحریر کو اپنے بدخواہوں کی سازش سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ بالآخر وہ اس حویلی کا بیڑا رابعہ صاحبہ کے نام لگایا۔

نئی حویلی میں کل ۱۵ افراد منتقل ہوئے۔ رابعہ صاحبہ نے ان کی ہر گھر ان کی چار دیواریاں مافوق درجہ ندرت میں اور لگایا۔ ان کے دولٹ کے پوسٹل یوسف، رابعہ صاحبہ کی خوش دامن، رابعہ کے بھائی زہر و ابد اس کا بھائی گندو، ان کے ملازمہ ایک خیمہ نام کا ملازم بھی تھا۔ یہ کل ۱۵ افراد نئی حویلی میں آئے۔

رابعہ صاحبہ دل کے بہت اچھے انسان تھے۔ وہ ماہ بڑے نکلے لوگوں کی طرح بہت کے فائل نہیں تھے۔ اس لئے انہوں نے شروع شروع میں ان ہاتھوں کی کوئی پروا نہ نہیں کی۔ جو ان کیلئے جتنی کتنی شخصیتوں سے بڑی سی بڑی چٹاؤں کو ہاتھوں میں آفراتے رہے۔ سب پہلا عارضہ ان کے گھر میں رابعہ کے بھائی گندو کا ہوا۔ اس کی موت میں اس کی ساگر مہ کے دن ہوئی۔ اور اس کی لاش قاتل کا بے رحمی کا بیڑا جاگن ٹوٹ تھا۔ اس کی موت کے پہلے لوگوں نے دیکھا کہ بھائی گندو کے ہاتھ نفاؤں میں بلند ہوئے اور ان پر گھبراہٹ ہوئی تھی۔ حویلی کا کرد۔

بڑے حاصل اور اس حمل کے بعد پیدا ہوئے والے بچے بھی ایک عارضہ ہی تھا۔ دورانِ حمل بڑے بڑے ہنسے کی آوازیں آتی تھیں۔ ایسا محسوس ہوا کہ بچہ تھا۔ جسے کوئی مردہ قبر کے اندر قبضہ نہ کر سکا۔ بڑے دن اس بچے کا جنم ہوا۔ اس دن حویلی کے دروازے پر ہنسے اور گروگیاں کرنے کی آوازیں مانی سنائی دے رہی تھیں۔ اس بچے کی پیدائش کے وقت دیا جانے ہاں سیاہ نام خرقوں کو سفید لباس میں رکھا۔ ان کے سر پر چھتے سے ٹھکانے تھے۔ اس بچے کا نام بڑے رکھا گیا۔ یہ بچہ زیادہ عرصے تک نہیں جی سکا۔ جب یہ بچہ گھبراہٹ کی لاش ٹھٹھ کر صرف دو دانت کی دہلی تھی اور اس کے بعد رابعہ صاحبہ اس کو نہیں پہنایا۔ تو اس کی لاش بڑے ہی شرمندہ ہوئی اور ایک گز کے قریب پڑ گئی۔ لیکن کسی چھوٹا نہیں ہوا۔ لاش کفن سمیت ہی بڑھتی رہی۔ اس کو قبر میں اتارنے والے کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی نانا گم ہو کر قبر کی طرف گھٹا رہا ہے۔

اس کی موت کے کچھ ہی دنوں کے بعد شاہد کی موت بیت الخلا میں ہوئی۔ یہ موت کافی عجیب تھی۔ کپڑے خون میں تر تھے۔ جگر جگر جسم پر ٹھہر گیا۔ کے نشان تھے۔ اور شریاب تھا اور نہ ہر سر کے ہی لاش کو ہر دغا لگایا گیا۔

کچھ دن کے بعد ایک رات بہت بھیاں کھڑی ہوئی۔ اس نے نہر کے قعر کے قعر سے اتر کر کہا۔
اس نے انسانوں کی طرح بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

یہ جوتی۔ ہمارے لئے موت کا پیام تھی۔ اس جگہ ایک کنواں تھا۔ اس پاس تیرہ قبریں تھیں۔ ایک اعلیٰ کا درخت تھا۔ اس پر تیرہ آدمی آویسے
اس جگہ کو چھوڑ کر آیا تو تھا۔ ادھر جہاں ہمارے کھم کے ایک سوزاندہ افراد آ رہے تھے۔ ایک سو تیرہ آدمی تھے۔ ایک شخص کو خوفزدہ کر دیا اور اس نے اپنی بیوی
کے ساتھ ہمارے کھم میں آکر رہ گیا۔ اس کی بیوی کو اس کی ایک بیٹی کو ہمارے آویسے کاٹھا کر لئے گئے تھے۔ اس پر کھم کے لئے کی موت
مارا۔ اس کی لاش کو تیرہ ہی نصیب نہ ہو سکی۔ اس کی لاش کٹے کٹے کھا گئے۔ اور اس کا ٹھکانہ۔۔۔۔۔ ہے اس کا نصیب کاٹھا بچہ۔!! اور اس کا
ایک بچہ آج بھی موتی سر پہ میں اپنا بچہ پڑا ہوا ہے۔

یہی کی اس وحشت ناک گفتگو کے بعد جوتی کے سب افراد خوف کی دلدل میں ڈھنسنے چلے گئے۔ اور ایک رات جب جوتی میں خون کی بارش ہوئی تو اس
نے خوف و ہشت میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ اندر زندگی بند ہو گئی۔ اور سورسے کی آسب ہر وقت شروں پر ملنے لگے۔

یہیں صاحب کے ایک دوست کھنوس میں رہا کرتے تھے۔ ان کا نام یوسف ابراہیم تھا۔ وہ اپنے بیوی بچوں سمیت آکر مٹی آئے تھے۔ قیام ہی جوتی
میں ہوا کرتا تھا۔ ان کی ایک لڑکی تھی۔ نام ڈاک کا کشتان تھا۔ لیکن سب اس کو ککڑ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ کوکب بہت زیادہ منٹ کھا اور لڑکی
لڑکی بھی ہر وقت ہنستا ہنستا ہی اس کا مشغلہ تھا۔ ایک بار یہ لڑکی آئے ادھر جب انہوں نے جنات کی کارستانیاں اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو اس کا منہ
بھی ہوا اور لڑکی بھی محسوس ہوا۔ دوسرے فرزندوں کی طرح یوسف ابراہیم نے یہیں کو مشورہ دیا کہ اس کو جوتی سے اخراج کر دیں۔ اور اپنی رہائش کوڑا پلٹ
لیں۔ یوسف ابراہیم کو تیرہ ہی کے ساتھ کھنوس میں نہیں ہو سکے۔ ان کی بیٹی کوکب بھی اندر نہیں ہو سکی۔ اور اس کی لاش کا بھی مسئلہ بنا۔ اور وہ چھلے ہوئے جھولوں کی
طرح بدما ہو کر مٹی کی آخری آرام گاہ پہنچی۔ اس کے بعد ایک ماحصل ہوا جو جنات کو روک کر نہ کیلئے آئے تھے خود لاپتہ ہو گئے۔ وہ بند کر کے ایک رات غائب
ہو گئے۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ ان کے تپ کے پتھر کے سہ پہر موجود تھے۔ گو یا ان کو ککڑ کے کٹھا گیا تھا۔ اور اس کے نوڑا بعد زہر بھی استعمال کرتے۔ سبھی
ڈاکڑوں نے انہیں مردہ قرار دے دیا تھا۔ آخری فصل کے بعد انہیں کھنوس میں ہنسا دیا گیا۔ لیکن جس وقت ان کے جنازے کا ارادہ کیا گیا۔ وہ اچانک
اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس طرح سے ایک مردہ انسان کے زندہ ہوجانے پر جو کسی جوتی میں ہولم کھا گیا۔ اور اس عجیب و غریب بات کے چرچے پوری برادر ہی سے
پھیل گئے۔ جنات نے ان کو ایک ٹھکانہ دی اور چڑیا اس پر حرمین نامی ایک شخصیت جنات کا ظفر بن گئی۔ انہیں اچانک خون کی تہ ہوئی اور وہ آٹا آٹا
وڈیلے رخصت ہو گئے۔ ان کی جدائی کا غم برداشت کر کے چند ماہ بعد ان کی بچہ شہید بھی استعمال کر گئیں۔

اس کے بعد اس جوتی میں ایک ساتھ دو عجیب و غریب فنانس ہوئیں۔ عافقا اور دو مینہ پر سنگین حملہ ایک ہی ساتھ ہوا۔ اور دونوں ایک ساتھ دنیا سے
چل بسیں۔ برے کے بعد عافقا کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کو گھٹا گھٹ کر مارا گیا تھا۔ اس کے تن
پر کڑے بھی نہیں تھے۔ اس کے گرد قسم کی کیفیت نہ ثابت کرتی تھی۔ جیسے مرنے سے پہلے وہ کالی دیر تک تڑپی ہو اس کے ہاتھ تیر تیر طرح سے ڈھکی تھے۔ وہ مرنے
سے پہلے موت کا سفر طے کرتی رہی تھی۔ اس کے ہر کس اور مینہ کا جسم ہر کسوں کا تھا۔ شاید وہ ایک ہی جوت میں اپنی باپاں سے جیتی تھی۔ عافقا اور دو مینہ پہلے
سہیلوں کی طرح پھینسا ایک ساتھ رہا کرتی تھیں اور ایک ہی بلنگ پر سونے کی مادی تھیں۔ وہ دونوں دنیا سے بھی ایک ہی رات اور ایک ساتھ رخصت
ہوئیں۔۔۔۔۔ جنات نے ہر طرح کے ظلم و ستم کے بعد اس فنانس سے دوستی کا ہاتھ بھی بڑھا دیا ہے۔ اور ستر ستر سے زائد ہر فنانس میں کا ہاتھ
کے ساتھ مانگتا گیا۔ انہوں نے بذریعہ رسلت یہ یقین دلا دیا کہ اگر اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو تو ہم اس انتخاب کی کارروائی کر دو کہ لینے کے لیے شہین مینہ
نے اسے ملائیے کر دو کہ یا اگر راجہ ان کی سچی بیٹی ہوئی تو شاید وہ یہ سودا منظور کر لیتے۔ لیکن زائدہ تو ان کی سالی اس امر سے حسد کی یادگار تھی۔ وہ ان کو جنات
کے حوالے کیے کر دیتے۔ بغل کے اعتبار سے ان کا فیصلہ شاید غلط ہی نہ ہو۔ لیکن اخلاقی طور پر انہوں نے جو کچھ کیا تھا حق تھا ہی کیا تھا۔

یہیں میاں جب بھی کسی ماحصل سے جھاڑ چھوٹ کر مرنے لگے۔ جنات کی ستر لڑکیاں اور مٹی بڑھ مٹی کی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کوئی بار یہ فیصلہ کیا کہ
اب جو بھی گزرے گی گزر جائے گی۔ لیکن تھاڑ چھوٹ کر مرنے لگیں۔ اس کے بعد وہ انہیں گھروں کے اصرار پر بار بار اپنا فیصلہ بدلنا پڑا۔ کیا
وہ اپنے دوست اخلاقی صاحب کے دے دیا ہو کہ مولا نا کو جھاڑ چھوٹ کر مرنے لگے۔ ان کے ساتھ ایک دوسرے مولا نا بھی تھے۔ اور رات رات جھاڑ چھوٹ کر
سلسلہ رہا۔ مرنے کو تو جوتی میں ہر ماہ کدہ بن گئی۔ کیوں کہ اخلاقی صاحب اور وہ دونوں مولا نا جنات کے ساتھ جنگ کرنے میں شکست کھا گئے۔ اور دھم دھم
وہ بھی اچانک غائب ہو گئے۔ کہاں گئے؟ اس بات کا شراغ آج تک نہیں لگ سکا۔۔۔۔۔ باطل اس طرح یوسف بھی ایک رات غائب ہو گیا تھا۔

قودل پر ایک حشمت طاری ہو جاتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان کے گھن پر بھی خون کے نشانات تھے۔ نسل دینے کے بعد بھی ان کے ذمہ دس رہے تھے اور خون بہہ رہا تھا۔ یہ شاہ ان کے سپرد ہونے کی علامت تھی۔ غالباً یسین کے ملے جانے کے بعد ہر گز صرف جوڑہ گئے تھے۔ اور ہم بچوں پر سوا کرتے تھے کہ دیکھو اس کس کا سپر ہے۔

اس داستان کا اٹکا فقہ بیان کرنے سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ میں نے حتی الامکان اس بات کی کوشش کی ہے کہ واقعات کی بالکل صحیح منظر کشی ہو جائے اور آپ بتی حرف بہ حرف بیان ہو جائے۔ پھر بھی اس بات کا امکان ہے کہ کسی جگہ بالفاظ آمیزی کا رنگ شامل ہو گیا ہو۔ کسی غناک کیفیت کو بیان کرنے سے برا فہم ہو رہا ہو۔ البتہ عمومی حیثیت میں ہے جو کہ مجھے بھی لگتا ہے۔ وہ بتی حقیقت ہے اور اس میں جوت ایک ذرے کے برابر بھی شامل نہیں ہے۔

اس داستان کا کب دایم تک ملے گا یہ بتی بات چلانے کی کوشش نہیں کی۔ ہر عارضہ میں نے ہر ہی مرحلہ کر رکھا ہے۔ البتہ دلوں کی کیفیات میں بیان کرنے سے قاصر تھی۔ اس قوی کے رہنے والے اضافی ہر کیا گزرتی تھی اس کا اندازہ دلوں کو کر سکتا ہے۔ ہاں اگر کہہ سکتے ہیں تو وہ لوگ کہہ سکتے ہیں جس کے مکان آسپہنہ وہ ہوں اور آپس جانتی کہ تم بلیوں سے ساتھ پیش آؤ۔ جو بچہ لوگوں کو جانی اڑا کر بھی کوئی ساتھ نہیں پڑا ہو۔ وہ اس دور کے داستان کو صرف فرضی کہاں کہیں گے۔ ایسے لوگوں کو میں نے دعا دی کہ ان کا شر انہیں ہمیشہ جانی اڑا کر لے لے۔ اور ان کے انکار پر انہیں کوئی سزا دے۔ ہمارے خالوں ان جات اور ہمارے معاملات کو کھسکا دیتا ہے۔ تھے اور ہجرت ہجرت کا مذاق اڑاتے تھے۔ پس ان کا اتنا ہی سا گناہ خاص کی انہیں اتنی بڑی سزا ملی کہ پس اشری پتا۔

ہاں۔ اس داستان میں ایک بات میں نے چھپائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اور گویا کہ دونوں موت۔ ان دونوں کی موت کی طرح ہوئی اس کو بیان کرنے کی طاقت میرے دل میں ہے۔ میرے قلم میں۔ آج بھی جب میں خیال کرتی ہوں کہ وہ دونوں ایک ساتھ کس طرح اس دنیا سے رخصت ہوئیں اور کس طرح ان کے نازک جسموں پر نہ ہونے کے خوف سے دے دیا ہو۔ تو میرے دھڑکنے کے خوف سے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی موت کی منظر کشی نہیں کی۔ داستان کی حتمیت کیلئے میں اتنا مٹی کر دیتی ہوں کہ حاضر اور دوزخ کی موت کے بعد گڑیا اور دوزخ کا اندازہ نہیں ہوتا۔ اور انہیں بھی ایک ہی وقت جنات کا شکار ہو پڑا تھا۔ وہ بھی ایک ہی وقت میں اس دنیا سے رخصت ہوئی تھیں۔ اور ان کی وحشتناک موت پر ہم سب پر جو گزرتی تھی اس کو بیان کرنے کی تاب میرے قلم میں نہیں ہے۔ اس لئے میرے ہر کس پر ہر ماہ دے پر پردہ ہی پڑا رہے ہیں۔

مجھے یاد آیا۔ ایک بار میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں یہ بتاؤں گی کہ غارِ خمر کے پھرے پر جو کھلا دار ہے۔ یہ کس طرح پیدا ہوا تھا۔ لیکن پہلے میں یہ بتاؤں کہ

ان کی دونوں ٹانگیں کس طرح بے کار ہوئی تھیں۔ ہوا یہ تھا کہ ایک رات ان کے ریشم کی پٹی میں سخت درد ہوا۔ درد کی شدت کی وجہ سے وہ رات بھر زنجی رہی۔ ان کو کھٹکے تھے کہ وہ اس استقبال کرانی گئیں۔ لیکن درد کی صورت بھی کہ نہیں ہوا اور اسی طرح ٹوٹے ٹوٹے تقریباً پوری رات کٹ گئی۔ صبح جب کہ انہیں کچھ سکون ہوا۔ اور ان کی آنکھ کھل گئی اور جب وہ صبح کو اٹھیں تو ہنسر سے اٹھ سکیں۔ اسی دونوں ٹانگیں بے دم اور بے کار ہو چکی تھیں۔

غالباً یسین کے انتقال سے پہلے ایک بہت ہی لمبا دن بنے والا واقعہ پیش آیا تھا۔ اُس صبح کو۔ آج بھی جب میں اس واقعہ کا تصور ذہن میں لاتی ہوں تو نس میں بس وحشت اور خوف کی آنکھیں ملنے لگتی ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بری روگن میں خون کی جگہ عفان درد رہے ہیں۔ اور دل کی جگہ گڑبڑا لے رکھ دیئے گئے ہیں جن کی دھک دھک کی صدا میں بڑے جسم میں گونجنے لگتی ہیں۔ کسی کسی انہو زبان ہمارے گھر میں ہو کر رہی ہیں اور کہیں کہیں قیامتِ غیر مآلات نے ہمارے گھر میں آنکھیں کھولی ہیں۔ کیا بتاؤں اور کہیں بتاؤں کچھ نہیں آتا۔ لیکن پھر بھی یہ داستان توکل کرنی پڑے۔ اور اپنے دل کی پھر اس بھی تو کتنی ہی ہے۔ تو پھر کچھ سنئے۔ ایک دن ایک رات ایسا ہوا کہ قتلے حاجت کیلئے غارِ خمر بیت اللہ پہنچیں۔ اس زمانہ کی بات ہے جب وہ اپنی ٹانگوں سے چل سکتی تھیں۔ جب وہ بیت اللہ سے کافی دیر تک لوٹ کر نہیں آئیں تو مجھے اور ماہرین کو شورش ہوئی۔ چنانچہ ماہرین میرے بیت اللہ کے قریب جا کر غارِ خمر کا اندازہ تو لے لی۔ آئے کہ کہاں سے زوردار قبضہ کی آواز آئی۔ ماہرین نے کہہ میں اگر غارِ یسین سے کہا۔ اس وقت غالباً یسین زندقہ سے ماہرین نے کہا کہ یہاں صاحبِ دال میں کچھ کالا ہے۔ باجی کہ کہاں سے بیت اللہ سے کس غیر انسانی قبضہ کی آواز نہ کرے۔ میں اور غارِ ماہرین کے ساتھ بیت اللہ کے قریب گئے۔ لیکن وہاں تو بالکل سناٹا تھا۔ غالباً یسین نے پکارا۔ اور وہ ماہرین نے کئی بار آواز دی لیکن اندر سے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں آیا۔ بہتوں کی شورشیں بولنے لگیں۔ دلوں میں دھڑکنا ہو رہا۔ جو نے لگا چہرہ پر ہر ہمتیاں اڑائے گئیں۔ ہاتھ پیر پٹنے لگے۔ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ آج غارِ خمر کا کام ختم ہو گیا ہے۔ ابھی ہر سوچ رہے تھے کہ کیا کریں کہ بتا کہ بیت اللہ سے روئے اور کہنے کی آواز بلند ہوئی۔ اور پھر غارِ خمر کی آواز آئی۔ میں اب چھوڑ دو۔ مجھ کو دے۔ میرے جسم میں غلاطمت مت بھلاؤ۔ اس طرح کے جملہ ہمارا بول رہی تھیں۔ اور ہم تینوں ان جملوں کا مطلب نہیں سمجھ پا رہے تھے۔ کما چاک بیت اللہ کا درد اٹھ گیا۔ اور غارِ خمر پر میرے بیت اللہ سے باہر آئیں۔ میں نے اور ماہرین نے چہرہ پھر لیا۔ غالباً یسین انہیں پکڑ کر کرے کی طرف لے گئے۔ اس لمحے میں ان کے کپڑے درست کر دیئے گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ کتنی تھی۔ ان کی آنکھیں دیکھنے لگے۔ دلوں کی طرح مٹھیں۔ ہاتھ بکھرے ہوئے تھے۔ اور خمر سے جھاگ اُڑ رہے تھے۔ وہ کسی کو نہیں پہچان سکتی تھیں۔

تھیں وہ بالکل اپنے ہوش میں نہیں تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے بے قیامت قہقہے لگانے شروع کئے۔ ان قہقہوں میں عجیب طرح کی دشت اور دھوکے پرستیدہ تھا۔ ابراہیم راجا خاجیہ وہ منتر سے ہر مار ہی ہوں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں۔ جہاں سے کبھی میں آس اور آخاکہ ہر کیا کریں۔ خالو بیٹے نے خالو خیر کا سر ہلاتے ہوئے کہا۔ بخیر نہیں کیا ہو گیا۔ اس سوال کے جواب میں خالو خیر نے خالو جان کے اتنی زور سے تھپڑ رسید کیا تھا کہ آج تک اس کی آواز میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

خالو خیر خالو کے ساتھ اور بھی زیادہ تیاں کر سکتی تھیں لیکن خالو نے ان کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیے۔ اس پر وہ لپٹا لپٹا گئے۔ لیکن زما زبیر نے اچھا مانگوں کو بیٹھنے کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس وقت خالو خیر تھپاتی فٹے کے ساتھ خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں رہکتے ہوئے انکھاروں کی طرح بالکل شرع تھیں۔ وہ اس طرح خالو جان کو گھور رہی تھیں۔ جیسے انہیں زندہ چاہتیں گی۔ ان کے چہرے پر عجیب طرح کی دشت اور بربریت بھری ہوئی تھی۔ وہ فطرتاً ہی آپے میں نہیں تھیں۔ عارف محسوس ہوتا تھا کہ اس وقت ان پر کسی حادثہ کا شفق تھا۔ اسی وقت خود کو کبے قابو اور بے بس سمجھتے ہوئے خالو خیر نے خالو کے چہرے پر ہنر و کدو دیا۔ اچھا ہنر و کدو کیا کہ ان کو بے رکھا ہے۔ اور کسی نوعیت ہمارے تقدیر بنائی تھی۔ آج بھی جب اپنی بے بسی اور بے کسی کا خیال آتا ہے تو آنکھوں سے خوب ہنر و کدو داں ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص میں درد و فکری خوشی پھیل جاتی ہیں۔ کتنے دشمنانِ بدن اور خوفناک باتیں ہوتے گھاری ہیں۔ اور کسی کو کسی دار و دار تیاں ہمارے محسوس پر گزرتی ہیں۔ اس کی پناہ، ہزار بار اشاری کر پناہ۔

جب خالو خیر نے خالو پر ہنر و کدو دیا کہ ان کے منہ سے ٹھوک کھجائے پانچاڑ بھلا تھا اور وہ یہ خالو جان کے چہرے پر ہنر و کدو دیا۔ خالو نے اپنے چہرے کو صاف کیا۔ اور اسی وقت خالو اور زما زبیر نے خالو خیر کے ہاتھ پر چھوڑ دیے چند ہی منٹ کے بعد خالو خیر کے منہ سے غلاظت کا ایک ٹوڑا سا پھوٹ پڑا۔ اور اس میں اس قدر جراثیمی کہ جب تک اس پر دیکھو تو آج کے دو ماگ کی گیس جیسے لگتی ہیں۔ خالو اور زما خالو پر کراس ٹیجٹ میں دیکھ کر وہ سے زیادہ آداس ہو گئے تھے۔ اور وہ چپ چاپ ٹیجٹ کی طرح ان کی صورت تک رہے۔ یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہی۔ چند ہی منٹ کے بعد خالو خیر کے منہ سے غلاظت کا سلسلہ سرفوٹ ہو گیا۔ البتہ ایسوف ابراہیم کو یاد ہے کہ جیسے ان کے چہرے پر بار بار یک بار یک ٹوڑا ہو گئے ہیں۔ اور ان میں سے جب بدبو دار کوئی چیز چل رہی ہے۔ اس وقت ہونے پر محسوس کیا۔ خالو خیر کے چہرے کی دشت میں کچھ آگے آئے۔ اور ان کی آنکھوں میں بھی ابھریں دفعتاً کیے آثار ابھرنے لگے۔ بلکہ عارف صاف یہ بھی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی اصل مارٹ کی طرف پلٹ رہا ہیں۔ لیکن ایسا بھی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ہم بھرتی مار رہی خالو نے ان کی یہ کیفیت دیکھ کر ان کا سر سلاسل شروع کیا۔ اور انہیں آواز نہری غمرہ غمرہ کہی۔ پر؟ نہیں کیا محسوس ہو رہا ہے؟ خالو کی آواز انہوں نے پہچان لی تھی۔

اسی وقت خالو خیر نے زما زبیر دغا کیا۔ اور دینا لگان کے چہرے پر ہنر و کدو کی گلی بھری تھی۔ یہ بے دیکھا لگان کے چہرے پر بدبو دار پانی اب بھی دریاں بہا خالو نے پکڑا لیکر ان کے چہرے سے پانی صاف کرنے کی کوشش کی۔ اسی وقت خالو خیر کے منہ سے ایک دشت ناک جھج جھج اور وہ بے ہوش ہو گئیں۔ ہم سب انہیں گھور رہے جا رہے تھے اور کچھ میں نہیں کہہ رہا تھا کہ کیا کریں۔ پھر ہم نے صاف طور پر محسوس کیا کہ ان کے چہرے پر ایک کالا سانس ان اُٹھ رہا۔ اور یہ نشان خود بخود بڑھنے لگا تھا۔ کچھ کر کے ایک بڑے مانع کی صورت اختیار کر گیا۔ اور اس طرح محسوس کا وہ باندھ خالو جان بہار گیم کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ یہ بڑے کیلئے گھن میں آگیا۔ کافی دیر کے بعد خالو خیر ہوش میں آئیں۔ تو ان کے وقت جیسے بدن کا کا پلاٹ ہوئی تھی۔ اب جہتم محسوس ہونے لگا تھا۔

ایک آنکھ چیلنے کی پھوٹ گئی تھی۔ نیز زما زبیر کی دوسرے سر کے بال اُٹھ گئے تھے۔ اور دانت سیاہ پڑ گئے تھے۔ مانگس بے کار ہو گئی تھی۔ ایک باندھ لکھا بھی گلی کی تھیں۔ اور ان کا چہرہ داغ دار ہو کر دوسرے زیادہ بد بنا ہو گیا تھا۔ اور ان کی آواز بھی تم ہو گئی تھی۔ ان کے ہونے کی صلاحیت ہی سلب ہو گئی تھی۔ میں نے ابھی پناہ تک ہی لکھا تھا کہ رات کو کچھ ایک حادثے سے گزرا پڑا۔ لیکن میں اس سے حادثہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ کیوں کہ حادثہ تو خالو خیر کی زندگی تھی۔ جب ان کی زندگی خوالہ کے لیے اور میرے لیے بھی ایک حادثہ تو خالو کی موت کو مارا نہیں کہا جاسکتا۔ میں نے بتایا تھا کہ کئی دن سے خالو خیر کی یہ کیفیت بھی کڑی روئی تھی کہ اپنی تیاں ایسا بھی لگتا تھا جیسے کچھ کچھ اچھا ہو رہی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اپنے ماتحتی کے غم اور خوشیاں یاد کر کے پریشان ہوئی ہوں۔ بہرحال ان پر عجیب طرح کی اضطراب کی کیفیت طاری تھی۔ اور کل رات جب وہ سوئیں تو پھر وہ سوئی رہ گئی۔ صبح کو اٹھ کر مجھے زما زبیر کا سانس صاف کرنا پڑا تھا۔ کیوں کہ زما زبیر نے وہ سوئے وقت چٹا پٹا پٹا پٹا کر لیتی تھیں۔ آج صبح جب میں ان کو جگانے کیلئے ان کے قریب گئی تو میں نے انہیں مڑوا پایا۔ وہ زما زبیر کے درمیان تھا کہ درد و فکری اس دُنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اور انہوں نے ڈھکوں کی آہنی زنجیروں سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کر لی۔

خالو خیر کی تھیں۔ وہ تین میں بڑی شعلہ، ٹھانی بڑی خالو خیر کی سوری خواہش و فرائض کا احاطہ کرتے ہوئے آئیں خالو بیٹن ہی کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ انشرفائی اس جوڑے کو اپنے گھر کی راتیں عطا کرے اور دنیا کی راتیں اور انہیں اُن کے گناہوں کا عقار دین جائیں۔

اب آئیے پھر اسی داستانِ اکب دالم کی طرف جس کے آخری ورق کو پورا کر کے میں غم رد کرنا چاہتی ہوں۔

خالو بیٹن کی وفات کے بعد زما زبیر بالکل ہی اچھڑ کر رہ گئے تھے۔ انہیں یہ یقین تھا کہ چانگ کسی دن وہ بھی شکار ہو جائیں گے۔ وہ کافی دیر اندر انسان

کرائی۔ سیری زبان سے چند بڑنگ باتیں سنکر ہاشمی صاحب نے مجھے مجھ کیا کہ میں اس
 ہوشربا بچی آبِ مہی کو ماہِ نازِ طہمانی دُنیا کے پڑھنے والوں کے لئے نگہِ دوں بنا کر لوگوں
 کو اندازہ ہو جائے کہ جنات کس طرح انسانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ اور جنات کا
 مقابلہ کرنے والوں یا جنات کا مذاق اڑانے والوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ ان کے امراء
 پر ادب اپنے ہمدرد محسن کے امراء پر جن کے ساتھ میں ہندوستان چلنے کا فیصلہ کر چکا
 ہوں۔ میں نے یہ غناک اور وحشت ناک داستانِ تلخِ کر کے آپ کو سنائی ہے۔ اب
 مجھے اجازت دیں میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ طہمانی دُنیا کے پڑھنے والوں کو جنات
 کے مخلوق سے محفوظ رکھے۔ اور کسی کا گھر خوفناک حویلی نہ بنے۔ خدا حافظ

فتح مسند



وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

”ہر لڑے زونا ماسٹر کر دلائے دوک سلتے دیہاں اس لڑکی کا نام سیتا ہے، جو چوک رہا تو فی را دوک سلتے دیہاں غالب کا نام لیتا ہے۔“
اس کے بعد عقاد کر لیا تاکہ یہ کہہ لو کہ اب چند دن میں ہی طالب کے سینے میں گولی ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا۔

عمل ہلاکت دشمن
اس کیلئے جا دو گروڈا کوڑک بک تیار کر تلے۔ یہ بکلا یا توڑیلے کیڑوں کا بڑھلے جس میں چٹائی روٹی بھری ہوتی ہے یا بھر موم کا بکلا تیار کیا تاکہ اس کے ان مقامات پر سونیاں گاڑ دی جاتی ہیں جو انسان کے جسم میں سوراخ قائم کر دیتے ہیں یعنی دوا بکھ کے، دودھان کے، دودھان کے خستے، ایک ہناک ہفتہ اور ایک سوراخ آواز ناسل یعنی نالی تو مقامات پر سونیاں گاڑ دینی ہیں۔ اس کے بعد ایسی پٹے کو اس شخص کی گز دکھ میں جلا دیا تاکہ اسے جس کا ہلاک کرنا منظور ہو تلے۔ چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نفاذ تیر قضا ہو جاتا ہے۔

عمل مخفی و عداوت
ایا در ہے کہ مذکرۃ الصمد مہالک المراسمیں مارو کر دم و خیرو اجاؤر ان ایذا دہندہ کی افزا ہے۔ یہاں ایک بھواس قسم کا پیدا ہوتا ہے جو پیش ماہے نہ بل بھریں یا تھی کو بھیم کر دے۔ اس بھوس ایک تاثیر ہے جیسے اس کے تیل سے تاناخو ورمہ و زحافوں میں روح پیدا کر کے کلام لیا جاتا ہے اور اسے کبیر کا ایک جملہ ختم لیا جاتا ہے۔

اس بھوسے جوڑے کو گٹر ٹھن کی ایسی ڈبی میں بند کر دیا جاتا ہے جہاں سے سب سے ایک ہفتہ ان کو اس ڈبی میں بند کرنے کے بعد نکالوا اور ان کے ماہیں ایسے دھنکول کے بال دھو دھو جین کے ماہیں بعض دوا دت ڈالنا مقصود ہوتا ہے کہ بدن بالوں کو ہام مل کر خوب ہٹ لودا اور اسے ایک بھوسے کے ٹک کر باہر لودھو کر دے سر سے دوسرے بھوسے کا ڈنک باندھو اور پھر لای ڈبی میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو جب تک یہ بھوسہ زمین دفن نہ ہو جائے اور یا ہر سال گائے لگا دے۔ وہ درود انخاص جن کے بالوں سے دہ بند ہے۔ آہیں میں ایک دوسرے کے جالی دشمن ہیں۔

مادرائے خطا استوا اور اہل کے گونگے کے تریر سے نوزی لینڈ، آسٹریلیا، چین اور مشرقی ہند کے تریر سے افریقہ اور جنوبی امریکہ کے مالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصے کی اصل آبادی سیاہ فام وحشی ہیں۔

آدم و خدای کے سنگ و درگ تہذیب و تمدن سے عاری اور ادا تو خعبوں میں پٹی ہوئی ہے۔ یہ قبیلہ اپنی خاص صفات کیلئے مشہور ہے۔

اس سیاہ فام انسانے آدم کے ماہرین اور دعائیات اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہاں دھماکانے والے مسلمان ہیں۔ ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جاو کر گیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔

جاو کر گیم پر دلائل مش کا سبب موت برکت، ارواح خبیثہ جنوں یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے۔ چنانچہ بھولے بھالے کو ای ڈھنگ سے خوب کہہ کر لوگ سپاہی قاتل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کارروایاں کرتے ہیں جس کا سبب رہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ہاں عموماً ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے۔ اور مذکرۃ الصمد ملاوٹوں میں اکثر جاو کر ڈاکٹر پیدائش الارض کا سبب مقرر کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک ساحر اور جاو کر ان اشخاص پر جن میں وہ خلیفہ کا شمار کرنا چاہتے ہیں۔ صرف براہ راست جاو کر کے الفاظ پڑھ کر بھول گئے ہیں اور جبری نظر کا شمار کر لیتے ہیں۔ بلکان کے ناخون اور بالوں و خیر و بری جاو کر کے انہیں جملہ امراض و آلام کر سکتے ہیں۔ یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبہات متوسطہ دکن و خیر و بری کی فاضل مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہاں کے علاوہ ہندوں میں بھی کم دیش موجود ہے۔

نیل میں ان قبیلا جاو کر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کیے جاتے ہیں۔

عمل حُب
اس کوئی کوئی میں لانا ہوتا ہے کہ سر کے بال یا داس یا تھکی یا ٹھپوں اور اس پر ای کوئی بڑی یا ٹھپوں کے بیرون ناخون کوڑے کر کے پھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس پٹے ہونے پھول کے پتے کو خوب میں کھا لیا جاتا ہے اور خوب یہ ایسی طرح خشک ہو جاتا ہے کہ جاو کر ڈاکٹر اس کو جیس کر سر کر لیتا۔ اب یہ جی کہ ہلاک طرح ہوا سر کو بٹے ہونے ضلوع کی نہ کر دے یا جاکے اور جاو کر ڈاکٹر ملاں کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر ستر بڑھاتا ہے۔

حیرت انگِ شعبہ

کرمانی تیل | ناریل کے تیل میں کسٹھا کھانچ ڈال دیں۔ اور اس تیل کو دھوپ میں رکھ دیں۔ اگر اس تیل میں کل کھانچ ملا کر کسی تالاب میں ڈالیں۔ تو کل پیدا ہو گا۔ اگر جاس کے پتے ہیں
ڈالیں تو قحطی وقت جاس کا پڑ پکے اور ساتھ ساتھ پھل لگ جائیں۔

نوٹ: ایک کی جگہ کنول آئے گا۔

مندنا سے آگ نکلتا ہے۔
اور نوشادر مندر میں ڈال کر خوب ملا دیں۔ اور گرم پانی سے کئی کر کے سُن دیں آگ رہنے سے وہ کبھی نہ نہیں کر سکتی۔
بوتل آگ سے بھری آگ لکھا دی دیتا۔ بوتل میں شرب، گندھک اور سونا ڈالیں اور اُسے اندھیرے میں رکھ دیں تو بوتل آگ جیسی چمکنے لگے گی بھڑکی دیکھنے والا تعجب کرے گا۔
بوتل میں انڈا اتارنا | (لاٹینی جڑیں میں ملی کا بیڑا لپیگودی) اور جب وہ نرم ہو جائے تو اسے نکال کر ایک بوتل میں آٹا برسی اور دوسرے پانی بھر دیں تو وہ بڑا ہو جائیگا۔
اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

باتھ میں سرسوں جانا | عورت کے دودھ میں سرسوں بھگو کر اُسے سایہ میں سکھادیں اور جب کھیل دکھانا چاہو پانچ ہرندی کی ریت اور سرسوں رکھ کر پانی کا جھینسا مارنا
تو سرسوں فوراً جام جائے گی۔

بٹل ہونے ڈورے میں اچھوٹی لٹکانا | ملک، نوشادر کے پانی میں ڈورے کو بھگو دیں۔ پھر اسے سکھا کر لیں۔ اور جب کھیل کرنا ہو اس وقت ڈورے میں
اچھوٹی بانہ لیں۔ دوسرا سردار دوار کے سپارے کو کھینچیں پانچ ہرندی کی ریت اور دوسری بوتل چلے گی۔ مگر اچھوٹی
ہیں کر سکتی۔

سنہری سیاہی | بڑا تال چار تولہ، سونے کے ورق ۳۲ تولہ، پوختائی تولہ، انڈے کے زردی چار تولہ، ان سب کو گھونٹ کر گرم پانی میں ملا کر بخوڑی دیر پیچھے
جب اندھیرے میں پانی آجائے تب اسے دھیرے دھیرے نکال لو۔ پیچھے کی گوند کو کیکر کے گوند میں آٹھ دن تک گھونٹنے کے بعد بوتل میں بھر کر پانچ
دن دھوپ میں رکھو۔ اس طرح تیار ہونے پر گھونٹو عمدہ سنہری سیاہی تیار ہو جائے گی۔

ہیرے کی چانچ | ہیرے کے پیچھے والے حصے پر دھوا سا اسی ملم لگا دیں۔
بلک کم ہو جائے گی۔

● کپڑے کو سات مرتبہ کھانچ کے دودھ میں ڈکر کے اور ساتوں مرتبہ سائے میں خشک کر لیں۔ اس کے بعد اس کو آگ میں ڈال دیں۔ ہرگز نہ نہیں پلے گا۔

● ایک چراغ میں پڑیچے کی چھلیا اور دو ستر چراغ میں ہیر کی چھلی ڈال کر دونوں کو روشن کریں۔ اور ایک گڑھا سا حلقہ دونوں کے درمیان رکھیں۔ دونوں چراغوں کے
توبہ آہیں میں لڑیں گی۔

● آدم کی عقلی کو نکالنے کے دودھ میں ۳۳ گھنٹے بھگو کر رکھ دیں۔ اس کے بعد اسے دھوپ دگتے دیں۔ پھر اس عقلی کو جھنی پڑی میں ڈال کر ساکلا پٹڑا اس پر ڈال دیں۔ اور
پانی کی جھینسا اس کی پڑی میں چند منٹ میں درخت چل آئے گا لیکن اس کی جڑ نہیں ہوگی۔

● گندھک کو تین کرشنہ خالص میں ملا کر کھانچ کی بوتل میں رکھتے۔ رات کو انشوارا لٹھڑی پر لگی۔

● سانپ کی کھلی اور کراس کی عارضی بنا کر کسی کرے کے پاروں کو نوں میں چراغ ملا دیں۔ پورا کروا سچوں سے بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● بھڑیچے کی چھلی اور کھلی کی چھلی ملا کر کسی چراغ میں روشن کریں۔ پورے گھر میں پانی بھرا ہوا نظر آئے گا۔

● کبوتر کے بیٹا بے لکھا ہوا بدن میں نظر نہیں آتا۔ رات کو نظر آئے گا۔

یہ جادو کس طرح کا ہے؟

کسر شمس اعداد

علوی، سفلی، جناتی یا بذریعہ کمال اعلم

جب کسی اصول کے ذریعہ یہ معلوم ہو جائے کہ کتنا شخص ہو کر کرنا یا گیا ہے تو یہ دیکھنے کیلئے کہ یہ کس قسم کا ہے۔ سے پہلے ریاض کے اعداد میں پھر اس کے ان ماپ دو دن کے اعداد اس میں سے کریں۔ پھر اس میں ۶۷۳ بنت کریں۔ جس دن آپ یہ سلوات چاہتے ہیں اس دن کے اعداد انگریزی تاریخ، ہمدیاہ اور مجموعی سن کے اعداد میں سے کریں اور جس ساعت میں آپ سوال کر رہے ہوں۔ اس ساعت کے اعداد میں سے کریں۔ اس مجموعے کو ۳۷ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک باقی رہے تو غلطی ہو رہی ہے۔ اگر باقی رہے تو سفلی ہو رہی ہے اگر ۳ باقی رہے تو جناتی ہو رہی ہے۔ اور اگر صفر ہے تو جادو کالے علم کے ذریعہ پڑھا گیا ہے۔

مثال: اگر آپ کو زید کے بارے میں کسی شخص پر پتہ نہ ہو۔ جو بیٹا مادر اور والد کا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح کا شخص ہو گیا ہے۔ یہ سلوات آپ جمعہ کے دن ۳ جون ۱۹۹۷ کو زید کو ۱۹۹۷ کی ساعت میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح دیکھیں گے۔

۲۱	ریہ	اعداد
۷۱۳	عادر	اعداد
۶۳۵	خالد	اعداد
۶۷۳	اعداد قانون	اعداد
۳	نارنج	اعداد
۶	ماہ	اعداد
۱۹۹۷	سن	اعداد
۲۱۷	سامیت نہرو	اعداد
۳۲۶۷	ٹوٹل	اعداد

$$\begin{array}{r} 1066 \\ 3267 \overline{) 3473} \\ \underline{3} \\ 27 \\ \underline{23} \\ 4 \\ \underline{3} \\ 1 \end{array}$$

۳ باقی رہے کا مطلب یہ ہے کہ زید پر مذکورہ جنات ہو کر کرنا یا گیا ہے۔

جَنْدِ وَاَقْعَات

(مسلط، زمین میں دفن کیا گیا ہے اور اس تلے میں جہاں جہاں سوئیاں گھسائیں گئی ہیں۔ وہیں وہیں پراس شخص کے بدن میں سوئیاں ہی جیتی ہوئی محسوس ہو رہی ہیں۔ اس طرف وہاں پر بھی اُس شخص کا علاج ہوا اور آج وہ اچھا خاصا کام کر رہا ہے۔

اس طرح کے جادو کروانے کے مشاہدات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ سُنے والوں کو اور پڑھنے والوں کو اس بات کا یقین شاید نہ ہو لیکن میں بالکل وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ باتیں بالکل سچ ہیں۔ اور یہی اس طرح کے مشاہدات ہیں لیکن یہاں پر انھیں سہرا باتوں پر کانٹا کرتا ہوں۔ (دھوٹ) مضمون میں ڈاک سے موصول ہوا تھا تاہم اس مضمون کو پچانے کے بعد اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتی ہیں کہ اگر درگاہوں میں علاج کا جو انداز ہے وہ شہید ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر جگہ ایک ہی جیسا انداز ہو۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جس طریقے سے شرک کی پو آتی ہو اس سے اجتناب کرنے ہی میں عافیت ہے۔

بزرگوں کے گزارشات پہنے اندر برکت ضرور رکھتے ہیں اور وہاں جا کر اگر کسی لعین کا علاج اس نیت سے کریں کہ شفا دینے والی ذات تو حق تعالیٰ کی ہے لیکن یہ بزرگوں کے گزار پر ہم مضمون کو لکھتے ہیں یہ اکثر کے قبولِ بندہ ہیں، انکی آخری آرام گاہ پر اگر ہم علاج کر گئے تو اللہ تعالیٰ جلوا جلالہ تعالیٰ اور رحمتِ کبریٰ کے تو اس کوئی حجت نہیں ہے لیکن اگر نیت شہدہ کر شفا اور رحمت صاحبِ ہزار ہی عطا کرے تو یہ سچے خطے سے غافل نہیں ہے۔ طسائی دنیا مسک کی لڑائی سے بالاتر ہو کر اپنے روحانی شہنشاہِ فرخ میں لگا ہوا ہے اور انسان کو مادہ پرستی کے بھونڈے بکار ومانیت کے کدو رنگ پو پچانے کی جدوجہد کر رہا ہے اور اس باسے یہ وہ مسک پڑھنے کے سونے ہوئے دلوں سے آزاد ہو کر کام کر رہا ہے لیکن جو باتیں توحید و وحدت کے سناٹی ہوں ان باتوں کے جب میں سکوت اختیار کرتا ہوں اپنے ہاتھوں سے اپنے پر پر لکھا ڈھکی مارنے کے مترادف ہے اس لئے ہماری ذاتی رائے یہ ہے کہ علاج کوئی سامجی کریں اور کسی بزرگ بھی کریں اس عقیدے کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ شفا دینے والی ذات اور زندگی بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

(ج-۸)

سچی باتیں (۱) ہمارے پڑوس میں ایک شخص کافی بیمار ہوا۔ آتا ہوا کہ ایک شخص نے یہ حکم دیا کہ اب اس کے بچے کو کوئی امید نہیں ہے اس کو ہسپتال سے اپنے گھر لے جاؤ۔ اُس کو گھر لے آئے اس کے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ اس کو کسی ایسی جگہ دکھا دیتے ہیں جہاں ادویات کا علاج ہوتا ہو جب یہ سرنے ہی والا ہے تو یہ آخری کوشش اور کر کے دیکھ لیں۔ ہم سب مل کر اُس کو لال خان باگي درگاہ، قہر لاکھیر میں لے گئے۔ وہاں بتایا گیا کہ اس پر جادو کیا گیا ہے۔ جس شخص پر جادو کیا گیا تھا اُس کی یہ حالت تھی جس کو روٹ وہ چلا رہا تھا یا جھپٹا اُس کو لٹا دیا جاتا تھا وہ اپنے آپ کو روٹ نہیں بدل سکتا تھا۔ کوئی دوسرا شخص اس کو روٹ بدلواتا تھا۔ اسی اس میں کمزوری تھی۔ کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی بات تو بہت دور کی تھی۔ اور اس کو نہ میں پڑے پڑے ہی روٹ کے نواسے توڑ ٹوڑ کر دیئے جاتے تھے۔ تب وہ کھانا تھا۔ مذکورہ بالا درگاہ پر اُس کا علاج ہوا اور آج وہ اپنے کام و خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس درگاہ پر آسیب زدہ افراد کا بھی علاج ہوتا ہے۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ ہے کہ کسی نے اندے پر جادو کر دیا کہ چکے سے پڑوسی کے گھر میں انداز کھو دیا۔ گھر کے فرد نے وہ انداز کھادو اٹھا لیا۔ جب اُس اندے کو اٹھا یا تو اس میں ایسی دھن دھن محسوس کی جیسے نفیس دھن گھڑے ہوئی ہے۔ جب اُس نے دھن لیکن اندے سے محسوس کی تو اس شخص کو کچھ شک سا ہوا۔ اس نے اندے کو تو نالی میں پھینک دیا۔ لیکن کیونکہ کسی نے جادو کر دیا کہ وہ انداز کھانا تھا۔ اُس کے اثر سے اس شخص کے کلیجے میں سوئیاں ہی جیتی گئیں اور وہ شدید طور پر بیمار ہو گیا۔ کلیجہ ایسا لگتا تھا جیسے اندر کو گھس رہا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں شدید درد رہنے لگا۔ اس کو بھی مذکورہ بالا درگاہ پہنچنے والے اُس کا علاج ہوا۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ ہے کہ تلے ہی ایک شخص شدید طور پر بیمار ہوا۔ اس کے لیے پورے جسم میں سوئیاں ہی جیتی ہوئی محسوس ہوئیں اس کو اٹھاتے بیٹھاتے جین نہیں ملتا تھا اور اس نے بھی یہ سوچا کہ اب میرے کا وقت قریب ہے۔ اُس کو نیکر نہ کورہ بالا درگاہ پر لے گئے۔ وہاں ہیں بتایا گیا کہ ایک بڑے پڑوسگر